اشتہارات

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
للہ الحمد کہ درین اوقات برکت آیات تذکرہ خاصان بارگاہ کبریا موسوم بہ
روضۃ الاصفیا
ترجمہ اردو
قصص الانبیا
۱۳۱۲ھ
باہتمام امیدوار مراحم ربانی ابو الحسنات قطب الدین احمد بار سوم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۳
مطبع نامی واقع لکھنؤ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر ہی اُس خدا کو کہ جسنے انبیا کو دنیا مین لوگونکی ہدایت کیواسطے ارسال کیا اور ثنا ہی اُس مولی کو کہ جسنے پیغمبرونکی
تلقین سے اپنے بندون کو ایمان کی دولت سے مالامال کیا پیغمبرون کے وسیلے سے عجائب قدرت آلہی اور
غرائب رحمت نامتناہی ہم سرگشتگان بادیۂ جہالت پر ظاہر ہوئی اور اُنکے معجزونکی شمع کفر کے ظلمات کو زائل
کرنیکے لیے منور ہوئی اور درود نامحدود اُس نبی محمود کو کہ نام پاک جسکا محمد ہی اور دین اُسکا آخر زمان تک تائید الہی
سی موید ہی اُسکے طفیل سے کلام آلہی نازل ہوا جس سے حال سب پیغمبرونکا نمود ہوا اور اگلی امتونکی نافرمانیان سنکر عبرت
اُٹھانی سے ہمارا بہبود ہوا اور اُسکے آل و اصحاب پر کہ جنھون نے حضرت کے فیض صحبت سے حال انبیا علیہم السلام واضح کیا
اور دین کی راہ کو روشن اور لائح کیا پیغمبرون کے احوال سننے سے تقویت دین کی ہی اور اگلی امتون کے حادثے دریافت
کرنے سے زیادتی یقین کی اگرچہ علماے متقدمین نے تواریخ عربی اور فارسی مین ابتداے خلق سے تا قیامت کچھ باقی
نہین رکھا لیکن اس زمانے کے لوگونکی ہمتین دین کے کام مین سست ہین اور دنیا کے امور مین چالاک و چست عربی اور
فارسی کی تحصیل مین مدت کا طول ہوتا ہی اسواسطے اُنکا دل تحصیل سے ملول ہوتا ہی اسواسطے اس ہیچمدان قاصر
محمد طاہر نے بسبب ترغیب بعضے رئیسان اہل ایمان اور محبان رسول آخر الزمان ساکنان شہر بمبئی کی معتبر کتابون سے
خلاصہ کرکے احوال انبیا علیہم السلام و خلفاے راشدین و ائمۂ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زبان اردو مین لکھا اور نام
اسکا روضۃ الاصفیا فی ذکر الانبیا رکھا خدا اُنکو اس نیت خیر کا اجر عظیم بخشے اور اس عاصی کو بھی ثواب جسیم عنایت
کرے اگر کسیکو اس کتاب کی روایتون مین اشتباہ پڑے تو روضۃ الصفا اور درج الدرر اور تفسیر مدارک و روضۃ الاحباب
مین دیکھ کر اپنا شبہہ رفع کر لے اور جو مسلمان اس احوال کے دیکھنے سے مستفید ہو تو ترغیب دینے والون کے حق مین
اور اس عاجز کے بھی خاتمہ بالخیر ہونے کی دعا کرے خدا اُسکا بھی خاتمہ بالخیر کرے

ذکر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور پیدائش کائنات کا

روایت کرتے ہین محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آذر بخاری رحمۃ اللہ علیہم حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا امیرالمومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ ایک روز مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا سعادت مین بیٹھا تھا کہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر تصدق ہون فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کونسی چیز پیدا کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب موجودات سے پہلے اُس خالق مطلق نے میرا نور پیدا کیا ہزار برس تک وہ نور میرا قدرت الٰہی سے عظمت الٰہی کے مشاہدے اور تسبیح و تحمید مین مصروف رہا ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ نور محمدی بارہ ہزار برس تک عالم تجرید مین مشغول بعبادت معبود رہا پھر حق تعالیٰ نے اُس نور سے ایک گوہر پیدا کیا اور اپنے نظر جلال سے اُسپر دیکھا وہ جوہر نظر ہیبت الٰہی سے پانی ہوکر ہزار برس تک بہتا رہا اُس سے دس حصے کیا پہلے حصے سے عرش بنایا اُسکے چار ہزار رکن کیے ایک رکن سے دوسرے رکن تک چار ہزار برس کی راہ بعدہ چار فرشتے پیدا کیے ایک بصورت آدمی دوسرا بہیئت شیر تیسرا بہیکل کرگس چوتھا بہیکل گاو پاؤن اُنکے تحت الثریٰ مین اور مونڈھے اُنکے عرش سے لگے ہوے ہین اُنکو حکم الٰہی ہوا کہ عرش کو اُٹھاؤ اُنھون نے ہرچند زور کیا مگر نہ اُٹھا سکے پھر ارشاد ہوا کہ ہمنے تمکو ہفت آسمان و زمین کا زور دیا اُٹھاؤ پھر اُنھون نے قوت کرکے چاہا اُٹھاوین پھر بھی نہ اُٹھ سکا بعد اُسکے جناب باری سے ارشاد ہوا کہ یہ تسبیح پڑھ کر اُٹھاؤ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْهَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکَمَالِ وَالْجَمَالِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ جب فرشتون نے یہ تسبیح پڑھی قدرت الٰہی سے عرش اُٹھا لیا دوسرے حصے سے قلم بنایا طول اُسکا پانصد سالہ راہ اور عرض چہل سالہ راہ تیسرے حصے سے لوح محفوظ بنایا بلندی اُسکی صد سالہ راہ اور عرض سہ صد سالہ راہ اور اطراف اُسکے مین یاقوت جڑا ہوا پھر قلم کو حکم ہوا کہ لکھ عرض کیا کیا لکھون فرمایا لکھ علم میرا میرے خلقت مین عرض کیا ابتدا کس کلام کرون فرمان ہوا کہ لکھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قلم نے ہزار سال مین بسم اللہ لکھا بعدہ بفرمان رب الجلیل لکھا اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلِیْ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَآئِیْ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَآئِیْ وَشَکَرَ عَلٰی نَعْمَآئِیْ وَرَضِیَ بِحُکْمِیْ کَتَبْتُهٗ صِدِّیْقًا وَّبَعَثْتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَآئِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَآئِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَآئِیْ وَلَمْ یَرْضَ بِحُکْمِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ یعنی تحقیق مین ہون معبود نہین کوئی لائق عبادت کے مگر مین اور محمد میرا رسول ہے جو تابع ہوا میری قضا کا اور صبر کیا میری بلا پر اور شکر کیا میری نعمتون پر اور راضی ہوا میرے حکم پر لکھونگا مین اُسے صدیق اور اُٹھاؤنگا اُسے قیامت کے دن صدیقون کے ساتھ اور جو تابع نہوا میری قضا کا اور صبر نکیا میری بلا پر شکر نکیا

میری نعمتوں پر وہ راضی نرہا میرے حکم پر بس چاہیے کہ اختیار کرے معبود سوا میرے پھر لکھا قلم نے عدد قطرات امطار
و اوراق اشجار اور ریگ بیابان اور جو جو ہونے والا ہی قیامت تک لکھتے ہین کہ جب قلم نے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا
تو عرض کیا کہ خداوند تو بے مثل ہی و بے مانند پس یہ نام بزرگ تیرے نام کے ساتھ کس کا ہی جناب باری سے ندا آئی
کہ یہ نام میرے حبیب کا ہی کہ وہ مقصود آفرینش کا ہی اگر مین اسے پیدا نکرتا تو قدرت اپنی ہویدا نکرتا جب یہ کلمہ حق ہوا
ہیبت الٰہی سے سینہ قلم کا شق ہوا مروی ہی کہ لوح جنبش مین آئی کہ میری مانند کوئی نہین ہی کیونکہ مجھپر علم خدائی کا ہی
لکھا گیا ہی جناب باری سے آواز آئی یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ یعنی مٹاتا ہی اللہ اور رکھتا ہی جس بات کو
چاہتا ہی اور اُسی پاس ہی اصل کتاب چوتھے حصے سے آفتاب پانچوین سے ماہتاب چھٹے سے بہشت ساتوین سے دوزخ
آٹھوین سے فرشتے نوین سے کرسی دسوین سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اس روح مبارک کو دہنے طرف
عرش کے تسبیح و تقدیس مین مشغول رکھا روایت ہی کہ نیچے کرسی کے ایک دانہ یاقوت پیدا ہوا مانند ہی اور عرض اسکا پانچ سو برس
کی راہ اُس دانہ پر اللہ جل شانہ نے نظر کی ہیبت سے وہ خود بخود پگھل کر پانی ہوا بعد اُسکے صبا و دبور جنوب شمال کو پیدا
کر کے حکم فرمایا کہ تم چاروں گوشے پر اس پانی کی موج مار کر کف نکالو تو قدرت الٰہی سے آگ پیدا ہو کر اُس پانی پر گئی
اُس سے دھواں نکلا کرسی اور پانی کے بیچ مین ہوا پر معلق ہو رہا اُس دھوین کو حقتعالی نے سات پارہ کیا ایک پارہ
سے پانی کا آسمان دوسرے سے تانبے کا تیسرے سے لوہے کا چوتھے سے چاندی کا پانچوین سے سونے کا چھٹے سے مروارید کا
ساتوین سے یاقوت کا آسمان ہوا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک فاصلہ پانصد سالہ راہ پھر اللہ تعالی نے ساتھ
قدرت کاملہ اپنے کے اُس پانی کے کف سے لپٹہ خاک سرخ پیدا کیا اُسی جگہ جہاں اب خانہ کعبہ ہی حضرت جبرئیل و میکائیل
و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کو حکم ہوا کہ چار گوشے اُس لپٹہ خاک کے پھیلا دو اُسکے پھیلانے سے یہ زمین ہوئی
روایت ہی کہ ایک روز عبد اللہ بن سلام رض نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ زمین کو
کس چیز سے قرار ہی فرمایا کوہ قاف سے اور کوہ قاف بنا ہی زمرد سے اور آسمان کی یہ سبزی اُسی کی پرتو ہی بلندی
کوہ قاف کی پانسو برس کی راہ ہی اور کوہ قاف کے اُس پار سات زمینین مشک کی اور سات کافور کی اور سات چاندی کی اور
اور ستر ہزار علم ہین اور نیچے ہر علم کے ستر ہزار فرشتے ہین راوی نے پھر عرض کی یا رسول اللہ بعد اُسکے کیا ہی فرمایا
کہ ایک اژدہا ہی طول اُسکا دو ہزار برس کی راہ ہی اور یہ سب عالم اُسکے حلقے مین ہی اور فرمایا کہ ساتوین زمین پر فرشتے اور
چھٹے زمین پر شیطان اور اُسکی اولاد اور پانچوین پر دیو اور چوتھے پر سانپ اور تیسرے پر جانوران گزندہ اور دوسرے پر
پریان اور پہلے زمین پر سب آدمی ہین اور نیچے ساتوین زمین کے ایک گاے ہی اُسکے چار ہزار سینگ ہین ایک
سینگ سے دوسرے تک پانصد سالہ کی راہ مسافت ہی اور یہ سات طبق زمین اُسکے سینگون کے درمیان ہی اور وہ گاے کھڑی ہی

۱۵ نام ہواؤن کے پہلے صبا یعنی پروا دوسرے دبور یعنی پچھوا تیسرے جنوب یعنی دکھنی چوتھے شمال یعنی اتر ۱۲

ایک مچھلی کے مُہرہ پشت پر اور وہ مچھلی پانی پر ہی عمق اُس پانی کا چہل سالہ راہ اور وہ پانی ہوا پر معلق ہی اور ہوا کی
تاریکی پر اور تاریکی دوزخ پر اور دوزخ ایک سنگ آسمانی پر اور وہ سنگ ایک فرشتہ کے سر پر ہی اور وہ فرشتہ ہوا پر استادہ ہی
اور ہوا قدرت قادر سے اودھر ہے اور قدرت اوسکی بے پایان ہی عبداللہ بن عباس سے مروی ہی کہ تحت الثریٰ جاکے
لگی تر کا وہ ساتوین زمین کے نیچے ہی اور نیچے ثریٰ کے دوزخ ہی اسمین ایک سردار ہی نام اُسکا مالک اور انیس فرشتے
مالک کے زیر حکم ہین قولہ تعالیٰ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ داہنے طرف ہر فرشتہ کے ستر ہزار ہاتھ اور بائین طرف بھی ستر ہزار ہاتھ ہین
اور ہر ہاتھ پر ستر ہزار ہتھیلی اور ہر ہتھیلی پر ستر ہزار انگلیان اور ہر انگلی پر ایک ایک اژدہا اور ہر اژدہے کے سر پر ایک سانپ ہے کہ
درازی اُسکی ستر ہزار برس کی راہ ہی اور ہر سانپ کے سر پر ایک بچھو ہی اگر دوزخیون کو ایک نیش مارے تو
ستر برس تک درد سے لوٹتے رہین اور بائین ہاتھ کی انگلیون پر ایک ایک ستون آتش کا ہی اگر ایک ستون حشر کے
میدان مین ڈالا جاوی اور سب جن و انس بلکہ اسے ہلانا چاہین تو ہل نسکے اُن فرشتون کو حکم ہوا کہ تم دوزخ کے
اندر جاؤ اُنھون نے عرض کی کہ خداوندا ایسی آتش سوزان مین کسطرح جاوین جبرئیل نے بحکم رب الجلیل ایک
خاتم بہشت سے لاکر اُنکے پیشانیون پر اُس سے داغ دیے اُس خاتم پر لکھا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
تا دوزخ کی آنچ اُنپر اثر نکرے تب وہ اُنیس فرشتے دوزخ مین گئے قیامت تک وہین رہینگے جو مومن پیشانی اور
دل پر داغ محمدی رکھیگا تو ہرگز آتش دوزخ کا الم و صدمہ اُسے نہ پہونچیگا اور دوزخ کے سات دروازے ہین
ہر دروازے کے لیے انھین سے ایک گروہ تقسیم کیا گیا ہی طبقہ اول جحیم دوسرا جہنم تیسرا سقر چوتھا سعیر پانچوان
لظی چھٹا ہاویہ ساتوان حطمہ مروی ہی کہ ایک دن جبرئیل نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
وحی گذرانی تھی کہ یکایک زلزلے کے صدمے سے زمین و پہاڑ ہل گئے اور اُسکے ساتھ ہی ایک آواز ہولناک
آئی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کیسی آواز تھی جبرئیل نے عرض کی
یا رسول اللہ آدم علیہ السلام کے آگے سات ہزار برس سے ایک پتھر ہزار من کا دوزخ مین ڈالا گیا تھا آجتک وہ
نیچے چلا جاتا تھا ابھی وہ قعر حطمہ مین پہونچا یہ اُسکی آواز تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کسکی جگہ ہی عرض کیا
کہ منافقون کی اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اور چھٹے درجے مین مشرکین رہینگے اور پانچوین درجے مین
بت پرست اور چوتھے درجے مین [illegible] اور تیسرے درجے مین ترسا اور دوسرے درجے مین جہود اور پہلے درجے مین
تمھاری اُمت کے گنہگار رہینگے اور دوزخ کے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر برس کی راہ ہی اور
ایک سرپوش سنگین کہ جسکا عرض پانصد سالہ راہ ہی دوزخ کے مُنھ پر رکھا ہی اور دوزخ کے نیچے ایک پتھر ہی اوسکے
نیچے ایک فرشتہ پتھر کی پیٹھ پر کھڑا ہی اُسکے نیچے ایک مچھلی ایسی بڑی ہی کہ دُم اوسکی ساق عرش سے لگی ہے اور ایک گاے
فردوس اعلیٰ کی کہ ستر ہزار اُسکے سینگ ہین اور زمین مین گڑے ہین اُس مچھلی کی پیٹھ پر کھڑی ہی اگر وہ لغزش کر

تو تمام عالم تہ و بالا ہو جاوی روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہ ہر آسمان پر بیشمار فرشتے ہین وہ سب بحکم خدا تعالیٰ
تسبیح و تقدیس و تہلیل و تحمید و تمجید و تکبیر مین مشغول ہین اگر ایک پل یاد الٰہی سے غافل ہون تو تجلی انوار الٰہی سے جل بھنکر
خاک ہو جاوین یہ فرشتے بعضے گاے کی شکل ہین بعضے سانپ کی بعضے گدہ کی اور بعضون کا آدھا بدن برف کا اور
آدھا آتش کا بعضے قیام مین بعضے رکوع مین بعضے سجود مین اور بعضے قعود مین ہین باوجود اس عبادت کی قیامت کے دن
عذر خواہی کرینگے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ پھر خالق نی یہ سات دن پیدا کیے یکشنبہ کے دن حاملان عرش کو پیدا کیا
دوشنبہ کو سات طبق آسمان سہ شنبہ کو سات طبق زمین چہارشنبہ کو تاریکی پنجشنبہ کو منافع زمین جمعہ کو آفتاب
ماہتاب و تارون کو اور سب آسمانون کو جنبش دیا اور روز شنبہ کو تمام جہان کی خلقت سے فراغت کی ایک روایت ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے ریگ کو پیدا کرکے ہوا کو حکم کیا تو ایک حصہ اسکا زمین پر اور ایک حصے کو زیر زمین لیگئی بعدہ آتش
پیدا کرکے اس سے قوم بنی جان کو مخلوق کیا انھون سے جہان بھر گیا اُنپر اللہ تعالیٰ نے ایک پیغمبر یوسف نام
بھیجا جنھون نے اس پیغمبر کی نصیحت نمانی بلکہ اُسے مار ڈالا اور زمین پر ظلم کرنے لگے تب حق تعالیٰ نے عزرائیل کو
اور فرشتون کے ساتھ بھیجا انھون نے سب کو مار کر جہان کو اُنکی آلائش سے پاک کیا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ذکر حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا

راویان معتبر سے یون روایت ہے کہ جب ارادۂ الٰہی واسطے خلافت حضرت آدم علیہ السلام کے بموجب آیہ اِنِّي جَاعِلٌ
فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً اور ظہور ریاست بنی آدم کے متعلق ہوا تب حضرت عزرائیل کو حکم ہوا کہ ایک مٹھی خاک ہر ایک قسم کی سرخ
اور سفید اور سیاہ زمین سے لاوین عزرائیل ایک مٹھی خاک رنگارنگ تمام روے زمین سے جمع کرکے لائے اور بموجب حکم الٰہی
کے درمیان مکہ اور طائف کے رکھی اللہ تعالیٰ نے باران رحمت اُس مٹی پر برسایا اور اپنی قدرت کاملہ سے پتلا حضرت
آدم علیہ السلام کا اُس مٹی کی خمیر سے بنایا اور چالیس برس تک وہ قالب بیجان وہان پڑا رہا جب عنایت الٰہی نے چاہا
کہ ستارہ اقبال حضرت آدم علیہ السلام کا روشن اور رتبۂ شرافت بنی آدم کا تمام مخلوق پر مبین ہو روح پاک کو حکم صادر ہوا
کہ کالبد مین آدم کے در آ تب روح لطیف نے خاک کثیف مین جانیکا انکار کیا خطاب رب الارباب کا روح کو پہونچا
کہ اُدْخُلْ أَيُّهَا الرُّوحُ فِي هَذَا الْجَسَدِ یعنی ایجان داخل ہو اس بدن مین جب روح قالب مین آدم کے سر مبارک کی طرف سے
داخل ہوئی جسجگہ روح پہونچی تھی بدن خاکی جو مانند ٹھیکری کے تھا گوشت اور پوست سے بدلتا جاتا تھا جب روح سینہ
مبارک تک پہونچی تب حضرت آدم علیہ السلام نے ارادہ اُٹھنے کا کیا وہین زمین پر گر پڑے اسواسطے حقتعالیٰ نے
قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ كَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا یعنی ہے انسان جلدباز اور اسی حالت مین حضرت آدم علیہ السلام نے چھینکا اور
الہام الٰہی سے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اس کریم رحیم نے اپنی رحمت سے فرمایا کہ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ سب سے اول جلوۂ رحمت الٰہی کا شامل حال حضرت آدم کے ہوا

اور بھیرہ بہشت رحمتی علی حقیقتہ کا انکے طفیل سے نصیب بنی آدم کے ہوا بعد اسکے ایک فرشتہ بموجب حکم الٰہی کے
ایک جوڑا مرصع بہشت سے لایا اور حضرت آدم کو ساتھ تشریف خلعت الٰہی کے مشرف کیا اور تخت عزت اور عظمت پر
بٹھلایا نقل ہی کہ فرشتے ابتدا سے پیدایش آدم علیہ السلام کے آپسمین کہتے تھے کہ جسکو تئین خداتعالیٰ خاک سی پیدا کر کے
مسند خلافت پر بٹھلاویگا تو وہ ہمسے خدا کے نزدیک زیادہ عزیز ہوویگا اور ہم جو بارگاہ علام الغیوب مین قربات رکھتے ہین
علم ہمارا اس سے زیادہ ہوویگا حق تعالیٰ نے بموجب حکم آیہ عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کی تمام چیزون کے نام حضرت آدم کو
الہام کر کے حکم کیا کہ فرشتون سے ان چیزون کا نام پوچھو جب حضرت آدم علیہ السلام نی فرشتون سی پوچھا اَنْبِئُوْنِیْ
بِاَسْمَاءِ هٰؤُلَاءِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ یعنی خبر دو میری تئین ان چیزونکے نام سے اگر تم سچے ہو تب فرشتے جواب سی عاجز ہو
اور اپنے قصور کے معترف ہو کر بولے سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ یعنی پاک ہی تو اور نہین علم
ہمارے تئین مگر جو تو نے سکھایا ہمکو اور تو عالم اور دانا ہی تب اللہ تعالیٰ نی آدم کو کمال ظاہر و باطن سی آراستہ کر کے واسطے زیادتی
تعظیم اور تکریم کے ملائک عظام کو جو آدم علیہ السلام کے تخت کے گرداگرد صف باندھے مودب کھڑے تھے حکم کیا
اُسْجُدُوْا فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ یعنی سجدہ کرو آدم کو تئین بمجرد حکم الٰہی کے سب فرشتون
نے بلا عذر اور نکرار حضرت آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس ملعون نے انکار کیا اور بولا کہ مین آدم سے بہتر ہون واسطے
کہ میرے تئین آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہی اس نافرمانی سے شیطان ملعون ابدی ہو کر راندا گیا اور فرشتون
سے نکالا گیا جب حضرت آدم بہشت مین رہنے لگے طبیعت انکی مشتاق ایک جلیس ہمدم اور انیس محرم کی ہوئی تب
حضرت آدم پر خواب نے غلبہ کیا وقت خواب مین اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آدم علیہ السلام کی پہلوی چپ سے حضرت حوا کو
پیدا کیا جب حضرت آدم بیدار ہوی تو دیکھا کہ ایک عورت پاکیزہ انکی پاس بیٹھی ہی انکی طبیعت بحال اور صورت میمون کو دیکھکر
نہایت خوش ہوے اور پوچھا کہ تو کون ہی حوا نے فرمایا کہ مین تیرے بدن کا جزو ہون کہ حق سبحانہ تعالیٰ نی تیری پسلی سی مجھکو
پیدا کیا ہی نقل ہی کہ حسن اور جمال حضرت حوا کا اسقدر تھا کہ تمام عالم کی خوبی سو حصہ تھی اور اسمین سی نو حصے حسن حضرت
حوا کو اور دس حصے باقی عالم کو عنایت فرمایا تب آدم سجدہ شکر کا بجا لائے جناب الٰہی نے انکا عقد نکاح روبرو حاملان عرش و رسکان
سموات کے باندھا اور ان دونون کو حکم ہوا کہ اے آدم و حوا تم دونون اس بہشت مین رہو اور سب میوا اس بہشت کے کھاؤ مگر
اس درخت کے نزدیک مت جاؤ یعنی گیہون کے درخت مین سی کچھ مت کھاؤ سبب ابلیس لعین نے آدم کو سجدہ نہ کیا اور راندہ گیا اور
فرشتون سے نکالا گیا اس سبب سے آتش کینہ اور حسد اسکے باطن مین شعلے مارتی تھی اور ہمیشہ اس تدبیر مین رہتا تھا کہ
کسی صورت سے بہشت مین پہنچے اور آدم کو وہان سے نکالے پہلے تو طاؤس سے دوستی کی کہ میری دوستی کا حق
تجھپر ثابت ہین اور آگے ہم اور تم ایک مکان مین رہتے تھے یہ التماس تجھ سی ہی کہ مجھکو اپنی بازو پر بٹھا کر بہشت مین پہونچا دے کہ
مین اپنے دشمن سے بدلا لون طاؤس نے اس بات سی انکار کیا اور کہا کہ تو یہ بات سانپ سے کہہ تب شیطان سانپ کے

پاس گیا اور اپنے فریب کے منتر سے اسکو فریفتہ کیا سانپ نے اسکو منھ مین رکھکر بہشت مین لیگیا اور نگہبانان بہشت کو
مطلق خبر نہوئی پھر ابلیس حضرت آدمؑ اور حواؑ کے پاس گیا اور رونا شروع کیا حضرت آدم اور حوا نے پوچھا کہ کیون روتا ہی تو
انھون نے شیطان کو نہین پہچانا تب شیطان نے کہا مین تمکو نصیحت کرتا ہون مجھکو تمھارے حال پر رونا آتا ہی کہ تم اس
بہشت سے نکالے جاؤگے اور یہ بہشت کی نعمتین تمسے لیجاوینگی اور لذت حیات سے دُرد موت کا چکھوگے ان دونو نے اسکی بات
کے سننے سے بہت غم ہوا ابلیس نے کہا اگر تم میرا کہنا مانو تو مین تمکو ایک درخت بتلا دون اگر تھوڑا میوہ اسکا تم کھاؤ تو
ہمیشہ زندہ رہوگے اور صورت موت کی ہرگز نہ دیکھوگے حضرت آدمؑ نے پوچھا وہ درخت کونسا ہی شیطان نے کہا وہی
درخت ہی کہ جسکے کھانے سے حق سبحانہ تعالی نے منع کیا تھا حضرت آدمؑ نے اسبات کو قبول نکیا کہ ہرگز مجھسے
نافرمانی خدا کی نہین ہوگی جب شیطان نے قسم کھائی کہ مین تمھارا خیرخواہ ہون وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ بعد اسکے
حضرت آدم علیہ السلام وہان سے اٹھکر چلے گئے اور شیطان نے حضرت حوا کی خدمت مین جاکر اسطرح انکے دل مین
وسواس ڈالا اور سانپ نے اسکے کہنے پر گواہی دی حضرت حوا نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ سانپ تمام
بہشت کا ہی اور وہ بھی موافق اس شخص کے یعنی شیطان کی گواہی دیتا ہی اب تو مین پہلے اس درخت کا پھل کھاتی ہون اگر کچھ
خلل ہو تو تم میرے واسطے خدا سے معافی مانگو اور نہین تو تم بھی کھاؤ کہ ہم دونون تمام عمر نعمتین بہشت کی چین سے کھایا کرینگے

ذکر آدم علیہ السلام کے بہشت سے نکلنے کا

نقل ہی کہ جناب الہی نے تو ازل مین ٹھہرایا تھا کہ آدمؑ کی اولاد مسلمان تو بہشت مین اور کافر دوزخ مین جاوینگی اور اگر سب
اولاد بہشت مین پیدا ہوتی تو دوزخ کیسے بھری جاتی اسواسطے گیہون کا درخت سبب انکی بہشت سے نکلنے کا ہوا تاکہ
دوست اور دشمن مین فرق ہوجاوے اور بنی آدم کی قسمت مین جو مصیبتین لکھی ہین سو پہونچین علما مفسرین نے
لکھا ہی کہ جب حضرت حوا نے تھوڑے سے پھل کھائے گیہون کے اور انکی تاکید سے حضرت آدمؑ نے بھی کچھ کھائے ابھی تاثیر
ان گیہون کی حضرت آدمؑ کے معدہ مین خوب نہین ہوئی تھی کہ لباس بہشتی انکے بدن مبارک سے گر پڑا اور بدن برہنہ
ہوگیا ناچاری واسطے ستر عورت کے انجیر کے پتون سے اپنا ستر عورت ڈھانکا حکم الہی ہوا کہ اے آدم تیرے برہنہ ہونیکا
سبب کیا ہی عرض کی کہ خداوندا سبب اسکا یہ ہی کہ تیری وصیت پر عمل نکیا اور اس درخت ممنوع سے برخلاف
حکم کے کھایا پھر آدمؑ نے کمال بیقراری سے عرض کیا کہ الہی سانپ اور طاؤس کہ بہشت کے امین تھے انکے بہکانے
اور قسم کھانے سے یہ قصور ہوا روایت ہی کہ صورت سانپ کی ایسی پاکیزہ اور مطبوع تھی کہ کوئی جانور بہشت مین ایسا نتھا
حقتعالی نے اس گناہ کے سبب سے اسکی صورت کو مسخ کیا اور خاک اسکی خوراک ٹھہرائی کہ پیٹ اور سینے کے
بل زمین کو رینگتا اور چھاتی کو چھپاتا ہی اور عذاب حضرت حوا اور انکی بیٹیون کا سختی درد اور حیض کی

آسودگی اور رغد وندون کو حکم مین رہنا اور اونکی تابعداری کرنا مقرر کیا اور تادیب حضرت آدمؑ کی جدائی حضرت حوا سے
اور مشہور ہونا گناہ کا اور رنج اور دکھ اور محنت اور مشقت واسطے معاش اور گذران کے مقرر پایا اور صورت
طاؤس کی بھی بدل گئی چنانچہ پاؤن تو اسکے بدصورتی مین ضرب المثل ہین اسواسطے حکم الٰہی ہوا قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا
جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ یعنے اترو بہشت سے طرف زمین کے اور آپس مین تم سب دشمن ایک دوسرے کے ہوئے آدم
اور حوا اور شیطان اور سانپ و طاؤس روضۂ جنت سے منزل دنیا سے دنی مین نہایت خواری اور ذلت سے
پہونچے روایت معتبر مین لکھا ہے کہ آدم سراندیپ مین اور حضرت حوا جدے مین اور شیطان سیستان مین اور
سانپ اصفہان مین اور طاؤس کابل مین پڑے اور روز قیامت تک عداوت ابلیس مین اونکی رحم مین پڑی رہی
کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ نے چالیس دن طعام اور پانی نہ کھایا اور درد جدائی مین حضرت حوا کے مبتلا رہے اور
تین سو برس تک گریہ وزاری اور توبہ و استغفار مین مشغول رہے جب حضرت ارحم الراحمین نے اپنی کمال عنایت
سے حضرت آدمؑ کو دل مین یہ چند کلمے الہام کیے رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِينَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّكَ
بعد پڑھنے اس کلمات کے جبرئیل امین آئے اور خوشخبری عفو گناہ کی لائے حضرت آدم نہایت خوش اور خرم
ہوئے محنت اور مصیبت ساتھ نعمت اور راحت کے مبدل ہوئی اور بموجب حکم الٰہی کے تین روزے ایام بیض کے
یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین کے رکھے تو بدن اونکا جو بسبب مصیبت گناہ اور رنج اور دکھ کے
سیاہ ہو رہا تھا ان روزون کی برکت سے صاف اور منور ہوا
فائدہ غرض اس دعا کے لکھنے اور ان تین روزون کے بیان سے یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کا
اس دعا کی برکت سے گناہ معاف کیا اور ان روزون کے اثر سے انکے بدن مبارک کو روشن کیا تو ایسا ہی
جو اولاد آدم اس دعا کو اپنا ورد کرے اور ان تین روزون کی ہر مہینے مین عادت رکھے تو اسکے گناہ بھی معاف
ہونگے اور اسکا دل جو گناہون کی مصیبت سے سیاہ ہو رہا ہے صاف اور روشن ہو جاویگا القصہ حضرت آدم کو حکم
ہوا کہ خانۂ کعبہ بنا کرین حضرت آدمؑ نے جبرئیل کی تعلیم سے اور مدد سے ملائکہ کے کعبے کی بنیاد رکھی اور حجر اسود کہ
اپنے ساتھ بہشت سے لائے تھے اور اوسمین عہدنامہ اور قول و قرار روز الست کا خدا نے رکھا تھا کعبے مین ایک
طرف کو چھپایا بعد تمام کرنے کعبے کے مناسک حج اور طواف جبرئیل نے تعلیم کیا جب مراسم طواف سے فراغت
پاکر جبرئیل کے کہنے سے کوہ عرفات پر چڑھے اور حضرت حوا بھی جدے سے حضرت آدم کی طلب مین پھرتی ہوئی
عرفات پر آئین لیکن بسبب طپش اور گرمی آفتاب اور ہونے متغیر رنگ کے ایک نے دوسرے کو نہ پہچانا حضرت
جبرئیل کے بتلانے سے معرفت ہوئی بعد اسکے حضرت خلاق سے اجازت لیکر سراندیپ کو آئین تب جبرئیل نے

کچھ گیہوں اور روٹی اور کاڑھی پہونچائی اور کھیتی کرنا سکھایا اور دو بیل بھیجے اور حضرت آدم علیہ السلام بہشت کی نعمتوں سے جو بغیر محنت اور مشقت کی میسر ہوتی تھیں محروم ہو کر بڑی جانفشانی اور تردد سے روٹی پیدا کرنے لگے

قصہ ہابیل اور قابیل کا

جب حضرت آدمؑ اور حوا ملے اور آپس میں ملکر رہنے لگے حضرت حوا ہر بار جو حاملہ ہوتیں تو ایک بیٹا اور ایک بیٹی ساتھ پیدا ہوتا اول قابیل اور اسکی بہن اقلیما پیدا ہوئی پھر ہابیل اور اسکی بہن لیودا موجود ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں بموجب حکم خدا کے یوں مقرر تھا کہ ایک پیٹ کی بیٹی اور دوسرے پیٹ کا بیٹا آپس میں بیاہی جاتی تھی اسواسطے آدمؑ نے فرمایا کہ میں یہ نکاح بموجب حکم خدا کے کرتا ہوں اور فرمانبرداری خدا کی بندوں پر لازم ہے قابیل نے حکم باپ کا قبول نہ کیا جب حضرت آدم نے فرمایا کہ تم دونوں قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو اقلیما اسکی عقد نکاح میں آوے اور اس زمانے میں قربانی کا یہ دستور تھا کہ جو دو شخص آپس میں جھگڑتے تو وہ دونوں اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکھتے تھے اور ایک آتش سفید بے دود آسمان سے آتی تھی اور حق جسکے جانب ہوتا تھا اسکی قربانی کو نابود کرتی تھی جب دونوں بھائی راضی ہوئے اور ہابیل نے ایک مینڈھا موٹا تازہ اپنے گلے میں سے جدا کیا اور ایک ٹوکرا گیہوں کا قابیل لیجا کر رکھ آیا جب یہ دونوں پہاڑ پر قربانی کو رکھ کر آئے تو خدا کی قدرت سے ایک آگ آسمان کی طرف سے آئی اور قابیل کی قربانی پر کچھ اثر نکیا ہابیل کی قربانی کی طرف جا کر اسے کچھ نشان اور اثر باقی نہ رکھا اس سبب سے زیادہ کینہ اور بغض قابیل کے دل میں پیدا ہوا اور ہابیل کو ڈرایا کہ میں تیرے تئیں قتل کرونگا ہابیل نے کہا کہ خدا تعالےٰ پرہیزگاروں کی قربانی قبول کرتا ہے اگر تو میری طرف ہاتھ چلاویگا تو میں تجھپر ہاتھ نڈالونگا قابیل سنگدل نے وقت فرصت پا کر ہابیل مظلوم کے سر پر شیطان کی تعلیم سے ایسا پتھر مارا کہ ہابیل جان بحق تسلیم ہو کر شہید اکبر ہوا اور قابیل کی گردن پر یہ گناہ کبیرہ اور اس بدعت بد کا وبال روز قیامت تک باقی رہا پھر قابیل چند روز لاش ہابیل کی اٹھا کر ادھر ادھر لیے پھرتا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ کیا تدبیر کروں کہ لوگوں کی نظر سے اسے چھپاؤں پھر حق تعالی نے دو کوے بھیجے کہ آپس میں لڑنے لگے کہ ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار کر اپنے پنجوں سے زمین کھود کر اس کوے کو گاڑ دیا جب قابیل نے کہا کہ افسوس میں کوے سے بھی عاجز ہوں کہ اپنے بھائی کا عیب نہیں ڈھانک سکتا جب اسنے زمین کھود کر بھائی کی لاش کو دفن کردیا بعد اسکے جناب الٰہی سے حکم قصاص کا صادر ہوا کہ قابیل کو بعوض خون ہابیل کے قتل کرو قابیل اس خوف سے بھاگ کر ملک یمن میں گیا اور آتش پرستی اختیار کی

فصل حضرت آدم علیہ السلام ہمیشہ کعبہ کو واسطے حج کے جایا کرتے تھے ایکبار کوہ عرفات پر سوئے اور اللہ تعالےٰ نے انکی پشت سے تمام اولاد کو جو روز قیامت تک پیدا ہوگی نیکبختوں کو تو سیدھی طرف اور بدبختوں کو الٹی طرف کیا

اور اون سبکو حکم الٰہی ہوا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کیا نہیں ہون مین پروردگار تمہارا قالوا بلیٰ کہا سبنے ہان تو ہمارا رب ہے
حق تعالی نے اونکے اقرار پر گواہی فرشتون کی لکھوا کر حجر اسود میں امانت رکھی اسواسطے حضرت مرتضی علی سے
روایت ہے کہ جو کوئی حج کریگا تو حجر اسود اوسکی گواہی دیگا۔

فائدہ۔ جب حضرت آدم علیہ السلام نے کثرت اولاد کی دیکھی تو حضور رب العالمین مین عرض کی کہ خداوندا یہ مخلوقات بہت سی
دنیا مین کیونکر سماویگی حضرت ذوالجلال نے فرمایا اگرچہ دنیا مین یہ سب نہین سماویگی لیکن مین اپنی قدرت کاملہ سے بعضونکو زمین
پر رکھونگا اور کسیکو تئین بعد مرنے کے نیچے زمین کے اور بعضونکو باپونکی پشت مین اور کسیکو ماؤن کے پیٹ مین جگہ دونگا۔
فائدہ دوسرا۔ حدیث مین آیا ہے کہ بروقت عرض کرنے کے ذریات کی نظر حضرت آدمؑ کی جانب یمین مین ایک جوان پر
پڑی کہ نہایت حسین تھا اور روتا تھا حضرت آدمؑ نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا یہ ایک جوان ہے تمہاری اولاد مین سے
کہ داؤد پیغمبر مرسل اور مقبول بارگاہ عزوجل ہے اور رونا انکا ایک دن لغزش کا سبب ہے جوان سے ہوگی حضرت آدم علیہ السلام
نے پوچھا کہ عمر انکی کتنی ہے کہا کہ ساٹھ برس کی پھر حضرت آدم نے رو بقبلہ ہو کر دعا کی کہ خداوندا میری عمر تونے ایک ہزار برس کی مقرر
کی ہے چالیس برس میری عمر مین سے اسکو عطا کر خدا نے یہ دعا قبول کی جب دنیا مین حضرت آدم کی نوسو ساٹھ برس کی عمر ہوئی
اور عزرائیل واسطے قبض روح مبارک کے آئے حضرت آدم نے فرمایا کہ ابھی تو چالیس برس میری عمر کے باقی ہین حضرت عزرائیل نے کہا
کہ چالیس برس تو تمنے روز میثاق مین حضرت داؤد کو بخشے ہین حضرت آدم کو تو یاد نہ رہا تھا اسواسطے منکر ہوے اگرچہ حقتعالی
نے آدمؑ کی عمر پوری کی لیکن بعد اسکے حکم بنی آدم کو ہوا کہ آئندہ کو لینے اور دینے اور بخشش اور معاملات مین چاہیے کہ قبالے
ساتھ گواہی گواہون کے لکھا کرین تاکہ کسیکو تئین مجال انکار کی نرہے جب حضرت آدمؑ پر غلبہ بیماری کا ہوا تب انکو رغبت
اور خواہش بہشت کے میوون کی ہوئی اور اولاد کو واسطے لانے میوہ بہشتی کے ارشاد کیا وہ جب باہر نکلے تو دیکھا کہ جبرئیل
اور کئی فرشتے مع کفن اور خوشبو بہشت کے لیے آتے ہین اور نسے خواہش حضرت آدمؑ کی بیان کی جبرئیل نے فرمایا کہ ہم اسواسطے
آئے ہین کہ انکو اونکے مطلب کے تئین پہونچادین بعد اسکے حضرت حوا اور لڑکیون کو فرمایا کہ تم یہان سے جاؤ اور میرے تئین
خدا کے فرشتون پر چھوڑ دو چنانچہ بعد اونکے اٹھنے کے ملک الموت واسطے قبض ارواح کے مشغول ہوے حضرت تسبیح اور تہلیل مین
مصروف تھے کہ ملک الموت نے اپنے کام سے فراغت پائی اور غسل اور کفن سے فراغت کر کے حضرت شیث علیہ السلام نے موجب تعلیم جبرئیل
کے نماز جنازہ کی پڑھی اور حضرت آدمؑ کو دفن کیا اسواسطے نماز جنازہ کی روز قیامت تک اولاد آدم کے واسطے مقرر ہوئی

ذکر حضرت شیث علیہ السلام کا

جب حضرت آدم علیہ السلام ہابیل کی مصیبت مین بیقرار رہتے تھے اللہ تعالی نے جبرئیل امین کو انکی تسلی خاطر غمگین کے واسطے
بھیجا کہ حقتعالی تیرے تئین ایک فرزند رشید عنایت کریگا کہ اوسکی نسل سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردار نبی آدم کا پیدا ہوگا
چنانچہ ہابیل کے مرنے سے پانچ برس کے بعد حضرت شیث پیدا ہوے اور وہ حسن صورت اور خوبی سیرت مین مشابہ

حضرت آدم سے لے تھے اور تمام اولاد سے حضرت آدم کے نزدیک محبوب تھے چنانچہ حضرت آدم نے قبل وفات کے انکو اپنا
ولیعہد بنایا اور بطریق وصیت کے فرمایا کہ جب طوفان حضرت نوح کے زمانے مین واقع ہو اگر تو اس زمانہ کو پاوے
تو میری ہڈیون کو کشتی مین رکھیو اور جو غرق سے محفوظ رہین یا اپنے اولاد کو وصیت کریو کہ اسطرح سے عمل مین لاوے اور
حضرت شیث اکثر اوقات حضرت آدم کی زبان سے احوال بہشت کی لذت کا سنتے تھے اور آسمانی صحیفون کا مضمون بھی بیان
کرتے تھے اسواسطے روبرو حضرت آدم کی تجرد خلق سے اور انس حق سے کیا تھا اور لوگونسے تنہا ہو کر دنیا کی لذتین چھوڑ کر
اکثر اوقات وظائف اور طاعت مین مشغول رہتے تھے اور نفس کی ریاضت اور تہذیب اخلاق ہمیشہ انکو منظور رہتا تھا
اور حضرت شیث کے زمانہ مین بنی آدم دو قسم کے تھے بعضے متابعت حضرت شیث کی کرتے تھے اور بعضے قابیل کی
اولاد کی تابعداری مین مشغول تھے اور حضرت شیث کی نصیحت سے بعضے تو راہ راست پر آئے اور بعضے بدستور نافرمانی
کی راہ پر قائم رہے جب نوسو بارہ برس انکی عمر کے گذر گئے تو روح بدن مبارک سے پرواز کر کے عرش معلی کو پہونچی اور
حضرت شیث کی بعض نصیحتون مین سے یہ ہے کہ مومن حقیقی وہ ہے کہ یہ خصلتین اسمین ہوں اول تو خدا کو پہچاننا دوسرے
نیک و بد کو جاننا تیسرے بادشاہ وقت کا حکم بجا لانا چوتھے ماں باپ کا حق پہچاننا اور انکی خدمت کرنا پانچوین
صلہ رحم یعنی اہل قرابت کے لوگون سے نیکی اور محبت کرنا چھٹے کسی کو حد سے زیادہ نہ بڑھانا ساتوین محتاجون اور
مسکینون کو صدقہ دینا اور ترحم کرنا آٹھوین ثنا ہو تین پر صبر اور نوین مصیبتون مین صبر کرنا دسوین شکر نعمت الٰہی کا کرنا

۱۱	ذکر حضرت ادریس علیہ السلام کا	

آپکا نام مبارک اخنوخ زبان عبری مین اخنوخ ہے جب اولاد قابیل کی شیطان کے بہکانے سے گمراہ ہوئی اور کفر اور شرک مین
پڑی یہانتک کہ رسم نکاح کی موقوف کر کے حرامکاری اور طرح طرح کی بدکاری کرنے لگی حق تعالیٰ نے حضرت ادریس کو
نبوت کی شرافت عنایت کرکے انپر بھیجا بعضے لوگ انکی ہدایت اور دلالت سے انکار اور عناد چھوڑ کر راہ راست پر
مستقیم ہوئے اور شقاوت ازلی سے نجات پا کر سعادتمند ہوئے اور جو لوگ کہ بسبب قساوت قلبی کے کفر اور شرک پر
مصر رہے تو آخر انکے دلون پر حضرت ادریس کی نصیحت کارگر نہوئی لوگونکو توحید اور عدالت اور عبادت کی راہ پر ہدایت
کرتے تھے اور نماز روزہ انکی شریعت مین فرض تھا اور زکوٰۃ مال اور غسل جنابت سے امر فرماتے تھے اور
حضرت ادریس آپ اتنی عبادت کرتے تھے کہ ہر روز بارہ ہزار تسبیح کہتے اور فرشتے انکی صحبت مین آیا کرتے تھے اور اعمال
روزانہ اعمال حسنہ انکے تمام مخلوق کی عبادت کے برابر آسمان پر جاتے تھے حضرت عزرائیل یہ حال دریافت کرکے
جناب الٰہی کی اجازت سے زمین پر آئے اور بصورت انسان انکی صحبت مین چند روز رہے حضرت ادریس نے دیکھا
کہ یہ شخص نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے شاید یہ فرشتہ ہے جب حضرت ادریس کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ملک الموت ہے تب حضرت ادریس نے

فرمایا کہ چاہتا ہون کہ شربت موت کا مجھکو چکھاو حضرت عزرائیل نے خالق ارواح سے اجازت لیکر انکی روح کو قبض کیا
اور پھر انکی جان پاک کو اونکے قالب مین ڈالا پھر حضرت ادریس نے فرمایا کہ مجھکو بہشت اور دوزخ دیکھنے کا شوق ہے
کمال ہی حضرت عزرائیل نے خدا کے امر سے اونکو اپنے پرون پر بٹھا کر اول دوزخ کی سیر کرائی اور بعد اسکے تماشا نعیم
بہشت کی نوبت آئی حضرت ادریس جب سیر حور و قصور اور تماشاے دلبران اور غلمان سے فارغ ہوے حضرت عزرائیل
نے کہا کہ اب میرے ساتھ بہشت سے باہر چلیے اور اس مکان سے نکلیے حضرت ادریس تو قانون الٰہی سے بخوبی واقف تھے
ایک درخت کے تلے کو پکڑ کر کھڑے ہو رہے اور فرمایا کہ جبتک پیدا کرنیوالا بہشت دوزخ کا اس مکان سے مجھکو نہ نکالیگا
جبتک مین ہرگز باہر نجاونگا حق تعالیٰ نے ایک فرشتے کو ان دونون کے تنٹے کے فیصلے کیواسطے بھیجا اول حضرت عزرائیل
نے تمام احوال ظاہر کیا پھر حضرت ادریس نے جواب دیا کہ مین نے مقتضاے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے موت کا شربت چکھ
چکھا اور بموجب مضمون وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کے دوزخ مین بھی وارد ہوا اور بموجب حکم ارحم الراحمین کے جو بہشتیون کے
حق مین فرمایا وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنْهَا فقط حضرت عزرائیل کے کہنے سے بغیر حکم خدا کے ہرگز باہر نہ نکلونگا اسیوقت
نداے غیبی پہونچی کہ بِاِذْنِیْ اَدْخَلَ وَبِاَمْرِیْ فَعَلَ هٰذَا یعنی میرے حکم سے داخل ہوا اور میرے ہی حکم سے یہ کام کیا ہے وہ حق
بجانب اسکے ہے کعب الاحبار سے روایت ہے کہ مراد اس آیت سے کہ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا یہی ہے تا حضرت ادریس کا ہی اس مکان
عالیشان مین بعد اسکے حضرت ادریس بہشت سے باہر آئے اور چوتھے آسمان مین فرشتون کے ساتھ عبادت مین مشغول
ہوئے اور وہان موجود ہین جبتک ارادہ خدا ہو حضرت ادریس بہت خوبصورت تھے اور گندمی رنگ والے قد مبارک میانہ
تھا اور اکثر اوقات خاموش رہتے تھے اور چلنے کے وقت نظر مبارک قدمون پر پڑتی اور آنحضرت نے فرمایا ہے کہ سر
نیکیون کا تین چیزین ہین غصے کے وقت مین بردباری کرنا اور تنگی مین بخشش کرنا اور قابو پانے پر معاف کرنا اور
فرمایا ہے کہ عقلمند آدمی وہ ہے کہ تین قسم کے آدمیون سے ہلکا پن نکرے ایک تو بادشاہ ہونے دوسرے عالمون سے تیسرے
دوستون سے اسواسطے کہ گستاخی بادشاہ کی تلخی عیش میسر نہ کی ہے اور حقارت عالمونکی نقصان دین ہے اور ہلکا پن دوستونکا
بیمروتی اور موجب نقصان ہے اور فرمایا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ مصیبت مین تحمل و وقار اختیار کرے اور درجہ بلند مین تواضع پیشہ کرے

ذکر حضرت نوح علیہ السلام کا

جب حضرت ادریس علیہ السلام نے آسمان پر قیام کیا عالم دنیا کو شیطان نے فسق و فساد سے بے انتظام کیا اور
روز بروز تمرد اور عصیان کا ظہور ہوا اور بہت گناہون سے عالم بے نور ہوا جناب الٰہی نے حضرت نوح کو واسطے
انتظام احوال عالم کے اور اصلاح بنی آدم کے مبعوث کیا اور نو سو پچاس برس کی عمر پائی اور اپنی عمر کے بعد وحی
آسمانی کی خبر لی تمام عمر اداے دعوت مین مصروف تھی اور کفار و فساد مین تمام مصروف اور نہی منکر کے مصروف تھے ہر چند

جناب الٰہی مین اونکی ہدایت کی دعا کرتے تھے پر وہ سنگدل نہایت کفر اور انکار سے فریب اور دغا کرتے تھے باوجود اس محنت
اور شفقت اور وعظ اور نصیحت کے تمام عمر مین سوا اسّی آدمیون کے کوئی اسلام نہ لایا اور حضرت نوحؑ کا ارشاد
اُنکے کام نہ آیا مفسرین نے آیت شریف وَمَآ اٰمَنَ مَعَہٗٓ اِلَّا قَلِیْلٌ کی تفسیر مین حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے
فرمایا ہی اور اسقدر اکثر اہل تواریخ کی معتبر کتابون مین آیا ہی اور ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی
کہ کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے اتنی اذیت نہین اٹھائی ہی جتنی حضرت نوحؑ نے اپنی امت کے ہاتھون سے مصیبت
پائی ہی وہ کافر ہمیشہ ڈراتے تھے کہ ان باتون سے باز آؤ اور ہمارے بتون کی بدی سے ہاتھ اٹھاؤ بارہا مجلس
وعظ مین اُنکے مارنے سے بیہوش ہو جاتے تھے اور آپکے صاحبزادے خبر پاکے وہان سے اٹھا کر لے آتے تھے کفار وقت مرگ
اپنے بیٹونکو وصیت کرتے تھے اور اپنی اولاد کو کفر کے عقیدے پر مستحکم کر کر مرتے تھے کہ بیٹو ہرگز اپنے باپ اور دادا
کے دین سے انحراف نکرنا اور نوح کے کلمات پر اعتراض نکرنا جہانتک ہوسکے حضرت کو دکھ اور ایذا دیجیو اور اپنا
ٹھکانا جہنم مین کیجیو جب ایسی مصیبت مین سات قرن حضرت نوحؑ پر گذری اور حضرت نوحؑ دلتنگ اور ناامید ہوے
تو حضرت رب العالمین سے وحی نازل ہوئی اور حضرت نوحؑ کے دل غمگین کو تسکین حاصل ہوئی کہ اے نوحؑ تو دل تنگ مت ہو
اور آئندہ اُن سنگدلون کے سنگ مت ہو جو ایمان لانے سو لاتے باقی ایمان نہین لاوینگے یہ تو شقی ازلی ہین سب
جہنم کو جاوینگے حضرت نوحؑ نے عرض کی کہ خداوندا انکے نسل سے بھی کوئی ایمان لاویگا یا نہین حکم ہوا یہ تو ایمان نہ
لاوینگے انکا دل سنگ و آہن ہی پھر بھی حضرت نوحؑ نے بسبب کمال شفقت کے اور واسطے قطع کرنے الزام اور حجت
کے فرمایا کہ اے لوگو اگر ایمان نہ لاؤ گے تو یہ سمجھو کہ عذاب الٰہی آیا قوم نے کہا کہ ہم تو محبت ود اور سواع اور یغوث اور
یعوق کی جو ہمارے بت ہین ہرگز نہ چھوڑینگے اور تمہارے بر عکس حکم کے اپنے بزرگونکو پتھرونکی پرستش مین چھوڑینگے
اور تو جو ہم سے بہت نزاع اور جدال کرتا ہی اور ہمارے بتون کی تکذیب مین و نیز انپر قیل و قال کرتا ہی اگر تو سچا ہی تو ہمکو
عذاب دکھلا اور اپنی تہدید اور تخویف کے اصل کی تاب دکھلا جب حضرت نوحؑ مایوس ہوے اور کفار اپنے کفر مین
محبوس حضرت نوحؑ نے کمال عجز اور انکساری اور تضرع سے جناب باری مین پکارا کُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ
جَعَلُوٓا اَصَابِعَهُمْ فِیٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا یعنی جب مین اونکو دعوت اسلام
کرتا ہون تو وہ انگلیان کانون مین ڈالتے ہین اور کپڑے سر سے باندھتے ہین اور میری بات نہین سنتے ہین اور اپنے
کفر پر ثابت رہتے ہین اب تو یہ بندہ لاچار ہی اے خداوند تو قہار ہی الٰہی غارت کر ان سب کفار کو اور مت چھوڑ انکے
ملک اور دیار کو بارے تیرِ دعا کا نشانے پر حاصل ہوا اور خطاب الٰہی واسطے انتقام کے نازل ہوا کہ ہم اس
قوم کو طوفان سے ہلاک کر کے پانی کی راہ سے آتش دوزخ مین ڈالینگے اور تجھکو اور تیری امت مومنین کو کشتی
مین رکھکر آفت طوفان سے سلامت نکالینگے جب حضرت نوحؑ کی دعا سے اس قوم پر قحط پڑا اور توالد و تناسل

اُنکا موقوف ہوا بعد اُسکے بموجب حکم الٰہی کے جبرئیل امین نے درخت ساج کے بونے کا حکم کیا اور بیس برس کے عرصے مین اُس درخت کو محکم کیا اور جبرئیل کے کہنے سے اُسکو چیر کر کشتی کا بنانا شروع کیا اور جناب الٰہی مین بہت تضرع خضوع اور خشوع کیا کفار گاہ گاہ بطریق ہزل نوح کو ستاتے تھے اور بیچ وقت بنانے کشتی کے بہ گستاخی کی باتین سُناتے تھے کہ ای نوح اب تم بعد مرتبہ نبوت کے نجار ہوے اور پیغمبری کے کامون سے بیزار ہوے کشتی تو بناتے ہو پر پانی کہان اور اس بیابان خشک مین طراوت کی نشانی کہان حضرت نوح نے فرمایا کہ تم اپنے جزاے اعمال سے غافل اور عاقبت کی مصیبت سے جاہل ہو تم دنیا مین غریق اور عقبے مین حریق ہوگے جب حضرت نوح کشتی بنانے سے فراغت پائی اور تختون کے جوڑ پر ہر ایک طبقے مین روغن قیر لگایا اور بموجب فرمان الٰہی کے شمشاد کے تختونکا تابوت حضرت آدم کے جسم مبارک کے واسطے بنایا اور اس سبب سے حافظ حقیقی نے اُنکے جسم کو آفت طوفان سے بچایا پھر حضرت جبرئیل نے ہر جنس کے جانور جو روے زمین پر تھے حضرت نوح کے پاس جمع کیے اور قسم قسم کے وحوش اور طیور اور چرند اور پرند مجتمع کیے حضرت نوح نے ہر ایک جانور کا ایک ایک جوڑا لیکر کشتی مین چڑھایا اور ہر ایک رفیق حضرت نوح کا کشتی پر چڑھ آیا جب یہ بیاسی لوگ کشتی مین داخل ہوے اور تمام سامان اور اسباب اُنکو موجود ہوے تب غضب الٰہی کا شروع ہوا اور تنور سے فوارہ پانی کا نکلنا شروع ہوا حضرت نوح کی منکوحہ اور اُنکا بیٹا کنعان کشتی پر نہ آئی اور اُس جناب کا فرمان نہ بجا لاے کنعان بولا کہ مین پناہ لونگا پہاڑ کی حضرت نوح بولے کہ فائدہ تجھے نہ دیگی پناہ پہاڑ کی نہ چھاڑ کی اسی عرصے مین ایک موج نے اُسکو ڈبو دیا اور حضرت نوح کو اُسکے غرق ہونے پر رحم آیا عرض کی کہ یہ بیٹا میرا اہل سے ہی اور تو اپنے وعدے کی وفا کریگا اہل سے حکم ہوا کہ اہل وہ ہی کہ جسکے نیک اعمال ہون وہ نا اہل ہی جسکے بد افعال ہون ای مسلمانو پیغمبر زادگی بغیر عمل نیک کے بیکار ہی اور عمل نیک کا بغیر نسب عمدہ کے بھی فائدہ بیشمار ہی پھر تو چالیس دن تک باران طوفان کا آسمان سے گرا اور پانی چشمونکا زمین سے نکلا تمام کافر اور اُنکی عمارت اور سب باغات غرق ہوے تمام عالم اور روے زمین دریا ہوا اور پانی سب درختون اور پہاڑون سے چالیس گز بالا ہوا اہل کشتی شدت باد اور کثرت امواج سے بدحواس ہوے اور خوف غرق اور اندھیری رات کے سبب زندگی سے بے آس ہوے حکم الٰہی ہوا کہ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا جو کوئی ورد زبان کریگا حق تعالی اُسکی مشکلات آسان کریگا اللہ تعالی نے اپنے اسم کی برکت سے اُنکو ڈوبنے سے بچایا اور طوفان کو موقوف کرنے کا حکم فرمایا کہ ای زمین تو ابھی پانیکو تھام اور ای آسمان اب نہین پانیکا کام کام جب کشتی سے نکلنے کا وقت نزدیک آیا حضرت نوح نے کوّے کو فرمایا کہ جلد پانیکا احوال معلوم کرکے اعلام کر ایسا نہو کہ تو وہان ہی مقام کرے کوا جا کر ایک مردار کے کھانے مین مشغول رہا اور حضرت نوح کے فرمانے کو بھول رہا اسیواسطے حضرت نوح کی دعا سے ہمیشہ ذلیل و رخوار ہوا اور بیفرمانی کی شامت سے مردار خوار ہوا بعد اُسکے کبوتر بموجب حکم کے اُڑا اور زیتون کی

پتی چونچ مین لیکر پھر آئی تب حضرت نوح نے جانا کہ درختون کے سر پانی سے ظاہر ہوگئے اور اس قدر دستے
دل کے غم اور درد باہر ہوے پھر تو کبوتر مدام بموجب حکم کے جاتا تھا اور پانی کے کمی کی خبر پہونچاتا تھا ایک روز
کبوتر کے پاؤن مین کیچڑ لگی پائی جب تو یقین ہوا کہ خزان غم کی گئی اور بہار خوشی کی آئی کبوتر کے حق مین دعا کی
کہ تجھکو خدا مخلوق کے دل مین محبوب رکھے اور ہر شخص کے نزدیک مطبوع اور مرغوب مفسرون نے لکھا ہے
کہ حق تعالی نے حکم کیا کہ مین پہاڑون پہ کشتی کو قرار دونگا اور سب اہل کشتی کو پہاڑون پر اتارونگا سب
پہاڑون نے اپنی بلندی پر نازان ہوکر سر بلند کیا مگر کوہ جودی نے نہایت شکستگی اور فروتنی سے اپنے تئین
مستمند کیا حق تعالے نے اوسکی شکستگی اور عاجزی پر اکرام اور کشتی نوح کا اوسی کوہ جودی پر قیام کیا اس
پہاڑ کے نیچے ایک گاؤن آباد کیا طوفان کے غم سے چھوٹکر دل کو شاد کیا نام اس گاؤن کا سوق الثمانین
کیا اور اسکے پایہ کو بہت محکم اور متین کیا جب اون اسی آدمیون نے اسکی بنا کو تمام کیا وبا ے عام سے
ایکبار گی سبکو تمام کیا سوا ے حضرت نوح اور تین فرزند اور اونکے قبیلون کے سب فوت ہوے حام اور سام
اور یافث باقی رہے حق تعالے نے وحی بھیجی کہ مین نے تیری قوم کو بسبب کفر اور عصیان کے ہلاک کیا
بعد اوسکے اونکو جو باقی ہین بسبب طوفان کے عذاب نکرونگا اور ایسے عذاب عام سے اونکو عذاب نکرونگا حضرت نوح
کی نسل مین اللہ نے ایسی برکت دی کہ چالیس برس کے عرصے مین ہزارون شہر آباد ہوگئے اور بیحد و نہایت گاؤن
برپا ہوے حضرت نوح نے ملک شام اور جزائر فارس اور خراسان اور عراق سام کو عنایت کیا اور ملک
مغرب اور حبش اور ہند اور سند حام کو مرحمت کیا اور چین اور ترکستان اور سقلاب یافث کو بخشا ایک دن جبرئیل
اور عزرائیل نے حضرت نوح سے پوچھا باوجود اس عمر دراز کے تمنے جہان فانی کو کیسا پایا کہا مانند خانہ دو در
کے کہ ایک لحظہ توقف کرکے ایک در سے پیٹھا اور دوسرے در سے نکل آیا جب حضرت نوح نے تسلیم بہشت
اور جان بحق تسلیم ہوے فرزندان عالیمقدار نے اونکے قالب مطہر کو لاکر بیت المقدس مین مدفون کیا
اور درد فراق اور جدائی سے اپنے دلون کو محزون کیا اور لقب حضرت نوح کا آدم ثانی اور شیخ الانبیا اور
نجی اللہ تھا اور وہ پیغمبر برحق سوا ے دعوت قوم کے ہمیشہ مصروف عبادت اللہ تھا دن اور رات مین
سو رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے اور حضور الہی مین مدام عجز و نیاز کرتے تھے

فائدہ روایت ہے کہ اہل کشتی بہت بدبو اور نجاست سے ایذا اوٹھاتے تھے اور اسکے دفعیہ کا کوئی علاج
نہین پاتے تھے حضرت نوح نے جناب الہی مین سوال کیا اور اس مصیبت کے دفع کرنے مین قیل و قال
کیا حکم ہوا کہ اپنا دست مبارک ہاتھی کی پیٹھ پر دھرو اور ہماری قدرت کاملہ کا تماشا دیکھو حضرت نوح کے
ہاتھ پھیرتے ہی ایک خنزیر وجود مین آیا اور ہمارا کی سب نجاست کو اوسنے کھایا لیکن چوہون کی کثرت سے

بہت حیران تھے اور اونکی ایذا سے نہایت پریشان تھے تب ہی حضرت نوحؑ نے حکم رب سے شہر کی پیشانی پر
ہاتھ ڈالا قدرت کاملہ سے بلی نے نکل کر چوہون کو کھایا تو اجب نوحؑ نے دنیا سے فانی سے رحلت کی تین سو
برس تک بقا رہی اُسی ملت اور شریعت کی بسبب مدت دراز کے اکثر لوگ گمراہ ہوے اور اپنے عقائد
جہالت سے تباہ ہوے اللہ تعالے نے حضرت ہودؑ کو پیغمبر کیا اور اس زمانے کی خلق کا اُنکو راہبر کیا

ذکر حضرت ہود علیہ السلام کا

حق تعالے نے حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد پر بھیجا وہ قوم دراز قد اور چوڑے جسم اور قوت ناک تھی
سب کے لنبا اونمین سے سو گز کا اور پست قد ساٹھ گز کا بت پرستی اون سب کا کام تھا اور خدا پرستی سے
ہر ایک بیزار تھا سنگ تراشی کر کے پہاڑون مین مکان بناتے تھے اور اپنی سنگدلی سے تھوڑے ہی ایمان
لائے تھے مگر ایک فرقہ ایمان لایا تھا اور کافرون کے خوف سے ایمان اپنا چھپایا تھا جب حضرت ہود کی نصائح
حد سے زیادہ ہوے تب سب کفار واسطے ایذا و رنج کے آمادہ ہوے مسلمانون نے حضرت ہودؑ سے سب باتون کی اطلاع کی
حضرت ہودؑ نے جناب الٰہی مین کفارون کو بددعا کی برسات موقوف ہوئی اور باغ زراعت سوکھ گئے سات برس
تک قحط کی بلامین گرفتار رہے مارے بھوک پیاس کے اپنی زندگانی سے بیزار ہوے حضرت ہودؑ نے بہت
شفقت سے فرمایا کہ ایمان لاؤ اور اپنے تئین دنیا کی آفت اور قیامت کی آتش سے بچاؤ یہ سب آفتین تمہیں بسبب کفر کے
تم سب پر نازل ہین اور یہ مصیبتین بت پرستی سے واصل ہین کافر اپنی شامت سے اُن باتون کو جھوٹ جانکر اپنے کفر
ثابت رہتے تھے اور بے ادبی سے ہمیشہ یہ بات کہتے تھے کہ ہم تیرے کہنے سے بتون کو نہ چھوڑینگے اور اپنے دین باطل
سے منہ نہ موڑینگے اس زمانے مین یہ دستور تھا کہ جسپر کڑی مشکل آتی تھی اور مہم سخت منہ دکھلاتی تھی تو حرم میں
مکے کے جا کر التجا کرتے تھے اور جناب الٰہی مین عاجزی سے دعا کرتے تھے اور دعا اونکی قبول ہوتی تھی اُن دنون
قوم عمالقہ کی مکے مین رہتی تھی اور اسکے تئین شرف اور رئیس مکے کی تھی جب قوم عاد اُن بلاؤن مین گرفتار ہوئی تو
ستر آدمی رئیسون مین سے وہان جانیکو تیار ہوے سب قوم نے اُنکو وصیت کی اور مکے مین جا کر دعا سے
استسقا مانگنے کی نصیحت کی جب یہ سفر مین قطع کر کے مکے مین پہونچے اور معاویہ بن بکر کے گھر میں آ کے ٹھہرے وہ
اونکے طعام اور شراب کی ضیافتین کرتا اور مجلس عیش و عشرت مین راگ گانیوالا سنواتا تو مصیبت بھوک
پیاس کی بھول گئے اور مفت کی ضیافتین کھا کھا کر بھول گئے کہ ان کی دعا اور طلب استسقا وہان آنیکی غرض تھی
راگ اور غنا میں ہو کر ملحد جبکہ دیکھے خدا ان کو کئی مہینے گزر گئے اور دنیا ان مین رمضان کو بھی بھول گئے قوم عاد معاویہ کے
گھر مین قرار کیا اور اوسکو رات دن کی ضیافتون سے بیزار کیا اُسنے دل مین کہا کہ یہ لوگ تو شراب و کباب مین

مشغول ہوے اور ہم سب لوگ اونکی ضیافتون سے ملول ہوے اگر کچھ اشارہ کنایہ کرتا ہون تو مجھکو بخیل کہینگے
اور اپنی قوم مین جاکر لئیم اور ذلیل کہینگے آخر اوسنے ایک غزل بنائی اور ان گائینونکو سکھائی مضمون اسکا یہ تھا
کہ تم اپنی قوم کی مصیبت سے غافل ہوے اور برسات کی دعا مانگنے سے کاہل ہو جب ان گائینون نے یہ غزل انکو سنائی
اونکو اپنی قوم کی مصیبت یاد آئی پھر تو ایک دوسریکو ملامت کرنے لگے اور اپنی غفلت پر لعنت کرنے لگے پھر تو اونہون
دعا مانگنے کا استعمال کیا اور اپنی قربانیون کے ذبح کرنیکا اشتغال کیا مرثد بن سعد اونمین پوشیدہ مسلمان تھا اور
حضرت ہودؑ پر اسکا کامل ایمان تھا اُس قوم سے بولا کہ جبتک یہان حضرت ہودؑ پر نہ لاؤ گے تو اپنا مدعا کبھی نپاؤگے
اُن لوگون نے اُسکو مسلمان سمجھ کر اُس سے جدائی کی اور خدا کی درگاہ مین بڑی عاجزی سے دعا کی اس عرصے مین
تین ٹکڑے بادل کے سفید اور سیاہ اور سرخ پیدا ہوے اور اُس بادل مین سے یہ آواز آئی کہ انمین سے ایک ٹکڑا
اختیار کرو اور بعد اُسکے خدا کے حکم کا انتظار کرو قوم ابر سفید اور سرخ سے روگردان ہوئی اور ابر سیاہ سے امیدوار
باران ہوئی ہاتف نے آواز دی کہ اختیار کی تمنے کالی راکھ کہ باقی نچھوڑیگی قوم عاد کی خاک نہ باقی رہیگا والد نہ ولد
ہلاک ہوجاوینگے سب گلے اور بلد جناب الٰہی سے اُس ابر سیاہ کو ملک عاد پر روانہ کیا اور کافرون کو بلاے آسمانی کا نشانہ
کیا جب عادیون نے دیکھا کہ بدلی سیاہ آئی تو اونھونے خوش ہوکر دھوم مچائی کہ اس باران سے ہماری امید کا باغ پر آب ہوگا
اور درخت تمنا کا شاداب ہوگا لیکن یہ گمان اُنکا بیجا تھا اُس ابر مین عذاب الٰہی برپا تھا یہ کافر حضرت ہودؑ سے تمسخر
کیا کرتے تھے کہ اگر تو سچا ہے تو ہمکو عذاب دکھا اسواسطے اللہ تعالی نے عذاب الیم آندھی کا اُس ابر سے نمود کیا اور
ایک آفت عظیم کو اونکے ملک پر موجود کیا جب حضرت ہودؑ نے دیکھا کہ اس قوم کی خدا نے خرابی کی اور انکی شامت
اعمال سے عذاب کی شتابی کی تو بموجب حکم الٰہی کے چار ہزار اہل ایمان کو اپنے ساتھ لی اور باہر نکل کر مومنونکو
اسطرح ارشاد کیا کہ یہ خط مدور جو مین نے اپنی انگشت سے بنایا ہے اور تمکو بموجب حکم الٰہی کے اسمین بٹھایا ہے جو کوئی
اس خط کے اندر رہیگا تو اوس قہر کی ہوا سے نڈر رہیگا قوم عاد اُس بلا کو دیکھ کر جمع ہوئی اور اپنے اہل و عیال کو لیکر حلقہ
باندھکر مجتمع ہوئی اول تو اُس ہوا صرصر نے اُنکے لوگون اور عورتون اور چارپایون کو زمین سے اُڑا کر آوارہ کیا اور
نہایت زور و شور سے زمین پر پٹک پٹک کر پارہ پارہ کیا عادی اُس حادثہ عجیب کو دیکھ کر اپنے گھرونمین پوشیدہ ہوے
اور اپنے مال اور اولاد کے مرنے سے آبدیدہ ہوے بعضے تو حویلیون کے گرنے سے دیوارون کے تلے دب کر فنا ہوے
اور بعضے باہر بھاگ کر زانو تک زمین مین پاؤن گاڑ کر رہ گئے سات دن اور رات مین اس غضب کی ہوا نے
سبکو منہدم کیا اور اُنکے مکانون کو زمین سے برابر کرکے کالعدم کیا اور حضرت ہودؑ کے ہمراہیون پر جب ہوا
داخل ہوجاتی تھی تو وہ باد تند دائرہ مین آنکے نسیم معتدل ہوتی تھی جب قوم عاد غضب الٰہی مین گرفتار ہوگئی اور ان کے مکان
اور باغات اُنکے خراب اور مسمار ہوگئے حضرت ہودؑ اپنے ہمراہیون کو امانت اور سلامت لیکر باہر آئے اور ایک جانب کو

اپنے رہنے کی مکان بنائے جب سن حضرت ہودؑ کا چار سو چونسٹھ سال کا ہوا تب دار الفنا سے دار البقا کی طرف اُنکا انتقال ہوا

احوال شداد کا

اکثر علماے تاریخ نے شداد کا ذکر بعد حضرت ہودؑ کے بیان کیا ہی بسبب اسکے کہ وہ بھی قوم عاد سے تھا اسواسطے مین بھی
بموجب پیروی اہل تاریخ کے اِس احوال عجیب اور قصۂ غریب کو لکھتا ہون کہ اہل ایمان کو اس احوال کے سننے سے
عبرت اور خدا کی قدرتون کا تماشا دیکھنے سے نصیحت ہو شدید اور شداد دو بھائی قوم عاد مین صاحب جاہ تھے اور ہفت اقلیم
کے بادشاہ ملک شام مین اُنکا مقام تھا شب و روز حکومت رانی سے اُنکا کام تھا شدید اور اُسکے لوگ اگرچہ حالت کفر
مین جیتے تھے لیکن اُسکے عدل سے شیر اور بکری ایک جگہ پانی پیتے تھے ایک نقل اُسکے انصاف کی بیان کرکے اُس زمان
اور اُسکے عدل کی تاثیر کو عیان کرتا ہون کہ دو شخص اُسکے محکمۂ عدالت مین آئی اُن دونون نے احوال عجیب بیان کی
ایک شخص بولا کہ مین نے اس سے ایک قطعہ زمین کا لیا ہی اور قیمت دیکر اپنا قبضہ کیا ہی مین نے اُس زمین مین خزانہ
پایا ہی سو اسکو دیتا ہون یہ کہتا ہی کہ مین نے تو زمین کو بیچا اب مین ہرگز نہین لیتا ہون دوسرا بولا کہ مین نے تو زمین بیچی
ہی نہ خزانہ اب یہ اسکے لینے مین کرتا ہی حیلہ اور بہانہ جب حاکم نے پوچھا کہ تمہارے دونون کی کچھ اولاد ہی یا نہ تمہاری اولاد
سے بولے ہان ہی کہ ایک کی بیٹی اور ایک کا بیٹا ہی حکم کیا کہ اُن دونونکا آپس مین نکاح باندھ کر یہ مال اُنکو تسلیم کرو اور برابر
حصے کی ہر ایک کو تقسیم کر دو ایسے انصاف سے اُنکا قضیہ انجام کیا اور اپنے تئین دنیا مین نیکنام کیا ہر چند کہ حضرت
ہودؑ نے اُسکو دعوت ایمان کی پر وہ ایمان نہ لایا اور مشرک مرا بعد اُسکے شداد کو خدا نے مسند حکومت پر بٹھلایا اُسکو
حضرت ہودؑ نے واسطے ایمان لانیکے فرمایا وہ بولا اگر مین تمہارا دین قبول کرونگا تو کیا فائدہ حاصل کرونگا حضرت
ہودؑ نے فرمایا کہ حق تعالی تجھکو اسکی عوض مین بہشت جاودانی عنایت کریگا اور ہمیشہ اپنا فضل اور رحم اور رحمت کریگا شداد بولا کہ
مین اچھا اس جہان مین بہشت بناؤنگا اور دن رات وہان عیش مناؤنگا پھر شداد نے بہشت بنانے کا عزم کیا اور اس کام پر حزم کیا اور
اپنے ملک کے عاملون کے پاس قاصد بھیجے اُنھون نے بموجب حکم کے سونا چاندی جواہرات بھیجے اور حکم کیا کہ جتنی مشک اور عنبر
اور مروارید ہاتھ آوین سو سب حکم پہونچا کر ایکبارگی ساتھ آوین بعد حاصل کرنے اسباب کے ایک جگہ دلکشا اور ایک
منزل جانفزا کی تلاش کی اور ایسے مکان مینو نشان کی کھوج مین بہت جانخراش کی آخر بڑی تلاش اور کوشش
سے ایک مکان کہ ہوا اُسکی مثل روضۂ رضوان تھی ٹھہرایا اور تمام جواہرات اور آلات وہان جمع کر دیا بڑے بڑے استاد
چابکدست دور سے بلائے اور اُس عمارت محکم اساس کی بنا ڈلوائی طول اُسکی دیوارونکا فرسخون کی امید سے لمبا اور
عرض اُسکا کیونکی ہمت سے چوڑا بلندی اُسکی فلک دوار سے واصل اور صفائی اُسکی جھمرنگار سے مقابل تھی
عالم سے ایسا مکان کہین نہوا نہ بنا دلیل اُسکے صدق کی کلام اللہ مین ہی کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ دیوارا اُسکی سونے
کی اور چاندی کی اینٹون سے بلند کی اور سقف اُسکی سونے کی تیرون سے جمع کر کے اور جڑے ستونون اُسکے بلور کے

مرصع سے مضبوط کیے اور ہر ایک جگہ اپنے اپنے قرینے سے مربوط کیے اونکی نہرون مین سنگریزون کی جگہ موتی انمول بچھوائے
اور اسکے درختون کو طلائے احمر سے مجوف بنا کر مشک و عنبر سے بھروائے جسوقت ہوائے خوش ان درختون پر چلتی تھی
تو اسقدر اسکے رہنے والونکے دماغ معطر کرتی تھی اسکی زمین پر بعوض خاک کے مشک و عنبر بچھوایا اور بارہ ہزار کنگورے
اوسکے محلون کے گرداگرد بنوائے اون کنگورون کو زمرد سرخ سے ترتیب دیکر مرصع کیا پھر نہین کہ صرف واسطے نمود کے ایسا
طیع کیا مشرق و مغرب دریا و کوہ پری وحش کو ملک ملک سے تلاش کر کے وہان مقیم کیا اوران تختون پر حور و شکر پری
ایک جا مقیم کیا پانسو برس کے عرصہ مین یہ مقام دلکش تمام ہوا اور تمام عالم کے جواہرات صرف کیے جب اوسکا
انصرام ہوا تب اسکی تیاری کی خبر شداد کو پہونچی کہ وہ قصر رشک بہشت اپنی مراد کو پہونچا شداد نامراد نے نہایت
فوج لیکر ایک فرسنگ پر آنکر مقام کیا اور اسکے دیکھنے کو بہت اہتمام کیا اُس منزل مین ایک ہرن اسکے
نظر مین آیا کہ پانون اسکے چاندی کے اور سینگ زر کے اور آنکھین یاقوت کی تھین شداد اسکی زیبائی دیکھکر حیران
ہوا اور ایک گھوڑا دوڑا کر اسکے پیچھے روان ہوا جب لشکر سے علیحدہ ہوا ناگاہ ایک سوار مہیب پیدا ہوا اور شداد
سے کہا کہ کیا اس عمارت بنانے سے تجھکو امان ہوگی یا اسکے رہنے سے تجھکو بخشش جاودان ہوگی شداد کانپ گیا اور
پوچھا کہ تو کون ہے بولا کہ مین ملک الموت ہون شداد نے نہایت زاری اور بیقراری سے کہا کہ مجھکو ایک نظر دیکھنے کی
امان دے اوسکے بعد اسکے قبض و میری جان لینا ملک الموت بولا کہ حکم رب الارباب نہین اور ایک آن مہلت دینے کی
مجھکو تاب نہین اسیوقت اسکی جان ناپاک ملک الموت نے نکال لی اور اسکے بدن کا پتلا روح سے ہو گیا خالی بعد
بموت شداد اوسکے وہ عمارت رفیع اور مکانات بہشت لوگون کی نظرون سے پوشیدہ ہو گئے ایک نقل تواریخ
کی کتابون مین لکھی ہے کہ جناب الٰہی سے عزرائیل سے پوچھا کہ تو روحون کے قبض کرنے کی مشغولی ہے اور ابتدا
آفرینش سے تیرا یہی شغل ہے کبھی تجھکو کسی پر رحم بھی آیا ہے اور انکی جان نکالنے مین کچھ کیا ہے بولا کہ خداوندا تجھ
سے کسی پر رحم کرتا ہون لیکن بندہ حکم کا ہون فرمایا کہ کس پر زیادہ ترس کھایا ہے عرض کی کہ
نے یہ ماجرا حضور مین سنایا کہ ایک روز ایک کشتی کو بسبب تلاطم کے توڑا اور اسکے تختون کو زور سے
ہوا سے وہ کشتی غرق ہو گئی اور روح اہل کشتی کی سرعت سے قبض ہو گئی مگر ایک عورت حاملہ کو ایک تختہ پر
حکم کے بچایا اور اس ایک تختے کو ملا کر ایک جزیرے مین پہونچایا جسوقت اس عورت کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہوا اور
مان کا دل اسکی محبت مین شیدا ہوا حضور سے حکم پہونچا کہ اسکے مان کی جان نکالو اور اس لڑکے کو تنہا اسکے پہلو مین
ڈالو اسوقت مین رو دیا کہ اسکا کیا حال ہوگا تڑپ تڑپ کر مریگا یا درندون کے منہ مین اسکا مآل ہوگا خداوندا تو عالم ہے
کہ مین نے اس بچہ پر بہت رقت کی اور اسکی تنہائی پر نہایت شفقت کی اور دوسرے شداد پر مجھکو رحمت آئی کہ اسنے
کئی سو برس مین عمارت بنائی اور ایک نظر دیکھنے سے اسکے وہ محروم رہا اور دل مین حسرت اور افسوس لیکر دنیا

معدوم ہوا جناب الٰہی نے فرمایا کہ یہ شداد وہی لڑکا ہے کہ جسپر تونے رحم کھایا اور جسنے اُسکی ماں کے مرنے کے بعد سورج
اور چاند کو یون فرمایا تھا کہ تم اپنی گرمی اور سردی سے مت ستاؤ اور پھولون کی پتی اوڑا کر اُسکے واسطے فرش بناؤ
اور اُسکی دونون انگوٹھون سے دودھ اور شہد کی نہر بہائی اُس نوازش سے مین نے اُسکی جان بچائی اور زر و زمین کی سلطنت اُسکو
دلوائی اور یہ تجمل اور حشمت اُسکو عنایت کیا اور اُسنے اُس نعمت کے شکر مین خود بدائی کا کیا اور ہمارے قہر مین مبتلا ہوا نعوذ باللہ من غضب اللہ

ذکر حضرت صالح علیہ السلام کا

حق تعالیٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا یعنے بھیجا طرف قوم ثمود کے اُنکے بھائی صالح کے تئین
ثمود ایک طائفہ صاحب مال تھا اور بہت باغون اور اونٹون سے آسودہ حال تھا جب قوم عاد کو حق تعالیٰ نے غارت کیا
قوم ثمود نے اُنکے شکستہ مکانون کو عمارت کیا یہ لوگ مال اور اولاد کی کثرت سے گمراہ ہوے اور اپنی دولت کے غرور سے
بے راہ ہوے بتون کی عبادت مین مصروف ہوے اور ظلم اور فساد کے کامون مین معروف حقتعالیٰ نے اُس قوم کی
تنبیہ کے واسطے حضرت صالح علیہ السلام کو پیغمبر کیا اور اُنکے دماغ کو نبوت کی خوشبو سے معطر کیا ہرچند کہ صالح اُنکو نصیحت
فرماتے تھے وہ اپنی بت پرستی اور بدمستی سے باز نہ آتے تھے اور حضرت صالحؑ کی نصیحت دائمی سے پیٹھ پیچھے
پھرا سکتے تھے لیکن بسبب قوت اور برادری کے کچھ کر نہین سکتے تھے آخر قوم سنگدل نے اس بات پر اتفاق کیا اور اُس
بات کو تمام قوم مین شہرۂ آفاق کیا کہ اگر اس پتھر مین سے ایک اونٹنی قد آور دس مہینے کی گابھن پیدا ہو اور بعد اُسکے اُسکا
بچہ اُسی تن و توش و ڈیل ڈول کا پیدا ہو تو ہم اُس معجزہ کو دیکھکر ایمان لاوینگے اور ہر ایک امر مین آپکی فرمانبرداری اٹھاوینگے
حضرت صالحؑ نے درگاہ ذوالجلال مین مناجات کی اور پتھر سے اونٹنی کے نکلنے کی عرض حاجات کی وہین جبرئیل امین نازل
ہوے اور پیغام الٰہی لیکر واصل ہوے کہ مین نے روز ازل سے اسیطرح کی اونٹنی اس پتھر مین بنائی ہے اب اُسکے پیدا
ہونیکی ساعت آئی ہے تو بحجت اُن کافرون سے ایمان لانیکا عہد و پیمان لیکر [illegible] قدرت کاملہ پر دھیان کر جب
قوم نے عہد و پیمان واثق کیا اور اُسنے قول یکقول [illegible] کیا ناگاہ اُس پتھر مین سے آواز آئی اور پارہ ہوا
اور جیسے [illegible] وقت وضع کے ندی کی آواز پتھر مین سے آئی اور دو پارہ ہوا پتھر کے پھٹتے ہی اسیطرح
کی اونٹنی موجود ہوئی اُسکے دیکھتے ہی حیران قوم ثمود ہوئی اور بعد اُسکے ایک بچہ اُسی جسم اور ضخامت کا پیدا ہوا اور اُس وقت
قادر بیچون کمال کی قدرت کا تماشا ہویدا ہوا جندع بن عمرو تو اس معجزہ کے دیکھنے سے مسلمان ہوا اور دوسرے
رئیسون کا دل بھی متوجہ بایمان ہوا لیکن شیاطین الجن والانس نے کہ بتخانے کے خادم اور بڑے کفار تھے کہا کہ یہ
صالح بڑا جادوگر ہے یہ معجزہ تو نبوت کا نہین بلکہ جادو کا اثر ہے وہ بدبخت اُن شیطانون کے قول پر گمراہ ہوے
اور آخر اُسی بے ایمانی سے خراب اور تباہ ہوے حضرت صالح نے سب قوم کو وصیت کی اور بڑی تاکید سے
نصیحت کی کہ اس ناقہ کی زندگانی سے تمہاری زندگانی ہے اور اُسکی پریشانی سے تمہاری پریشانی پس توبہ

سے پانی اُنٹنی پیوسے اور ایک دن کا سب حیوان اور اُسی مضمون سے حکم خدا تعالی کا صادر ہوا وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ اس بات پر سب تو خوش ہوسے مگر کئی شخص مغموم ہوسے جب اُنٹنی اپنی نوبت مین پانی پینے کو کنوسے پر جاتی تو تمام پانی کنوسے کا ایکدم مین پی جاتی پر وہ اُنٹنی جسقدر پانی نوشجان کرتی تھی تمام قوم کے باسن اپنے دودھ سے بھرتی تھی اور اُنٹنی کی شکل مہیب اور قامت طویل تھی صورت اور شکل اُسکی حضرت صالحؑ کے معجزے کی دلیل تھی امام کسائی نے لکھا ہی کہ درازی اُسکے جسم کی سو گز تھی اور بلندی اُسکے پانون تلی ڈیڑھ سو گز تھی جب وہ اُنٹنی چرنے کو جنگل مین جاتی تو مواشی مارسے ڈر کے گانوںمین بھاگ آتی اور جب وہ گانون مین رونق افروز ہوتی تو سب مواشی جنگل مین بھاگ کر غم اندوز ہوتے اسی سبب سے جو لوگ کہ بہت جانورون کے مالک تھے نہایت تنگ ہوسے اور اُنٹنی کے قتل کرنے واسطے ہم آہنگ ہوسے حقتعالی نے حضرت صالحؑ پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم سے کہو کہ اِس اُنٹنی کے قتل سے باز آئین اور خلاف حکم خدا کی اُسکو نہ ستائین نہین تو اُسکی عدم سے تمھارا بھی عدم ہو گا بعد اس نافرمانی کے تمپر نہ خدا کا فضل ہوگا نہ کرم ہوگا اِس قوم مین ایک بڑھیا تھی کہ مال بہت تھا اور بکریان اور اونٹ بیشمار رکھتی تھی اور سوا اسکے بیٹیان پریزاد اور گلعذار رکھتی تھی اور ایک عورت کافرہ بھی نہایت مالدار اور خاوند اُسکا مسلمان اور پرہیزگار ان دونون عورتون نے باتفاق ہمدیگر اُنکے رئیسون کے اُنٹنی کا مارنا ٹھہرایا اور قیدار ابن سالف اور مصدع بن جہضم کو بلایا اُس بڑھیا نے اپنی بیٹی کے نکاح کردینے کا قیدار سے اقرار کیا اور بالفعل کچھ نقد اور جنس دیکر اُسکے دل کو قرار دیا وے دونون ملعون سات آدمی ساتھ لیکر برسر راہ بیٹھے اور اُس اُنٹنی کے انتظار مین چشم براہ جسوقت وہ اُنٹنی نکلی پہلے مصدع نے اُسکو تیر کے زخم سے مجروح کیا پھر قیدار ملعون نے اُسکے پانون کو زخمی کیا اُن ساتون نے اُس مظلومہ کو جانسے مار ڈالا اور اُس ظلم صریح سے اپنی بربادی کا رستہ نکالا اور بچہ اُس ناقہ کا پہاڑ پر بھاگا اور مارے خوف کے پہاڑ کی چوٹی سے جا لاگا حضرت صالحؑ جب اُس فعل شنیع سے خبردار ہوسے قوم کی اِس حرکت سے نہایت بیزار ہوسے اور فرمایا کہ اگر اُسکے بچے کو کسیطرح پکڑ کر اپنے درمیان لاؤگے تو شاید غضب الٰہی سے اپنے تئین بچاؤگے ہرچند کہ قوم نے بہت محنت کی پر وہ بچہ غائب ہوا اور ہر ایک صغیر و کبیر عذاب الٰہی سے سہانت ہوا حضرت صالح نے فرمایا کہ بعد تین روز کے تم سب تمام ہو جاؤ گے جیسے حق تعالی نے فرمایا تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اور علامت عذاب الٰہی کی یہ ہی کہ پہلے دن تمھارے منھ زرد اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے سیاہ ہونگے اور چوتھے دن خدا کے عذاب مین گرفتار ہو کر سب تباہ ہونگے اُن کافرون نے یہ بات سنکر حضرت صالحؑ کے مارنیکا ارادہ کیا اور پوشیدہ جگہ مین بیٹھ کر اپنے تئین مستعد اور آمادہ کیا ملایک کی فوج نے اُنکو سنگسار اسطرح کی پہلے لوہیون سے خدا نے ایسے عذاب مین گرفتار کیا سب قوم نے حضرت صالح پر اپنے یارونکی تہمت لگا سب برادری کے لوگون نے حضرت کے قتل پر کمر بندی کرائی بھائی بند حضرت صالح کے مسلح ہو کر مقابل ہوسے اور

اُن کافرون سے اسبات کے سائل ہوے کہ اگر بموجب وعدے حضرت صالحؑ کے تم تین روز مین فنا ہوجاؤگے تو
اس بےادبی سے خدا کے حضور مین زیادہ ایذا پاؤگے اور فرمانا حضرت صالحؑ کا خلاف ہوویگا جب ہمارا تمھارا اس
معاملہ مین انصاف ہوویگا قوم نے اسبات کو قبول کیا اور اپنے گھر گئے فجر کو تمام قوم کا چہرہ زعفرانی ہوا خوف سے
اپنی موت کا ہر ایک کو یقین ہوا سب کے سب جمع ہوکر بولے کہ آخر ہم تو مرینگے لیکن حضرت صالحؑ کو بھی مار کر اپنی آگ ٹھنڈی کرینگے حضرت صالحؑ
یہ خبر سنکر عقیل بن نوفل کے گھر پناہ لیگئے وہ زرد رو پشیمان ہوکر اپنا سر سیاہ لگئے دوسرے دن فجر کو سبکے منہ مانند
خون کے لال ہوے تب نہایت بیقراری اور فریاد و زاری سے بیحال ہوے اور شنبہ کے دن رخسار انکے مانند زنگیون کے
سیاہ ہوے سب مرد و زن یہ حال دیکھ کر مشغول نالہ و آہ ہوے حضرت صالحؑ اسی رات مسلمانون کو ہمراہ لیکر فلسطین مین
آئے اور یہ کافر بےیقین اس پیغمبر برحق سے جدا ہی یکشنبہ کی صبح کو قوم ثمود نے کفن اور حنوط تیار رکھ کر دل زندگانی سے
اٹھایا اور پہر دن چڑھے ایک آواز ہیبت ناک عالم بالا سے انکے کانون مین آئی سبکے دل ٹکڑے ٹکڑے اور جگر پارہ
پارہ ہوگئے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ غضب الٰہی سے نہ ضعیف باقی رہا نہ متین حضرت صالحؑ بعد ازان
کے بمقتضاے حب الوطن اس مکان مین پھر آئے بیقراری قوم کی اور تخریب ملک کی یاد کرکے بہت آنسو
بہائے بعد مدت اس زمین سے مکہ کی طرف انتقال کیا اور اوسی جگہ دار فانی سے طرف دار جاودانی کے ارتحال
کیا خدا ہی کی ذات پاک ہے فنا اور زوال سے اور بے نیاز ہے تغیر اور انتقال سے + ابیات
یہ دنیا ہے تحقیق دار فنا + تو ہرگز کبھی اسمین دل مت لگا + نہ آیا کوئی جو کہ باقی رہا + نہ ساغر رہا اور نہ ساقی رہا

ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا

اس جناب کے باپ کا نام آزر تھا اور اس زمانے کا بادشاہ نمرود نام بڑا کافر تھا جب نمرود مسند حکومت پر جابجا قرار پایا
اسکے اقبال کا باغ خلل سے بیخار رہا ہمیشہ اپنی رعیت پر انصاف اور عدل کرتا تھا رات اور دن سخاوت اور شفقت پر
عمل کرتا تھا بعد مدت کے شیطان نے اسکو گمراہ کیا اور خیالات فاسدہ سے اسکے دماغ کو تباہ کیا مرتبہ سلطنت سے گذر کر
دعوی خدائی کا کیا اور اس عزم پر جازم ہوکر ارادہ خودنمائی کا کیا اپنی صورت کے بت ہر ایک عبادتخانہ مین بٹھوا دئے
مخلوق کو اسطرف سجدے کرواتے ایک روز نجومیون نے ستارون پر نظر کرکے نمرود سے یہ عرض کی اس سال مین شہر مین
ایک لڑکا موجود ہوگا کہ تیرا ملک اور دین اسکے سبب سے نابود ہوگا نمرود نہایت بیقرار ہوکر فرمایا کہ جو لڑکا اس سال مین پیدا ہووے قتل
کیا جاوے جب حضرت ابراہیمؑ کی والدہ پر وضع حمل کی نشانیان ظاہر ہوئین تو وہ بی بی شہر سے ڈر کر گھر سے باہر ہوئین
جب جنگل مین ایک سوکھی نہر مین پہونچین تب وہ قرۃ العین پیدا ہوا تو والدہ کا دل انکا دیدار پر انوار دیکھ کر شیدا ہوا
اور نہر کی اطراف مین ایک غار تھا کہ لوگون کی آمد و رفت سے برکنار تھا وہان اس شاہ بے نظیر کو ایک کپڑے مین لپیٹ کر دھرا

وہان سے باچشم گریان و دل بریان پھر کر منہ طرف گھر کے کیا بعد اسکے جب فرزند جگر پیوند کے دیکھنے کو آتی تھین
آئین انکو زندہ دیکھ کر کثرت اشتیاق سے اس بی بی کی آنکھین بھر آئین دیکھتی کیا ہین کہ وہ حضرت ایک انگوٹھے سے
دودھ اور ایک سے شہد پیتے ہین اور حافظ حقیقی کی حمایت سے خوش و خرم اکیلے جیتے ہین ایسی حالت عجیب کو دیکھ کر حیرت کی
انگلی دانتون مین دبائی اور دودھ پلا چھاتی سے لگا بنا جاری روتی گھر کو چلی آئین اسیطرح جب فرصت پاتین تو انکو دودھ
پلا کر چلی آتین اور جب کبھی ماں کے پہونچنے مین دیر ہو جاتی تھی تو اپنے انگوٹھون کو دودھ اور شہد سے آپکی طبیعت
سیر ہو جاتی تھی ماں کا دودھ پلانا تو فقط بہانا تھا رازق بے منت کی رحمت سے مدام آنکا کھانا اور پینا تھا حضرت
ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم ایکدن مین اتنا بڑھتے تھے جیسے اور لڑکے ایک ہفتہ مین اور ایک ہفتہ مین اتنا
نشو و نما پاتے تھے کہ اور بچے ایک مہینے مین اور ایک مہینہ مین اتنی ترقی کرتے تھے کہ اور اطفال سال مین جب ایام دودھ
پینے کے آخر ہوئے اور حضرت ابراہیم پر نشان رشد اور دانائی کے ظاہر ہوئے ایک دن انکی والدہ زیارت کو آئین نظارۂ جمال
کیا تب حضرت ابراہیم نے اپنی ماں سے یہ سوال کیا کہ اس خانۂ تاریک کے سوا کوئی جہان وسیع اور اس جا کے سوا
کوئی مکان دوسرا ہے بی بی نے فرمایا کہ دشمنون کے خوف سے تجھکو یہان چھپایا ہے اور تیری نگہبانی کو یہ غار آمادہ
تیرا گھر بنایا ہے والا اسواسطے زمین بہت وسیع ہے اور آسمان بڑا رفیع ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اسکو تمہارے غار مین
اور اپنے لائق رہنے کے یہ مقام نہین پایا حضرت ابراہیم جب اس سے باہر نکلے اور آسمان پر زہرہ ستارہ کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ ہے رب میرا
وہ غروب ہوا تو فرمایا کہ لا احب الافلین یعنی زائل ہونیوالے رب پر محبت کرون نہین پھر نظر انکی پڑی ماہتاب
جہانتاب دیکھا اور اسکا نہایت نور اور آب و تاب دیکھا تو فرمایا کہ یہ رب ہے میرا اور آپ سے کام ہے میرا جب ماہ بھی اپنے
مقام سے مائل ہوا تو اسکی خدائی سے بھی انکا اعتقاد زائل ہوا جب صبح نے نقاب اپنے چہرے سے اٹھایا تب آفتاب نے
تمام عالم پر اپنا نور چمکایا تب بولے کہ یہ خدا میرا اکبر ہے اور اسکی خدائی اسکے نور سے اظہر ہے جب آفتاب بھی اپنا سر مغرب
کے نقاب سے چھپایا اس سے بھی حضرت نے اپنا منہ و آب و تاب سے پھیرا اور بولے کہ انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین سوا اس خدا کے جو بیمثال و بیزوال ہے نہین کرتا مین کسی پر یقین پھر حضرت
ابراہیم کو انکی والدہ گھر مین لائین اور سب کیفیت اور باتین غار کی انکے باپ کو سنائین اور آزر انکے جمال مبارک کو دیکھکر
بہت شادمانی کرتے تھے اور دشمنون سے بچا کر پاسبانی کرتے تھے جب حضرت ابراہیم نے بتون کی مذمت شروع کی اور انکے پوجنے
والون پر لعنت شروع کی نمرود نے یہ احوال مفصل سنکر حضرت ابراہیم کو بلایا حضرت ابراہیم بخوف گئے اور انکے دل مین
کچھ نمرود سے خوف نہ آیا اور برخلاف اہل روزگار کے نمرود کو سجدہ کیا نہ سر جھکایا نمرود نے نہایت غصے سے حضرت
ابراہیم کو فرمایا کہ تو مجھکو سجدہ کس واسطے نہین کرتا بولے کہ سوای اپنے پروردگار کے دوسرے کو سجدہ نہین کرتا نمرود مردود نے
کہا کہ تیرا پروردگار کیسا ہے اور کیا کہتا ہے بولے کہ وہ سبکا خالق ہے اور داتا ہے اور جلاتا ہے مردون کو اور زندون کو اور

جلانیکا مختار ہون اسیواسطے ان سب خلق کا پروردگار ہون اور دو قیدیون واجب القتل کو قیدخانہ سے بلوایا ایک کو
مار ڈالا اور دوسرے کو چھوڑ دیا اور بولا کہ ہمنے بھی ایک کو جلایا اور ایک کو مارا ہم ہین پروردگار اور یہی ہی کام ہمارا حضرت
ابراہیم نے فرمایا کہ میرا پروردگار آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہی اگر تو سچا ہی تو مغرب کی طرف سی نکال جب مین دیکھون
تیری خدائی کا احوال نمرود اور اسکے مصاحب جواب سی ساکت اور حیران ہوی اکثر خلق اس معاملے کو دیکھ کر مسلمان ہوگئی
ایک روز حضرت ابراہیم نے آزر سی پوچھا کہ ای باپ یہ کیا صورتین ہین کہ جنکی تم بندگی کرتی ہو اور شب روز انکے آگے سجدے
کرتے ہو آزر نے کہا کہ یہ ہمارے خدا ہین حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ کیا بندگی کرتے ہو انکی کہ جنکے کان ہین نہ بصر اور نہ تمکو نفع پہونچا سکین
پھر آزر نے لاجواب ہوکر کہا کہ اگر تو ہمارے خداؤن سی بیزار ہوگا تو البتہ سزا پاویگا اور سنگسار ہوگا بعد اسکے حضرت ابراہیم
نے اپنے دل مین عزم کیا اور بتونکی عاجزی ظاہر کرنیکا جزم کیا کہ لوگونپر ظاہر ہو کہ ان بتون کو کچھ نیک و بد کی خبر نہین
اور انکے پوجنے مین کسیکو کچھ نفع اور ضرر نہین قوم نمرود کی عادت تھی کہ جب عید کا دن آتا تھا تو ہر ایک اپنے تئین لباس
عمدہ پہن کر آراستہ بناتا تھا اور عمدہ عمدہ کھانے پکاکر بتون کے روبرو رکھ کر عیدگاہ کو جاتے تھے اور اودھر سے
پھر کر اس کھانے کو سال آیندہ تک رزق کی فراغت کا سبب جانتے تھے جب عید کا دن آیا تب سب نے حضرت ابراہیم
کے ساتھ چلنے کا پیغام سنایا حضرت ابراہیم نے ستارون کی طرف دیکھ کر کہا کہ مین بیمار ہون اسواسطے تمھاری ہمراہی
کرنی مین لاچار ہون اور بہ آہستگی فرمایا تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ یعنی واللہ تمھارے بتون سے
فریب کرونگا اور انکو ذلت دیکر تمکو ناشکیب کرونگا جب سب لوگ بتخانہ خالی کرکے عیدگاہ پہونچے حضرت ابراہیم
علیہ السلام بھی ناگاہ پہونچے اور بتون سی بطریق خوش طبعی کے فرمایا کہ ایسا عمدہ کھانا تمنے کسواسطے نکھایا وہان تو سراسر
عالم تصویر تھا کون بولتا اور کون تقریر کرتا پھر تو خلیل الرحمن نے تبر لیکر سب کے سر کو توڑا کسیکے ہاتھ کاٹے اور کسیکا کان توڑا
مگر بڑے بت کو بچایا کہ تبر اسکے گلے مین ڈالا اور بتخانہ کا دروازہ بند کرکے جلد اپنے تئین وہان سے نکالا لوگ جب عیدگاہ
سے مراجعت کرکے بتخانہ مین داخل ہوی اور چھوٹی بڑی اس مکان مین بتونکو بقدیم داخل ہوکر دیکھتے کیا ہین کہ نہ کسیکا ہاتھ
ہی نہ کسیکا کان پڑے ذلت سی اوندھے پڑے ہین مثل مردہ بیجان اور بولے کہ کس ظالم نے یہ تماشا ہمکو دکھلایا اور ہمارے
معبودون کا سر توڑکر ہمارے دلون کو جلایا حضرت تو ہمیشہ بتون اور بت پرستون پر طعن کیا کرتے تھے اور انکے شرک پر
بے ایمانی پر طعن کیا کرتے تھے سبکا عزم حضرت ابراہیم پر بالجزم ہوا اور ہر ایک کا دل حرارت خشم سی انکے قتل پر گرم ہوا
سب قوم نے متفق ہوکر نمرود سے جاکر فریاد کی کہ حرمت بتخانہ کی ابراہیم ع نے برباد کی نمرود نے حضرت کی بلانی کو محصل بھجوایا
اور بڑے طیش اور غصے سے حضور مین بلوایا نمرود اور قوم نے کہا کہ یہ فعل ہمارے معبودون سے کسنے کیا ہی ابراہیم علیہ السلام
نے فرمایا کہ بڑے بت نے کیا کہ تم اسکو جانتے تھے واجب التعظیم تم بڑے بت سی پوچھو وہ تم سے نہین چھپاویگا وہ تمھارا
بڑا معبود ہی اتنا بھی نہ بتاویگا القصہ مشرک سب اسبات کو سنکر لاجواب ہوے اور سب اس شرمندگی اور خجالت سے

بیتاب ہوئے اور ابراہیم سے کہا کہ تم تو جانتے ہو کہ یہ بت ہرگز نہیں بولتے اور کسی نیک و بد میں منہ نہیں کھولتے
حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ایسے معبودوں کی عبادت کا کیا حاصل ہے جو ان بے زبانوں کو پوجے وہ بڑا جاہل ہے اس معاملہ کو
دیکھ کر بہت لوگ مسلمان ہوئے اور بہت لوگ یہ بات سنکر مستعد ایمان ہوئے نمرود نے اس معاملہ کو دیکھ کر حضرت کو قید کا
حکم کیا اور اس پیغمبر مظلوم پر اس کافر نے بڑا ظلم کیا کعب الاحبار نے لکھا ہے کہ کہا ابراہیم کو آگ میں جلاؤ اور غصے کی آگ کا شعلہ
ہمارے دل سے بجھاؤ پھر تو دامن کوہ میں ایک سو ساٹھ گز کا مکان بنایا اور ملک ملک کی لکڑیوں کو جمع کرکے وہاں
جلایا آگ کا ایک ایک شعلہ اس میں ایسا بلند ہوا کہ ستر پچاس گز اونچائی کا اسکے سامنے سے نہ ہوا کوئی بنی آدم اسکے نزدیک
نہیں جا سکتا تھا اور حضرت ابراہیم کو ڈالنے کی تاب نہیں لا سکتا تھا پھر تو سب کافر حیران ہوئے اور انکی آگ میں ڈالنے کی
تدبیر میں سرگردان ہوئے شیطان نے تعلیم کیا کہ تم ایک منجنیق بناؤ اور پہاڑ پر دو تین تمام گڑواؤ مانند جھولے کے
جھولا کر آگ میں ڈالو اور اپنے دل کی حسرت اسطرح سے نکالو جب حضرت ابراہیم کو طوق زنجیر کرکے منجنیق میں بٹھایا
تو آسمان اور زمین کے فرشتوں نے رو رو کر شور مچایا کہ خداوندا تیرا خلیل ہے کافر یہ معاملہ کرتے ہیں ہم تو اس ظلم کو دیکھ کے
مارے رنج کے مرتے ہیں ہمکو حکم ہو تو ابھی انکو پچھاڑ دیں اور تیرے دوست کو ان دشمنوں سے بچا دیں حکم ہوا کہ اگر تم سے
ابراہیم مانگے مددگاری تو بہت بہتر ہے اسکی حمایت کرو یاری دو فرشتے جو باد و باران پر موکل تھے حضرت کے پاس آئے اور بولے کہ
اگر حکم ہو تو یہ ہوا اور بارش ایک پل میں اسکو بجھا دے حضرت نے ہرگز نہ کیا قبول وہ فرشتے انکی طاعت دیکھ کر بہت
ملول ہوئے جب وہ سلطان المتوکلین منجنیق سے باہر ہوئے جبرئیل امین نے الفور ہوا کی فضا میں حاضر ہو کر کہا کہ کچھ حاجت ہے
تو بولو کہ ابھی آگ سے ان کافروں کو جلاؤں اور تمکو ان موذیوں سے بچاؤں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تجھسے تو کچھ احتیاج نہیں
اور جو خدا چاہے اسمیں راضی ہوں تو کچھ علاج نہیں جبرئیل نے عرض کی کہ خدا ہی سے سوال کرو اور اس مصیبت کے واسطے عرض حال
کرو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ وہ تو خود عالم ہے میرے حال سے پھر کیا حاصل ہے اس طرح کے سوال سے جب جناب
رب نیاز نے دیکھا کہ یہ تو راہ توکل ہی پر ہیں مستقیم تو فرمایا کہ یَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ حضرت ابن عباس سے نقل ہے کہ
اگر کلام الٰہی میں لفظ سلام نہ ہوتا تو مارے ٹھنڈ کے حضرت ابراہیم کو آرام نہ ہوتا ملائک نے بازو حضرت کا پکڑ کر نہایت آرام سے
زمین پر بٹھایا اسیوقت رضوان بہشت نے خلعت فاخرہ لاکر پہنایا اور پچیس گز آس پاس انکی جو آگ تھی گل و ریحان اور
سبزی اور شگوفے سے بنایا عجب بوستان وہاں ایک چشمہ شیرین وہاں جاری ہوا حضرت کو کمال فضل الٰہی سے ہوا اور
حضرت اسرافیل کو حکم ہوا کہ صبح اور شام طعام لذیذ پہنچایا کرے جو بکمال خوشی اور بیخمی سے میلو ہو تناول کیا کرے چنانچہ
اس ماجرے پر گذری اور نمرود یوں سمجھتا تھا کہ آگ بجھی ایک دن بنے محل پر نمرود چڑھ کر ہمیشہ دیکھا کرتا تھا اور حضرت ابراہیم کے
زندہ رہنے کے خوف سے اپنے دل میں ڈرتا تھا کہ اگر وہ اپنے خدا کی مدد سے سلامت آویگا تو مجھ پر اور میرے ملک پر
بڑی آفت لاویگا سبب کبھی یہ بھید اپنے دل کا مصاحبوں کے روبرو منہ پر لاتا تھا تو ہر ایک اسکی تسلی کرتا

یہ بات سناتا تھا اگر سنگ خارا بھی اس آگ میں ڈالیں تو پگھل جاوے انسان کی تو کیا بنیاد ہے کہ راکھ ہو کر نہ جل جاوے
ایک روز نمرود نے اپنے محل سے خوب غور کر کے دیکھا کہ ابراہیمؑ کے گرداگرد تو سب گل و ریحان ہے اور بجائے آتش سوزاں
تمام گلستان ہے اور چشمۂ آب شیرین وہاں جاری ہے ہر دم ہر گھڑی وہاں عیش و عشرت کی تیاری ہے نمرود اس حال العیاذ
خیال کو دیکھ کر نہایت حیران ہوا اور نہایت اضطراب و بیقراری سے سرگردان ہوا اور بولا کہ اے ابراہیمؑ تو نے ایسی آتش
جانگداز سے کیونکر خلاصی پائی اور یہ بہشت نازونعمت کی کسنے بنائی حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ کیس قادر بیچون کی قدرت کا
ادنی ظہور ہے اسکے فضل و عنایت کے سامنے ایسا کام کیا دور ہے نمرود بولا کہ جسکی قدرت کا یہ ادنی آثار ہے وہ تو فی التحقیق
بہت بڑا پروردگار ہے پھر تو حضرت ابراہیمؑ بموجب طلب نمرود کے راکھ کے پہاڑوں سے نکل کر تشریف لاے اور از سرِ نو
وعظ اور نصایح کے قول نمرود مغرور کو سنائے نمرود نے چند روز کی مہلت مانگی اور اس معاملے کے سوچنے کو فرصت لگی
ہارون نام اسکا وزیر تھا اس سے مشورت کر اور ایمان لانے کے ارادے میں مصلحت کی اس ملعون نے کہا کہ اتنی مدت تک
خدائی کی اب بندگی اختیار کرتا ہے اور تمام عالم میں اپنی واسطے شرمندگی اختیار کرتا ہے جب حضرت ابراہیمؑ نے بعد مدت
مہلت کے پھر تقاضا سے ایمان کیا نمرود بے بود نے نہایت تملق اور تواضع سے بیان کیا کہ قبول کرنا ایمان کا مجھے دشوار
ہے مگر قربانی عظیم واسطے پروردگار تیرے کے تیار ہوں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ قربانی بغیر ایمان کے قبول نہیں اور ایسے
قبولیت کا خدا کی درگاہ میں معمول نہیں نمرود نے چار ہزار گاے اور بہت بکریاں اور اونٹوں کو ایک میدان میں ذبح
قربانی کیا لیکن ہارون کی شیطنت سے اپنا ٹھکانا دوزخ میں جاودانی کیا

احوال نمرود کے ہلاک ہونیکا

جب حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کو فرمایا کہ تو جسے کاموں سے ہاتھ کوتاہ کر اور پشیمان ہو کر خدا کی درگاہ میں نالہ و آہ کر خدا تعالے نے
تیرے تئیں چار سو برس سے بادشاہی دی اور اسطرح کے معجزوں نے دین حق پر گواہی دی ابتک تو اپنے کفر سے
باز نہیں آتا ہے اور اپنی نادانی سے دعوی خدائی کا کیے جاتا ہے اور اسکا لشکر اور سپاہ اندازہ قیاس سے بے نہایت ہے
اور تیرے غارت کرنے کو ایک ادنی لشکر اسکا کفایت ہے نمرود نے کہا میں گمان نہیں کرتا کہ روی زمین پر سوا میرے
دوسرا بادشاہ ہووے اور میری بارگاہ کے سوا دوسری بارگاہ ہووے اگر آسمان کے بادشاہ کی فوج ہے تو کہو کہ مجھ پر بھیجے اور
میری لڑائی اور حشمت کا تماشا دیکھے حضرت جبرئیل بعد دعا حضرت ابراہیمؑ کے نازل ہوئے کہ نمرود سے کہو کہ ہماری فوج
آتی ہے تو تیار ہو اور اپنی فوج کو جمع کر کے ایک میدان میں مستعد پیکار ہو نمرود نے تین روز کی مہلت میں لاکھوں فوج
بلائی اور ایک میدان وسیع میں سب کی سب جمع کروائی چوتھے روز حضرت ابراہیمؑ تن تنہا نمرود کی فوج کے مقابل آئے وہ لوگ انکو
اکیلا دیکھ اسطرح سائل ہوئے کہ اے ابراہیم کہاں ہے وہ فوج آسمانی فرمایا کہ کوئی دم میں پہنچتی ہے بلاے ناگہانی اسی گفتگو میں تھے

کہ ناگاہ لشکر کی فوج نمودہ ہوئی روشنی آفتاب کی چھپ گئی اور عقل جاتی رہی نمرود کی یکایک بادل سیاہ آسمان پر چھایا گیا نمرود کے
لشکر کی آنکھوں میں مارے ہیبت کے اندھیرا آگیا نمرود نے کہا کہ نقارے بجاویں اور فوج آسمانی کو نقارہ اپنی شتری سے ڈراویں
جب مچھر نکلی آواز نمرود کی لشکر کے کان میں آئی ہوش سبکے جاتے رہے تمام لشکر گھبرایا اور انکی گونجنے کا شور تمام عالم میں بھر گیا
چھوٹا بڑا ہیبت الٰہی سے ڈر گیا ایک ایک آدمی پر لاکھوں مچھر لپٹ گئے سر سے پاؤں تک ننگا کالی بلا کی چمٹ گئی گوشت کی
بوٹی اور لوہو کی بوند انکے بدن پر نہ چھوڑی ہزاروں آدمی اور حیوان مر گئے گھوڑا رہا نہ گھوڑی نمرود بھاگ کر اپنے محلوں میں
پیٹھا اور عورتوں میں چھپ کر جا بیٹھا اسی عرصہ میں ایک لنگڑا مچھر آیا نمرود نے اپنی عورتوں کو دکھایا فی الفور اس مچھر نے دوڑ کر
ناک کی راہ سے دماغ میں قرار پایا اور اپنی سونڈ کو اسکے بھیجے میں جما کر پار کیا اسی گھڑی نمرود کا اثر گیا سنور اور آرام او
شب روز سر پیٹنے سے اسکو رہا کام جبتک اسکی سر کو کوٹتے تھے تو کچھ درد کم ہوتا تھا اور بغیر کوٹنے کے بیقرار دمبدم ہوتا تھا
جو کوئی اسکی مجلس میں آتا تھا تو بعوض زمین بوسی کے اس سر بے مغز پر دھول لگاتا تھا اسطرح نمرود غضب الٰہی میں گرفتار رہ
بعد چالیس دن کے اسی درد سے مرگیا بعد اسکے حضرت ابراہیمؑ نے بموجب وحی الٰہی کے ملک شام کی طرف ہجرت کی اور
اس ملک کے رہنے سے بسبب انکی بے فرمانی کے نفرت کی جب مصر میں سارہؓ کو اپنے ہمراہ لیا حاکم مصر کو لوگوں نے حضرت
سارہ کے حسن و جمال سے آگاہ کیا کہ عالم خوبی میں مانند اسکے انسان نہیں اور روے زمین سے فلک تک ایسا ماہ تاباں نہیں
بادشاہ مصر نے حضرت سے پوچھا کہ اس عورت سے تیرا رشتہ کیا ہے اور میں اسکو لیا چاہتا ہوں اسکا رشتہ کیا ہے حضرت ابراہیم نے
جانا کہ اگر کہوں کہ یہ میرا قبیلہ ہے تو وہ کافر البتہ میرے مار ڈالنے کا کریگا حیلہ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے
یعنی دین کی اسطرح بچے آفت سے اس بیدین کی جب اس مردود نے ظلم سے حضرت سارہؓ کو اپنے سامنے بلایا انکا
حسن و جمال دیکھتے ہی اپنے ہوش و حواس کو گنوایا بے اختیار ہو کر اس بی بی معصومہ پر ہاتھ دراز کیا اور مغلوب العقل ہو کر
بی ادبی کا دروازہ باز کیا حضرت سارہؓ کی دعا سے اسکے دونوں ہاتھ شل ہوئے اور قوائے بدنی اسکی مارے درد کے
بیکل ہوئے بادشاہ بولا کہ اے عورت تو نے مجھپر کیا جادو کیا بی بی نے فرمایا کہ تیری نیت بد سے خدا نے تجھکو بے قابو کیا وہ
ملعون بولا کہ اگر میں تیری دعا سے تندرست ہو جاؤنگا تو ہرگز تیری طرف نیت بد سے ہاتھ نہ اٹھاؤنگا حضرت سارہؓ نے خدا کی
جناب میں منت کی بعد ازاں جناب الٰہی نے اس مردود کو صحت دی پھر انکا حسن و جمال دیکھ کر بے اختیار ہوا اور ارادہ اول
بد نظر اسکو درپیش ہوا خدا نے اسکے ہاتھوں کو پھر پا بیج بنایا وہ کافر بڑی منت کر کے گڑگڑایا اسیطرح تین بار اسکا فکر کی
بد نیتی سے دونوں ہاتھوں کی اسکے شل ہوتی تھی اور اس معصومہ کی دعا سے کھل جاتی تھی پھر دل کے اخلاص سے اس کام سے
دست بردار ہوا اور ان بی بی کے تئیں ایک کنیز کہ ہاجرہؓ نام نذر کی اور توبہ کار ہوا جب حضرت سارہؓ نے آنکر حضرت
ابراہیم سے چاہا کہ عرض حال کریں اور اس معاملے کی کیفیت گذشتہ کا قیل و قال کریں حضرت ابراہیمؑ بولے کہ اسوقت
خدا نے بکمال اپنے میری نظروں کے سامنے سے تمام حجاب اٹھائے اور جو معاملے تجھپر گذرے وہ سب

مجھکو دکھلاسے اللہ تعالےٰ اپنے دوستون پر مہربان ہی اور ہر حال مین ہماری عزت اور ناموس کا نگہبان ہے
وہان سے حضرت ابراہیم نے ارادہ ملک شام کا کیا اور دمشق کے علاقہ مین دیار فلسطین مین آرام کیا

٩ ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پیدا ہونے کا

جب حضرت وہاب نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشش دواب اور بکریان اور انعام اور سامان زراعت اور اسباب حشمت کا
کیا انعام حضرت ابراہیمؑ کی خاطر مبارک مین یہ خیال گذرا کہ خدا نے مہربانی نہایت کی اور نعمت دنیا اور آخرت کی عنایت
کی اگر ایک فرزند بھی اسکے کرم سے عنایت ہو تو وارث منصب نبوت اور رسالت ہو بی بی سارہؓ نے دیکھا کہ طبیعت
حضرت ابراہیم کی اولاد کی طرف مائل ہی اور زبان مبارک اولاد کی طلب مین مدام سائل ہی اسواسطے حضرت سارہؓ نے حضرت ہاجرہؓ
کی صحبت کی ابراہیمؑ کو اجازت دی اور بامید اولاد کے اس بات کی رخصت دی تب ہاجرہ نے ابراہیمؑ کی شرافت صحبت پائی اور
ہمبستری سے اس جناب کے عزت پائی صدف وجود اس معصومہ کا گوہر پاک سے حامل ہوا اور اس شرافت کے حاصل ہونیسے
درجہ اس بی بی کا کامل ہوا بعد نو مہینے کے لڑکا پیدا ہوا کہ دل باپ کا اسپر نہایت شیدا ہوا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ حضرت ابراہیم بجا لاے شکر اور ثنا رب جلیل بڑھاپے کی اولاد تو بہت ہی پیاری ہوتی اور محبت
اسکی سبب ولادت کے ہوتی ہی نیاری اکثر اوقات طبیعت حضرت کی انکی بوس و کنار مین مشغول ہوئی اس رشک سے خاطر سارہؓ کی
نہایت ملول ہوئی اور بولین کہ ان دونون کو ڈال دو ایک بیابان لق و دق مین سوا اسکے دوسری تجویز نہین انکے حق مین
حکم الٰہی ہوا کہ سارہؓ کی خاطر کر اے ابراہیمؑ اور بیابان مین چھوڑ اور مت کر کسیکا خوف اور بیم تب دل پر لیکے چشم پر آب سے انکو
لیچلے حضرت خلیل اور مکہ کی طرف راہ بر ہو کر ہمراہ ہوے جبرئیل بعد طے کرنے منزلون کے آئے ایک میدان مین کہ ان دنون مین
چاہ زمزم ہی اس مکان مین جبرئیل نے کہا کہ امر یون ہی کہ ان ماں بیٹون کو اس مکان مین چھوڑ اور انکو تن تنہا چھوڑ کر گھر کی طرف
باگ موڑ بی بی نے نہایت صبر و شکیب سے گود مین لیا اس بچہ گلعذار کو اور بے اختیار روتی تھین دیکھ کر اس دشت پر خار کو
وہ مکان گرم اور خشک تھا حرارت سے اور وہ جنگل خالی تھا تمام عمارت سے ہوا اسکی کرۂ ناری کی ہوا سے تھی گرم تر
اور زمین وہان کی حرارت مین مانند کبریت احمر بی بی ہاجرہ نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ ہمارا یہ حال تمکو کچھ رحم نہ آیا کہ بچہ بیمار ہو
مین ضعیف سے زار و نزار اور یہ دشت پر خار ہمکو اس بیابان مین کسکے سپرد کرتے ہو کچھ نہین کہتے ہو کہ تم چلتے ہو یا مرتے ہو حضرت
ابراہیمؑ نے رو کر یہ فرمایا اور اس بی بی کو یہ کہہ سنایا کہ حافظ عالم تمہاری حفاظت کا متکفل ہے اور اس نگہبان حقیقی سے تمہاری مراد
حاصل ہے بی بی ہاجرہ بولین کہ حَسْبِیَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اور حضرت ابراہیم نے نہایت حسرت سے شام کی راہ لی اور خرمے
انکو کچھ خرما دیا اور ایک مشک بھی پانی کی ور اعلای مکہ تک پہونچکر نظر ان دونون پر ڈالی اور انکی تنہائی پر دل جلا کر
یہ دعا منہ سے نکالی رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ الٰہی اپنی عنایت اور
حفاظت سے ہمیشہ رکھیو انکو معزز اور مکرم جب چند روز مین انکا پانی اور طعام تمام ہوا اور ہاجرہ کا دل اس بچہ کی تشنگی

دیکھ کر بے آرام ہوا بی بی نے جانا کہ بغیر جان دینے کے کوئی تدبیر نہیں اور بندے کو تقدیر الٰہی سے گریز نہیں وہاں سے
دوڑ کر کوہ صفا پر آئیں اور پانی کے تلاش میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں ایک لحظہ وہاں توقف فرمایا اور کوئی
زیادہ وہاں نظر نہ آیا اور وہاں سے دوڑ کر وادی سے گذر کر کوہ مروہ پر آئیں اور العطش کہکر جناب باری میں چلائیں
وہاں بھی ایک لحظہ توقف کیا اور پانی کا نشان نہ پایا اسیوقت دیکھیں اس پیاسے بچے کا دھیان آیا سات بار ایسی سعی
اور کوشش میں آتی جاتی تھیں ہر بار اس شہزادہ عالم کو دیکھ کر چھاتی سے لگاتی تھیں کہیں ایسا نہو کہ کوئی درندہ اسکو
کھاوے اور بیمہر لب تشنہ اور جگر سوختہ کو جلا دیوے اور اسمٰعیل اکیلے اس میدان میں گرمی اور پیاس سے جلتی تھی اور لڑکوں کی
دستور سے اپنی ایڑیاں زمین پر ملتے تھے ارحم الراحمین نے انکے قدموں کے تلے سے ایک چشمہ پانی کا نکالا اور اس چشمۂ آبحیات کو
اس بالی نے پالا جب حضرت بی بی نے کہ چشمہ پانی کا دیکھا اور بے صبرا اسباب اپنے جانی کا دیکھا اور بولیں کہ شکر تیری نعمتوں
ای یار آتہا اور اسوقت مشک بھرنا اس پانی سے چاہا ہاتف غیبی پکارا کہ یہ آب رحمت الٰہی ہے کم ہونے سے ڈر
یہ فیض نامتناہی ہے تجھکو اور تیرے قرۃ العین کو اس چشمہ سے محفوظ کیا اور اسکو روز قیامت تک جہنم بد سے محفوظ کیا یہ
فرزند جلیل اور اسکا باپ ابراہیم خلیل اللہ بیت اللہ کو بنا دیگا اور تمام عالم حج اور عبادت سے فیض پاویگا بی بی ہاجرہ اس مژدہ کو
سنکر خوش اور خرم ہوئیں اور اپنے قرۃ العین کو لیکر عیش و عشرت سے ہمدم ہوئیں +

بیان قبیلہ جرہم کے آنیکا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پرورش پانیکا

قبیلہ جرہم ولایت یمن میں رہا کرتے تھے اور مکہ کی راہ سے تجارت شام کو جایا کرتے تھے اتفاقاً جرہم کا قافلہ نزدیک کہ میدان
میں مقام کیا اور رات کی رات اس منزل میں آرام کیا اس قوم نے دیکھا کہ خلاف معمول پرندے وہاں اترتے ہیں گویا پانی کی
خوشی سے آتے اور اڑ جاتے ہیں ایک اعرابی کو آگے بھیجا کہ ایک چشمہ مثل آبحیات مصفا ہے اور ایک بی بی پاکدامن اور صاحبزادہ
کل سے بیٹھا ہے وہ اعرابی اس صحرا میں تنہا دیکھ کر حیران ہوا اور پوچھا کہ تم کون ہو جن ہو یا نوع انسان بی بی نے فرمایا
کہ فضل الٰہی سے یہ فرزند مجھکو عنایت ہوا اور اسکے طفیل سے یہ چشمہ شگفتہ ہوا اس اعرابی نے قوم کو جا کر یہ مژدہ سنایا
اور رئیس اس قوم کا بی بی صاحبہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو ہماری قوم آکر یہاں آباد ہو اور آپکی بھی
وحشت تنہائی کم ہو اور دل شاد ہو بی بی نے فرمایا کہ اگر تولیت میری اس چشمہ پر تمکو قبول ہو تو بنا لو اور اپنے عیال و اطفال کو
لیکر آؤ وہ قوم چند روز میں مع عیال و اطفال اور مواشی حاضر ہوئی اور حضرت بی بی کے فضل سے رہی اور آسودہ خاطر ہوئی
اس مقام کریم میں عمارات عالیشان بنائی اور رعایت حضرت اسماعیل کی اپنے ذمے پر لی اور جب بلوغ کو پہنچے تو انکو اسکی
جمعیت تمام حاصل ہوئی اسی قبیلہ میں حضرت اسماعیل کی نسبت کا حال ہوئی جبرئیل نے حضرت خلیل کو یہ مژدہ پہنچایا
اور انکے انتظام احوال کا قصد کیا یا حضرت ابراہیم سال میں ایکبار براق پر سوار ہوکر آتے تھے اور اپنے عیال کی خبر

ہمیشہ پھر جاتی تھے حضرت اسماعیلؑ کا سن مبارک جب ہوا پندرہ سال بی بی ہاجرہ نے دار فانی سے عالم جاودانی کو کیا
انتقال اُنکے جسم مطہر کو حجر اسود کے پاس مدفون کیا اور درد ہجرت نے حضرت اسماعیلؑ کی خاطر کو محزون کیا جب حضرت
اسماعیلؑ وہان رہنے سے برخاستہ خاطر ہوے سب رئیس اُس قوم کے حضرت کی خدمت مین آ حاضر ہوے اور بڑی منت
اور سماجت سی اُنکو ٹھہرایا اور آخر اُس قوم مین ایک لڑکی سے آپکا نکاح بند ہوا طبیعت حضرت اسماعیل کی شکار
راغب تھی اور مدام کوہ و صحرا مین صید طیور اور وحوش کی طالب ہوتی تھی اتفاقاً ایک روز حضرت ابراہیم مکہ مین تشریف
لائے بی بی ہاجرہ کی وفات کی خبر سنکر آنسو بھر لائے دروازہ پر جاکے اُنکی منکوحہ سے بی بی کا استفسار حال کیا اور حضرت اسماعیل کے
حاضر ہونے کا سوال کیا وہ بی بی حضرت ابراہیم سے واقف تھی کچھ حضرت ابراہیم کی تعظیم اور توقیر کی نہ ضیافت اور مہمانداری
کی تدبیر کی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اسماعیل شکار سے آوے تو میرا سلام کہیو اور اُسکو میری طرف سے یہ پیغام کہیو کہ تیرے دروازے کی
دہلیز نہیں ہماری طبیعت کو ایسی دہلیز مرغوب نہیں حضرت ابراہیم یہ فرما کر بسمت شام ہوے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام
کو داخل مقام ہوے اُس بی بی بے نصیب نے بیان کیا سب حوال اور ظاہر کیا جو کچھ ہوا تھا قیل و قال حضرت اسماعیل نے
فرمایا کہ گھر کی تو دہلیز ہو مگر نہایت بے ادب اور بے تمیز ہے اور میرے پدر بزرگوار شفاق نے دہلیز بدلنے سے کنایت یہ ہے کہ تمکو طلاق دیکر
بعد اُسکے بموجب ایما سے پدر بزرگوار کے ایک بی بی جمیلہ نکاح کی اور اُس صالحہ کی صحبت سے خاطر مبارک کو
فلاح و بہبودی حاصل ہوئی پھر بار دیگر تشریف لائے حضرت ابراہیم اُس بی بی عاقلہ نے حضرت کی نہایت تعظیم کی اور بولی کہ یہ لونڈی آپکی خدمت مین
حاضر ہی اور خاوند میرا واسطے شکار کی باہر ہی روٹی جو تیار تھی سو حضور مین حاضر کی اپنی مقدور سی زیادہ اُس جناب کی خاطر کی
کی حضرت نے براق ہی پر سوار ہو کر کھانا تناول کیا اور اُس بی بی کی خدمت دیکھکر اُسکی خوبی پر تفاول کیا پھر بی بی
عرض کی کہ اگر مرضی ہو تو سر مبارک کو دھو ڈالون بال اور اس خدمت سے اپنے دل کو کرون فارغ البال حضرت ابراہیم نے
ایک قدم رکاب مین رکھا اور دوسرا پتھر پر قائم کیا بی بی صاحبہ نے ایک طرف دھو کر بالون کو سلام کیا دوسری طرف کا بھی
اسیطرح سے سر دھویا اور میل و گرد کو سر مبارک سے کھویا اثر قدم شریف کا اُس پتھر پر نمود ہوا اور یہ معجزہ دو
قیامت تک عالم مین موجود ہوا چلتے وقت فرمایا کہ اسماعیل سے کہیو کہ آستانہ تیری گھر کا بہت مناسب ہے اور ہماری طبیعت
اسکی خوبی پر راغب ہے جب اسماعیل شکارگاہ سے آ کر گھر مین داخل ہوے اور حضرت بی بی کے ساتھ ہم متفعل ہوے اُنھون نے
حضرت اسماعیل کو احوال سے خبردار کیا اور تمام ماجرا اُنکے حضور مین اظہار کیا حضرت اسماعیل نے کہا کہ ہے طالع تیرے
اے یار غمگسار وہ میرا باپ ہے ابراہیم خلیل پروردگار دہلیز کا قائم رکھنا تیری خاطرداری کی وصیت ہے لیکن بسبب حشم
مجھکو قبول اُنکی نصیحت ہے مین بمقدور تیری خاطرداری اور نازبرداری کرونگا اور آنکی فرمانے سے ہمیشہ تیری غمگساری کرونگا

ذکر حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونے کا

جب خالق الارواح نے بی بی ہاجرہ رضہ پر اسماعیل کی عنایت کی حضرت سارہ رضہ نے بھی فرزند کی تمنا بے نہایت کی ایکروز حضرت جبرئیل ع اور کئی فرشتے حسین جوانونکی صورت بناکر حضرت ابراہیم کے گھر آئے حضرت انکو آدمی جانکر واسطے ضیافت کے گوسالہ بھونکر لائے ہرچند حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تاکید سے فرمایا پر انھون نے اُس کھانے سے ایک لقمہ بھی نکھایا اور اُس زمانہ مین یہ دستور تھا کہ جو کوئی کسیکو ایذا پہونچایا چاہتا تھا تو وہ شخص اسکے گھر کا کھانا نہ کھاتا تھا فرشتون نے حضرت ابراہیم کا چہرہ اداس دیکھکر فرمایا کہ ہم ملائک ہین اسواسطے تمھارا کھانا نکھایا اور بولے کہ ہم قوم لوط کی عذاب دینے کو آئے ہین اور تمھارے واسطے دو فرزند ارجمند کے پیدا ہونے کی خوشخبری لائے ہین ایک کا نام اسحاق اور دوسرا یعقوب اور وہ دونون ہونگے تمھارے محبوب بی بی سارہ رضہ نے تعجب سے فرمایا کہ معاملہ عجیب ہے بانجھ عورت اور بوڑھے مرد سے اولاد پیدا ہونا نہایت غریب ہے ملائکنے فرمایا کہ جو قادر ہے کمال آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کرے اُس سے کیا عجب ہے کہ بانجھ عورت اور پیر مرد سے اولاد پیدا کرے بعد سات روز کے حضرت سارہ رضہ کو حمل رہا اور نو مہینے تک وہ بچہ پیٹ مین داخل رہا نو مہینے کے بعد حضرت سارہ کو درد شروع ہوا حضرت اسحاق کا ستارہ عالم مین طلوع ہوا عمر حضرت ابراہیم کی سو برس کی تھی اور حضرت سارہ رضہ کی عمر ننانوے برس کی تھی حضرت ابراہیم نے خوش ہوکر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ تیری قدرت کامل ہے اور تو ہی قادر علی الاطلاق ہے

ذکر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا

یہ ماجرا حضرت اسماعیل کے لڑکپن اور حضرت ہاجرہ رضہ کی زندگانی مین واقع ہوا یہ احوال نظم اردو مین لکھا جاتا ہے

نظم

خواب مین اک شب خلیل اللہ تھا — بہر قربانی اوسے حق نے کہا
نیند سے چونکا جو وہ مرد خدا — صبح کو لا سو شتر قربان کیا
دوسرے دن پھر اسے آیا خواب یہ — خواب مین حق ہے کہ قربان کر شتاب
پھر وہ پیغمبر اوٹھا وقت سحر — لاکے قربانکی سنے سو شتر
پھر جو بستر پہ وہ اپنے سو رہا — تو وہین حکم خدا صادر ہوا
تب لگا کہنے کہ ای رب مجیب — مجھپہ کچھ کھلتا نہین اسرار غیب
کچھ نہین سمجھا ہون کیا قربان کرون — تاکہین حق سے ردکا دربان کرون
یہ جواب آیا کہ ای اہل تمیز — مجھ سوا رکھتا ہی تو کسکو عزیز
اسکو تو میرے لیے قربان کر — ہاتف آیا ہین خبر تیری سر بسر
یعنی قربانی کرو فرزند کو — نور چشم اپنے کو اور دلبند کو
اپنے بیٹے کو وہ تب کہنے لگا — ای مری فرزند نیکو خوش لقا
خواب مین حق نے یہ فرمایا مجھے — راہ مین اسکے کرون قربان تجھے
اسمعیل اپنی رای اب مجھکو بتا — سنتے ہی اسکو جواب ایسا دیا
کیا مبارک ہی ترا خواب ای پدر — ذبح کر مجھکو کچھ اندیشہ نکر
اب تجھے کیا حاجت ہے پھر تیر چلا — گر خدا چاہے تو صابر پائیگا
جب ہوا راضی وہ اور اسکا پسر — باپنے اس کام مین باندھی کمر
دست و پا اسکے بدن کو باندھکر — اس گھڑی اسکو گرایا خاک پر
تیز کر لی ہاتھ مین اسنے چھری — اسکے نازک حلق پر وہ پھیری

قدرت حق سے ہوا ہیکا نزال
جسنے آتش تجھ پہ کی گلزار ہے
حکم میرا یہ ہے تو لایا بجا
اسکے فدیہ میں اسے وہاں کر دیا

باپ حیرت مین ہوئے دیکھا حال
اسنے ہی کی کند میری تھا چھری
آزمایش کے لیے یہ حکم تھا
اور لیا ذبح سے لڑکے کو اٹھا

تب چھری لی ہاتھ ابراہیم سے
وہ مین ابراہیم کو آئی ندا
تب آ سیدم جبرئیل ہوشمند
اسکے لیے ختم الرسل نے یون کہا

عجز سے آداب سے تعظیم سے
ای حبیب صادق اس سے یاد آ
لایا جنت مین سے اک گوسفند
سنت ابراہیم سے ہے اضحیا

بیان بیت اللہ شریف کے بنانے کا

حضرت جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور حکم الٰہی اسطرح لائے کہ تم اور اسمٰعیل بنا کعبہ کی عمارت کرو اور اہل عالم کے تئین واسطے طواف بیت اللہ کی دعوت کرو حضرت ابراہیم شام سے مکہ کو چلے اور جب پہونچکر حضرت اسماعیل سے ملے جبرئیل امین نے انداز کعبہ کے بنانے کا بتلایا طول عرض اسکا جبرئیل نے تعلیم سے خاطر مین آیا اسماعیل پتھر پہونچاتے تھے اور حضرت ابراہیم دیوار بناتے تھے جب دیوار بلند ہوئی تو ایک پتھر بڑا منگوایا اوپر حضرت ابراہیم نے اپنا قدم جمایا تو آسانی سے کام دیوار کا جاری ہوا اور جلد خانہ کعبہ کی تیاری ہوئی قدم مبارک اس پتھر پر نقش ہوا اور قیامت تک بابرکت ہوا نام اسکا مقام ابراہیم ہے بموجب حکم خدا اسکے واجب التعظیم وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى اس قدم کی برکت سے اسکا درجہ ہوا مصلے جب کعبہ کے بنانے سے فراغت پائی تو یہ دعا مانگی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ دعا ہماری قبول کر اے کریم تو دانا بینا ہے اور سمیع علیم بعد اسکے جبرئیل امین علیہ السلام نے قاعدے حج اور عرفات اور طواف کے سب بتائے اور حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل موافق تعلیم کے عمل مین لائے حضرت ابراہیم نے اسماعیل کو وہان کا والی کیا اور اس خانہ خدا کا انکو متولی کیا اور بوقت رخصت کے حضرت ابراہیم نے دعا کی نہایت عجز سے جناب الٰہی مین التجا کی کہ خداوندا اپنی اولاد کو چھوڑا مین نے اس بیابان خشک زراعت مین تو اپنی قدرت کاملہ سے رکھیو انکو فراغت مین حقتعالی نے لوگون کے دلون کو ایسا پھیرا کہ روز قیامت تک ہفت اقلیم کی خلقت ہر سال وہان کرتی ہے پھیر دوسرے سال حضرت ابراہیم بی بی سارہ کو لیکر واسطے طواف کے مکہ مین آئے اور حضرت اسماعیل نے انتہا مہمانداری اور خدمتگذاری بجا لائے بی بی سارہ نہایت راضی اور خوشدل ہوئین پھر حضرت ابراہیم کے ساتھ شام کی طرف مائل ہوئین حضرت اسحاق بھی ہر سال مکہ مین تشریف لاکر طواف بیت اللہ اور ملاقات ذبیح اللہ سے حظ اٹھاتے تھے جب حضرت ابراہیم کی مدت عمر آخر ہوئی اور علامت ضعف اور نقاہت کی بدن مبارک پر ظاہر ہوئی عزرائیل واسطے قبض کرنے روح مبارک کے آیا تب حضرت ابراہیم نے ملک الموت سے یون فرمایا کہ رب الجلیل سے پوچھو کہ کبھی دوست نے کسی دوست کا جی لیا ہے جو آپ نے میری جان لینے کا حکم کیا ہے حکم ہوا کہ میرے خلیل سے کہو کہ تو نے سنا ہے کہ کسی دوست نے دوست کے ملاقات سے انکار کیا ہے حضرت ابراہیم نے سنتے ہی عزرائیل سے فرمایا کہ حکم الٰہی کو بجا لاؤ ہین ملک الموت نے روح مقدس کو جسم مطہر سے نکالا

بیان مرغون کے ذبح کرنیکا اور اونکے زندہ ہونیکا

قرآن شریف مین مذکور ہی اور سب مفسرون مین مشہور ہی کہ حضرت ابرہیمؑ نے جناب الٰہی مین مناجات کی اور استدعا کی درخواست کی
کہ الٰہی تو مردون کو کیسا جلاتا ہی اور بدستور سابق عقل اور ہوش کیونکر دیتا ہی حق تعالیٰ نے فرمایا تو کیا اب تک ایمان نہین لایا
ابراہیمؑ بولے کہ ایمان تو لایا ہون پر چاہتا ہون دل کی تسلی اور اطمینان اور شوق رکھتا ہون تیری قدرت دیکھنے کا ای سبحان
تب حکم ہوا قادر ذوالجلال کا اور جواب آیا آنکے سوال کا کہ چار مرغ چار قسم کے لا اور انکے اعضا کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر
ملا اور اونکے چار حصے علیحدہ نکال اور ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر ڈال جب انکو پکار کر بلاویگا تو ہر ایک دوڑکر
تیرے پاس آویگا حضرت ابرہیمؑ نے چار پرندون کو ذبح کرکے ایک جگہ اون دستی مین کوٹا سب کا گوشت اور پوست اور
پر سارا ایک مین کوٹا اور سرون اونکے چار ونکا لیا ہاتھ مین اور قیمے کو گوشت و پوست کے چار پہاڑون پر پھینکا بات کی بات مین اور
پکارا ای پرندو آؤ اور قدرت حق سی اپنے اپنے سرون سی لگجاؤ دیکھتے ہین کہ ذرہ ذرہ اون پرندونکا ہوا مین اڑا جاتا ہی
اور اپنے اپنے بدن کی اجزا سے ملتا جاتا ہی ساعت کی ساعت مین ہر ایک بدن آنکر اپنی سرون سی ملا اور قدرت کاملہ الٰہی کا
سبکی نظرون مین گل کھلا اسیطرح وہ قادر برکمال روز قیامت مین سبکو اٹھا دیگا اور چارونطرف سی سب کے اجزا کو
جمع کرکے جلادیگا عمر مبارک حضرت ابراہیمؑ کی تھی ایک سو پچیس سال نہ کوئی رہا ہی نہ رہیگا سوائے قادر ذوالجلال

ذکر حضرت لوط علیہ السلام کا

اکثر اہل تاریخ نے حضرت لوط علیہ السلام کا قصہ حضرت ابرہیم علیہ السلام کی قصہ کے درمیان مین بیان کیا ہی اور حضرت
ابراہیمؑ کے احوال کے بیچ مین یہ حال عیان کیا ہی لیکن ملانا ایک قصہ کا دوسری مین بے ربط ہوتا ہی اسواسطے بعد اسکے
علیحدہ لکھا جاتا ہی اہل تفسیر نے لکھا ہی کہ موتفکات پانچ شہر تھے بلاد شام کی اور ہر ایک مین لاکھ لاکھ مرد تھے لڑائی کی کام
اور ملک انکا نہایت آباد تھا اور فراخی معاش سے ہر ایک شاد تھا یہ قوم بت پرستی کی سوا لڑکون سی فعل حرام کرتی تھی اور
شب روز اس فعل شنیعہ پر قیام اور اس بے راہ کا بانی شیطان ہی اور اس کام کے شروع ہونیکا یہ بیان ہی کہ ابلیس ایک
حسین لڑکے کی صورت بنکر ایک باغ مین آتا تھا اور ہمیشہ اسکے جھاڑ اور پھل کا نقصان کرجاتا تھا جب باغ کا مالک اسکے
پکڑنے کو جاتا تو وہ بھاگ کر باغ سے نکلجاتا جب اسکے باغ کا بہت نقصان ہوا اور وہ مالک اسکے پکڑنے سے عاجز اور
حیران ہوا ایک روز ابلیس نے کہا کہ اگر تو چاہتا ہی کہ مین اس باغ مین نہ آؤن تو تو مجھکو اپنی تصرف مین لاکر یہ کام کر
پھر اپنی باغ کے نقصان سے بیفکر ہوکر آرام کر صاحب باغ نے کہا بہت اچھا مصرع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
مین ممنون احسان ہوکر تجھکو لگالون دکنار غرض صاحب باغ تصرف مین لایا اس مفعول کو اور ابلیس نے ہر ایک
باغ مین جاری کیا اس معمول کو جب اس قوم نے اس فعل بد مین اپنی تئین کیا مضبوط جناب الٰہی کی طرف سے واسطے

ہدایت کے مقرر ہوئے حضرت لوط وہ جناب جسقدر کہ اُنکے اِس فعل بد سے انکار کرتے وہ کافر زیادہ تر اُس کام میں اصرار
کرتے ہرچند کہ اُنکو وعدہ وعید کیا اور حد سے زیادہ تہدید کیا پر وہ زیادہ بجد ہوئے اور اُس کام مین بہت مشغول ہوئے
بولے فَأْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ یعنی اگر تو سچا ہے تو عذاب ہمپر لا ہمکو تیری نبوت کی صدق نہین یقین
حضرت لوط اُنکی دعوت سے باز نہ آتے تھے اور وہ اُنکی عداوت سے ہاتھ نہ اُٹھاتے تھے اور حضرت لوط اپنے چچا ابراہیم کی طرح
مہمانداری کرتے تھے جب ان کافرون نے حضرت لوط کے مہمانون کو ستایا اور اُنکا آنا جانا اُنکے گھر سے منع کردیا تب اُس
جناب نے لاچار ہوکر درگاہ مین جبار قہار کے دعا کی اور اُن کافرون کی غارت ہونیکی تمنا کی تب حکم الٰہی سے جبرئیل بہت فرشتونکی
فوج کے ساتھ مؤتفکات کے شہرون پر آئے اور بصورت حسین لڑکون کے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس تشریف لائے
حضرت لوط قوم کے خوف سے اُنکی مہمانی مین تاخیر کرتے تھے اور نہایت دلتنگی اور غم سے بار بار اُنسے یہ فقرہ کہتے تھے
کہ مین اِس قوم کے ہاتھون سے لاچار ہون اور اُنکے بدفعلون سے نہایت بیزار جب دیکھا کہ یہ مہمان بغیر گھر رہا چاہتے ہین
اور ایما اور اشارون سے نہین جاتے تو شام کے وقت لاکر اُنکو اپنے گھر چھپایا اور اپنی بی بی سے ضیافت کی تیاری کو فرمایا
اور کہا کسی سے مت کہیو اُن مہمانون کا احوال در اِس مقدمہ مین تجھکو کسی سے قیل وقال بی بی کافرہ نے باہر نکلکر قوم کو
خبردار کیا اور حضرت لوط کے دلکو اِس فکر سے افگار کیا اور بولی کہ اُن لڑکون کے حسن کی کیا کرون تم سے تعریف اُنکی قدرتا
کی نہین ہوسکتی ہے توصیف کافر اِس خبر کو سنتے ہی حضرت لوط کے گھر آئے اور اُس جناب عالی کے خاطر ملول پر آفت لائے
حضرت لوط نے نہایت عجز سے فرمایا کہ سنو میری نصیحت اور اُن مہمانون کے حق مین مت کرو مجھکو فضیحت اگر چاہو تو
میری اِن بیٹیونکو اپنے نکاح مین لاؤ اور مہمانون کو میری خاطر سے مت ستاؤ اُن کافرون نے کہا کہ تیری بیٹیان ہمکو
درکار نہین ہمین سوا اُن لڑکون کے دوسرون سے سروکار نہین جب جبرئیل نے حضرت لوط کو نہایت بیقرار پایا تو آہستہ سے اُنکے کان مین
یہ مژدہ سنایا کہ لَا تَخَفْ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ یعنی ڈرمت اور بجھوٹ سے ہم ہین خدا کے بھیجے حضرت لوط
اِس مژدہ کو سنکر بہت محظوظ ہوئے اور اُن کافرونکی آفات سے محفوظ ہوئے حضرت جبرئیل نے دروازہ سے نکلکر اپنے اپنے
پرونکی ہوا اُنکی آنکھون مین لگائی خدا کی قدرت سے سبکی آنکھون سے جاتی رہی بینائی وہ کافر اندھے ہوکر اپنے گھرون کو بھاگے اور
گرتے پڑتے گھر پہونچے کوئی پیچھے کوئی آگے حضرت لوط نے اپنے چلنے کی تیاری کی اور سب مسلمانون نے تیار ہوکر فرمانبرداری کی
جبرئیل نے کہا کہ کوئی تم مین سے پیچھے نکرے نگاہ اور نہایت جلد کاٹے اِس ملک کی راہ حضرت لوط نے اور مسلمانون نے قبول کیا
بیتکرار مگر قبیلہ اُنکا پیچھے دیکھتا تھا بار بار ناگاہ آسمان سے ایک پتھر اُسکے سر پر پڑا اُس نے فرمان حق الٰہی کے عدم کا رستہ
دکھایا جبرئیل نے اُس زمین کے ساتوین طبق تک اپنا پر پہونچایا اور اُن چارون شہرون کو اُکھاڑ کر اپنے پرون پر اُٹھایا
اور آسمان کے قریب تک لیجا کر اوندھا زمین پر گرایا اور ملائک نے پتھرونکا باران اُنپر برسایا اُنکی آن مین سب کے سب
ہلاک ہوئے وہ زمین اُنکے وجود کے آلایش سے ہوگئی پاک سب کافرون پر نازل ہوا غضب الٰہی یہ پایا انہین نے

انکا باقی نہ رہا نشان حضرت لوط نے ابراہیم کے پاس جا کر مقام کیا اور بعد سات برس کے قیامت کا اہتمام کیا
دسوین تاریخ ربیع الاول کی دنیائے فانی کو چھوڑا اور عالم ناپائدار سے رشتہ تعلق کا توڑا

ذکر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ملک شام مین پیدا ہونے کا

اگرچہ اکثر احوال اُس جناب کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احوال مین مذکور ہوا اسواسطے مکرر ذکر اُسکا کرنا منظور ہوا وہ جناب ملک شام مین پیدا ہوئے اور لڑکپن سے باپ کی ہجر مین مبتلا ہوئے اور مکہ کی زمین مین نشو و نما پائی اور اہل ملک مین عزت اور آبرو بڑھائی جب قبیلہ جرہم نے حضرت ہاجرہ سے چشمۂ زمزم کے پاس رہنے کی اجازت لی سات بکریان اُس بی بی کو دیکر سعادت لی حضرت اسمٰعیل کی برکت سے اُن بکریون مین ایسی برکت ہوئی کہ چند مدت مین اندازہ سے زیادہ اُنکی نسل مین کثرت ہوئی اور بعد تمام ہونے عمارت بیت اللہ اور تشریف لیجانے ابراہیم خلیل اللہ کے حضرت اسمٰعیل کو نہایت فراغت حاصل ہوئی اور نعمت دنیا کی ساتھ نعمت نبوت کے واصل ہوئی قال اللہ تعالیٰ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا اور بعد وفات حضرت ابراہیم کے تشریف لیگئے ملک شام مین اور چند روز اقامت کی پدر بزرگوار کے مقام مین پھر بموجب حکم الٰہی کے قوم کفار کو دعوت کرتے تھے اور ہمیشہ گمراہونکو راہ راست کی دلالت جب آخر عمر مین نشان ضعیفی کا بدن مبارک مین پایا تب بڑے بیٹے کو عہدہ ولیعہدی کا عنایت فرمایا بعد چند روز کے دنیا کے رنج سے راحت پاکر بہشت مین مقیم ہوئے اور اُس مقام دلفزا مین جلیس ابراہیم ہوئے بعد فوت حضرت اسمٰعیل کے اُنکی اولاد بیشمار ہوئی اسواسطے مکہ مین اُنکی سکونت دشوار ہوئی اکثر لوگ مکہ سے نکلکر دیار عرب مین آئے اور اطراف مکہ مین اپنے وطن بنائے جو شخص کہ مکہ سے نکلکر سفر کی راہ لیتا تھا ایک پتھر حرم کا اُٹھا کر اپنے ہمراہ لیتا تھا اور اُسکو مکان پاک مین رکھکر طواف کیا کرتا اور گرتا ہوئی آلایش سے دلکو صاف کیا کرتا رفتہ رفتہ بسبب غلبہ جہالت کے یہ نوبت پہونچی کہ جو پتھر سفید اور پاکیزہ ملتا اُسکو مکان پاک مین رکھکر عبادت کرتے اور اُسکا طواف کرکے شب و [illegible] کرتے شیطان کے اغوا سے دلکو عبادت اوثان پر رکھا اور کیش بت پرستی کا اختیار کیا اور اُن حرکتون سے جناب الٰہی کو بیزار کیا بعضے بعضے معاملونمین حضرت ابراہیم کے طریق پر عمل کرتے پر بت پرستی کو بہتر جانکر دین مین خلل کرتے اسیواسطے تعظیم حرم کی ہمیشہ بجا لاتے تھے اور ہر سال واسطے حج بیت اللہ کے آتے تھے اور یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک دستور رہا اور شامت بت پرستی سے ملک عرب بے نور رہا بعد ظہور نور محمدی کے نوبت رہا نہ بت پرست جو کافر اصلی تھے وہ بھی ہوگئے خدا پرست

ذکر حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کا

جاننا چاہیے کہ قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ عجیب ہے اور حکایت غریب ہے کہ جسکے سننے سے محبت نیک کامونکی

اور عصمت گناہون سے اور فرحت طبیعت کی حاصل ہوتی ہی اور کیون نہو کہ جسکو خدا تعالیٰ نے احسن القصص فرمایا ہو
اور علماے متقدمین اور فضلاے متاخرین کی کتابون مین بخوبی یہ ذکر آیا ہی یوسف صدیق کہ جنکا باپ یعقوب اور دادا اسحاق
اور پردادا ابراہیم خلیل تھے اُنکی شان مین رسول خدا نے فرمایا کہ اَلْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ ابْنُ الْکَرِیْمِ ایسا صاحبزادہ عالیقدر احسن حسن
معنوی کی ساتھ حسن ظاہری ایسا رکھتا تھا کہ چشم تماشا اُس دیدار پُر انوار کے دیکھنے کی تاب نہ لا سکتی تھی روایت معتمد مین
آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے دس حصے کیے نو حصے یوسف کو اور ایک حصہ تمام عالم کو عنایت کیا اور شہرہ جمال
اُس زبدۂ اقران و امثال کا یہ ہی کہ یوسف ایک شب اپنے باپ کی گود مین سوتے تھے جب خواب سے بیدار ہوے تو چہرہ
مانند آفتاب کے چمکتا تھا اور دل مثل سیماب کے تڑپتا تھا حضرت یعقوب نے پوچھا کہ بیٹا تیرا کیا حال ہی فرمایا کہ مین نے ایک خواب
عجیب دیکھا کہ مین ایک پہاڑ پر ہون اور گرد اُسکے آب رواں ہی اور بہت سبزی اور پھولون کے سبب سے گویا بوستان ہی
ناگاہ گیارہ ستارے اور چاند سورج آسمان سے اترے اور مجھکو سجدہ کیا اسواسطے مین گھبرا کر جاگ گیا حضرت یعقوب نے
جانا کہ پہاڑ اونچا اُسکا بخت بلند ہی اور چشمۂ آب شیرین اُسکا بخت ارجمند اور سبزہ اور باغ نشانۂ سعادت اور آفتاب
اور ماہتاب اور گیارہ ستارے باپ اور ماں اور گیارہ بھائی ہین کہ اُس سلطان دنیا اور دین کے فرمانبردار ہونگے اور پیشانی
عاجزی کی اُسکے سامنے جھکاوینگے حضرت یعقوب نے بھائیون کے حسد سے اندیشہ کرکے حضرت یوسف سے فرمایا کہ اگر
اس خواب کا احوال تیرے بھائیون پر روشن ہوگا تو ہر ایک بھائی اُسکو جھوٹھ سمجھ کر تیرا دشمن ہوگا بھائی تھوڑے دنون مین
حضرت یوسف کے احوال سے خبردار ہوے مارے حسد کے واسطے ایذا دینے کے تیار ہوے اور روبیل کے پاس جو سب مین
دانا تھا حاضر ہوے کہ راحیل کا بیٹا جھوٹے خواب بناکر باپ کو سناتا ہی اور ایسے فریبون سے باپ کا دل اپنی طرف کھینچتا ہی
روبیل نے کہا کہ ایسی صورت جھوٹھ بولنے کے لائق نہین کیا بعید ہی کہ اُسکے اقبال کا ستارہ ہویدا ہوا ہو اور پردۂ غیب سے
علامت سعادت پیدا ہو سب بھائی روبیل کی بات سے اور یوسف کے خواب سے بیزار ہوے اور آتش حسد سے
اُنکے دل کباب ہوتے جب زیادہ مہربانی باپ کی حضرت کے حال پر دیکھی تو بیقرار ہو کر واسطے قتل کے کمر باندھی اور
بعد مصلحت کے سب بیٹے پدر بزرگوار کی خدمت مین آئے عرض کی کہ کیا ہوگا اگر یوسف کو سیر کے واسطے ہمارے ہمراہ کرو کہ
جو ایک دو روز لہو و لعب مین مصروف رہین اور دل سے غم دور کرین حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ دلبستگی میری جو اس
فرزند سے ایسی ہی کہ اگر میرے پاس سے جدا ہو تو اُسکی جدائی سے دل مغموم ہوجائیگا اور اگر تم اُس سے غافل ہو تو بھیڑیا اُسکو
کھا جائیگا بیٹون نے کہا کہ بھیڑیے کی کیا مجال ہی جو یوسف کے پاس آوے اگر شیر بھی ہو تو گیارہ بھائیون کے سامنے
سے بھاگ جاوے حضرت یعقوب کا دل اُس جگر گوشہ کی جدائی کا نام سنکر بیتاب ہوتا تھا اسواسطے انکار کیا اور بھائی
ناامید ہوکر اُٹھ گئے اور آپس مین مصلحت کرنے لگے کہ ایسی تدبیر ہو کہ باپ کے دل مین ہمارے کہنے کی تاثیر ہو ناگاہ ابلیس
پُر تلبیس صورت پیر مرد حاضر ہوا اور ناصحون کی صورت بناکر مستفسر ہوا کہ کیا فکر کرتے ہو اور کس مقدمہ مین فکر کرتے ہو سب بھائیون نے

اُس خائن کو امین سمجھ کر اپنا حال بیان کیا تب ابلیس لعین نے اسطرح آنکی خاطر نشان کیا کہ جب ایام بہار ہو اور جنگل ہرا اور سرسبز گلزار ہو تو اول یوسفؑ کو راضی کرکے باپ پاس جاؤ تب اُسکو ساتھ لیجاکر اپنی غرض سناؤ بھائیون کو اسبات کو پسند کیا اور بامید آنے موسم بہار کو اپنے دل کو خرسند کیا بعد موسم بہار کو یوسفؑ کو ساتھ لیکر باپ سے رخصت چاہی اور یوسف نے روبرو کر اجازت چاہی حضرت یعقوبؑ کی طبیعت یوسفؑ کی بیقراری دیکھکر بیقرار ہوئی اور از تقدیر الٰہی سے واسطے رخصت دلانے کے مددگار ہوئی آبدیدہ اور بیقرار ہوکر اُسکو رخصت کیا یہودا سے فرمایا کہ یوسفؑ کو تجھے سونپتا ہون خوب نگہبانی کیجیو اور کیسطرح کی اوسکو تکلیف نہ دیجیو۔

نقل ہی کہ حق تعالی نے حضرت یعقوب پر ایکبار وحی بھیجی کہ آیا تو جانتا ہی کہ کسواسطے تجھ سے یوسف کو مین نے جدا کیا کہا کہ نہین فرمایا کہ تو نے بھیڑیے سے خوف کیا اور یہودا کی حفاظت پر اعتبار کیا اور میری حفاظت پر نچھوڑا القصہ جاتے وقت پھر حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کو چھاتی سے لگایا اور وصیت مین اسطرح فرمایا کہ ای فرزند دلبند اگر زمانہ جدائیکا دراز ہوجاوے تو اپنے باپ کو مت بھولیو کہ وہ جبتک تیرا منھ ندیکھیگا ہرگز نہ جئیگا نوادر القصص مین لایا ہی کہ حضرت یعقوبؑ جب حضرت یوسفؑ سے چند قدم جدا ہوئے تو بیہوش ہوکر گر پڑے سب بیٹے دوڑکر جمع ہوئے جب ہوش مین آئے تو یوسفؑ کو سینے سے لگا کر آہ بھر کر فرمایا کہ بو فراق کی مجھکو آتی ہی اور اتنا روے کہ پیرہن یوسف کا تر ہوگیا جبتک حضرت یعقوب کی نظر یوسفؑ پر پڑتی تھی تبتک بھائی نہایت عزت اور حرمت سے لیجاتے تھے جب باپ کی نظر سے غائب ہوئے شفقت کا بچھونا لپیٹا اور ظلم کی چادر بچھائی کبھی طمانچون سے یوسف کو آزار دیتے تھے کبھی نہایت ذلت سے اپنے آگے دوڑاتے تھے جب نہایت گرمی سے گلاب سا چہرہ یوسفؑ کا پسینہ پسینہ ہوا اور پیاس مزاج پر غالب ہوئی بڑی عاجزی اور منت کرکے بھائیون سے پانی مانگا اُنھون نے بیمروتی سے پانی ندیا اور نہایت بجوکہ سے بھائیون سے کھانا مانگا تو جواب بھی ندیا اور ایک بھائی بولا کہ ای جھوٹے خواب والے وہ ستارے جو خواب مین تیری خدمت مین حاضر تھے اُنسے مدد مانگ کہتے ہین کہ حضرت یعقوبؑ نے تھوڑا پانی آفتابے مین شمعون کو دیا تھا کہ جب یوسفؑ پیاسا ہو تو اُسکو پلائیو شمعون نے وہ پانی زمین پر بہا کر کہا کہ پیاس سے کیا ڈرتا ہی ابھی تیری زندگی کا ڈورا انتقام کی مقراض سے کاٹا جائیگا اور تو ایک قطرہ پانی کا نہ پائیگا جب یوسف نے مارنے کی بات سنی کانپ گئے اور خدا سے مناجات کی کہ ای فریاد کو پہونچنے والے میری عاجزی اور لاچاری پر رحم کر اور مجھکو ہلاکت سے خلاصی بخش پھر روبیل سے کہا کہ ای بھائی تو اور بھائیون سے میرے حال پر زیادہ مہربانی کرتا تھا ایک چلو پانی سے میری پیاس کی آگ بجھادے اُسنے پانی کے بدلے کڑوا جواب دیا پھر فریاد کا ہاتھ یہودا کے دامن مین مار کر کہا باپ نے مجھکو تیری شفقت کے بھروسے پر سونپا تھا بھلا تو ہی کہہ کہ میری کیا تقصیر ہی یہودا کو یوسفؑ کی دیکھکر رحم آیا اور غصے سے بھائیون کو منع کیا اور یوسف سے کہا کہ جبتک مین جیتا ہون کوئی تیری جان کا

نکر سکیگا جب بھائیون نے یہودا کا غصہ دیکھا تو بولے کہ تم یوسفؑ کے مقدمہ مین کیا صلاح دیتے ہو یہودا نے کہا کہ مین تو یوسف کے قتل سے راضی نہین ہون اسواسطے کہ بیگناہ کا قتل کرنا گناہ عظیم ہی بہتر تو یہ ہی کہ پھر چلو اور باپ کی امانت باپکو سونپدو بھائیون نے کہا کہ اگر باپ پاس لیجاوینگے تو بیشک ہمارے ظلم باپ سے بیان کریگا پھر یہودا نے بعد فکر کے کہا کہ مصلحت یہ ہی کہ اسکو کنوئے مین ڈال دین یا تو مرجائیگا یا کوئی اسکو نکال کر دوسری ملک مین لیجاویگا لیکن مار ڈالنا اسکا صلاح نہین ہی بھائیون نے یہ بات پسند کی اور کنعان سے تین فرسنگ ایک کنوا تلاش کیا وہ کنوا سام بن نوح کے وقت کا بنا تھا چار سو گز گہرا پانی اسکا نہایت کھارا کہ جسکے دیکھنے سے روح تحلیل ہوتی تھی جب یوسفؑ کو کنوئے پہ لیگئے اور ارادہ کنوئے مین ڈالنے کا کیا تو یوسفؑ کبھی تو بھائیون کی بزرگی کو شفیع لاتے تھے اور کبھی بے خبر والی انکی روبرو بیان کرتے تھے انھون نے مطلق یوسفؑ کی عاجزی پر رحم نکیا اور پیرہن اُس تن نازنین سے کھینچا اور ہاتھ پاؤن بالون کی رسی سے باندھے اور اُس ماہرو کو اُس اندھیری کنوئے مین لٹکایا اور آدھی راہ سے رسی کاٹی خدا کی قدرت دیکھو کہ ابھی یوسفؑ کنوئین کی تہ کو نہین پہونچے تھے کہ جبرئیل امین بحکم رب العالمین سدرۃ المنتہی سے پہونچے اور اُنکو معلق اُٹھا کر ایک سفید پتھر پر جو پانی کے اوپر نمود تھا رکھ دیا کنوئین کے حشرات نے ایک دوسری کو پکارا کہ ہرگز اپنے مکانون سے باہر مت نکلیو کہ ایک معصوم بیگناہ ہماری بیان آیا ہی جبتک یوسفؑ کنوئین مین رہے تبتک کوئی خزندہ اپنے مکان سے نہ نکلے کہتے ہین جب بھائی کنوئین کے سر پر ایک پتھر رکھکے چلے گئے یوسفؑ اس حال کو دیکھکر زندگی سے مایوس ہوئے اور ایک آہ کا نعرہ مارا جبرئیل امین ایک آن مین فلک سے کنوئین کی تہ مین پہونچے اور وہ کرتا جو حضرت ابراہیمؑ نے نمرود کی آگ مین خدا کی حکم سے پہنا تھا اور حضرت یعقوبؑ نے اُسکو تعویذ بناکر یوسفؑ کے بازو مین باندھا تھا نکالکر بدن مبارک مین پہنایا اور مژدہ خوشی کا اُنکو پہونچایا کہ جلد تیرے غم کی رات خوشی کے نور سے بدلیگی اور تو سلطنت پر بیٹھیگا اور یہ بھائی ظالم تیری سامنے کھڑی ہونگی اور تو اُنکی ظلم اُنکی روبرو بیان کریگا اور یہ اپنی خطاؤن پر اقرار کرینگے نقل ہی کہ جب بھائیون نے یوسفؑ کو کنوئے مین ڈالا تو ایک بکری کے بچے کو ذبح کرکے اُسکی کرتے کو خون سے آلودہ کیا اور شام کے وقت گھر کو روانہ ہوئے جب آفتاب غروب ہوا تو حضرت یعقوبؑ کی طبیعت نہایت بیقرار ہوئی تو صفر نام لونڈی کو ہمراہ لیکر بیٹون کی استقبال کو گئی شاید میری آنکھون کی پتلیان یوسفؑ کا جمال دیکھکر روشن ہون جب انتظار حد سے گذرا اور اندھیرا ہوگیا تو حضرت نے صفر سے کہا کہ میری فرزندون کو پکار کہ تمھارا باپ رنج کھینچتا ہی جلد آؤ صفر نے جب حکم کی پکار اسنے بھائی دوڑے اور فجر کی فرعون کی طرح شور کیا اور مانند صبح کاذب کی اپنی گریبان کو چیرا اور فریاد وا یوسفاہ وا مصیبتاہ کی نکالی یعقوبؑ یہ نالہ جانکاہ سنکر بیہوش ہوگر پڑے بیٹون نے باپ کو خاک پر پڑا دیکھا تو یہودا نے سر مبارک حضرت کا اپنے زانو پر رکھا اور بھائیون سے کہا کہ یہ کیا کام تمنے کیا اور پھر تی کی خاک اپنے سرون پر چھانی اور باپ کو یہ خبر ناخوش سنائی کون ایسا کام دنیا مین کریگا جو تمنے کیا وہان سے باپ کو اُٹھا کر گھر مین لائی صبح تک حضرت یعقوبؑ

بیہوش رہے جب باد صبا چلی اور حضرت یعقوبؑ کو ہوش ہوا تو فرمایا کہ ای عزیز و میرا نور چشم کہان ہی سبھون نے کہا کہ
ہمتو یوسفؑ کو اسباب پر چھوڑکر آگے گئے تھے اُسکو تو بھیڑیا کھا گیا حضرت یعقوبؑ پھر بیہوش ہو گئے پھر جب ہوش مین
آئے تو روبیل نے آگے آکر کہا کہ ای پدر عزیز خدا تجھکو یوسفؑ کی طرف سے صبر جمیل دیوے جب پیراہن خون آلودہ
یوسف کا طلب کیا اُسکو دیکھکر فرمایا کہ عجب بھیڑیا تھا کہ یوسفؑ کو کھایا اور پیراہن کو نہ چیرا فرمایا کہ جاؤ اُس بھیڑئے کو
تلاش کر کے لاؤ بھائی جنگل کو گئے اور ایک بھیڑیا پکڑکر اُسکا منہ خون سے آلودہ کر کے حضرت یعقوبؑ کے سامنے لائے
حضرت یعقوبؑ نے بھیڑیے کو مخاطب کر کے کہا کہ تو نے ہی میرے فرزند دلبند کو کھایا ہی بھیڑیے نے زبان
فصیح سے کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ پناہ خدا کی ہرگز مجھسے یہ فعل صادر ہوا ہو ہماری مجال نہین کہ تمھاری
بکریون مین تصرف کرین آپکے فرزند عزیز کا کیونکر قصد کرسکینگے پھر تو گوشت پیغمبرون کا حرام ہی جب حضرت یعقوبؑ نے
بیٹون سے کہا کہ تمھارے نفس امارہ نے یہ کام کیا ہی پھر وہان سے جنگل مین گئے اور فریاد کی کہ ای یوسف ای قرۃ العین
تجھکو کون سے کنوین مین ڈالا کون سے دریا مین غرق کیا یا کس تلوار سے قتل کیا اور کس زمین مین گاڑا اسی
بیقراری کی حالت مین جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ ای نبی اللہ آسمان کے فرشتون کو تمنے رلایا اور ملایک مقدس کو بے صبر بنایا
سب کام صبر سے درست ہوتے ہین اور صبر ہی انبیا کے حال سے مناسب ہی حضرت یعقوبؑ نے فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی
مَا تَصِفُوْنَ القصہ حضرت یوسفؑ تین دن تک کنوین مین رہے اور جبرئیل اُنکی خدمت مین رہتے تھے اور تسلی کرتے اتفاقاً ایک
قافلہ سوداگرون کا مداین سے مصر کو جاتا تھا رئیس قافلہ رستہ بھول کر جنگل مین حیران پھرتا تھا جب کنوین پر پہونچے تو مالک
کے حکم سے وہان مقام کیا صبح کو مالک نے دو غلامون کو واسطے پانی لانے کے بھیجا ایک کا نام بشیر اور دوسرے کا نام بُشری تھا
جب بشیر نے ڈول کنوین مین ڈالا تو حضرت یوسفؑ نے چاہا کہ بھائی مجھکو کنوین سے نکالا چاہتے ہین حضرت جبرئیل نے فی الفور
آسمان سے نازل ہو کر حقتعالی کی طرف سے پیغام پہونچایا کہ ای یوسف اٹھو اور اُس ڈول مین بیٹھو ہمنے اُس قافلہ کو
تیرے واسطے بھیجا ہی وہ باہر بموجب حکم الٰہی کے اُس بیچ ڈول مین بیٹھا اور اللہ تعالی کے حکم سے رسی کو ہاتھ مین پکڑا
اور حضرت جبرئیلؑ نے بشیر کی مدد ڈول کھینچنے مین کی بشیر نے جو ڈول کھینچا اور یوسفؑ کو دیکھا بے اختیار خوشی سے
پکارا کہ یَا بُشْرٰی هٰذَا غُلَامٌ کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ کے بھائیون نے ایک شخص خبردار کنوین کے نزدیک
مقرر کیا تھا جب کوئی اُنکو نکالے تو ہمکو خبر کرو جب جاسوس نے کنعان مین جاکر یہ خبر بھائیون کو پہونچائی بھائی
اُس خبر کے سنتے ہی بدحواس ہو کر ایک دن کی آن مین آ پہونچے اور قافلہ والون سے مباحثہ کیا کہ چند روز سے
یہ ہمارا غلام بھاگا تھا ہم اُسکی تلاش مین سرگردان تھے سوداگرون نے کہا معاذ اللہ کہ یہ غلام ہو یہ بزرگ [illegible]
کا معلوم ہوتا ہی بولے کہ یہ غلام ہی خاندان پیغمبری مین تربیت پائی ہی لیکن چند روز سے شیوہ بیوفائی کا اختیار
کر کے بھاگا ہی یوسفؑ یہ باتین سنتے تھے لیکن مارے ڈر کے دم نہ مارتے تھے پھر بھائیون نے کاروانیون سے کہا کہ

ہم اس غلام کو اس عیب سے بیچتے ہین اگر خریدتے ہو تو لو اور نہین تو ہمارے حوالے کرو سوداگرون کو حضرت کے
حُبّ رہنے سے گمان ہوا کہ یہ بندہ ہی اور جب حضرت یوسف سے پوچھا تو اُنھون نے فرمایا کہ مین بردہ ہون اور
بندہ زادہ ہون جب مالک نے قیمت پوچھی بھائیون نے کہا ہم تجھسے کچھ مضائقہ نہین کرتے جو دیگا سو لینگے مالک نے کئی درم
کھوٹے دیکر خریدا بھائیون نے یوسف کا ہاتھ پکڑ کر مالک کے حوالے کیا جب مشتری نے بیع نامہ طلب کیا تو دشمنون نے
بیع نامہ لکھ دیا اور اُسمین یہ شرط لگائی کہ اُسکو مصر تک قید سے مت چھوڑیو حضرت یوسف حیران ہو کر بھائیون کو
دیکھتے تھے اور اُنکی بے رحمی پر روتے تھے پھر سوداگرون نے اُنکو اونٹ پر بٹھایا اور مصر کا رستہ لیا جب مصر کے
نزدیک پہونچے اور ایک چشمہ پر اُترے اور یوسف نے غسل کیا اور لباس نیا پہنا کاروان وہ چہرہ خورشید طلعت دیکھکر
حیران ہوے اور اُس ماہرو کے نظارہ سے بے سر و سامان ہوے اور شہر کی طرف متوجہ ہوے کہتے ہین کہ قافلہ کے پہونچنے سے آگے
یوسف کے جمال کا احوال مصر مین مشہور ہو گیا تھا اور ہر ایک اہل شہر تمناے دیدار پُر انوار مین چشم براہ تھا اور حضرت
یوسف کو اللہ تعالی نے ایسا جمال بخشا تھا کہ جدھر توجہ کرتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آفتاب نکلا اور اتفاقاً جس دن مصر
داخل ہوے اُسدن دنیا کے چہرے پر ابر کا نقاب تھا جسوقت نور اُسکے چہرہ منور کا روشن ہوا جہان کو مانند آفتاب کے
روشن کیا شہر کے لوگ استقبال کو نکلے اور بادشاہ مصر نے بھی اپنے وزیر کو کہ عزیز مصر اُسکو کہتے تھے روانہ کیا جب عزیز مصر
کاروان مین پہونچا اور یوسف کے خریداری کا ذکر آیا مالک نے کہا کہ تین دن کے بعد رنج سفر سے آرام کر کے شہر مین لے آونگا چنانچہ
دسوین تاریخ ماہ محرم کی نہایت حشمت اور احترام سے مصر مین آئے ایک کرسی پر حضرت یوسف کو بٹھایا اور شہر والون کو
یہ اشتہار سنایا کہ کون لیتا ہی اس غلام لبیب کو اور کون خریدتا ہی اس دلارام حبیب کو حضرت نے فرمایا کہ یون پکارو کہ کون
لیتا ہی اس غلام غریب کو اور کون خریدتا ہی اس غلام غمگین لبیب کو القصہ خریدار ساعت بساعت زیادہ ہوتی تھی اور
مشتری لحظہ بلحظہ قیمت بڑھاتے تھے حضرت یوسف نے اس حال کو دیکھ کر آبدیدہ ہو نہایت غمگین و رنجیدہ ہو کر سر جھکایا جبرئیل
امین نے پیغام رب العالمین کا پہونچایا کہ ای یوسف غم مت کھا قسم مجھکو اپنی عزت اور جلال کی کہ تجھکو اس شہر سے ایک قدم باہر
نہ لیجانے دونگا جبتک داغ تیری غلامی کا سبکی پیشانی پر نہ لگا دونگا کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ قطفیر نام ایک شخص
خازن بادشاہ مصر کا تھا اُسکو عزیز کہتے تھے اُسکا قبیلہ راعیل نام مشہور بہ زلیخا تھا بیٹی بادشاہ طیموس کی جب قیمت
یوسف درجہ اعلی کو پہونچی زلیخا تو اُنکے حسن و جمال کی خوبی سُنکر غائبانہ عاشق ہوئی تھی عزیز کو یوسف کے خریدنے کی
رغبت دلائی اُسنے کہا کہ بیت النقد اور خزانہ اُسکی قیمت کو کفایت نہین کرتا زلیخا نے ایک ڈبہ جواہرات کا جو
اپنے باپ کے پاس سے لائی تھی اور قیمت اُس جواہرات کی خراج ملک مصر سے زیادہ تھی عزیز کو دیا اور سب خریدارون
سے وہ نایاب سودا کر اُس جان جانان کو خرید لیا مالک نے اُس دُر صدف نبوت کو اور اُس گوہر معدن رسالت کو ہاتھ سے
دیا اور کئی گنگ پھر دن سے اپنا دل خوش کیا لیکن مالک کو علو نسب اور کمال حسب حضرت یوسف کا معلوم ہو گیا تھا

اسواسطے حضرت یوسف کے قدمونپر گرا اور عذر چاہا حضرت صدیق نے عذر اُسکا قبول کیا اور وہ قبالہ جو
بھائیون نے بیچنے کے وقت مالک کو لکھ دیا تھا لے لیا کہ وقت حاجت کے حجت ہو اور بھائیون کو نیچا دکھانا ہو مالک وہ
قبالہ دیکر رخصت ہوا اور عزیز مصر یوسف کو گھر لے گیا اور زلیخا سے کہا کہ اسکو نہایت عزت اور حرمت سے رکھیو اور
اچھی جگہ اُتاریو ہم اسکو فرزندی مین قبول کرینگے زلیخا نے جو یہ حکم سنا تو اپنے دل سے بہتر کوئی جگہ نہ دیکھی اسواسطے مقام اُسکا دلمین
ٹھہرایا عجب ماجرا ہے کہ بھائیون نے تو اسکو آب چاہ کے گل مین ڈالا اور غیرون نے دل مین جگہ دی جب حضرت یوسف جوانی پر
پہونچے تو اللہ تعالی نے انکو زیور علم اور حکمت اور حلم اور عصمت سے آراستہ کیا زلیخا تو جان و دل سے انکی خدمت مین حاضر تھین
لیکن عزیز مصر کی وصیت کو بہانہ کرکے کئی انگشتر جوڑی زرنگار تیار رکھی اور تاج مرصع ترتیب دیکر انکے سر مبارک پر رکھا
اور رات دن یوسف کی صحبت مین مستعد اور سرگرم تھین جب یوسف کے عشق کی آگ زلیخا کی دل مین مشتعل ہوئی
سوا تمنای وصل یوسف کے دوسری آرزو دل مین نہ تھی یوسف اس بات سے خبردار ہو کر اُسکی محبت سے کنارہ کرتے تھے
اس غم سے چہرہ زلیخا کا مانند ہلال کے ہوا اور سرو قد اُسکا مانند خلال کے ہوا جب دائی نے زلیخا سے احوال پوچھا زلیخا نے اپنی
عاجزی اور نیاز اور یوسف کی بے پروائی اور استغنا بیان کی اُسنے نہایت تعجب کیا اور بولی کہ تمام اہل مصر تیرا دیدار دیکھنے کی
آرزومند ہین اور ملاقات کے مشتاق زلیخا نے کہا باوجود اس حسن اور جمال کے ہرگز یوسف میری طرف نظر نہین کرتا اور میرے
چہرۂ قمر طلعت پر توجہ نہین کرتا آخر دائی کی تعلیم سے ایک محل تیار بنایا اور اُسکے در و دیوار پر تصویر یوسف اور زلیخا کی منقش کی
اور تمام سامان اور اسباب موافق ہر ایک مکان کے مہیا کیا زلیخا ایک روز فرصت پاکر تخت پر بیٹھی اور حضرت یوسف کو
بہانے سے طلب کیا اور اپنے پاس بٹھا کر نہایت بیقراری سے بمقتضای بشریت جمعیت چاہی حضرت یوسف نے کہا کہ عزیز مصر میرا مربی
اور محسن ہے کیونکر مین اپنے دامن عصمت کو لوث شہوت سے آلودہ کرون مین فرزند ہون اسمعیل و ثمرہ شجر ابراہیم خلیل ہون ایسے
محرمات اور منہیات پر کسطرح دلیری کرون زلیخا نے ہرگز یہ عذر نہ سنے اور بے پردہ ہو کر اپنا عشق جتانے لگی اور کہا کہ اگر تو
میری آرزو بر لاوے تو مین اپنے جواہرات اور اسباب تیرے گناہ کی کفارہ مین خیرات کرونگی خدا تیرا گناہ معاف کر دیگا غرض
جب بات حد سے گذرا اور ابلیس نے تلبیس کا جال پھیلایا فی الجملہ بمقتضای وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا رغبت طبیعت مین
حضرت یوسف کی پیدا ہوئی اور فرش و سقف و دیوار پر تصویر اپنی اور زلیخا کی دست در بغل دیکھی اور شیطان بھی اس علت کا مددگار ہوا
لیکن حمایت و حفاظت خدا کی جسکی مددگار ہو اُسپر شیطان و نفس کا تسلط نہین ہو سکتا اُسوقت حضرت یعقوب کی صورت انکو نظر آئی اور
اور فرمایا کہ اے بیٹا نام تیرا دفتر انبیا مین مکتوب ہے اور تو نور دیدۂ خلیل اور قرۃ العین یعقوب ہے ایسا نہو کہ نام تیرا ہو تیرے دفتر کے
مٹا دے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف کی نظر اُس خلوت مین ایک پردہ پر پڑی پوچھا کہ یہ کیا ہے زلیخا بولی کہ
یہ میرا معبود ہے اسواسطے اپنی پردہ اُسپر باندھا ہے یوسف نے کہا سبحان اللہ تو صنم سے شرماتی ہے اور مین صمد سے نہ حیا کرون تب ہین
اپنے تئین زلیخا کے ہاتھ سے چھڑایا اور حجرۂ خاص سے نکلے اور جتنے دروازون سے باہر ہوئے زلیخا بھی پاس پیچھے دوڑی اور ساتون دروازے پہ

یوسف کا پیراہن پیچھے سے پکڑ کر کھینچا پیراہن ٹکڑے ٹکڑے ہوا دروازے سے باہر نکلتے ہی عزیز مصر سامنے سے آ گیا زلیخا
نہایت کھسیانی ہو کر شور کیا کہ کیا سزا ہی اسکی جو تیری قبیلے سے ارادہ بدی کا رکھے ایسے شخص کو قید اور عذاب الیم کیا چاہیے
حضرت یوسف نے لاچار اپنی بیگناہی اور زلیخا کی رغبت اور زیادتی بیان کی عزیز مصر نے ہاتھ قبضۂ شمشیر پر رکھا چاہا کہ یوسف
بیگناہ کو زندان عدم میں پہونچاوے کہ یکایک قادر پر کمال نے ایک سات مہینے کے لڑکے کو قوت گویائی کی بخشی اور بکلام
فصیح اُسنے یوسف کی طہارت پر گواہی دی کہ اگر پیراہن یوسف کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف دروغ گو اور
اگر پیراہن پیچھے سے چاک ہے تو زلیخا جھوٹی اور یوسف سچے ہیں جب بعد امتحان کے بیوفائی زلیخا کی اور پاکی یوسف کی ظاہر ہوئی
تو کمال شفقت سے حضرت یوسف کو وصیت کی کہ اس عورت سے کنارہ کرو اور یہ راز کسی سے مت کہو تاکہ یہ بات مصر میں
شہرت نپاوے اور زلیخا کو تنبیہ کر کے دلالت استغفار کی کی لیکن عشق اور مشک چھپ نہیں سکتا یہ بات چند روز میں
شہرۂ آفاق ہوئی اور مصر کی عورتوں نے زلیخا پر زبان طعنہ کی دراز کی کہ اپنے غلام سے عشقبازی کرتی ہے اور وہ اسکو
خاطر میں نہیں لاتا تب زلیخا نے چاہا کہ اس آگ کو بجھاوے خوان دعوت کا بچھا کر سبکو بلاوے اور یوسف کے حسن کا تماشا
سبکو دکھلاوے اور اس پردہ میں اپنی مجبوری اور بےقصوری ظاہر کرے ارکان و اعیان کی بیٹیاں خصوصاً ساقی اور خزانچی
سالار اور حاجب کی بی بیاں محفل ضیافت میں حاضر ہوئیں اور مسند دیبا اور حریر کی آراستہ کیں اور مغنیات سرود ساز و
ارغنون نواز کو حاضر کیا اور زلیخا نے ہر ایک ملامت کرنیوالی کے ہاتھ میں ایک چھری اور ایک ترنج خوشرنگ دیا پھر
زلیخا نے اُس ماہ تمام کو کہ آفتاب جسکو دیکھنے سے بیقرار ہوتا تھا طلب فرمایا جب وہ رشک گل مانند غنچہ کے پردے سے باہر آیا اور
ملامت کرنیوالیوں کی نظر اُس مہر طلعت پر پڑی زلیخا بیچاری پر ترحم فرمایا اور اپنی خطا کا اقرار کیا جب چاہا کہ ترنج کو پارہ
کریں عالم بے اختیاری میں سب نے اپنے ہاتھ کاٹے اور بیہوش ہو کر زمین پر گریں جب ہوش میں آئیں تو سب نے اپنے ہاتھ کٹے پائے
اور بالاتفاق آواز کی کہ ما هذا بشرا ان هذا الا ملک کریم زلیخا نے اُنکو ملامت کر کے کہا کہ جسکی محبت میں تم مجھکو
ملامت کرتی تھیں وہ فتنہ یہ ہے سب نے کہا کہ ہمکو اپنی ملامت سے سو طرح کی ندامت ہے اور تیری تئیں ہر سو طرح کی کرامت ہے
جب زلیخا نے کہا کہ ای یاران متفق وای دوستان موافق میری غمخواری کرو اور اس آفت میں مددگاری وہ سب دعا میں
دیکر اپنے گھر چلی آئیں مگر وہ بیبیاں کہ شیریں سخن اور چرب زبان تھیں مددگار ہوئیں کہ ہم دونوں ملکر دروازۂ وصل کا کھلوا لینگے
اور فرش عشرت کا بچھا دینگے اور اس بات سے غافل تھیں کہ یوسف وہ شاہباز پاکباز ہے کہ صیاد ہوا و ہوس کے دام میں
گرفتار نہوگا پھر ان دونوں میں سے ایک نے یوسف کے پاس جا کر مکر کا جال پھیلا کر کہا کہ ای سعادتمند زلیخا کو اس جدائی میں
مت نیم جان کر اور رضامندی اسکی اپنا بہبود جانکر خوان وصل سے اُسکو ناامید مت کر وہ عروس ہے اور تو شاہ آفتاب ہے اور وہ
ماہ یوسف نے ایسی باتیں نصیحت آمیز فرمائیں کہ وہ ضعیفہ حیران ہو گئی اور دم بخود ہو کر پھر آئی دوسری بی بی نے جا کر
تہدید اور دھمکانا شروع کیا کہ اگر اس کام کو بجا نہ لاویگا تو بلا توقف قید خانے جاویگا یوسف نے کہا کہ خلوت کی جگہ کا شش

کی فریب فریفتہ ہوگا اور میدان قرب الٰہی کا ہما چڑیون کے دام تزویر مین نہ پھنسیگا پھر انکی باتون سے نہایت
تنگ ہوکر جناب الٰہی مین فریاد کی کہ خداوندا میرے تئین قیدخانہ اس فریب خانہ سے محبوب ہی اور غم تنہائی اس گلستان
بے سر و سامان سے زیادہ مرغوب ہی وہ دو نو عورتین کہ در پردہ خود بھی طالب وصل اوسکی تھین ایسی باتین سنکر زلیخا
کے پاس گئین اور احوال ظاہر کیا کہ مصلحت یہ ہی کہ یوسف کو چند روز قیدخانہ مین بھیجدو تو اس گوشۂ حرمان مین جا کر اس
گلستان کی قدر جانی اور اس زاویۂ پر وحشت مین تنہائی کا دکھ اٹھا کر تیرا دل و جان سے طالب ہووی زلیخا کو یہ بات
پسند آئی اور عزیز مصر سے کہا کہ اس غلام عبرانی نے مجھکو تمام خلق مین رسوا کیا اب اسکو قیدخانہ مین بھیجدو تا لوگ
جانین کہ میرا دامن اس گناہ کی لوث سے پاک ہی عزیز بے تمیز نے اپنے خواص سے مشورت کی سبھون نے زلیخا کی رای کو صواب جانا
اور اس بیگناہ کو طوق و زنجیر کر کے قیدخانہ مین بھجوایا جب وہ دل زندہ قیدخانہ مین آیا گویا مردے قیدیون کی جان مین جان
آئی اور بند ہوے پانوکی زنجیرین اور ہاتھون کی کڑیان بجا کر ناچنے لگے جب یوسف قیدخانہ مین پہونچے زلیخا نے
داروغہ کو حکم کیا کہ طوق زنجیر اتار کر ایک مکان معقول مین انکو رکھو اور اس مکان کو مشک و عنبر سے معطر کر حضرت
[illegible] حال پوچھتے تھے اور اسکے
خوابون کی تعبیرین بیان کرتے تھے اور درماندون کو نجات کی امید دیتے اور اچھی اچھی باتون سے انکے دلکو خوش رکھتے تھے
تمام اہل زندان انکی صحبت سے خوش رہتے اور قیدخانہ کی مصیبت بھول جاتے جب تقدیر الٰہی نے حضرت یوسف کو
قید سے نکالنا چاہا اسکے اسباب مہیا کیے ۔

نقل ہی کہ بادشاہ روم نے ایک رسول مصر کو بھیجا تھا اور مال و جواہر بیشمار اور تھوڑا زہر قاتل اسکو دیا تھا کہ بادشاہ مصر کے
مصاحبون کو مال سے فریفتہ کر کے بادشاہ کو زہر کھلادے چنانچہ اس رسول نے خوان سالار اور شرابدار کو اپنا دوست
بنا کر بعد تاکید اور قسم کے یہ احوال ظاہر کیا شرابدار نے تو انکار کیا اور خوان سالار بوجہ زر کے لالچ سے راہ راست سے
پھرا یہ خبر بادشاہ کو ہوئی لیکن ان دونون مین سے کسی شخص معین پر گناہ ثابت نہوتا تھا اسواسطے بادشاہ نے دونون کو
قیدخانے بھیج دیا یہ دونون جب اس منزل دلگیر مین اسیر اور پا بزنجیر ہوکر پہونچے اور ہمنشینی اس ماہ کنعان کی میسر ہوئی
زلیخا کی مانند اس عبرانی کی غلامی اختیار کر کے مصاحبت بادشاہ کی بھول گئے ان دونون نے مصلحت کی کہ یوسف
ہر ایک محبوس کو خوشخبری دیتا ہی اور ہر ایک کے خواب کی تعبیر کرتا ہی آؤ اسکو امتحان کی کسوٹی مین کسین اگر زر خالص ہو تو
دل و جان سے اسکی خدمت قبول کرین انھون نے دو خواب ان دیکھے تجویز کر کے حضرت صدیق کے حضور مین عرض کی
ایک نے کہا کہ مین کیا دیکھتا ہون کہ بادشاہ کے واسطے شیرۂ انگور نچوڑتا ہون دوسرا بولا کہ میرے سر پر روٹیون کا خوان ہے
اور کوے پیچھے مار کر کھاتے ہین ہمارے تئین اس خواب کی تعبیر فرمائیے ہم تمکو مرد نیک گمان کرتے ہین یوسف نے نصیحت کر
کہا کہ اے یاران زندانی تعبیر تمھارے خواب کی یہ ہی ساقی تو بعد تین دن کے قید سے خلاصی پا کر اپنے درجہ اولی کو پہونچیگا اور

خوان سالار بعد تین دن کے یہان سے نکال کر سولی پر چڑھایا جائیگا اور پرندے ہوا کے اسکے سر کا مغز کھا وینگے جب اُنھون نے یہ بات یوسفؑ سے سنی تو بولے کہ ہمنے تو خواب نہین دیکھے تھے بلکہ بیداری مین تمھارے امتحان کے واسطے یہ چند کلمے بنائے تھے حضرت یوسفؑ نے جواب دیا کہ ہو چکا وہ کام جسمین تم فتوے چاہتے تھے حکم الٰہی تبدیل نہین ہوتا پھر اُس ساقی کو کہا جب تو اپنے منصب پر قائم ہو اور تقرب بادشاہی تجھکو حاصل ہو تو وقت مناسب مین بادشاہ سے عرض کیجیو کہ کئی سال سے ایک غلام عبرانی مظلوم زندان مین محبوس ہے اور دنیا کے فوائد اور لذت سے محروم اور مایوس ساقی نے حضرت یوسفؑ کی بات قبول کی تین دن کے بعد تقدیر نے ایک کو تخت عزاو پر بٹھایا اور دوسرے کو سولی پر لٹکایا اور شیطان نے ساقی کے دل سے ذکر یوسفؑ کا بھلایا لیکن اللہ تعالیٰ کو مدد مانگنا حضرت یوسفؑ کا غیر کو ناپسند آیا اور جبرئیل امین کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ اے یوسف تجھکو مجھ سے شرم نہ آئی کہ تو نے مخلوق سے پناہ چاہی قسم ہے مجھکو اپنی عزت اور جلال کی کہ تیری تنبیہ اور بھی چند سال قید مین رکھونگا القصہ جب مدت محنت کی تمام ہوئی اور مصیبت کے دن انجام پائے بادشاہ مصر ریان بن الولید نے خواب مین دیکھا کہ سات گائین فربہ دریا سے نکلین اور پیچھے اُنکے سات گائین دُبلی پیدا ہوئین اور اُن موٹی گایون کو نگل گئین اور دُبلیون کے پیٹ اُنکے کھانے سے زیادہ نہ ہوئے دبلی ہی رہین پھر سات خوشے سبز دانہ دار دیکھے کہ سات خوشے خشک اُنکو لپٹے یہانتک کہ سبز خوشون نے آخر سبزی کا چھوڑا بادشاہ بیدار ہوکر ملول اور متفکر ہوا تمام ساحرون اور کاہنون کو بلا کر تعبیر پوچھی سبھون نے کہا یہ خواب پریشان ہے اور ہم پریشان خوابون کی تعبیر کے عالم نہین اُن باتون کے سننے کے وقت ساقی کو حضرت یوسفؑ کی باتون اور تعبیرون کا خیال گذرا اور عاجزی معبرون کی دریافت کرکے بادشاہ سے عرض کی کہ ان معبرون کے قول باطل اور انکی بات خرافات ہے بادشاہان اولوالعزم کے خواب بیشک لائق تعبیر کے ہوتے ہین پھر احوال خوان سالار کا اور تعبیر حضرت یوسفؑ کی مفصل بیان کی بادشاہ نے احوال یوسفؑ کا پوچھا ساقی نے کہا قصہ اُنکا طویل ہے مین تفصیل سے واقف نہین مگر اتنا جانتا ہون کہ وہ کریم اور ابراہیمؑ کی اولاد سے ہے اور کمال صورت اور لطف سیرت سے آراستہ ہے اور عزیز بے تمیز نے اپنی عورت کے کہنے سے اُسکو زندان مین بھیجا ہے بادشاہ نے ساقی کو زندان مین بھیجا ساقی نے مضمون خواب بادشاہ کا اور عاجزی معبرون کی بیان کرکے عرض کی کہ تم اُسکی تعبیر کرو جو مین بادشاہ سے عرض کرون اور تمھاری قدر و منزلت حضور مین واضح ہو اور تم اس زندان سے مخلصی پاؤ حضرت یوسفؑ نے زبان الہام ترجمان سے فرمایا کہ سات گائین موٹی اور سات خوشے سبز عبارت سات برس پرنعمت اور زراعت سے ہین کہ مخلوق کو آسودگی اور رفاہیت ہوگی اور سات گائین دُبلی اور سات خوشے سوکھے اشارت ہے طرف سات برسون کی کہ اُنمین تنگی اور عسرت ہوگی اور لوگون کی معیشت کا اسباب تنگ ہوگا اور پھر فرمایا کہ تدبیر اُسکی یہ ہے کہ سات برس کھیتی کرین بڑی محنت سے اور خوشون کو دانون سمیت رکھین مگر تھوڑا بقدر خرچ صرف کرین اور تھوڑا تخم کے واسطے رکھین پھر بعد سات برس قحط کے آسمان سے باران رحمت نازل ہوگا اور خلق کو آسودگی

ہوجائیگی جب ساقی نے زندان سے مراجعت کرکے بادشاہ سے تعبیریان کی بادشاہ نے جانا کہ یہ تعبیر حق ہے اور سوا اُسکے دوسری تعبیر اس خواب کی نہین حضرت یوسفؑ کی مخلصی کا حکم دیا اور حضور مین طلب کیا ساقی نے زندان مین آکر اشتیاق بادشاہ کا واسطے ملاقات اُس سرو دلکش باغ مروت رنبوت کے ظاہر کیا کہ میرے ساتھ بارگاہ مین چلو حضرت یوسفؑ نے قبول نکیا اور کہا کہ پھر جا اور بادشاہ سے پوچھ کہ کیا حال ہے اُن عورتون جنھون نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے جب ساقی نے یہ حال عرض کیا بادشاہ متعجب ہوکر ساقی سے پوچھنے لگا ساقی نے کہا غلام عبرانی ہے نہایت حسین کہ عزیز مصر نے مالک سے خریدا ہے اور تمام کیفیت قید ہونے کی اور عورتون کے ہاتھ کاٹنے کی جو زبانی حضرت یوسفؑ کے سُنی تھی مفصل عرض کی بادشاہ نے صاحب السجن کو بلاکر فرمایا اور سبب اُسکے قید ہونیکا پوچھا صاحب السجن نے کہا کہ عزیز مصر نے اسکو قید کیا ہے اور وہ ہر روز روزہ رکھتا ہے افطار شب کو الوان اُسکے روبرو لیجاتے ہین وہ لقمے تناول کرکے باقی محتاجون کو دیتا ہے بادشاہ نے عزیز مصر کو بلاکر پوچھا اور حقیقت کو پوشیدہ رکھکر کہا کہ مینے اس غلام کو مالک سے خرید کر فرزندی مین رکھا تھا اُس سے خیانت ہوئی اسلئے قید کیا ہے پھر بادشاہ نے ساقی کو بھیجا اور حضرتؑ کو بلایا اُنھون نے پھر انکار کیا اور فرمایا کہ مین جب آؤنگا جو عزیز راضی ہو اور رضامندی اُسکی اُسوقت ہوگی کہ اُن عورتون سے میرا حال پوچھا جائے ساقی نے بادشاہ کو خبر دی بادشاہ زیادہ متعجب ہوا اور ہاتھ کٹی عورتون کو حاضر کروایا اور یوسفؑ و زلیخا کا حال مفصل پوچھا وہ بولین کہ معاذ اللہ ہمنے ہرگز اس سے بدی نہین دیکھی بالکل ہمارا مکر و فریب تھا پھر زلیخا کو بھی بلایا اُسنے بھی اقرار کیا کہ مینے خود اُسکو اپنی طرف بلایا وہ اپنی بات مین سچا ہے حضرت یوسفؑ نے بعد اس تحقیقات کے فرمایا کہ غرض میری یہ تھی کہ عزیز مصر جانے کہ مین نے اُسکی امانت مین خیانت نہین کی ہے جب عصمت اور طہارت حضرت یوسفؑ کی روشن ہوئی تب ایک مقربان درگاہ سے بموجب حکم کے حضرت یوسفؑ کے پاس گیا اور پیغام بادشاہ کا پہونچایا یوسفؑ نے زندانیون کو دعاے خیر کی اور نکلتے وقت زندان کے دروازہ پر لکھا هٰذَا قَبْرُ الْاَحْيَاءِ وَبَيْتُ الْاَحْزَانِ وَشَمَاتَةُ الْاَعْدَاءِ یعنی یہ قبر ہے زندون کی اور گھر ہے غمون کا اور دشمنون کے خوش ہونے کا بعد اُسکے غسل اور حمام کرکے لباس فاخرہ پہن کر بادشاہ کے خاص گھوڑے پر سوار ہوکر متوجہ بارگاہ کے ہوئے جب آنکھ بادشاہ اور ارکان دولت کی یوسفؑ پر پڑی بے اختیار ہوکر بولے کہ یہ روح مصور ہے یا فرشتہ مجسم یا جنس بنی آدم ہے کہ کسی نے ایسا نہ دیکھا نہ سُنا بادشاہ نے مکان مناسب مین حضرت یوسفؑ کو بٹھلایا اور واسطے دریافت کرنے مکرمت اور بزرگی کے امتحان مین کوشش کی اُنکو تئین جمیع کمالات سے آراستہ پایا پھر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ میرے خواب کی تعبیر اپنی زبان سے میرے سامنے فرماؤ حضرت یوسفؑ نے فرمایا اگر رخصت ہو تو اول بادشاہ کے خواب مفصل بیان کرون بعد اُسکے تعبیر مین مشغول ہون بادشاہ کو یہ بات مطبوع پڑی حضرت یوسفؑ نے فرمایا کہ بادشاہ نے یون خواب مین دیکھا کہ سات گاؤ فربہ سفید پست سینہ چشم

بز رنگ سبنک و ابنان نیل کے کنارہ ظاہر ہوئین چنانچہ انکے حسن و طراوت سے بادشاہ کو تعجب ہوا اس عرصہ مین
ل کا پانی یہانتک کم ہوا کہ سوا سے کیچڑ کے کچھ نرہا اور اس کیچڑ مین سے سات گائین کہ جنکا پیٹ پیٹھ سے
ا تھا نکلین اور دونون آپسمین ملین آخر دُبلی گایون نے موٹیون پر غلبہ کیا انکی ہڈیان توڑین گوشت پوست
ن سب کہا لیکن بادشاہ انکو تعجب سے دیکھتا تھا کہ اس عرصے مین سات خوشے سبز اور سات خوشے خشک و سیاہ
یک ہی جگہ سے نکلے ہین اور جڑ سبکی پانی اور مٹی مین مستحکم ہے بادشاہ فکر کرتا ہے کہ مقام تو سبکا ایک ہی ہے طراوت اور
سبزی انکی اور سیاہی اور خشکی انکی کیون ہے اس عرصہ مین ہوا چلی اور خوشے سوکھے اور سبز آپسمین ملے کہ سبزی کا
ر مطلق نرہا بادشاہ نے کہا واللہ اگرچہ نشان اور حال اس خواب کا عجب ہے لیکن کہنا تیرا کہ کم و کاست عجب تعبیر ہے
ب اسکا بندوبست اور تدبیر کیا ہے حضرت یوسف نے فرمایا کہ تمام ملک کے عاملون کو حکم دو جو مصر کے سب
دہقانون کو واسطے زراعت کی نہایت کے تاکید کرین اگر سستی ہوگی تو ضرر عظیم ہوگا اور حکم ناطق ہو کہ جسقدر
سات برس کی زراعت مین پیدا ہو بقدر قوت لایموت کے خرچ مین لاوین اور باقی غلہ مع خوشون کے انبار کرین
ب ریان ان باتون کے سننے سے نہایت متردد ہو کر بولا کہ یہ امر خطیر کس شخص کی کف کفایت مین رکھون اور
کون ہے جو اس مہم عظیم کا عہدہ برآ ہوگا حضرت یوسف نے فرمایا کہ یہ امر عظیم میرے سپرد کیجیے مین حفیظ علیم ہون
لی عہدہ برائی کرونگا بادشاہ نے نہایت خوشی سے قبول کیا اور خلعت گرانمایہ اور کمر بند مرصع عنایت کرکے
تمام خزاین ملک پر انکو متصرف فرمایا اور بعد وفات ہونے عزیز مصر کے وکیل مطلق اور مختار کل اور مدار المہام
ہوئے القصہ حضرت نے ایک مکان وسیع کہ ہوا اسکی معتدل اور زمین نرم تھی تلاش کیا اور ایک
ور ایک عمارت عالی رفیع القدر بنا سد سکندری کی بنیاد ڈالی اور امینان کارگذار معین کیے اور تمام محصول قلیل و کثیر
عمارت مین سات برس تک جمع کیا جب ایام فراخی کے گذرے اور اوقات قحط سالی اور تنگی کی آئی کہتے ہین کہ
ب اول اثر بھوکھ کا بادشاہ پر ظاہر ہوا کہ اسی رات کو پکارا کہ یا یوسف الجوع الجوع اور حضرت یوسف وہ
ک بار بادشاہ اور نوکرون کو طعام کھلاتے تھے اور آپ پیٹ بھر نکھاتے تھے جو بھوکون کو نہ بھولین اور
ت مین قحط کی آگ ایسی روشن ہوئی کہ دھوان اسکا فلک سے گذرا اور خاص و عام غنی و فقیر سب بیچارے اور لاغر ہو گئے
القصہ خلائق نے سال اول جو محصول زراعت کا جمع کر رکھا تھا اپنے اہل و عیال پر نفقہ کیا دوسرے سال نقد سونا
چاندی روپیہ اشرفی بیچا تیسرے سال زیور و فروش اور بہاسن غلہ کی قیمت مین دیے چوتھے سال غلام اور لونڈیان
بیچ کر غلہ لیا پانچوین سال زمین اور حویلی دیکر جان بچائی چھٹے برس زن و فرزند کی تعین کہ بیٹے وہل اور بیٹیان
تھے بیچ کر جو اور گیہون خریدے ساتوین برس سب نے اپنے نفوس نفیسہ کو مانند مال کے یوسف کے ہاتھ بیچکر
خط غلامی لکھ دیا جب مدت قحط کی گذری اور غلہ نے ارزانی شروع کی حضرت یوسف نے بادشاہ سے کہا

اب اسقدر گنج اور خزانے مہیا اور آمادہ ہوے ہین کہ ملوک قدیم کی خزانون مین اسکا دسوان حصّہ بھی نہین اور رعیت نے بھی قحط سے خلاصی پائی اب صلاح دولت یہ ہی کہ آپ مصر کے لوگون کو کہ ذلت بندگی اور رقیت مین گرفتار ہین آزاد کیا چاہیے اور اُنکی خاطر غمگین کو شاد کہ آثار احسان کے صفحۂ زمین پر قیامت تک باقی رہینگے بادشاہ نے کہا

بیت سپردم بتو مایۂ خویش را، تو دانی حساب کم و بیش را، جو تیری رضا کا تابع ہون اور تیری خواہش کا بندہ ہون حضرت یوسف نے تمام اہل مصر کے تئین جو حلقۂ یوسفؑ کی بندگی کا کان مین رکھتے تھے آزاد کر کے زمین در حویلی اور باندی غلام اور لونڈی اپنی طرف سے علاوہ انکو کچھ دیکر اپنے احسان کا غلام بنا رکھا ابیات

وزیر کو اپنی نیکو روش | اگرچہ ہو وہ عالم کی یون

تو ہودی اگر نیک بخت کا وزیر	تو اس بادشاہی سے آوے نقص	لگا ہی وہ تخت اور ملک گنج	ہی بخت ہمیرہ اور رعیت ہی رنج
سبھی زیب اس ملک کا ہووے کم	تمامی رعیت ہو درہم بہم	پریشان ہو اس شاہ کا روزگار	کہ ظالم ہو جس شاہ کا پیشکار

بیان حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون کے آنے کا مصر مین اور حوادث نادر کے ظاہر ہونے کا

جب قحط عام ہوا اور ظہور اثر گرانی کا تا بعراق شام ہوا اور کرام و لیام کے معاش مین خلل تمام ہوا اور ایک طائفہ اہل کنعان کا غلبۂ آتش جوع سے بے صبر ہو کر مصر کے جانے کو تیار ہوا حضرت یوسفؑ کے بھائی بھی حضرت یعقوبؑ کی حضور مین آنکر بیقراری اپنے اطفال کی اور لاچاری اہل و عیال کی عرض کرنے لگی اور اُن دنون مین حضرت یعقوبؑ فرزندون سے علحدہ ایک گھر تنگ و تاریک مین رہتے تھے اور اُسکا نام بیت الاحزان کہا تھا جب پریشانی فرزندون کی دیکھی تو زخم اُنکا تازہ اور الم بے اندازہ ہوا بیٹون سے پوچھا کہ تمھارے رنج کی کیا دوا ہی عرض کی کہ عزیز مصر نے امسال انبار غلہ کا کھولا ہی اور ترازو انصاف کی ہاتھ مین لی ہی جو کوئی کچھ متاع لیجاتا ہی اُسکے عوض مین کچھ انتفاع لی آتا ہی اگر حکم ہو تو اُسکے حضور مین جاوین اور کچھ پونجی کم بہا جو موجود ہی لیجاوین اور اس عیال جان بلب رسیدہ کی روح تن مین اور قوت بدن مین پہونچاوین حضرت یعقوبؑ نے رخصت دی اور سوا ابن یامین کے جو حضرت یوسفؑ کے حقیقی بھائی تھے سبکو ایک ایک شتر دیکر روانہ کیا یہ سب بعد قطع مسافت کے مصر مین پہونچے ایک روز جو اکابر اور اعیان ملک کے حضرت یوسفؑ کی مجلس مین حاضر تھے بھائیون نے بھی اُنکی دست بوسی اور سعادت حاصل کی اہل مصر نے جو ان دسون بھائیون کو اس صورت بدیع اور شکل عجیب مین دیکھا حیران ہوے کہتے ہین کہ اُس روز حضرت یوسف سریر عظمت اور مسند عزت پر بیٹھے تھے اور مانند بادشاہون کے لباس فاخرہ پہنے تھے اور طوق طلائی گردن مبارک مین ڈالا تھا بھائیون نے بسبب طول ایام کے اور تبدیل لباس سلاطین نام کی انکو نہ پہچانا اور کمال تعظیم سے آگے

پڑھکر زبان عبرانی مین تحیت مسلمانی کے بجالائے حضرت نے بھی اسی زبان مین جواب دیکر صورت شمائل
وحرکات وسکنات سے پہچانا اور پوچھا کہ تم کہان کے رہنے والے ہو اور اس ملک مین کیونکر آئے ہو
بولے کہ ہم بادیہ نشین ہین ملک شام سے ہین زمانہ کا جور وجفا دیکھکر تیرے بذل و احسان کا آوازہ سنکر اس ملک مین
آئے ہین حضرت یوسفؑ نے فرمایا شاید جاسوس ہو کہ ہمارے لشکر کا شمار وسامان دریافت کرکے والی روم و
شام کو خبر دیکر انکو ہماری لڑائی کے واسطے مستعد کرو اونھون نے بالاتفاق کہا کہ معاذ اللہ ہم جاسوس نہین
ہم پیغمبر زادے ہین اور ہم گوہر پاک ہین اور ہمارے باپ دادے منازل شناس افلاک ہین اور وعدہ حضرت
اسمٰعیل ذبیح اللہ کی اور معجزہ ذبیح اللہ کا اور کرامات خلیل اللہ کی آپ کے سمع مبارک مین پہونچی ہوگی آپ کے کرم اور شنودہ عطا کے
اس قحط سالی مین ادھر کو آئے ہین کہ آپ کی خوان لطافت سے حظ جمیل اور فائدہ جزیل اٹھاوین حضرت صدیق
پوچھا کہ تمھارا باپ زندہ ہے جواب دیا کہ ابھی تو قید حیات مین ہین حضرت یوسف نے فرمایا کہ کیسا شخص ہے اور اب
کیا کام کرتا ہے اور کس طور پر روزگار گذارتا ہے اور تم کتنے بھائی ہو کہا کہ باپ ہمارا مرد پیغمبر اللہ نسل ابراہیم خلیل اللہ
سے اور لقب اسکا اسرائیل اللہ ہے اور خلعت نبوت سے سرفراز ہے اور سوائے جہان آفرین کی محبت غیر سے اسکو انقطاع ہے
اور ہم بارہ بھائی تھے انمین سے ایک بھائی جو صورت مین بہتر اور نبوت کے لائق تھا ایکدن ہماری صحبت مین جنگل
کے تماشے کو آیا تھا اور بقضرورت ہم سے غائب ہوا بھیڑیا اسکو لے گیا جب خبر باپ کو پہونچی راضی برضا ہوکر
گوشہ گیری اختیار کی اور اُسکے حقیقی بھائی کو اپنے حضور مین رکھکر اُسکے غم کی تسلی اُس سے کرتے ہین حضرت یوسف
نے کہا کہ اس ولایت مین کوئی ہے تمھارے صدق مقال پر گواہی دیوے اور صحت حسب و نسب تمھاری بیان کرے
روبیل نے کہا کہ ہم زمین شام مین ساتھ امانت اور اسلام کے موصوف ہین اور حسب و نسب سے معروف حضرت
یوسف نے فرمایا کہ جبتک ہمکو واضح نہو کہ تمھاری غرض اس ملک کے آنے سے تجارت ہے یا فتنہ انگیزی اور شرارت ہے
تبتک ہم اعتبار نکرینگے مصلحت یہی ہے کہ جب تم یہان سے عزم مراجعت کا کرو ایک بھائی کو ہمارے ظل عنایت مین
چھوڑ جاؤ اور اپنے چھوٹے بھائی کو ہمراہ لاؤ جو تمھاری بات کا صدق ہمپر ظاہر ہو بھائیون نے یہ بات قبول کی اور
حضرت یوسف نے انکو ایک مکان لائق مین اُتارا اور اعزاز و اکرام مین نہایت مبالغہ کیا اور اولاد یعقوب جب دوسرے
دن واسطے خریدنے غلہ کے آئی یوسف نے پوچھا کہ پونجی تمھاری کیا ہے اُنھون نے جو کچھ لائے تھے ظاہر کیا حضرت
یوسف نے کہا ہر چند کہ پونجی تمھاری لائق خزانے کے نہین ہے لیکن تم بازار مین قیمت کرو ہم اُس سے دو چند کا
غلہ تمکو دیوینگے اُنکے تمام پونجی دو سو دینار کی ہوئی حضرت یوسف نے ہر ایک بھائی کو ایک ایک اونٹ گیہون کا
بھر دیا اور زیادہ قیمت اُنکو معاف کی بھائیون نے قرعہ ڈالا اور شمعون کو وہان چھوڑا حضرت یوسف نے رخصت کرتے وقت
کہا اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو لاؤ گے تو اُسکو بھی ایک خروار گیہون کا دونگا نہین تو تمکو کچھ نہ دونگا کہا کہ ہم باپ

مانگینگے اگر وہ حکم کرینگے تو ہمراہ لاوینگے کہتے ہین کہ حضرت یوسف نے کارندون سے کہا کہ سامان انکا خفیہ اونکے
اونٹون مین رکھدو اور سبب اسکا یہ تھا کہ حضرت یوسف کو انکی امانت پر اعتماد تھا کہ جب وطن مین پہونچکر سامان کھولینگے
تو گمان کرینگے کہ شاید کارپردازون نے بھول کر سامان رکھا ہے پس بسبب دینداری کے امانت رد کرنیکو ضرور آوینگے
جب اولاد یعقوب کنعان مین پہونچے حضرت یعقوب سے عرض کی کہ حضور کی دعا کی برکت سے عزیز مصر نے ہماری بہت
عزت وحرمت کی اور ضیافت ومہمان نوازی مین قصور نکیا جب شمعون کو درمیان مین ندیکھا کیفیت واقعہ کی پوچھی
انھون نے بے کم وکاست عرض کی جب اسباب کھولا تو پونجی اپنی جیسا پائی باپ سے عرض کی کہ ہمنے حضور مین خلاف عرض نہین کیا
عزیز مصر کے مکارم اخلاق اور احسان کو غور کرو کہ ہماری پونجی پھیردی حضرت یعقوب نے عزیز مصر کو دعا خیر دی لیکن شمعون
کے نہ آنے سے آزردہ خاطر تھے بیٹون نے عرض کی کہ آپ تشویش نفرمایئے شمعون کو ابن یامین کے لانے کے عوض مین
رکھا ہے اب ہم اسکو لیجاوینگے اور بخوبی اسکی حفاظت کرینگے اور ایک شتر وار گیہون انکا زیادہ لینگے والا عزیز مصر ہمسکو
گیہون دیدیگا حضرت یعقوب نے فرمایا کہ تمھارے قول کا کیا اعتبار کرون یوسف کے حق مین بھی تم نے زیادہ تاکید کی تھی
جب بیٹون نے نہایت عاجزی کی تب فرمایا کہ تم اپنے وعدے کو قسم سے مؤکد کرو اور عہد مستحکم کرو بیٹون نے
قسم کھائی اور کہا کہ حتی المقدور ہم قصور نکرینگے حضرت یعقوب نے انکی قسم قبول کی اور کہا کہ خدا بہتر ہے
حافظ اور ارحم الراحمین ہے بیٹا اور بوقت روانگی کے حضرت یعقوب نے جب اولاد کو دیکھا کہ ہر ایک بلند بالا
اور خوبصورت اور اعضا ایسے متناسب رکھتا ہے احتیاطاً بخیال چشم بد کے انکو فرمایا کہ بوقت داخل ہونے
شہر مصر کے سب ایک دروازہ سے مت جائیو بلکہ ہر دروازہ سے متفرق ہوکے شہر مین داخل ہوجیو
نقل ہے کہ اولاد یعقوب نے بوقت رخصت کے حضرت سے ایک خط کی درخواست کی کہ عزیز مصر کے نام لکھدین حضرت
یعقوب نے ایک خط لکھا اور ایک دستار کہ حضرت ابراہیم سے بطریق ارث کے پہونچی تھی بطریق ہدیہ کے خط کے ساتھ
بھیجی جب یہ لوگ مصر کو پہونچے اور بموجب وصیت حضرت یعقوب کی متفرق دروازون سے داخل ہوکر شمعون کا
بھائیون سے ملین آپس مین شمعون نے بعد ضیافت کے الطاف وعنایات عزیز مصر کی بیان کرنا شروع کی تمام رات
اسی لطافت کی باتون مین کٹی جب صبح ہوئی تو گیارہ بھائی عزیز مصر کی دربار مین گئے اور حضرت یوسف کو خبر
ہوئی کہ وہ عبرانی بھائی آئے ہین اور حضرت یعقوب کا تحفہ لائے ہین بیت شادی سے ہوا آتش رخ انگار چون گل ہو بہار مین گلشن
فرمایا کہ انکو کمال حرمت اور عزت سے بٹھاؤ پھر حضرت صدیق نے حضرت یعقوب کا حال پوچھا بھائیون نے کہا پہلے تو تسلی
صرف ابن یامین کی ہی کرتے تھے اور فرزند مفقود الخبر کی رنج کی تسلی اوسکے جمال سے فرماتے تھے اب معلوم
نہین کہ کیا حال ہوگا بعد اسکے دستار ابراہیم اور مکتوب یعقوب عزیز محبوب کا نظر مین گذرا تا حضرت یوسف
نہایت خوش ہوئے اور اس تبرک کے پہونچنے کو مقدمہ السعادت رسالت کا سمجھا جب خط کھولا تو لکھا تھا

اور خوان بیٹھا ہوئے حضرت یوسفؑ نے پردے مین تشریف لیجا کر حکم دیا کہ ایک خوان پر دو دو بھائی بیٹھین اور
ایک خوان ابن یامین کے آگے رکھا ابن یامین نے جو اپنے تئین اکیلا دیکھا اپنے حقیقی بھائی کو یاد کر کر آبدیدہ
ہوئے حضرت یوسفؑ نے جو پردے کے پیچھے سے یہ حال دیکھا شفقت برادری سے بیتاب ہو کر انکو اندر
بلا کر اپنے ساتھ بٹھلایا اور فرمایا کہ ای ابن یامین بجاے یوسف گم گشتہ کے شرطین برادری کی مین بجا لاؤنگا ابن یامین نے
کہا ہر چند کہ مرتبہ حضور کے برادری کا عالی ہے لیکن اگر عزیز کے تئین نسبت ابراہیمی ہوتی تو حضرت سے ملتی حضرت یوسفؑ کو
اس بات کے سننے کی تاب نہ تھی اور نقاب اٹھا کر فرمایا کہ مین ہون یوسف گم گشتہ تیرا بھائی لیکن اس راز کو
بھائیون سے چھپائیو جب تک وے اپنے گناہون کا اقرار نکرین اور عذر سے پیش نہ آوین تبتک ظاہر مت کیجیو ابن یامین نے
کہا کہ اب تو مصر سے باہر نجاؤنگا اور تیری جدائی سے راضی نہونگا حضرت یوسفؑ نے کہا کہ مین اس مقدمہ مین فکر صواب
اندیشہ کرونگا پھر وہلاں سے نکلکر انکے اونٹ غلے سے بھر کر تیار کروا کے اور ہر ایک کو خلعت مناسب حال انکو
عنایت کر کے رخصت کیا اور ایک خواص محرم راز سے فرمایا کہ پیمانہ خاص بادشاہ کا جو جواہر سے مرصع ہے
ابن یامین کے بار مین رکھ دو جب بھائی روانہ ہوئے تو ایک جماعت کو انکے پیچھے بھیجا اور منادی کی کہ اے
اہل قافلہ تم چور ہو بھائی حیران ہوئے اور کہا کہ ہم سے کیا چاہتے ہو بولے کہ بادشاہ کا پیمانہ مرصع چوری گیا ہے
جو کوئی اسکو لاویگا ایک شتر گیہون کا انعام ملیگا بھائیون نے قسم کھائی کہ باللہ ہم اس ملک مین فساد کرنے کو نہین آئے
اپنے اونٹون کے منھ بھی باندھتے ہین جو کسیکے کھیت اور درخت کو نکھاوین ہم اس امر ناشائستہ کی نسبت جو
کیا کرتے ہو ان لوگون نے کہا جسکے اونٹ مین پیمانہ نکلے اسکی کیا سزا ہے وہ بولے کہ سزا یہ ہے کہ وہ خیانتکار
غلام صاحب مال کا ہو کاتب مصریون نے تلاشی بوجھون کی شروع کی اول اور بھائیون کے بوجھ دیکھے بعد اسکے
ابن یامین کے بوجھ مین صاع مرصع نکلا یہ سب شرمندگی سے سرنگون ہو کے پھر ابن یامین سے کہا کہ تیرا باپ خدا کا
امین ہے اور آسمانیون کا ہمنشین تجھ کو شرم نہ آئی کہ تو نے دامن عصمت کو اس خیانت سے ملوث کیا ہر چند ابن یامین
قسم کھا کر کہتے تھے کہ مین مطلق نہین واقف کہ کسنے رکھا وہ بولے اگر تو نے یہ کام نہین کیا تو تیرے سامان مین کیونکر
نکلا ابن یامین نے کہا کہ یہ صاع میرے سامان مین اسنے رکھا ہے جسنے تمہارے اونٹون مین تمہاری پونجی
چھپا کر رکھی تھی روبیل نے کہا سچ ہے معلوم نہین کہ عزیز مصر کو اس پردے مین کیا شعبدہ بازی منظور ہے کارندے حضرت
یوسفؑ کے ابن یامین کو پکڑ کر حضور مین لے چلے بھائی بھی ناچاری بہر کر حضرت یوسفؑ کی مجلس مین حاضر ہوئے اور بولے
کہ اسنے اگر چوری کی تو اسکے بھائی نے بھی پہلے چوری کی تھی اسبات کے سنتے ہی حضرت یوسفؑ نے غضبناک ہو کر
انکے سیاست کو حکم دیا بھائیون نے بھی یہ حال دیکھکر جان شیرین سے ہاتھ دھو کر تلوارین ہاتھ مین لین اور
شمعون نے آگے بڑھ کر کہا کہ اے بادشاہ ابھی ایک نعرہ مارونگا کہ تمام شہر کی عورات حاملہ اپنا حمل وضع کرینگی

اور یہودا نے کہا کہ اپنے پنجۂ قدرت سے شیر کا پوست پھاڑ ڈالونگا اور ہاتھی کے دانت اکھاڑ ڈالونگا حضرت یوسفؑ نے
جو بھائیوں کا غضب دیکھا اپنے بیٹے کو جسکا نام افراہیم تھا فرمایا کہ یہودا اور شمعون کے پیچھے جاکر اپنا ہاتھ اونکے
پیٹھ پر مل دے اسواسطے کہ حضرت صدیقؑ کو معلوم تھا کہ جو کوئی آل یعقوبؑ میں سے غضب میں آوے اور کوئی شخص
اُنکے خاندان کا اُسکے پیٹھ پر ہاتھ پھیرے تو فی الفور اُنکے غضب کا شعلہ بجھ جاتا ہے جب افراہیم نے ہاتھ پھیرا اور اُنکا غصہ
یکبارگی کم ہوا حضرت یوسفؑ کے آدمیوں نے اُن سبکو گھیر کر پکڑ لیا وہ بولے کہ واللہ یہاں کوئی آل یعقوبؑ میں سے
ہے اور اس بھید کا واقف کار ہے جو ہمارا غصہ یکبارگی رفع ہوگیا یہودا نے بڑھ کر عرض کی کہ اے عزیز ہمارا باپ پیر ضعیف
ہے اور ہمنے اُس سے عہد کیا ہے کہ تیرے بیٹے کو تجھ تک سلامت پہونچا دینگے اب اگر ہم بغیر اُسکے اُنکے حضور میں جاوینگے
تو کس آنکھ سے اونکے سامنے دیکھینگے مہربانی فرما اور ہم میں سے ایک کو اُسکے عوض لے ہم حق
نمکی بجالاوینگے حضرت یوسفؑ نے کہا تمنے مجھ میں کیا ناراستی دیکھی ہے کہ مجھپر ایسا گمان بد کرتے ہو کہ میں آزاد کو
بندگی میں رکھوں اور بیگناہ کو دوسرے کی علت گناہ میں ٹھہراؤں بلکہ میں نے موافق شریعت انبیا کے کیا ہے کہ گنہگار کو
لیا ہوں اور تمہارے گناہ معاف کیا ہوں بعد اُسکے وہ بیعنامہ مالک کا اُنکو دیکر کہا کہ یہ خط عبرانی ہے اہل مصر اسکو نہیں
پڑھ سکتے ہیں تم مہربانی کرکے اسکو پڑھ دو بھائیوں نے جو اس کاغذ کو دیکھا تو نامۂ اعمال اپنا نظر آیا نہایت شرمندہ و
حیران ہوئے کہ عزیز مصر کے ہاتھ کیونکر لگا شمعون نے سر جھکا لیا اور شرم کے مارے کچھ جواب نہ دیا القصہ
جب اولاد یعقوب ابن یامین سے نا امید ہوئی اور ارادہ کنعان کا کیا یہودا نے حضرت یعقوبؑ سے قول و قرار مستحکم کیا تھا
کہ میں تو ہرگز نجاؤنگا جبتک باپ اجازت دے یا خدا میرے حق میں حکم فرماوے بھائی غمگین اور ملول رنجور
ہوکر کنعان میں پہونچے اور حضرت یعقوبؑ سے سب احوال مفصل عرض کیا حضرت یعقوبؑ کا غم تازہ ہوا اور
درد فراق دو فرزندوں کا دلپر بے اندازہ ہوا اور اتنا روئے کہ چشم جہان بین زیور نور سے معطل ہوگئیں

فصل جب ایک مدت ابن یامین کی جدائی میں گذری حضرت یعقوبؑ نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھنا چاہا
قارص بن یہودا کو طلب کیا کہ ایک نامہ لکھے مضمون اسکا یہ کہ عزیز مصر معلوم فرماوے کہ اللہ تعالی نے انبیاؤں پر
بلائیں نازل کیں اور اُنکی تحقیق طرح طرح کے عذاب سے آزمایش کی انمیں سے ایک یہ کہ میرے دادا ابراہیمؑ کو ہاتھ پاؤں
باندھکر آگ میں پھینکا اور اُسنے صبر کیا اسواسطے اُس نار کو گلزار کیا اور میرے چچا اسماعیلؑ کے گلے پر چھری رکھی اور
میں ایک فرزند دلبند رکھتا تھا کہ وہ میری قوت قلب و قرۃ العین تھا بھائی اُسکے اُسکو جنگل میں لیگئے اور پیراہن خون آلود
اُسکا مجھکو لاکر دکھایا کہ اُسکو بھیڑیے نے کھایا اور ایک فرزند دوسرا رکھتا تھا کہ اُس گم گشتہ کا حقیقی بھائی تھا اُسکے
دیدار سے دلکو تسلی کرتا تھا اب اُسکو بھائی خبر لائے کہ اُسکو امیر مصر نے بعلت دزدی محبوس کیا ہے یہ سب جانتے ہیں کہ اہلبیت نبوت کو
چوری سے نسبت نہیں ہے اب تجھسے امید ہے کہ اُس فرزند محبوس کو باپ کے پاس بھیجدے اور اس پیر محنت رسیدہ کو اہل اندیشہ سے چھڑا دے

بسبب سعادت ابدی کا تجھکو ہوگا اور اوقات اجابت مین دعاے خیر سے تیری مددگاری کرونگا اور اگر اس حکم کے خلاف کریگا
تو یقین جان کہ ایسی دعاے بد کرونگا کہ اسکا اثر تیری نسل پشت تلک باقی رہیگا اور کوئی اسکو دفع نہ کر سکیگا قاصد
یہ خط لے مصر کو روانہ ہوئے اور چند روز مین مصر کو پہونچا وقت مناسب مین حضرت یوسف کی مجلس مین تشریف لیگئے
اور وہ نامہ حضور مین یوسف کے گذرانا حضرت یوسف ع نے خط کو پڑھکر قطرات آنسوؤن کی آنکھون سے برسائے
اور جواب نامہ پدر بزرگوار کا لکھا مضمون اسکا یہ کہ مکاتبہ شریف کو کہ نہایت حزن و اندوہ سے لکھا تھا شرف ورود
پایا اور محبت سے آپ کے عظام کے اور بعد فرقت سے اولاد کرام کے واقف ہوا اور علاج اور درمان سوا
صبر کے نہین صبر فرمائیے جیسا کہ انھون نے صبر کیا اپنے مطلب کو پہونچ گئے جیسے وہ اپنے مطلب کو پہونچے والسلام جب
خط سے فارغ ہوئے قاصد کو خلعت فاخرہ اور انعام متکاثرہ دیکر رخصت کیا قاصد مانند فارس کی رفتار کر
کنعان مین پہونچا اور جواب مکتوب کا حضور مین گذرانا حضرت یعقوب نے مضمون خط کا سنکر فرمایا کہ یہ بات مانند کلام
انبیا کی معلوم ہوتی ہے اور بیٹون سے کہا کہ جلد مصر کو جاؤ اور دونون بھائیون کی تلاش کرو اور خدا کی رحمت سے نا امید ہوؤ مگر
دل کی ہوا اس خط سے میرے دل مجروح کو پہونچی ہے بھائیون نے تیاری کی اور پونجی کم قیمت جو میسر ہوئی لیکے روانہ
ہوئے اور چند روز مین مصر کو پہونچے اور حضرت یوسف کے حضور مین جاکر نہایت عاجزی اور نیازمندی سے
عرض کی کہ اے عزیز آل یعقوب گرفتار رنج و تعب ہین اگرچہ پونجی کم قیمت ہماری قبول کرو اور کچھ زیادہ اپنی طرف سے
تصدق کرے تو خدا تصدق کرنے والون کو جزا دیتا ہے حضرت یوسف نے جو یہ بات رقت آمیز بھائیون کی سنی
بیطاقت ہوگئے اور اپنے دل مین کہا کہ مین تو اپنا زر و نعمت مین آسودہ اور اہل بیت میرے محنت رنج سے فرسودہ
یہ بات مروت اور فتوت سے بعید ہے تب نقاب چہرے سے اٹھایا اور فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو کہ کیا معاملہ کیا تھے
یوسف سے اور اسکے بھائی سے بھائیون کی نظر اس جمال پر پڑی اور بدیدۂ غور نگاہ کی تب بولے کیا تو یوسف ہے
فرمایا ہان مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہے جب بھائیون نے یہ الطاف اور احسان دیکھے بولے کہ واللہ خدا تعالیٰ
نے ہم جفاکارون پر تجھکو برگزیدہ کیا حضرت یوسف نے انکے سب کامون کو نابود جانا اور خطائین انکی معاف کین
اور انکے گناہون کی معافی اللہ سے مانگی اور پھر احوال اس مقیم بیت الحزن کا یعنی یعقوب نبی الرحمن کا پوچھا
جب حقیقت مفصل دریافت ہوئی تب بھائیون سے فرمایا کہ علی الصباح پیراہن میرا کہ وسیلہ ہے شفاے رنجوری کا
اور باعث ہے نجات مہجورون کا جلد لیجاؤ اور باپ کے منھ پر ڈالو تاکہ آنکھین انکی روشن ہون یہودا نے کہا کہ یہ خدمت
مجھکو ملے کہ پہلے اول پیراہن تمہارا خون آلودہ باپ کے پاس لیجا کر انکے دلکو آزردہ کیا تھا شاید اس خدمت کی برکت سے مجھ سے راضی ہون

بیان یہودا کے کنعان کو جانے اور حضرت یعقوب کو غم سے چھڑانے اور اسکو مصر مین لانیکا

جب صبح ہوئی تو یہودا نے پیراہن لیکر دروازہ مصر سے پاؤن باہر رکھا اور شہر کے دروازے کے باہر بموجب وصیت

حضرت کے پیراہن جھٹکا اللہ تعالے نے باد صبا کے تئین حکم دیا کہ بو پیراہن کی ایکدم مین مصر سے کنعان کو پہونچاوے
حضرت یعقوب کے دماغ پر جو وہ خوشبوے حیات بخش پہونچی فی الفور اپنے پوتون سے فرمایا کہ اے عزیزو اگر میرے تئین
دیوانہ پن کی نسبت نکرو تو مین کہون کہ اس باد صبا سے یوسف کے پیراہن کی خوشبو میرے دماغ جان مین پہونچی ہے
اور مجھے باغ جمال سے بوے وصال آتی ہے پوتے بولے کہ اے دادا تو یوسف کے عشق مین دیوانہ ہے اسواسطے
ایسی باتین کیا کرتا ہے ابیات تیرے دماغ مین یوسف کی کچھ نہین ہے نسیم ؛ ولیک یون ہی تیرا دل ہے اور ضلال مستدیم ؛
جدا جانے کہ یوسف کا ہے کیا حال ؛ تو پیچھا کھوتا ہے ہر گھڑی فال ؛ چند روز گذرے یہودا ناگاہ آن پہونچا اور بعد خوشخبری
زندگانی یوسف کے پیراہن کو کھولکر باپ کے چہرہ مبارک پر ڈالا فی الحال حضرت یعقوب کی آنکھون مین بینائی آئی اور
کھلا کھلی مین طراوت آئی اور دل ضعیف کو قوت پہونچی یہودا سے پوچھا کہ یوسف کو کس حال مین چھوڑا تو نے کہا تمام ملک
مشغول اور تمام خلق پر حاکم ہے پھر فرمایا کہ ملک اور حکومت سے نہین پوچھتا ہون اسکو کس دین اور مذہب مین پایا تو نے
کہا دولت ابراہیم پر مقیم اور مذہب اسرائیل پر مستقیم ہے کہا کہ اے فرزند جیسا کہ میری خاطر کو خوش کیا تو نے اور میرے
دلکو بند غم سے آزاد کیا تو نے حق سبحانہ تعالی سختی موت کی تجھپر آسان کرے دوسرے دن حضرت یوسف ع
کے قاصد پہونچے اور ایک سو اونٹ کوہ پیکر صبا کردار اور بیش گھوڑے تازی تیز رفتار حضرت یعقوب کے حضور مین
گذرانے حضرت یعقوب نے تین روز ترتیب اسباب کا کرکے چوتھے دن مع اتباع و اشیاع متوجہ مصر کے ہوے اہل کنعان
جو سالہا سال سے تربیت کیے ہوے خوان یعقوب کے تھے جب جدائی سے اس جناب کے مایوس ہوے
تو گھوڑے کے قدم پر لوٹتے تھے اور اپنا منہ ہودج شریف سے مل مل کر روتے تھے حضرت اسرائیل نے انکے
لئے حق مین دعاے فراغت معیشت اور خاتمہ بالخیر کی مانگی کر رخصت کیا حضرت یوسف نے کنعان سے مصر تک
ہر ایک منزل مین سامان ضیافت کا مہیا کیا اور خوان نعمت تیار رکھا جب نزدیک مصر کے پہونچے یہودا نے
خازن کے تئین واسطے بشارت وصول یعقوب علیہ السلام کے آگے بھیجا یوسف نے ملک ریان سے اجازت لی کہ مع
بھائیون مصر سے حضرت یعقوب کے استقبال کو جاوین ملک ریان نے کہا کہ مین بھی چلونگا اور اس سعادت کی نہایت
مین شریک ہونگا دوسرے دن بادشاہ نے حکم دیا کہ علماے دولت اور امراے مملکت سب شہر سے باہر آوین
یوسف کمال حشمت سے واسطے استقبال کے باہر نکلے حضرت یعقوب کی نظر اس گروہ پر پڑی تو یہودا سے
پوچھا شاید ریان بن ولید بادشاہ مصر ہے جو نمود ہوا اسنے عرض کی نہین بلکہ فرزند سعادتمند تمہارا یوسف عزیز مصر
کہ حضور کے استقبال کو آیا ہے حضرت یعقوب گھوڑے سے اترے اور یہودا کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر روانہ ہوے
جب حضرت یوسف کی نظر یہودا پر پڑی اور ایک پیر ضعیف با ہیبت و اجلال نظر آئی تو یقین جانا کہ حضرت
یعقوب ہین حضرت یوسف گھوڑے سے اترے اور بادشاہ مصر بھی پیادہ ہوا حضرت صدیق بادشاہ پر

سبقت کرکے باپ پاس پہونچے یعقوبؑ نے فرزند دلبند کو سینے سے لگا کر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزِيلَ التَّعَبِ وَالْهَوَانِ اور ایسا روئے کہ دونوں بیہوش ہوگئے پیان اُبھی مشکو ملامت کرتا ہے پیر حضرت یعقوبؑ کے قدم چومے پھر بعظمت تمام شہر میں آئے حضرت یوسفؑ نے اول بھائیوں کے دربار میں آکر اُتارا اور حضرت لیا کو جو بی بی حضرت یعقوبؑ کی اور خالہ حضرت یوسفؑ کی تھیں تخت پر بٹھلایا اور آپ بحرمت تمام اُس تخت پر اُنکے سامنے بیٹھے اور اُسوقت میں حضرت یعقوبؑ اور لیا اور گیارہ بیٹوں نے حضرت یوسفؑ کو سجدۂ تحیت کیا اور حضرت یوسفؑ نے فرمایا یا اَبَتِ هٰذَا تَاْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ یعنی تعبیر میرے خواب کی یہ ہوا جسے دیکھا تھا بعد اُسکے حضرت یوسفؑ نے جو حال ایام جدائی میں گذرا تھا مفصل انکو بیان کیا اور دنیا کے آگے عرض کیا اور ہر ایک بھائی کے واسطے مکان دلکشا معین فرمایا اور وجہ معاش ہر ایک کی مقرر کی خاطر اشرف کو آنکی انتظام سے جمع کیا اور احوال بنی اسرائیل کا بفراغ بال و خوشحال گذرنے لگا اور چوبیس برس تک حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ کے وصال سے تدارک ایام جدائی کا حاصل کیا آخر عزرائیل بحکم رب الجلیل حضرت اسرائیل کے پاس حاضر ہوئے حضرت یعقوبؑ نے سب بیٹوں کو وصیت کی اور حضرت یوسفؑ کو اپنا ولیعہد کرکے ہمائے بلند پرواز روح کو میدان قرب میں پہونچایا جب ریان بن الولید نے حضرت صدیقؑ کی نبوت میں دین اسلام قبول کیا تھا حیات مستعار کو کارکنان قضا وقدر کو سونپا ایک کافر جابر قابوس بن مصعب مصر نے سریر سلطنت پر آرام پکڑا ہر چند یوسفؑ نے بموجب وحی آسمانی کے اُسکو ایمان بالله سے نصیح کیا مگر قابوس نے تصدیق نبوت یوسفؑ کی نکی یوسف قابوس کے اسلام سے مایوس اور طول ایام حیات سے ملول ہوکر ایک رات وقت تنہائی میں مناجات کی کہ اے کریم کارساز اے خداے بندہ نواز تو نے مجھکو تحت چاہ سے ذروۂ عزوجاہ تک پہونچایا اور نشیب قید سے اوج عزت تک بلند کیا اب یہ مرغ روح قالب قفس سے تنگ ہے آسکو گلشن رضوان میں بمقام ابراہیمؑ پہونچا بعد یقین ہونے قبولیت دعا کے یہودا کے تئیں کہ فراست اور نجابت اُسکی پیشانی پر ظاہر تھی امارت اور ریاست بنی اسرائیل و رضامندان خلیل کی بخشی یہ کہکروہ تو عالم قدس کو روانہ ہوے اور قیامت تک اُنکے احوال افسانہ ہوگئے

ذکر حضرت ایوب علیہ السلام کا

Hazrat Ayub A.

والدہ اُنکی حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی تھیں اور بی بی افراہیم بن یوسف کی بیٹی تھیں نام اُنکا رحمت تھا حضرت ایوب نہایت آسودہ حال اور صاحب مال تھے سات بیٹے اور سات بیٹیاں اور تین ہزار اونٹ اور ہزار بکریاں اور پانچ سو ہل اور پانچ سو غلام اُن سب کے قبیلے اور اولاد تھی اور ہمیشہ خدا کی شکر گذاری میں قیام فرماتے تھے اور اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ اگلے زمانے میں شیطان لعین آسمان پر جا کر ملائک سے باتیں کرتا تھا اور کبھی کبھی درگاہ بے نیاز میں

بعضے التماس اور عرض انکی قبول ہوئی تھی جب ایوب علیہ السلام نے مرتبہ پیغمبری کا پایا ظاہر مین بندگی اور خیرات
انکی اگلے پیغمبرون سے زیادہ تھی اور شیطان کو انکے حضور مین کسیطرح مجال وسوسہ اور اغوا کی نہ تھی اسواسطے حسد کا
شعلہ اُسکے باطن ناپاک مین مشتعل ہوا اور عداوت کرنی شروع کی جناب کبریائی سے اُسکو ندا ہوئی کہ اے لعین ایوب
بندہ صالح و شاکر ہی اسپر تیرا اغوا اثر نکریگا شیطان نے عرض کی کہ خداوندا تونے اسکو ثروت اور فراغت اور قدرت عنایت
کی ہی اور آنکھیں اُسکی اولاد کے دیدار سے روشن ہین کیونکہ شکر تیرا بجا نہ لاویگا اگر تو یہ نعمتین اُس سے لیویگا تو کبھی سجدہ
بھی نکریگا اور بندگی سے بیزار ہوویگا خطاب باری ہوا کہ اے ابلیس یہ گمان تیرا میرے بندہ مخلص کے حق مین خلاف ہے
شیطان نے کہا کہ اگر میری تمکین اُسکے مال اور اولاد پر تسلط بخشے تب معلوم ہو کہ کیسی بندگی کرتا ہی اور کسطرح شکر گذاری
رہتا ہی جناب بے نیاز نے فرمایا کہ ایوب کے مال اور اولاد پر مین نے تجھکو تسلط دیا جب تو ابلیس نے خوش ہوکر اپنے
ذریات اور توابعین کو جمع کر کے صورت حال ظاہر کی بعد ذریات نے اُسکے حکم سے بلایان و مواشی حضرت ایوب کی
پانی مین غرق کردین اور شیطان نے گوالے کی صورت بن مواشی کے ڈوب جانے کا احوال عرض کیا حضرت ایوب نے فرمایا کہ
شکر ہی اُس خدا کو کہ جسنے اپنے فضل سے دیا تھا اور عدل سے لیا شیطان مایوس ہوکر پھر اور اُنکے دیہات کو کھیت
زراعت اور خرمن مین آگ لگادی اور آپ انکے وکیل کی صورت بنکر بولا کہ تم تو نماز مین مشغول ہو اور تمام کھیت اور خرمن
وغیرہ سامان جلکر خاک ہوگیا اور درخت باغون کے خشک ہو گئے حضرت ایوب نے جواب سابق دیا اور عبادت مین بدستور سابق
بغیر اضطراب کے بکمال دلجمعی مشغول ہوئے شیطان ملعون محزون پھر گیا اور اسیطرح ہر ایک اسباب کی ہلاکت کی خبر
کرتا تھا اور حضرت ایوب وہی جواب دیتے تھے اور وہ کافر جا خود غائب پھر جاتا تھا پھر اُس تلبیس نے اُس مکان کو
کہ جہان اولاد با سعادت تعلیم مین مشغول تھی اُنپر گرادیا اور فرزندان سعادتمند اُس گھر کے گرنے سے دب گئے پھر
حضرت ایوب سے اُس واقعہ جانکاہ کی خبر دی اُس بارہ مین صابر نے بدستور سابق کمال استقلال سے توکل کی رسی
اپنے دست ہمت سے ندی اور مطلق تغیر مزاج عالی پر نہ آیا پھر اُس ملعون نے حضور رب العالمین مین عرض کی
کہ الہی ایوب جانتا ہی کہ اُسکو اس مال و اولاد کے بدلے بسبب صبر کے دو چند عنایت کریگا اسواسطے مضطرب نہین ہوتا
اگر تو مجھکو اُسکے جسم پر تسلط اور اختیار دیوے تب اُسکی بندگی اور شکر گذاری معلوم ہو جناب باری سے
حکم پایا کہ مینے تجھکو اُسکے بدن پر سواے زبان و دل اور کانون کے مسلط کیا ابلیس نے فرصت پاکر بصورت مرد کے سیاہ
آکر ہوا انکی ناک مین پھونکی حرارت اُسکی تمام مزاج پر غالب ہوئی اور خارش بدن مبارک مین پیدا ہوئی اور رگ و
پوست پھٹنے لگا اور مرض دراز ہوا اور اعضاے شریف مین کیڑے پڑ گئے بدبو آنے لگی اور بستی کے باہر گھر والون
ایک جھونپڑی بنادی اور کسی بندہ خدا نے اُنکا تعہد اور خبر داری نہ کی سواے بی بی رحمت کے کہ رحمت خدا کی
اُسکی ہمت پر ہو جیو اُسنے کمر ہمت کو چست باندھا اور جو کچھ باقی رہا تھا اُنکے معالجہ مین صرف کیا جب

املاک و اسباب تمام ہو گیا تو بی بی صاحبہ مزدوری کرتی تھیں نصف تو اُنکی تندرستی کے واسطے صدقہ دیتی تھیں اور
آدھے کا طعام خرید کر اونکے پاس لیجاتی تھیں اور ہر بار جو حضرت ایوبؑ کی حرم محترم مزدوری کو جاتی تھیں تو شیطان
ملعون سر راہ کھڑا ہو کر منع کرتا تھا کہ تو ایسی صاحب جمال ہے کس واسطے مزدوری کرتی ہے اور اپنی جوانی ایسے شخص کی
خدمت میں کہ جس پر غضب الٰہی کی نظر ہے برباد کرتی ہے یہاں ایک سردار مصر کا نہایت مالدار اور صاحب اختیار ہے
تو اُس بیمار کو چھوڑ دے میں تجھکو اُسکے نکاح میں لاؤنگا اور درجہ بڑا اوج عزت کو پہونچاؤنگا وہ بی بی پاک نفس
اُسکا فریب کے کلام نا فرجام پر مطلق التفات نفرماتیں اور شیطان کے تمام احوال اُنسے عرض کرتیں حضرت فرماتی تھے کہ تو ہرگز
اُسکی بات پر فریفتہ مت ہو جیو وہ ابلیس ہے اور یہ بات اُسکی بنیاد اغوا اور تلبیس ہے اور ایک روز شیطان طبیب کے
بھیس میں آیا اور بی بی رحمت سے کہا کہ اس مرض کا علاج گوشت خوک اور شراب انگوری ہے سوا اسکے کسی دوا سے
صحت نہوگی بی بی صاحبہ نے بامید تندرستی مزدوری کرکے دونوں چیزیں بہم پہنچا دیں اور حضور میں عرض کی
کہ یہ دوا ایک طبیب حاذق نے بتائی ہے حضرت ایوبؑ نے نہایت غصے سے فرمایا کہ میں نے تجھکو کہا تھا کہ وہ شیطان ہے
تو نہیں جانتی کہ یہ دونوں چیزیں حرام ہیں اگر میں اچھا ہونگا سو لکڑیاں اسکی سزا میں مارونگا بی بی صاحبہ باوجود ملامت کے
خدمتگذاری میں کسیطرح قصور نکرتیں اور نسبت روز با اخلاص تمام خدمت میں حاضر رہتیں اور حضرت ایوبؑ اس شدت اور
مصیبت میں اسطرح سے تحمل فرماتے تھے اور ایک لحظہ وظائف عبادت ترک نہ کرتے چنانچہ ملائک افلاک کے
اور رہنے والے خطۂ خاک کے اس حال سے حیران ہوتے تھے جب ابلیس لعین کا کوئی فریب پیش رفت نہوا اور
کسیطرح کا تغیر حضرت ایوبؑ کی طاعت اور عقیدے میں نہ آیا آتش حسد سے اُس ملعون کا دل جل گیا جب
زمانہ مصیبت کا گذرا اور وقت عافیت اور راحت کا پہونچا جبرئیل امین اس جھوپڑے میں آئے اور جناب الٰہی سے
اُنکی تندرستی کا مژدہ لائے اور ہاتھ اُنکا پکڑا اُس جگہ سے اُٹھا کر فرمایا کہ اپنا پاؤں سیدھا زمین میں مارو پاؤں
مارتے ہی ایک چشمہ گرم پیدا ہوا اور جبرئیل کے اشارے سے اسمیں غسل کیا تمام مرض ظاہر بدن کی دور ہو پھر
جبرئیل کے کہنے سے اُلٹا پاؤں زمین پر مارا اور ایک چشمہ سرد خوشگوار نکلا اسمیں سے آب حیات نوش جان فرمایا
تمام علت اور زحمت باطنی دفع ہوئی حضرت جبرئیل حضرت ایوبؑ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ بی بی صاحبہ مزدوری کرکے
آئیں اور ان دونوں شخصوں کو تندرست صحیح و سالم دیکھ کر حیرت سے پوچھا کہ یہاں میرا بیمار مبتلا تھا سو کہاں ہے
جبرئیل نے کہا کہ اگر تو اسکو دیکھے تو پہچانیگی حضرت ایوبؑ ہنسے اور بی بی صاحبہ نے پہچان کر شکر خدا کا کیا اور حضرت
جبرئیل کی تعلیم سے خوشہ خرمائے تر سو شاخوں کا لیکر حضرت ایوبؑ نے اُنپر ایک بار مارا اور اپنے عہد و قسم سے نکلے
اور قدیم گھر کو گئے حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے تمام مواشی اور اسباب اور غلام آگے سے دونا عنایت کیا
بلکہ بعضے اہل تفسیر نے لکھا ہے کہ وہ جو اولاد اُنکی فنا ہوئی تھی اُنکو پھر جلایا اور دونا سا مال عنایت فرمایا اور بعضے

صحت کے اہل روم کی طرف واسطے دعوت کے گئے اور اسی ملک مین وفات پائی

ذکر حضرت شعیب علیہ السلام کا

لقب انکا خطیب الانبیا ہی اسواسطے کہ فصاحت زبان اور بلاغت تبیان درجۂ علیا رکھتے تھے اور اہل مدین اور
اصحاب الایکہ کی طرف مبعوث تھے اور حقیقت مین اہل مدین و اصحاب الایکہ ایک ہی گروہ ہی یہ لوگ باوجود بت پرستی
کے کیل اور وزن مین انصاف نہ کرتے تھے اور کھوٹے روپیے اور اشرفیان چلاتی اور راستہ مسافرون کا قطع
کرتے تھے حضرت شعیبؑ ہرچند اُن لوگون کو افعال بد سے منع کرتے تھے وہ ہرگز باز نہ آتے جن لوگون کی قسمت مین
سعادت ازلی مقدر تھی اور زیور عقل سے آراستہ تھے وہ ایمان لائے اور جو کہ شقی ازلی تھے وہ گمراہ رہے اور افعال بد سے
باز نہ آئے جب شہرۂ شعیبؑ کی دعوت کا عالم مین ہوا اہل ملک شام کے اور دوسری اطراف کے لوگ کمال رغبت کے
واسطے تحصیل سعادت کے روانہ ہوئے انکی قوم کے لوگ بر سر راہ بیٹھکر لوگون کو انکی متابعت سے مانع ہوتے تھے
حضرت شعیبؑ نہایت عتاب خطاب انکو کرتے تھے کہ تم پیغمبرون کی نصیحت نہین سنتے اور بیابان ضلالت مین
گرفتار ہوئے ہو اور ورون کو کسواسطے مانع ہو کہ انکے اضلال کا وبال اپنی گردن پر لیتے ہو اگر تم خدا کے
غضب سے نہ ڈروگے اور احکام الٰہی نہ سنوگے تو جو عذاب اگلی امتون پر نازل ہوا تھا اُسیطرح تم پر بھی ہوگا
اُسوقت کچھ تدارک نہو سکیگا قوم نے جواب دیا مال و اسباب ہماری ملک ہی کمی بیشی کرنے کے ہم مختار ہین تو ہمارے
ملک کا کیون معترض ہوتا ہی اور بت پرستی ہمارے قدیم بزرگون کا شیوہ ہی ہم کیونکر چھوڑین گے کہ ہماری اقربا
اور ہمقوم تیری مطیع اور فرمانبردار ہونگے اور یہ بھائی جو ایمان لائے ہین انکو جنون ہوا ہی اگر اس علت سی پاک ہوکر
حالت اصلی پر رجوع نکرینگے تو ہم انکو اس ملک سے نکال دینگے اور تیرے ساتھ صرف بسبب قرابت کی یہ رعایت کرتے ہین
والا اس خیال فاسد کی ایسی سزا دیتے کہ تجھکو معلوم ہوتا حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ جن لوگون کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے
نجات دی اور ایمان عنایت کیا وہ دین حق سی طرف باطل کے رجوع نکریگا اور تم اپنی حماقت سی مراتب قرابت کا خیال
کرتے ہو ربوبیت اور خداوندی کا لحاظ نہین کرتے ہو قریب ہی کہ وہ خداوند قہار تم پر اپنا قہر نازل کریگا القصہ جب کفر
اور ضلالت اس قوم کا حد سے زیادہ ہوا اور بطریق استہزا کے حضرت شعیب سی عذاب مانگنے لگے کہ اگر تو سچا پیغمبر ہی تو ہم پر عذاب
نازل کر اور حضرت شعیبؑ نے دعا مانگی اور منتظر نزول عذاب کے ہوئے اُس عرصے مین سات دن رات اسطرح کی گرمی ہوئی
کہ وہ لوگ شدت حرارت سی گھرون مین ٹھہرنے کی تاب نہ لاسکے مع اہل و عیال اور چارپایون کے گھرون سی نکلکر
باغون مین گئے حق تعالیٰ نے جہنم کی طرف سے اس طرح کی باد گرم اُن گمراہون پر بھیجی کہ پانی چشمون اور کنوؤن
اور خون بدن کا مانند دیگ کے جوش کرنے لگا اور پاؤن کے چمڑے گرنے لگے اس عرصے مین ایک ابر سیاہ نے

اُس زمین پر سایہ ڈالا وہ لوگ اُس سایہ مین سمٹ گئے جب سبھون نے اُس سایہ کے تلے قرار پکڑا ایک ایسی آگ اُس ابر سے نازل ہوئی کہ تمام وضیع و شریف اور قوی و ضعیف جل کر راکھ ہوگئے اور جو کہ شہر مین باقی تھے حضرت جبرئیل کے نعرے کے صدمے سے جہنم رسید ہوئے جہان اُنکے شرک پلید سے پاک ہوا اور حضرت شعیبؑ نے اور مومنون نے اُنکے شرک سے نجات پائی اور حکم الٰہی نازل ہوا کہ حضرت شعیبؑ مع مسلمانون کے مدین مین رہین اور اطراف کے لوگون کو دین حق سکھاوین جبتک کہ حضرت موسیٰؑ اُنکی خدمت مین پہونچے اور بعد حضرت موسیٰؑ کے تشریف لے جانے کے سات برس کئی مہینے اور زندہ رہے پھر منازل عقبیٰ کو تشریف لیگئے

ذکر حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ علی نبینا و علیہما السلام کا

حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ بڑے پیغمبر اور مقرب بارگاہ الٰہی تھے اور بیان اُنکے علو مرتبت اور بلندی منزلت کا حد وصف سے باہر ہی جب بعد مرنے ریان ابن الولید کے اور رحلت کرنے حضرت صدیقؑ کے قابوس نام بادشاہ والی مصر کا ہوا اور رسوم کفر اور ضلال کی جو حضرت یوسفؑ کے سبب سے ناپدید ہوگئی تھی اُسنے از سر نو زندہ کی اور اولاد یعقوبؑ نے جو اُس شیوہ ناپسندیدہ کو قبول نہ کیا تو قابوس نے بنی اسرائیل کو اپنی غلامی مین پکڑا اور کہا کہ تم ہمارے بزرگون کی غلام ہو اسواسطے اُنسے محنت شاقہ لیتا تھا بنی اسرائیل قابوس کے زمانہ مین بڑی تکلیف سے تھے جب قابوس دار غرور سے مقام ویل و ثبور مین پہونچا بھائی اُسکا فرعون کہ جسکا نام ولید بن مصعب تھا ممالکات مصر پر متصرف ہوا اور یہ فرعون الٰہی سے بے نصیب اگلے فرعونون سے بڑا ظالم اور ستمگار تھا بنی اسرائیل کے تئین سخت کام فرماتا تھا اور ضعیفون اور عورتون پر خراج مقرر کیا تھا اور طریقہ اُس ملعون کا یہ تھا کہ ابتدا سے سلطنت مین پچاس برس لوگون سے بتون کی عبادت کروائی اور جب سلطنت اُسکی محکم ہوئی اور حکم نافذ ہوا تب لوگون کو جمع کرکے دعوی اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کا کیا اور بتون کی بندگی سے چھڑا کر اپنے تئین سجدہ کروایا اور بندگی کے واسطے تکلیف دی اور اولاد یعقوبؑ سے کہا کہ میری بندگی قبول کروگے تو مین سبکو تکلیفون سے آزاد کرونگا نہین تو زیادہ عذاب الیم مین گرفتار کرونگا بنی اسرائیل نے انکار کیا اور اپنے باپ دادا کی شریعت پر قایم رہے جب فرعون نے جوانون سے پہاڑ کو پتھر منگوانا اور محل بنوانا مقرر کیا اور ضعیفون کو حکم دیا کہ دن بھر مزدوری کرین اور آفتاب ڈوبنے سے پہلی اجرت مقررہ لاکر فرعون کی خزانے مین داخل کرین اور جو کوئی تاخیر کرتا تو اُسکے ہاتھ مین طوق ڈالتا اور ہمیشہ ہمت اپنا بیچ بنی اسرائیل کی اہانت اور تذلیل پر مصروف رکھتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز فرعون نے خواب دیکھا کہ ایک آگ شام کی طرف سے پیدا ہوئی اور تمام قلعہ اور حویلیان قبطیون کی جلائین اور شہر اور گانون کا اثر باقی نہ رکھا اس خواب کی ہیبت سے کانپا اور کاہنون اور معبرون کو طلب کیا اُنھون نے تعبیر کی کہ ایک شخص بنی اسرائیل مین پیدا ہوگا

بیخ اور بنیاد قبطیون کی سلطنت کی اُکھاڑیگا اسواسطے فرعون نے بنی اسرائیل کی عورتون پر ایک ایک دائی
تعین کی کہ جو لڑکا پیدا ہو اُسکو قتل کرین پانچ برس تک اُس ظلم سے ہزارون لڑکے بنی اسرائیل کے قتل ہوے اور
ایک طاعون بنی اسرائیل مین پیدا ہوا کہ ہزارون آدمی بنی اسرائیل کے اُس وبا مین مر گئے جب قبطیون نے فرعون سے
جا کر فریاد کی کہ مرد بنی اسرائیل تھے وبا سے ہلاک ہوے اور لڑکے اُنکے قتل ہوتے ہین اگر ایسا ہی حال رہیگا تو
نسل اُنکی منقطع ہوگی تو سب مشکل اور سخت کام ہمپر پڑینگے اُس ظالم کے تئین یہ بات پسند ہوئی تب حکم دیا کہ
ایکسال کے لڑکون کو قتل کرین اور ایکسال کے باقی رکھین چنانچہ حضرت ہارون معافی کے سال پیدا ہوے اور حضرت
موسیٰ سال قتل مین موجود تھے ایک روز نجومیون نے عرض کی کہ ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فلانی رات نطفہ اُس شخص کا
جو تمھارا دشمن ہے مان کے رحم مین قرار پاویگا اُسنے حکم کیا کہ شہر مین منادی کرین کہ تمام مرد بنی اسرائیل کے آج شہر سے
باہر جمع ہووین بادشاہ اُنکا قصور معاف کریگا اور بہت مہربانی اور عنایت فرماویگا بنی اسرائیل تو بڑی خوشی سے
باہر نکلے اور فرعون نے خیال کیا کہ آج شہر مین رہیے اور اپنی منکوحہ سے جو نام اُسکا آسیہ بیٹی مزاحم کی ہے اور قوم بنی اسرائیل
سے ہے صحبت کرے اس امید پر کہ وہ مولود اُسکے صلب سے پیدا ہووے اس عزم پر عمران کو جو حضرت موسیٰ کے باپ تھے اور فرعون کے
بڑے مقرب تھے ہمراہ لیکر شہر مین آیا اور حضرت عمران کو واسطے نگہبانی محل کے مقرر کیا شب کو جو عورتین
فرعون کے محل کا طواف کرنے کو آئین حضرت موسیٰ کی والدہ بھی اُن عورتون مین آئین عمران پر شہوت نے غلبہ کیا اپنے
قبیلہ کو اپنے پاس رکھا اور حضرت موسیٰ سے حاملہ ہوئین ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو پیغمبر باپ کی پشت سے
جدا ہوتا ہے تو ستارہ اُسکا اُسی شب آسمان پر ظاہر ہوتا ہے نجومیون نے جو اُس ستارے کو دیکھا تو اُس میدان مین کہ بنی اسرائیل
جمع تھے غل اور شور مچانا شروع کیا چنانچہ آواز اُنکی فرعون کے کان مین پہونچی اور ایک رعب اُسکے دل پر غالب ہوا محل کے
دروازے پر آنکر عمران سے پوچھا کہ یہ کیا شور ہے عمران نے کہا میرا گمان ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل آپکا اعزاز و اکرام
خوشدل ہوکر نہایت سرور سے شور مچاتے ہین فرعون گھر مین تو گیا مگر مارے خوف کے تمام رات نیند نہ آئی کہتے ہین
کہ حضرت موسیٰ کی والدہ جب اُس فرزند سعادتمند سے حاملہ ہوئین تو کچھ آثار حمل کے نمود نہ تھے اسواسطے
کوئی دائی اُنپر مقرر نہوئی جب حضرت موسیٰ پیدا ہوے تو اُنکی والدہ نے ایک تابوت بنوایا اور حضرت موسیٰ کو
دودھ پلاکر آنکھون مین سرمہ لگا کر تابوت مین روئی بچھا کر حضرت موسیٰ کو اوسمین ڈالا اور درزین تابوت کی
روغن قیر سے مضبوط کرکے دریاے نیل مین ڈال دیا

نقل ہے کہ فرعون کی بیٹی بعلت مرض برص کے مبتلا تھی اور سب طبیب اُسکے معالجہ سے عاجز تھے اور ظاہر کیا تھا
کہ تندرستی اُسکی ایک جاندار کے منھ کا لعاب ہے کہ تمھارے عہد دولت مین دریا سے نکلیگا حضرت موسیٰ کی مان نے
صندوق بحر ملامت کا نیل مین ڈالا پانی نے اُسکے تئین برابر فرعون کے محل کے درمیان درختون کے پہونچایا

لونڈیون نے تابوت لیکر فرعون اور آسیہ کے روبرو پہونچایا جب تابوت کا کھولا تو ایک لڑکا صاحب جمال دیکھا
کہ اپنے انگوٹھون سے دودھ پیتا تھا فرعون کی بیٹی نے تھوڑا لعاب اسکا اپنے برص پر لگایا فی الحال مرض
جاتا رہا اور نام اسکا موسیٰ رکھا کہ انکی زبان مین مو پانی کو اور سیٰ درخت کو کہتے ہین مقلب القلوب نے دوستی
حضرت موسیٰ کی فرعون اور آسیہ کے دل مین ڈالی ارکان دولت جو اس حال سے خبردار ہوے تو عرض کی کہ یہی
لڑکا ہے جو سبب انہدام قصر سلطنت کا ہوگا اسکے قتل مین توقف ایک ساعت نہ کیا چاہیے فرعون کو آسیہ
نے نہایت منت سے کہا کہ اسکو مت قتل کر یہ ہمکو نفع دیگا اسکو ہم بیٹا کرینگے فرعون اسکے قتل سے درگذرا اور
آسیہ نے دائیون کو واسطے دودھ پلانے کے طلب کیا حضرت موسیٰ نے کسیکا دودھ نہ پیا آخر حضرت موسیٰ کی
خالہ کے بتلانے سے حضرت موسیٰ کی والدہ کو بلایا فی الفور کمال رغبت سے دودھ پینا شروع کیا آسیہ نے انکی
نوکری مقرر کرکے حضرت موسیٰ کو حوالہ کیا اور کہا ہفتے مین ایکبار قصر دولت مین لایا کر بعد ایک برس کے آسیہ حضرت
موسیٰ کو فرعون پاس لیگئین فرعون نے اپنی گود مین بٹھایا اور پیار کرنے لگا حضرت موسیٰ نے دست تجلد دراز
کرکے ڈاڑھی پکڑ کر کھینچی اور کئی بال اکھیڑ کر نہایت خوشی سے کھیلا کر بیٹھے فرعون نے غضب مین آکر حضرت موسیٰ
کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ نے عرض کی کہ افعال خردسالون کے میزان عقل مین وزن نہین رکھتے ہین مناسب تو یہی ہے
کہ انکا امتحان کرو کہ اگر یہ فعل قصداً صادر ہوا ہو تو سزا دیجیے ورنہ معاف کیجیے اور واسطے آزمائش کے ایک طشت
یاقوت کا اور ایک انگارون کا طلب کیا اور حضرت موسیٰ کے آگے رکھا حضرت تو چاہتے تھے کہ طشت یاقوت مین
دست مبارک ڈالین لیکن جبرئیل امین نے انکا ہاتھ آگ کے طشت مین ڈالا اور انگارا ہاتھ مین لیکر منھ مین
رکھا چنانچہ تھوڑی سی زبان مبارک جل گئی اور گرہ پڑگئی فرعون نے جب یہ حال دیکھا تب انتقام سے درگذرا اور دائی کے
حوالے کیا جب سن مبارک سترہ برس کا ہوا تو آسیہ انکی تربیت مین مصروف ہوئین اور چار سو غلام زرلفتی لباس
اور تاج مرصع اور طوق زرین حضرت موسیٰ کی ملازمت مین رکھے جسوقت کہ نہایت حشمت اور تجمل سے سوار
ہوتے تھے لوگ گمان کرتے تھے کہ فرعون کا بیٹا ہے

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر سے ہجرت کرنے اور حضرت شعیب علیہ السلام سے ملنے کا

حضرت موسیٰ اپنے ایام دولت مین بسبب جنسیت کے بنی اسرائیل پر ہمیشہ ترحم فرماتے تھے اور قبطیون کی تکلیف دہی سے
ہمیشہ ملول رہتے لیکن فرعون کے خوف سے دم مارنے کا امکان نہ تھا اسواسطے ہمیشہ آزردہ خاطر رہتے
کبھی کبھی اتباع غم بہلانے کو واسطے سیر کے تنہا نکلجاتے اتفاقاً ایکروز ایک قبطی ایک بنی اسرائیل پر ظلم کرتا تھا
حضرت موسیٰ نے ہرچند بطریق نصیحت کے فرمایا قبطی نے کچھ التفات نکیا حضرت موسیٰ نے بیطاقت ہوکر ایک طمانچہ قبطی کو

مارا طمانچہ مارتے ہی وہ ملعون جہنم کو سدھارا جب حضرت کے غصہ کا جوش بجھا تو پشیمان ہو کر فرمایا یہ کام شیطان کا ہے
اور گھر چلے آئے دوسرے دن بدستور سیر کو نکلے تھے وہی بنی اسرائیل دوسرے قبطی سے دست و گریبان ہو رہا تھا
بنی اسرائیل کو چھڑا کا اور چھوڑانے کے واسطے متوجہ ہوئے بنی اسرائیل نے تو زور پنجہ موسیٰ کا روز اول میں دیکھا تھا
بے اختیار بول اٹھا کہ جیسے تو نے کل قبطی کو مارا ویسی ہی مجھکو قتل کریگا قبطی نے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر فرعون سے
یہ احوال عرض کیا فرعون تو قاتل کی تلاش میں تھا اور ہمیشہ حضرت موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اس وقت بجلد قصاص
حضرت موسیٰ کے حاضر کرنے کا حکم دیا کہتے ہیں جس سنار نے حضرت موسیٰ کا صندوق بنایا تھا اور علامات سے
جانتا تھا کہ یہ وہی شخص موعود ہے حضرت موسیٰ کو خبر دی کہ نکلنا ہو تو نکلو نہیں تو مارے جاؤ گے حضرت موسیٰ بے زاد و راحلہ
تن تنہا شہر سے باہر گئے اور جنگل کی راہ لی اور سات دن تک درختوں کے پتے کھا کر ایام گذاری کی سات دن کے بعد
نہایت ناتوان ہو کر شہر مدین کے کنوین پر پہونچے اور ایک درخت کے تلے آرام فرمایا بعد ایکساعت کے گوالے ہزاروں
بکریاں لیکر کنوین پر پہونچے مگر دو لڑکیاں اپنی بکریاں لیکر علیحدہ کھڑی تھیں کنوین کے پاس نہ آتی تھیں گوالون
نے پانی پلا کر کنوین کے منہ پر پتھر رکھ دیا اور لڑکیون کی طرف متوجہ ہوئے حضرت موسیٰ کو انپر رحم آیا پوچھا کہ تم
کون ہو انھوں نے فرمایا کہ شعیب پیغمبر کی بیٹیاں ہیں اور باپ ہمارا ضعیف و نابینا ہے ان لوگوں کی بکریوں کے
پینے سے جو پانی بچتا ہے سو ہم پلا کر چلی جاتی ہیں حضرت موسیٰ نے تنہا اس پتھر کو کہ بہت گران و سرپوش کنوین کا تھا
دور کیا اور ڈول کہ چالیس جوان بتکلیف کھینچتے تھے اکیلے کھینچکر انکی بکریوں کو سیراب کر کے رخصت کیا جب صاحبزادیوں نے
حضرت شعیبؑ سے موسیٰؑ کی قوت اور فتوت کا احوال بیان کیا حضرت شعیب نے انکی ملاقات کے مشتاق ہو کر ایک
صاحبزادی کو واسطے بلانے کے بھیجا جب حضرت موسیٰ تشریف لیگئے تب حضرت شعیب نے نہایت تعظیم کی اور احوال پوچھا
بعد دریافت حال کے نہایت دلجمعی کی اور اس ظالم کے پنجے سے نجات پانیکی خوشخبری دی اور دستر ضیافت انکے آگے
کھینچا حضرت شعیب نے جو نشانیاں دولت و اقبال کی حضرت موسیٰ کی پیشانی سے معلوم کین اپنی دختر نیک اختر انکی نکاح میں
مقرر کر کے آٹھ برس تک خدمت شبانی کی انکے ذمہ بعوض مہر کے مقرر کرکے فرمایا اگر دس برس پورے کرو گے تو تمھاری طرف سے
احسان ہے حضرت موسیٰؑ نے بخوبی تمام قبول کیا حضرت شعیب نے فرمایا کہ گھر میں جاؤ اور ایک لاٹھی لے آؤ ان لاٹھیوں میں
جو پیغمبروں سے ہمکو میراث میں ملی ہیں لے آؤ جب حضرت موسیٰؑ گھر میں گئے تو اندھیرے میں لاٹھی آدم کی
جو بہشت سے لائے تھے خود بخود حضرت موسیٰ کے ہاتھ میں آئی جب حضرت شعیب نے بسبب ضعف بصارت
کے اسکو ہاتھ سے چھوڑا تو فرمایا کہ دوسری لاٹھی لاؤ غرض سات بار گئے اور ہر بار وہی لاٹھی ہاتھ میں آئی
حضرت شعیب نے جانا کہ یہ شخص خلعت نبوت اور شرافت رسالت سے مشرف ہوگا فرمایا کہ اس لاٹھی سے غافل
مت ہو بڑے کام آویگی جب موسیٰؑ نے آٹھ برس تک بموجب شرط کے خدمت کی اور دو برس زیادہ اپنی طرف سے

خدمت مین حاضر رہے بعد اُسکے رخصت چاہی حضرت شعیب نے اُنکو اور بی بی صفورا کو جو اُنکی قبیلہ تھین رخصت دی جب حضرت موسیٰؑ مع اہل و عیال اور اپنی بکریون کے روانہ ہوے اور پانچ منزلین طے کین چھٹے روز وادی سینا مین پہونچے اور ایک ابر سیاہ اور نہایت سردی ظاہر ہوئی بضرورت وہان مقام کیا اور سردی کی شدت سے ہر چند چقماق جھاڑی آگ نہ نکلی بعد ایک لحظے کے جو جنگل کی طرف نگاہ کی تو طور سینا کی طرف سے روشنی نظر آئی لاٹھی ہاتھ مین لیکر آگ لینے کو روانہ ہوے اور اپنی اہل سے کہا کہ تم ٹھہرو شاید مین تمھارے واسطے آگ لاؤنگا یا آگ کے پاس کسی راہبر کو پاؤنگا کہتے ہین کہ وہ آگ حضرت موسیٰؑ اُسکے فرودگاہ سے بارہ فرسنگ تھی جب حضرت موسیٰؑ اپنی قوت روحانی اور کمال نفسانی سے جلد اُسکے نزدیک پہونچے دیکھتے کیا ہین کہ آتش شفاف بدود سبز درخت کی شاخون سے نکلکر آسمان کی طرف بلند ہوتی ہی اور لحظہ بلحظہ آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی اور تازگی زیادہ ہوتی جاتی ہی حضرت موسیٰؑ حیران کھڑے دیکھتے ہین اور اس فکر مین ہین کہ مین کسطرح سے تھوڑی آگ لون آخر کئی لکڑیان سوکھی پیدا کرکے اُنکو باندھا جب درخت کے پاس لکڑیان سلگانے کو متوجہ ہوے پھر آگ اوپر چلی گئی اسیطرح کئی بار معاملہ ہوا نہایت متفکر ہوے اس عرصے مین ایک ایسی آواز سُنی کہ کبھی نہ سُنی تھی کوئی کہتا ہی اے موسیٰؑ حضرت کلیم نے جواب دیا لبیک لبیک ہر چند ادھر اُدھر دیکھا پر کوئی نظر نہ آیا جب تین بار آواز سُنی تب فرمایا کہ اے منادی احسان تو کون ہی جو آواز تیری سنتا ہون اور تجھکو نہین دیکھتا ہون اسمین ایک ندا سنی کہ اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ وَاَنَا رَبُّکَ یَا مُوْسٰی حضرت موسیٰؑ سجدے مین گرے اور عرض کی کہ خداوندا یہ کلام تیرا ہی یا تیرے رسول کا خطاب ہوا یہ کلام کلام میرا ہی اور یہ نور نور میرا ہی اور مین پروردگار عالم ہون اے موسیٰؑ آگے آؤ اس بات کے سنتے ہی خوف اور بیم حضرت کلیم کے مزاج پر غالب ہوا اور سب اعضا کانپنے لگے اور زبان بحرکت ہوئی اور مرغ ہوش نے آشیانہ دماغ سے پرواز کی بنا چار لاٹھی ہاتھ مین لیکر کھڑے ہوے اور ایک فرشتہ نے بموجب حکم الٰہی کے موسیٰؑ کی مدد کرکے درخت تک پہونچایا جب نزدیک درخت کے ارادہ کیا تو حکم ہوا اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی یعنے مین تیرا رب ہون اپنی جوتیان نکال تحقیق تو وادی مقدس مین ہی جسکا نام طوی ہی حضرت موسیٰ عنایت الٰہی ہوئی اور خلعت نبوت کا پہنایا اور علم و معرفت کے نور سے اُنکے دل کو آراستہ کرکے فرمایا اَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی یعنی مین نے تجھکو برگزیدہ کیا پس سُن تو جو وحی کیجاوے —

فائدہ جب چاہا کہ حضرت موسیٰؑ کو واسطے رسالت کے فرعون پاس بھیجین پہلے معجزات روشن اور کرامتین عنایت کین جو طبیعت کو عادت ہو جاوے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا ہی تیرے ہاتھ مین اے موسیٰؑ عرض کی کہ میری لاٹھی ہی اسپر تکیہ کرتا ہون اور واسطے بکریون کے پتے جھاڑتا ہون اور میرے تئین اسمین بہت حاجتین ہین حقتعالیٰ نے کہا لاٹھی پھینک دے جب اُسکو ہاتھ سے پھینکا تو وہ لاٹھی ایک اژدہا نہایت مہیب صورت بنکر ہر طرف حرکت کرنے لگا

حضرت موسیٰ خوف سے بھاگے تب خطاب ہوا کہ پکڑ لے اسکو اور مت ڈر اس خطاب کے سنتے ہی حضرت موسیٰ کا دل
قوی ہوا اور اسکو پکڑ لیا بدستور پھر لاٹھی ہوگئی بعد اسکے معجزہ دوسرا واسطے تسکین خاطر کے عنایت کیا اور فرمایا کہ ہاتھ
اپنا جیب مین ڈالکر نکالو جب ہاتھ نکالا تو روشنی اسکی آفتاب کے نور پر غالب ہوئی جب حضرت موسیٰ کو ان
معجزون کے دیکھنے سے اطمینان خاطر ہوا تب حکم صادر ہوا کہ اب تمکو ہمنے اپنی رسالت سے مشرف کیا فرعون
کے پاس جاؤ وہ گمراہ ہے حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ میری زبان مین لکنت ہے اور میرا بھائی ہارون مجھسے
فصیح اللسان ہے اسکو میرے ساتھ شریک کرو اور میرا وزیر بنا اور گرہ میری زبان کی کھولدے حکم ہوا کہ عرض تیری
قبول ہوئی اور ہارون کو بھی ہمنے شرافت رسالت عنایت کی اور تیرا شریک اور مددگار کیا پھر حضرت موسیٰ نے
عرض کی کہ مین نے انکا ایک آدمی قتل کیا ہے مین ڈرتا ہون کہ اسکے عوض مین مجھکو قتل کرینگے ندا ہوئی کہ تجھکو ہمنے اپنا
رسول بنایا ہے برگزیدہ کیا خاطر جمع رکھ کہ فرعون اور اسکے لوگ تجھپر ظفر یاب نہو سکینگے اپنے دلکو مضبوط رکھ کہ حجت قوی تجھکو
عنایت ہوگی پھر حکم ہوا کہ تم دونون بھائی جاؤ اور رسالت کا پیغام بجا لاؤ اور ساتھ کلام نرم اور گفتگو ملائم سے
نصیحت کرو اور کہو کہ ہاتھ بنی اسرائیل کے ظلم سے کوتاہ کرو اور ظلم کی راہ مت چلو اور روبرو ہمارے تعظیم اختیار کر پس حضرت موسیٰ
بالا بالا مصر کو روانہ ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے انکے عیال کو مع مال و اسباب بحرمت تمام انکے پاس پہونچایا۔

بیان حضرت موسیٰ کے مصر مین پہونچنے اور شرکت حضرت ہارون فرعون پاس جانیکا

نقل ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر کے نزدیک پہونچے تب اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون پر وحی نازل کی
اور بھائی کے حال سے مفصل خبر دی اور استقبال کا حکم کیا اسی روز حضرت ہارون شہر سے باہر گئے اور موسیٰ کو
ساتھ لیکر فرعون کے دربار مین گئے اور چند روز مقام کیا کسیکو مقدور اور جرأت نتھی کہ احوال انکا فرعون کے
حضور مین ظاہر کرے آخر ایک شخص جو فرعون کا مسخرہ تھا اسنے انسے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ یہ کیا جاسے ہے
اور تم یہان کسواسطے آئے ہو حضرت موسیٰ نے فرمایا یہ محل فرعون کا ہے اور سب ہم مخلوق اور بندے خداوند
زمین اور آسمان کے ہین اور ہمکو خدا نے فرعون کے پاس بطریق رسالت کے بھیجا ہے اس مسخرے نے
فرعون سے جاکر عرض کی کہ آج مین ایک سخن عجیب لایا ہون کہ اسکی ہیبت سے شیرونکا جگر پھٹتا ہے جرأت
عرض کرنے کی نہین رکھتا فرعون نے کہا وہ کیا ہے وہ بولا کہ دو شخص تمھارے محل کے دروازہ پر بیٹھے ہین
کہ انکی ہیبت سے شیرونکا جگر پانی ہوتا ہے وہ کہتے ہین کہ تمھارے سوا دوسرا خدا ہے کہ پیدا کرنے والا
زمین و آسمان کا اور پروردگار عالم وہ ہے فرعون نہایت غصہ ہوا اور دونون کو حضور مین طلب کیا دیکھا
کہ ایک پشمینہ پوش ہے اور عصا ہاتھ مین نعلین پاؤن مین غریب رت ہے دیکھتے ہی پہچانا اور پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے

فرمایا موسیٰ ابن عمران فرعون نے کہا سوال میرا اس بات سے نہین ہی پھر کہا مین بندہ ہون بندگان خدا
فرعون نے کہا مناسب تیرے حال کے تو یہ ہی کہ تو کہے مین بندہ ہون بندگان فرعون سی اور پرورش یافتہ
ہون اُسکی نعمت کا اے موسیٰ تو وہی ہی کہ مینے تجھے پالا پرورش کیا اور تو نے کفران نعمت کی اور علاوہ اسکے
ایک کام ایسا کر کے بھاگا ہے کہ تو ہی خوب جانتا ہی اب یہ منصب اعلےٰ تو نے کہان سے پایا کہ مجھے
نصیحت کرنے آیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مینے ایک گھونسا تادیبًا مارا تھا یہ معلوم نہ تھا کہ وہ مرجاویگا اور اسطرح
کے مارنے سے تو قصاص لازم نہین آتا ہی اور تو بسبب عداوت اصلی کے اپنی ہمت کو میرے
قتل پر مصروف رکھتا تھا اور مجھ کو تیرے مقابلے کی تاب نہ تھی اسواسطے بھاگ گیا اور اب اللہ تعالےٰ
نے مجھکو اپنا رسول مقرر کرکے تیری دعوت کے واسطے بھیجا ہی اور میرے بھائی ہارون کو نبوت مین
میرا شریک کیا ہی اور عجب ہی کہ تو ایک کافر کے مارنے سے مجھکو سرزنش کرتا ہی اور چار سو برس سے بنی اسرائیل
کے فرزندون کو قتل کرتا ہی اور انواع و اقسام کے ظلم اُنپر روا رکھتا ہی اب مناسب یہ ہے کہ خدا کی
وحدانیت اور میری نبوت کا اقرار کر اور بنی اسرائیل کو میرے سپرد کر جب مباحثہ اور مناظر حضرت موسیٰ کا
فرعون سے بہت ہوا اور مجمع عظیم ہوا فرعون نے کہا کہ اگر تو سوا میرے دوسرے کی عبادت کریگا
تو مین تجھکو قید کرونگا اور مار ڈالونگا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ تجھکو مجھپر دسترس نہوگا اسواسطے کہ اللہ تعالےٰ کو
میرے تئین حجت ظاہر اور دلیل قاہر عنایت کی ہی فرعون نے کہا کہ اگر سچا ہی تو بتلا حضرت موسیٰ نے
عصا کو پھینکا فی الفور اژدہا عظیم بنگیا اور آنکھین مانند مشعل کے روشن ہوئین اور منہ سے شعلے نکلنے لگے
اور دانتون کے پیسنے کی آواز مہیب لوگون کے کانون مین پہونچی اور مانند شیر مست کے غرانے لگا اور
جس چیز پر گذرتا تھا اُسکے ٹکڑے کرتا تھا جس چیز پر اُسکا دم پہونچتا تھا جل جاتی تھی فرعون مارے ہیبت کے
تخت سے گر پڑا اور تخت کا پایہ پکڑ کے فریاد کرنے لگا کہ اگر تو اس بلا کو دفع کریگا تو مین تیری نبوت
قبول کرونگا اور بنی اسرائیل پر تعدی نکرونگا جب حضرت موسیٰ نے اُس اژدہے کے منہ مین ہاتھ ڈالا تو بدستور سابق
لاٹھی ہوگئی پھر حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ایک حجت روشن اپنی نبوت پر دوسری رکھتا ہون فرعون نے کہا وہ
کیا ہی حضرت موسیٰ نے ہاتھ جیب مین ڈالکر باہر نکالا اُسکی روشنی سے سبکی آنکھین خیرہ ہوئین کوئی تاب
ید بیضا دیکھنے کی نلاسکا اسواسطے کہ شعاع اُسکی آفتاب پر فوق تھی سب نے امان چاہی حضرت موسیٰ نے پھر
جیب مین ہاتھ ڈالا جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا فرعون نے کہا آج تم اپنے گھر جاؤ ہم تمھارے مقدمہ مین تجویز کرینگے
نقل ہی کہ فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اگر مین تیری دعوت قبول کرون تو میرے تئین کیا چیز ملیگی
حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اگر تو ایک چیز بجالاے تو مین اُسکے عوض مین چار چیزین تجھکو دونگا فرعون نے کہا تمھاری

خواہش کیا ہی فرمایا کہ مطلب میرا یہ ہی کہ عبادت کر اُس خدا کی کہ سوا اُسکے خدا دوسرا نہین ہی پھر پوچھا کہ وہ چار چیزین
کونسی ہین حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ اول یہ ہی کہ مین دعا کرونگا کہ حق تعالیٰ تیرے تئین جوانی بخشیگا کہ کبھی بوڑھا
نہوگا دوسرے ہمیشہ بادشاہی بخشیگا کہ کوئی تیرے ہاتھ سے نہ لے سکیگا تیسرے تندرست رہیگا کہ کبھی بیمار
نہوگا چوتھے آخرت مین بہشت الٰہی تیرے نصیب ہوگی فرعون نے کہا بعضے عقلا سے مصلحت کرکے
جواب دونگا اول تو بی بی آسیہ سے کہا اونھون نے جواب دیا کہ ایسی نعمتون کو کوئی عاقل ہاتھ سے
نہین دیتا ہی بے توقف ایمان لاؤ پھر باہر نکلکر ہامان بے سروسامان سے پوچھا وہ بولا عجب بات ہی کہ
ابتک مسند عزت الوہیت پر بیٹھا تھا اب عبودیت اور ذلت اختیار کرتا ہی ابتک لوگ تیری عبادت کرتے ہین
اور اب تو اوروں کی عبادت کریگا فرعون سنے ہامان کے اضلال سے موسیٰؑ کی فرمانبرداری سے انکار کیا
اور ارکان دولت کو بلاکر کہا کہ یہ شخص اپنے جادو سے ہمارا ملک لینا اور ہمکو نکالنا چاہتا ہی تمھاری کیا صلاح ہے
سبنے کہا بڑے بڑے جادوگرون کو بلاؤ اور موسیٰؑ سے مقابلہ کرو اور جب وہ غالب ہوجاوینگے تو حق اور باطل
ظاہر ہوجاویگا فرعون نے حکم دیا کہ تمام اپنے ملک کے جادوگر حاضر کرو چنانچہ تھوڑے عرصے مین ستر ہزار
جادوگر فرعون کے دربار مین حاضر ہوے فرعون نے اُنکو نوازش خسروانہ سے امیدوار کیا اور حکم فرمایا کہ
عید کے دن صحرای عیدگاہ مین سب حاضر ہون اسقدر خلقت جمع ہوئی کہ اُنکے انبوہ سے صحرا اور کوہ آدمیون سے
بھر گیا جادوگرون نے اُس عرصہ مین ستر ہزار لاٹھیان اور رسیان بصورت سانپون کی شعبدہ کی بنائین اور
اُس میدان مین رکھین اور حضرت موسیٰؑ کے آنے کے منتظر بیٹھے ناگاہ حضرت کلیم اور ہارون رسول کرتے ہم
تشریف لائے اول حضرت موسیٰؑ نے اُن ساحرون کو نصیحت کی ساحرون نے حسن مقال اور کیفیت احوال حضرت
موسیٰؑ کا سنا متردد و حیران ہو کر بصورت باسعادت اور شکل با دولت تو مانند جادوگرون کے نہین ہی بہرحال بولے
ای موسیٰؑ اگر تو ہمپر غالب ہوگا تو ہم تیری متابعت کرینگے لیکن بعزت فرعون امید یہی ہی کہ ہم غالب ہوونگے موسیٰؑ سے
کہا کہ تم پہلے اپنا جادو ڈالتے ہو یا ہم ڈالین حضرت نے کمال بےپروائی سے فرمایا کہ تمھین ڈالو جب اونھون نے
اپنے رسیون کو ڈالا آفتاب کی گرمی سے وہ مورتین جو مجوف تھیں کہ پارہ سے بھری تھین حرکت کرنے لگین لوگ اُنکو
سچ مچ زندہ سمجھ کر ڈرنے لگے جب حضرت موسیٰؑ نے بحکم ملک علام اپنے عصا کو پھینکا اژدہا سے عظیم بنگیا اور کف
منہ سے نکلنے لگا اور اُن ستر ہزار شعبدون کو ایسا نگل گیا کہ اُنکا نام و نشان باقی نرہا اور مانند رعد کے گرجتا تھا
لوگون کا مارے ڈر کے کلیجہ پانی ہوتا اور پتھر اور اینٹ جو سامنے آتا اُسکو چبا جاتا تھا اور بعد اُسکے منہ پھیلا کر فرعون
کے قبے کی طرف متوجہ ہوا فرعون اُسکی ہیبت سے بھاگا اور خلقت ایک دوسرے پر گرنے لگی اِس صورت
پچیس ہزار آدمی پامال ہوکر عدم کو چلے گئے اور قیامت کا شور اُس صحرا مین برپا ہوا جب سبھی نے اُس اژدہے

ہاتھ ڈالا بدستور عصا ہو گیا جب صدق موسیٰ اور ہارون کا جادوگرون پر روشن ہوا بے توقف سجدے مین
گر پڑے اور مسلمان ہو گئے جب فرعون اُنکے اسلام سے خبردار ہوا تب اُنکو بلا کر بہت ڈرایا اور کہا کہ اگر اِس
دین سے بیزار نہوگے تو سبکا ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤن کاٹکر سولی پر چڑھاؤنگا لیکن تصدیق ایمانی
اُن مومنان صادق کے دل مین ایسی جم گئی تھی کہ اپنا مرنا قبول کیا دین سے نہ پھرے اور بی بی آسیہ نے بھی اپنا ایمان
ظاہر کیا اور دلائل نبوت حضرت موسیٰ کے بیان کیے فرعون کو دل مین تو بسبب تربیت حضرت موسیٰ کے آپکی طرف سے
کینہ تھا ہی اُس مظلومہ بے گناہ کو بھی نہایت عذاب سے شہید کیا اور بعد اُسکے بنی اسرائیل پر بہت اذیت اور سختی
شروع کی اُنھون نے حضرت موسیٰ سے عرض کی کہ تمھارے تشریف لانے سے پہلے اپنے باپ دادون سے
آپکی نبوت کی خوشخبری سُنی تھی کہ بعد نبوت کے ہم نجات پاوینگے اسواسطے فرعون کی اذیت اُٹھاتے تھے صبر
کرتے تھے اور آپکی امید پر جیتے تھے اب جو تم تشریف لائے تب بھی ہمارا دکھ نہ مٹا بلکہ تمھارے آنے سے پہلے
سابق کے زیادہ عذاب ہونے لگا اب ہمکو طاقت تحمل کی نہین اگر حکم ہو تو اس ملک سے ہجرت کر جائین یا
لڑین حضرت موسیٰ نے اُنکو دلاسا دیکر فرمایا کہ عنقریب تمھارے دشمن ہلاک ہوینگے اور بعد اُسکے اس زمین کا
مالک بناویگا جب حضرت موسیٰ کی قوم فرعون کی متابعت سے ناامید ہوئی تب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اسواسطے
اللہ تعالیٰ نے اُنپر پے در پے بلائین نازل کین اور دو تین سال تک قحط پڑا بعد اسکے طوفان ظاہر ہوا بعضے علما
کہتے ہین طوفان پانی کا تھا اور بعضے فرماتے ہین کہ طاعون تھا کہ سات روز کے عرصے مین ستر ہزار قبطی ہلاک ہو گئے
پھر سات روز تک لشکر ملخ کا اُنکے کھیتون پر مسلط ہوا کہ میوہ اور کھیتی اور پوست درخت کے سب کھا گئے
اور تمام اسباب زندگانی کا نابود کر دیا ہر بار جب آفت نازل ہوتی توبہ کرتے تھے جب حضرت موسیٰ کی دعا سے دفع
ہوتی تو پھر کفر کی راہ پر قائم ہو جاتے بعد اُسکے قمل کی بلا مین پھنسے یعنی ملخ کے بچے اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ
تمام مکان و فرش و رہاس اور طعام اور لباس اور آنکھون اور منہ سب جگہ مین محیط تھے اس مصیبت کو دفع کرکے بعد
سرکشی زیادہ کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے دریاے نیل کا پانی قبطیون پر خون کر دیا چنانچہ ایک پیالے مین
بنی اسرائیل جو پیتا تھا تو آب صاف تھا اور قبطی کی طرف خون ناب تھا۔
نقل ہے کہ ایک قبطن ایک بنی اسرائیل کی عورت سے منت بولی کہ اے بہن مین پیاسی ہون تو پانی اپنے منہ مین
لیکر میرے منہ مین ڈال دے جب پڑوسن نے کلی اُسکے منہ مین ڈالی فی الفور خون خالص ہو گیا۔ نعوذ باللہ من غضبہ
بعد دفع ہونے اس بلا کے پھر سرکشی شروع کی تو اللہ تعالیٰ نے چھوٹے مینڈکون کا لشکر دریاے نیل سے
بھیجا کہ فرش اور کپڑے اور کچا پکا کھانا اور لباس اور خوابگاہ مین سب مینڈک ہی مینڈک تھے غرض
یہ سب آفتین دیکھتے تھے اور ایمان نہ لاتے بلکہ زیادہ ایذا پہنچاتے ہوتے تھے جب نئی آفت الٰہی حضرت موسیٰ پر نازل کی

کہ تم اپنی تمام قوم کو مصر سے باہر لیجاؤ اور دریاے نیل پر مقام کرو

بیان حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے اور فرعون کے غارت ہونیکا

جب بنی اسرائیل واسطے تیاری اسباب سفر کے مشغول ہوے اکثر زیور قبطیون کا شادی کے حیلے سے عاریۃً مانگا اور کثیر بے مشقت اُنکے ہاتھ لگا اور آدھی رات کے وقت مصر سے باہر نکلے تمام مال و اسباب و اہل و عیال ہمراہ لیا اور ایک منزل پر مقام کیا صبح کو قبطی خواب سے اُٹھے تو ایک بنی اسرائیل کا اثر نپایا اور اپنے مال کے ضائع ہونے سے دیوانون کی طرح شور و غل مچانے لگے اور واویلا کرنے لگے صورت حال فرعون سے جاکر عرض کی فرعون نے تمام لشکر کو جمع کرنے کا حکم دیا چاہا کہ اُسی روز تعاقب بنی اسرائیل کا کرے لیکن اُس روز قدرت خدا سے سب قبطیون کے گھر ایک ایک لڑکی باکرہ بمرگ مفاجات مرگئی اسواسطے توقف ہوا دوسرے دن دسوین تاریخ محرم کی فرعون لشکر جرار لیکر حضرت موسیٰ کے پیچھے روانہ ہوا اور چھ ساعت دن چڑھا تھا کہ مقدمہ لشکر فرعون کا لشکر موسیٰ کے نزدیک پہونچا بنی اسرائیل نے نہایت بیقراری سے عرض کی کہ یا نبی اللہ تم نے ہمکو یہان لا کر پھنسایا ہم بیشک گرفتار ہونگے اسواسطے کہ پیچھے سے تو آتش شمشیر ہے اور آگے دریاے مواج ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو نصرت کا وعدہ دیا ہے وعدہ اُسکا سچا ہے تم غمگین مت ہو عنقریب کشایش ہوگی اُسی حال مین جبرئیل وحی لیکر نازل ہوے اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ یعنی مار تو اپنی لاٹھی سے دریا کو حضرت موسیٰ نے حقتعالیٰ سے دعا مانگی اور بعد اسکے عصا سے دریا کو مارا اُس قادر ذو الجلال کے حکم سے فی الفور دریا ٹھہر گیا اور بارہ کوچے بشمار اسباط بنی اسرائیل کے نکلے پانی مانند بارہ طاقون کے درمیان ہر ایک کے قائم ہوا نسیم عنایت چلنے لگی آفتاب لطف نے دریا کی تہ کو فی الفور سکھا دیا بنی اسرائیل ہر ایک سبط ایک ایک کوچے سے پیٹھا اور بسبب لطافت پانی کے نہایت صفائی سے ہر ایک سبط کو دوسرے سبط کے حال کو دیکھتے باتین کرتے جاتے تھے حضرت موسیٰ کنارہ دریا پر انتظار کرتے رہے کہ تمام صغیر و کبیر دریا کے اندر آ پہونچے بعد اُسکے حضرت موسیٰ بھی روانہ ہوے اور بقدر چار ساعت نجومی کے اُس بحر ہائل سے ساحل نجات پر پہونچے فرعون جب وہان پہونچا اور دریا کو اس حال مین دیکھا مارے ہیبت کے کانپنے لگا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے معجزہ موسیٰ کا دیکھکر فکر میں پڑا اور چاہا کہ مصر کو پھر جاؤن یا متابعت موسیٰ کی کرون ہامان سے جب مشورت کی تو اس ملعون نے اُسکو اس نیت سے باز رکھکر کہا کہ اتنی مدت پادشاہی کی اور مرتبہ خدائی کو پہونچا اب شرم نہیں آتی کہ بنی اسرائیل جہان جاوے دریا کے پار گئے ہیں اُنکا دین قبول کرے یا مصر کو پھر جاوے اور تیرے تئین عار لاحق ہو یہ دریا تو تیری ہی ہیبت سے ایسا قائم ہو رہا ہے جلد اُنکے پیچھے بنی اسرائیل تک پہونچ اور اپنا بدلا لے فرعون بے عون ہامان کے لغویات اور ہذیان سنکر اُسکے راستے پر چلا ہوا اور گھوڑا دریا مین ڈالا تمام لشکر اُسکی متابعت سے دریا مین پیٹھا جب

ادنیٰ اعلےٰ صغیر وکبیر دریا مین داخل ہوے اور مقدمہ لشکر قبطیون کا کنارے سے قریب پہونچا تب خدا کے
حکم سے اجزا پانی کے ملنے لگے اور دریا جیسا تھا ویسا متصل ہوگیا اور سب کو یکبارگی ہلاک کرکے پانی کی راہ سے
آگ مین پہونچایا نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسول اللہ جب بنی اسرائیل نے خلاصی پائی اور قبطی بعد غرق پانی کے
منھ پر آگئے بنی اسرائیل نے اپنے دشمنون کو اس حال مین دیکھ کر شکر خدا کا کیا اور حضرت موسیٰ کی نبوت کے زیادہ معتقد
ہوے بعد اسکے قبطیون کی لاشون پر دوڑ کر لاکھون روپے کا لباس و زیور اتارا حضرت موسیٰ نے ہر چند منع کیا
کہ اس مال پر جو نکالنے کی شب مانگ لائے تھے قناعت کرو وہ ہرگز باز نہ آئے اس بیفرمانی کی نحوست سے آخر
گوسالہ پرستی کی بلا مین گرفتار ہوے چنانچہ تفصیل اسکی معلوم ہوگی پھر حضرت موسیٰ نے یوشع بن نون کو چند ہزار
آدمیون سے مصر کو بھیجا انھون نے جاکر تمام خزانے اور اموال انکے جو اٹھانے کے لائق تھے جمع کرکے حضرت موسیٰ
کے حضور مین بھیجے اور باغ املاک ضبط کیے اور ایک شخص کو قبطیون مین انکی باقی جماعت پر حاکم بنا کر حضور مین پہنچے

ذکر حضرت موسیٰ کے کوہ طور پر جانے اور توریت لانے اور سامری کے گوسالہ بنانے کا

بنی اسرائیل نے کئی بار حضرت موسیٰ سے عرض کی تھی کہ ہمارے تئین علحدہ شریعت چاہیے جو اسکے موافق عمل کرین اور
رضاے الٰہی حاصل کرین حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین مناجات کی حکم ہوا کہ کوہ طور پر آؤ اور تیس روزے
رکھو جب تمھاری خواہش میسر ہوگی اور مقصود حاصل ہوگا حضرت موسیٰ نے قوم کو نصیحت کی اور حضرت ہارون کو
خلیفہ کیا کہ میرے آنے تک عبادت الٰہی مین مشغول رہو مین امیدوار ہون کہ خدا الٰہی شریعت عنایت کریگا
بعد اسکے جو موسیٰ قوم سے جدا ہوکر ستر آدمی رؤساے بنی اسرائیل کے ہمراہ لیکر گئے اور کوہ طور مین معتکف ہوے اور ایک
مہینے تک روزے رکھے پھر حضرت جبرئیل نے نازل ہوکر حکم دیا کہ دس روزے اور رکھو جب مدت سے زیادہ دن گذرے
بنی اسرائیل مضطرب ہوے اور آپس مین تجویز کرنے لگے سامری نے کہا کہ حضرت موسیٰ تم سے رنجیدہ ہو کر
گئے ہین تم نے انکے حکم سے برخلاف قبطیون کے لاشون پر سے مال اتار کر متصرف ہوے اور انکے منع کرنے سے
باز نہ آئے اسواسطے کنارہ کیا کہ تمھاری بیفرمانی کی شامت سے عذاب نازل نہوا گر مال سے دست بردار ہو
تو شاید وہ تم سے خوش ہون انھون نے جو مال لائق جلانے کے تھا سو جلایا اور جو گلانے کا تھا سو سامری کے
حوالے کیا کہ وہ زرگری کے ہنر سے واقف تھا سامری نے تمام سونا چاندی گلا کر ایک گوسالہ یعنی گاے کا بچہ
ڈھالکر بنایا اور حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے قدم کی خاک جو فرعون کے ڈوبتے وقت اسنے لی تھی وہ اسکے
پیٹ مین ڈالی اسیوقت وہ گوسالہ آواز کرنے لگا سامری نے کہا کہ یہ تمھارا اور موسیٰ کا خدا ہے اسکی عبادت کرو
اور اس سے حاجت مانگو وہ موسیٰ اور تمھارے سردارون کو پیدا کریگا وہ بیوقوف اسکی بات پر دھوکا کھا گئے

لگے پوجنے اور سجدہ کرنے مگر بارہ ہزار آدمی اس حرکت بد سے انکو منع کرتے اور ملامت کرتے تھے اور حضرت
ہارون نے ہر چند نصیحت کی مفید نہ پڑی اور حضرت موسیٰ کو اس بات سے خبر تھی جب چالیس دن پورے ہوے تو
ایک ابر تاریک پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ نظر سے غائب ہوے اللہ تعالی نے انکو اپنے کلام سے مشرف کیا
اور دس تختے توریت کے عنایت کیے جب حجاب اٹھ گیا تو قوم نے کہا ہمنے تو یہ مشقت اسواسطے کی تھی کہ ہم بھی
کلام الٰہی سنیں اور سب قوم کے روبرو گواہی دیں پھر حضرت موسیٰ نے عرض کی اور اسیوقت ایک بادل رقیق
پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ کو مع ستر آدمیون کے چھپایا اور ان سبنے کلام الٰہی سنا جب پردہ اٹھا تو آپسمین جھگڑنے لگے
کہ ہم فقط کلام سننے سے ایمان نہ لاوینگے جبتک کلام کرنیوالے کو نہ دیکھینگے حضرت انکی بدگمانی اور بداعتقادی
سے متعجب اور حیران ہوے اسوقت ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور زلزلہ شروع ہوا اور بجلی کڑکنے لگی سب طالبان دیدار
فی الفور ہلاک ہو گئے حضرت موسیٰ نے دعا مانگی خداوندا تو ہی گمراہ کرنے والا ہے اور تو ہی ہدایت دینے والا ہے
اگر تو نے انکو طمع کلام سنانے کا نہ دیا ہوتا وہ جرات دیدار کی نکرتے اور چاہتا تو اس سے آگے مجھکو
اور ان سبکو ہلاک کر دیتا اور اب اگر مین تنہا قوم مین جاؤنگا انکے خون کی تہمت مجھپر کرینگے اللہ تعالے نے
حضرت موسیٰ کی دعا قبول کر کے انکو پھر زندہ کیا سبنے اپنے گناہ سے استغفار کیا اور موسیٰ کی نبوت پر تصدیق کی
وہان سے رخصت ہو کر جو قوم مین پہونچے تو وہان عجب تماشا دیکھا کہ گوسالہ کے آگے ڈھول بجتا ہے اور لوگ
ناچتے ہین اور سجدہ کرتے ہین حضرت موسیٰ پر جو غصہ نے غلبہ کیا تو لوحین توریت کی ڈال دین اور بھائی پر
عتاب کیا اور انکی داڑھی اور سر کے بال کھینچے انھون نے عذر کیا کہ بھائی مجھپر جگ ہنسائی مت کرو اور میری
داڑھی اور سر کے بال نہ کھینچو مین نے انکی نصیحت مین قصور نہ کیا انھون نے مجھکو ضعیف سمجھکر میری نصیحت نمانی
اور قریب تھا کہ مجھکو مار ڈالین جب حضرت موسیٰ کا غصہ تھما اور لوحین توریت کی اٹھالین اور گوسالہ پرستون سے کہا
کہ خدا نے مجھکو کتاب عنایت کی اور اپنا عہد نیک کیا اور برخلاف حکم خدا اور حکم نبی تم عمل مین لاتے سبنے کہا
کہ ہمکو سامری نے گمراہ کیا جب سامری سے پوچھا تو وہ بولا کہ میرے نفس امارہ نے مجھکو اس بات پر لایا حضرت نے فرمایا
کہ مین تجھکو جان سے نہین مارتا لیکن جبتک تو اس جہان مین زندہ رہیگا خدا کرے تیری کسی سے آشنائی نہو اور کوئی
بندہ تیرے ساتھ مصاحبت نکرے اور عاقبت مین تجھکو خدا عذاب جہنم نصیب کرے پھر بنی اسرائیل نے
حضرت موسیٰ سے عفو قصور چاہا حکم الٰہی ہوا کہ توبہ تمھاری یہ ہے کہ جن لوگون نے گوسالہ پرستی کی ہے سب دوزانو
بیٹھ جاوین اور جنھون نے گوسالہ پرستی نہین کی وہ انکو قتل کرین اس حکم کو سنکر سب بیقرار ہوے اور بہت
لوگ منکر ہوے کہ ہمنے تو پرستش گوسالہ کی نہین کی ہم کاہیکو اپنے تئین قتل کرین حکم الٰہی ہوا کہ اس گوسالہ کو
برادہ کر کے اسکی خاک بنا کر دریا مین پھینکو اور تم سب لوگ پانی اس دریا کا پیو سب نے پانی پیا جنھون نے

گوسالہ نہین پوجا تھا اُنپر کچھ علامت ظاہر نہین ہوئی اور گوسالہ پوجنے والون کی زبان پر زردین نقطے پیدا ہو گئی اور رنگ اُنکا زرد ہو گیا جب اُن سب نے کفن پہنے اور ضیقتین کہین اور قتل گاہ کو روانہ ہوے عجب اُسوقت کا عالم تھا کہ ایک جہان درہم برہم تھا نالہ و شور و گریہ و زاری بنی اسرائیل مین شروع ہوئی اور ایک ابر سیاہ پیدا ہوا تاکہ ایک دوسرے کو نہ دیکھین اور باپ بیٹے پر اور بیٹا باپ پر رحم نکرے جب قتل عام ہوا اور ہزارون آدمی کا تیغ سے انتقام ہوا تب حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ نے جناب الٰہی مین عاجزی کی پھر توبہ قبول ہوئی اور قتل سے امان پائی

احوال قارون کے خسف ہونیکا

کہتے ہین کہ قارون حضرت موسیٰؑ کے چچا کا بیٹا تھا اور ایسا حسین تھا کہ لوگ اُسکو منور کہتے تھے اُسنے حضرت موسیٰؑ سے علوم عجیب سیکھی تھے اُسمین سے علم کیمیا تھا جب یہ علم اُسکو ملا تو کثرت اُسکے مال کی اِس درجہ کو پہونچی کہ چالیس خچر اُسکے خزانہ کے صندوقون کی کنجیان لیکے چلتے تھے جب حضرت موسیٰؑ نے اُسکو زکوٰۃ کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہزار دینار سے ایک دینار زکوٰۃ دیا کر یہ بھی اُسپر شاق گذرا اور مجادلہ شروع کیا اور موسیٰؑ کی تابعداری سے نکلکر طریقہ سرکشی کا شروع کیا اور سواری کے وقت ہزار جوان بلباس عمدہ اور جواہرات سے مرصع اور تین سو لونڈیان ماہرو عنبر مو ساتھ لباس قیمتی کے خلخال اور تاج مرصع کے ہمرکاب چلتی تھین اور لوگ اُسکا تجمل دیکھکر کہتے تھے ای کاشکے جو وہ ہمارے تئین ملتا جو قارون کو ملا ہی جب حضرت موسیٰؑ نے واسطے ادای زکواۃ کی تاکید کی تب اُسنے بنی اسرائیل کے جاہلون کو جمع کرکے کہا کہ تم سب باتون مین تابعداری موسیٰؑ کی کرتے ہو اور اُسکا حکم تمپر جاری ہی اب وہ چاہتا ہی کہ زکوٰۃ کے بہانے سے تمہارا مال لیوی اور تمکو فقیر کردی تم کیون چپکے بیٹھے ہو جواب مین وے وہ سب بولے کہ تو ہمارا سردار ہی جو کچھ تیری رای مین آوی سو کر ہم سب تیرے تابع ہین قارون نے حضرت موسیٰؑ کو ذلت دینی کی مصاحبون سے مشورت کی آخر ایک عورت فاسقہ زناکار کو تلاش کیا اور ایک طباق زر و جواہر کا اُسکو دیکر یون مقرر کیا کہ جسوقت موسیٰؑ مجلس مین وعظ کو بیٹھین اور مجمع بنی اسرائیل کا ہو تب مجلس مین آنکر حضرت موسیٰؑ کی زنا کرنی کا اپنے ساتھ اقرار کر بنی اسرائیل [illegible] حضرت موسیٰؑ کے حق مین موافق حکم توریت کی عمل کرین کہتے ہین کہ حضرت موسیٰؑ ہر ہفتے مین ایکبار مجلس وعظ کیا کرتے جب لوگ اُس دن جمع ہوے قارون بھی نہایت تجمل اور شوکت سے حاضر ہوا اور حضرت موسیٰؑ کے مقابلے مین بیٹھکر استہزا اور ہنسنا شروع کیا اور وہ فاحشہ بھی آنکر مجلس کے گوشے مین بیٹھی جب مجلس گرم ہوئی اور دریا بعید کے حضرت موسیٰؑ کے سینے سے جوش مارنے لگے وہ عورت اُٹھی اور چاہا کہ قارون کی تعلیم کے موافق بہتان کرکر حضرت موسیٰؑ کے دامن پاک کو تہمت سے آلودہ کری حضرت مقلوب القلوب نے اُسکی زبان کو پھیرا اور بآواز بلند بولی

کہ اے بنی اسرائیل قارون حضرت موسیٰ کا دشمن ہے اور کل مجھکو اپنے گھر لیجا کر ایک طبق زر و جواہر کا دیا اور کہا کہ
مجلس عام مین حضرت موسیٰ پر بہتان کر اور موسیٰ کو زنا کرنیکا اپنے ساتھ گواہی دے اور مین اب گواہی دیتی ہون کہ
موسیٰ پیغمبر خدا کا ہے اور نبی برحق ہے اور جو برائیان کہ مین نے کی تھین سب سے توبہ کرتی ہون اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ و اشہد ان موسیٰ کلیم اللہ بنی اسرائیل نے حیران ہوکر قارون کو ملامت کرنا شروع کیا پھر تو بغضب موسیٰ کو جوش مین
آیا اور اسیوقت منبر سے اترے اور خاک پر سر رکھا اور خدا سے عرض کی کہ خدایا تیرے دشمن نے میری ایذا کا قصد کیا
اور چاہا کہ میری تہین فضیحت کرے اگر مین تیرا رسول ہون تو اسپر اپنا غضب نازل کر اور مجھکو اسپر مسلط کر فی الفور
حضرت جبرئیل نازل ہوے اور فرمایا ای موسیٰ سر کو اٹھاؤ اللہ تعالیٰ نے تمھاری دعا قبول کی اور زمین کو
تمھارے حکم مین کیا جیسا چاہو ویسا کرو حضرت موسیٰ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ ای بنی اسرائیل جیسے مجھکو خدا تعالیٰ نے
فرعون پر مسلط کرکے ظفر دی ویسے ہی اب مجھکو قارون پر بھیجا ہے جو کوئی اسکا پیرو ہے سو اسکے ساتھ رہے
اور جو کوئی میرا تابعدار ہے اس سے دور ہو جاوے سب بنی اسرائیل نے کنارہ کیا اور بیزار ہوے مگر دو آدمی
کہ بڑے مصاحب تھے وہ رفیق رہے اسوقت حضرت موسیٰ نے فرمایا یا ارض خذیہ یعنی ای زمین لے اسکو
زمین نے ٹخنون تک قارون کو پکڑا وہ بیوقوف تمسخر سے بولا کہ ای موسیٰ یہ کیا سحر ہے پھر دوبارہ دیگر حضرت
موسیٰ نے زمین کو حکم دیا گھٹنون تک زمین مین دھنس گیا اس بار نہایت ڈرا ہر چند امان مانگی مفید نہ ہوئی کہتے ہین
کہ ستر بار حضرت موسیٰ نے زمین کو حکم دیا اور ہر بار وہ عاجزی کرتا رہا حضرت موسیٰ نے مطلق التفات نکیا آخر
بالکل زمین مین دھنس گیا اسرائیل کے فاسد و حاسد کہتے تھے کہ موسیٰ نے مال کی طمع سے قارون کو امان
نہ بخشی یہ بات حضرت موسیٰ نے سنی پھر دعا مانگی اور زمین کو حکم کیا تمام اسباب و مال و فرش و فروش و نقد دھنس مع
حویلی کھس گیا اور تحت الثریٰ کی طرف روانہ ہوا نعوذ باللہ من غضبہ

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے شام کی طرف جانے اور بنی اسرائیل کے بیابان تیہ مین گرفتار ہونے کا

حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ حکم الٰہی یون ہے کہ تیاری لشکر کی کرو اور بیت المقدس کو جبارون عمالقہ کے
ہاتھ سے چھڑاؤ چنانچہ بعد انتظام اور ترتیب لشکر کے روانہ ہوے جب اس ملک کے نزدیک پہونچے
بارہ نقیب یعنی بارہ سردار ہر ایک سبط کا ایک ایک آدمی مقرر کیا کہ عمالقہ کے ملک مین جاکر بطریق جاسوس
انکا حال اور کیفیت دریافت کرکے جلد پھر آؤ جب بارہ نقیب جبارون کے دار الملک مین پہونچے عوج بن
عوق کہ جسامت اور قوت مین کوئی ان جبارون مین اسکے برابر نہ تھا اتفاقاً انسے دوچار ہوا اور انکو آگے

خبر پہونچی تھی کہ مصر کی طرف سے لوگ ہمارے مقابلے کو آتے ہین اسواسطے عوج نے بارہ نقیبون کو اپنی آستین
یا دامن مین ڈال کر بادشاہ کے حضور مین لیجا کر پھینک دیا اور کہا کہ یہ لوگ ہمارے مقابلے کو آتے ہین بادشاہ نے
حکم کیا کہ انکو زندہ چھوڑ دو جو یہ جا کر ہمارے طول قامت اور جسامت اپنے لشکر مین بیان کرینگے تو رعب اور
ہیبت سے انکا عزم سست ہوگا کہتے ہین کہ نبی کے نقیبون کا قد چھ گز اور پانچ گز سے کم نتھا لیکن بہ نسبت قد
عمالقہ کے مانند ایک چھوٹے جانور کے دکھلائی دیتے تھے نقیب وہان سے پھر کر بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوے
راستے مین آپس مین اقرار کیا کہ ہرگز جبارون کے قد و قامت کا احوال اپنے لشکر مین مت ظاہر کیجیو سواے حضرت موسیٰ اور
ہارون کے دوسرے سے مت کہیو اسواسطے کہ بنی اسرائیل خفیف العقل و قلیل الہمت ہین جب یہ حال سنینگے
تو بیشک لڑائی سے بیٹھ رہین گے جب یہ لشکر مین پہونچے تو دس آدمیون نے عہد شکنی کی اور عمالقہ کی شوکت
اور جسامت کا احوال بنی اسرائیل سے ظاہر کر دیا مگر یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا نے اس بھید کو چھپایا
لشکر حضرت موسیٰ کا انکی شوکت سنکر لڑائی سے بیٹھ رہا ہر چند موسیٰ اور حضرت ہارون نے نصرت الٰہی کا وعدہ کیا
اور فتحمندی کی امید دی کچھ فائدہ نہوا اور سب متفق اللفظ ہو کر بولے کہ ہمارے تئین انکے مقابلے کی طاقت نہین
ہمکو اس ملک کی طمع نہین اگر تمکو اسکے لینے کی تمنا ہی تو تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو ہم تو یہین بیٹھے ہین حضرت
موسیٰ انکے تمرد سے غصہ ہوے اور سر بسجدہ ہو کر دعا مانگی کہ یا الٰہی میرا اختیار سواے اپنے نفس و بھائی کے
اور ون پر نہین جدائی کر تو درمیان ہمارے اور ان فاسقون کے اس عرصے مین ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور آواز
صریح آسمان سے آئی کہ اے موسیٰ یہ گروہ بنی اسرائیل کہانتک نافرمانی کرینگے اور ظاہر معجزون سے منکر ہو وینگے
اتنا نہین جانتے کہ طرفۃ العین مین سبکو ہلاک کر دونگا اور ایسے دونے لوگ پیدا کرونگا حضرت موسیٰ نے
عرض کی کہ یارب اگر تو اپنی قہاری سے اس قوم کو ہلاک کریگا تیرے ملک مین تو کچھ نقصان نہوگا لیکن
جو امت میرے بعد پیدا ہوگی کہیگی کہ موسیٰ نے اپنی قوم کو بد دعا سے ہلاک کروا دیا تیرا صبر بڑا ہی اور احسان بہت ہی
بخشدے انکو اور ناگاہ مت ہلاک کر پھر حکم ہوا کہ مین نے تیری دعا قبول کی اور انکو تیری خاطر سے بخشا لیکن
تو نے انکو فاسق کہا ہی مجھکو اپنی عزت و جلال کی قسم ہی کہ سواے تم دو بھائیون اور یوشع اور کالب کے سبکو اس
بیابان مین حیران و پریشان رکھونگا بعد اس حکم کے ان دس آدمی بھید کھولنے والون کے بدن سے کیڑے نکلنے لگا
اور اعضا انکے گل گئے اور فنا ہو گئے اور باقی بنی اسرائیل اسی نافرمانی کے وبال سے گرفتار ہو کر اس جنگل مین قید
ہو گئے حضرت موسیٰ اور ہارون اور یوشع اور کالب تو عمالقہ کی طرف تشریف لیگئے اور بنی اسرائیل مصر کی طرف
روانہ ہوے تمام دن منزل کی شام کو پھر اپنے تئین منزل اول مین پایا ناچار ہو کر پھر حضرت موسیٰ کے پیچھے
اس امید پر کہ شاید کسی حیلے بہانے سے انکو پھر راضی کرین اور حضرت موسیٰ جو عمالقہ کی طرف تشریف لیگئے

تو اتفاقاً اول عوج بن عوق سے ملاقات ہوئی کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی لاٹھی دس گز کی تھی اور دس گز
اچھلے تب لاٹھی کا سر عوج بن عوق کے ٹخنے مین لگا عوج مانند پہاڑ کے گر گیا اور اسی ایک زخم سے
اپنی جان کو بڑی ذلت سے ہارا ایک دوزخ کو سونپا جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی طرف پھرے تو انکو اسی
منزل مین پایا اور کولہو کے بیل کی طرح تمام رات دوڑتے تھے اور فجر کو پھر منزل اول مین موجود ہوتے تھے
حضرت موسیٰ کو ہنوز انکی گرفتاری کا حال معلوم نہین ہوا تھا اسواسطے فرمایا ہی کہ اے لوگو مین وہان گیا اور انمین سے
ایک شخص کو ایسے مارا کہ اللہ تعالیٰ نے روے زمین پر ایسی جسامت اور قد و قامت کا دوسرا شخص نہین پیدا کیا
لیکن تم بغیر میرے تجا نا جب طبیعت نے نہ چاہا کہ اس ملک مین جاؤن سب ہمت باندھو اور عزم کرو جاؤ حسب الفتح
نصیب کریگا جب بنی اسرائیل نے اپنی سرگردانی کا احوال عرض کیا تب موسیٰ بہت ملول ہوے اور خدا تعالیٰ
کے وعدے کے جلد ظاہر ہونے سے حیران ہوے خطاب الٰہی آیا کہ اے موسیٰ ایسے فاسقون کے
واسطے غمگین مت ہو جب تو نے چار و ناچار مصیبت پر دل رکھا اور ریت دوڑ دھوپ کی بیابان کو تہان رہے
اس جنگل سے نہ نکل سکے جب خرچ تمام ہوا اور ذخیرہ نہ رہا تب حضرت موسیٰ سے بھوک کی فریاد و زاری کرنے لگے
پھر حضرت موسیٰ نے دعا مانگی تب خوان احسان الٰہی سے اسطرح پر اترا مقرر ہوا کہ شب کو ترنجبین برف سے سپید
اور شہد سے شیرین درختون پر گرتا اور عصر کے وقت لاکھون پرند مانند کباب کی انکے لشکر مین خودبخود بیٹھ آتے حکم
یون ہوا کہ ہر شخص حاجت سے زیادہ نہ لیوے اور دوسرے دن کا ذخیرہ نکرے مگر شنبے کے دن یکشنبے کے واسطے
ذخیرہ کرین لیکن بنی اسرائیل تو کثرت حرص سے زیادہ حاجت سے ذخیرہ کرتے تھے الا بجز کو اس گوشت مین
کیڑے پڑ جاتے تھے اور زیادہ ترنجبین لینے والون کو اس روز کچھ نہ ملتا تھا بے نصیب رہتے تھے اور پانی کی
سبیل ٹھہرائی کہ حضرت موسیٰ کا جب مقام ہوتا تھا تو اپنی لاٹھی ایک پتھر پر مارتے تھے تو بارہ سبطون کے واسطے بارہ چشمے
خوشگوار مانند آب حیات کے جاری ہو جاتے تھے پھر جب کپڑے پھٹ گئے تب حکم ہوا کہ پرانے کپڑون کو پتھر کے
چشمون مین ڈبو دو تو نئے ہو جاوینگے اور اگر کپڑے میلے ہو جاوین تو آگ مین ڈال دو میل سب جل جاتا یون سے
زیادہ سپید ہو جاوینگے اور قدرت کاملہ الٰہی سے جب لڑکا پیدا ہوتا تو قمیص سمیت وجود مین آتا اور جسقدر لڑکے کو
نشو و نما ہوتی وہ قمیص بھی قد کے موافق بڑھتا جاتا اور صفائی اور شفافی اور ملائمت اس قمیص کی ایسی تھی
کہ ململ اور خاصہ ورتن زیب سکے آگے بے زیب تھا جب چند مدت اسطرح پر کٹی بنی اسرائیل تو اپنی وضع اصلی اور
عادت جبلی سے باز نہ آتے تھے اور کفران نعمت کی خو گر ہو رہے تھے کہنے لگے کہ رات اور دن ترنجبین اور
پرند کے گوشت لذیذ کھانے سے ہمارے منھ کا مزہ بیمزہ ہو گیا ہے تو ایک نوع کے طعام پر صبر نہین کیا جاتا
ہمارے واسطے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمکو مسور کی دال اور پیاز اور لہسن اور ساگ بھاجی دیوے تو ذرا منھ سوندھا ہو

حضرت موسیٰؑ اُن لوگون کی سمجھ بوجھ سے نہایت ملول ہوے اور فرمایا کہ عجب قوم جاہل ہو کہ ساگ بھاجی کو خوان آسمانی پر تفضیل دیتے ہو اور خوراک حیوانی کو خوان نعمت ربانی پر ترجیح کرتے ہو رہے عقل و زہے شعور کیون نہو جیسی روح ویسے فرشتے اور چاہا کہ اُن جاہلون کو چھوڑ کر باہر نکل جاوین لیکن صبر کیا اور منتظر امر الٰہی کے رہے اور چالیس برس کے عرصے مین اُس جماعت نا فرمان مین سے کوئی باقی نرہا سب ہوگئے مگر یوشع اور کالب رہے اور اُس مدت مین جتنے ہلاک ہوگئے اللہ تعالیٰ نے اُنکی نسل سے اتنے ہی پیدا کیے چنانچہ بروقت نکلنے تیہ کے جتنے داخل ہوے تھے اتنے ہی موجود تھے نہ زیادہ اور نہ نقصان کے

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے ملنے کا

جب موسیٰ مصر پر غالب ہوے اور قبطی ہلاک ہوے موسیٰ اکثر مجالس مین وعظ و نصیحت فرماتے تھے ایک روز حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ الٰہی تیرے بندون مین کوئی مجھ سے زیادہ عالم ہووے تو مجھکو بتا حق تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ میرا ایک بندہ ہے تجھ سے زیادہ تر عالم ہے کہ مین نے اپنے علم کے اسرار اُسکے سینے مین رکھے ہین دریا کے کنارے پر ہے جہان مچھلی گم ہوگی وہان تمکو ملیگا حضرت موسیٰ نے یوشع کو ساتھ لیا اور کئی روٹیان اور کئی مچھلیان بھُنی ہوئی لیکے مجمع البحرین کی طرف متوجہ ہوے جب مجمع البحرین کے قریب ایک چشمہ پر پہونچے وہان آرام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام بسبب ماندگی کے سو رہے اور یوشع نے اس چشمے سے وضو کیا جب چند قطرے پانی کے اُس بھُنی مچھلی پر گرے اُس مچھلی نے زندہ ہوکر دریا کی راہ لی جب وہان سے آگے چلے تب حضرت موسیٰ نے یوشع سے کھانا مانگا اُنھون نے احوال مچھلی کے دریا مین جانے کا بیان کیا کہ پانی کے قطرے اُسپر گرے تو وہ زندہ ہوکر دریا مین چلی گئی اور جہانتک اُسنے سیر کی وہانتک ایک راہ پانی مین نکلی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ وہی بات ہے جسکو ہم طلب کرتے تھے یعنی گم ہونا مچھلی کا خضر کی ملاقات کی جگہ ہے وہان سے اُلٹے پھرے اور حضرت خضر کو صحرا مین پایا کہ عبادت الٰہی مین مصروف تھے بعد فراغت عبادت کے حضرت موسیٰ سے احوال پوچھا اُنھون نے فرمایا کہ مقصود اس سفر سے یہ ہے کہ چند روز تمھاری صحبت مین مشرف رہون اور وہ علم کہ خدا نے تمکو بخشا ہے سیکھون حضرت خضر نے کہا کہ آپکی التماس تو قبول ہے لیکن رفاقت ہماری مشکل ہے اسواسطے کہ شاید مین از روے علم باطن کے ایک کام کرون کہ ظاہر اُسکا کراہت ہو اور انجام اُس کام کا خیریت اور کرامت ہو اور بعد حقیقت ظاہر ہونے کے تم سے صبر نہو سکیگا اور عذر و انکار سے پیش آؤگے اسواسطے مصاحبت کی گرہ ٹوٹ جاویگی اور رفاقت کا رشتہ بند ہوجاویگا حضرت موسیٰ نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ مین صبر کرونگا اور تمھارے حکم سے نافرمانی نکرونگا حضرت خضر نے کہا کہ اگر تم میری مصاحبت چاہتے ہو تو جبتک مین نہ کہون تبتک تم سوال مت کیجیو بعد اس قول و قرار کے وہ دونون دریا کے منھ مین روانہ ہوکر کشتی مین جا بیٹھے حضرت خضر نے مالکون سے پوشیدہ دو تین تختے کشتی کے اکھاڑ کر دریا مین

پھینک دیے اور صاحبان کشتی سے کہا کہ جلد اپنی کشتی کا بند و بست کرو نہیں تو ڈوب جاؤ گے لوگ دوڑے اور
جلد تختہ یا لکڑی کے ٹکڑے سے جوڑ کر کشتی کو درست کیا لیکن صاحب کشتی کا دل کشتی کے معیوب ہونے سے ٹوٹ گیا
حضرت موسیٰ نے فرمایا ایسی مضبوط کشتی میں سوراخ کرنا اور اتنے لوگوں کے غرق ہونے کا خیال نہ کرنا نہایت ظلم
اور بخلاف شرع ہے حضرت خضر نے فرمایا میں نے تمسے نہ کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کرسکوگے حضرت موسیٰ نے عذر کیا
کہ میں بھولے سے یہ بات کہی پھر میں نہ بولونگا جب کشتی سے اترے اور شہر کے پاس پہونچے وہاں کئی لڑکے کھیل رہے تھے
انہیں سے ایک حسین و ملیح لڑکے کو پکڑ کر گرا یا اور اسکا گلا چھری سے کاٹا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ بیگناہ کا قتل کرنا
خصوصاً معصوم کا کسی دین و ملت میں جائز نہیں تونے کیا غضب کیا حضرت خضر نے فرمایا کہ میں آگے ہی کہہ چکا تھا
کہ تو صبر نہ کرسکیگا پھر حضرت موسیٰ نے عذر کیا اور فرمایا کہ اگر اب کی بار بولوں تو مجھکو اپنی مصاحبت میں مت لیجا اور
وہاں سے آگے چلے رات کو ایک گانوں میں پہونچے موسم بھی سردی کا تھا اُس گانوں والوں سے ضیافت مانگی انھوں نے
کھانا نہ دیا بھوکے پیاسے پڑ رہے فجر کو اسی بستی میں ایک دیوار ٹیڑھی گرنیکے قریب تھی حضرت خضر نے اسکو بغیر مزدوری کے
درست کردیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اس گانوں کے لوگوں نے بے مروتی سے طریقہ مہمان نوازی سے منھ
موڑا مناسب تو یہ تھا کہ اُنسے مزدوری لیتے اور بھوک کا غلبہ دفع کرتے ایسے بیمروتوں سے مروت کرنا مناسب
نہیں ہے حضرت خضر نے فرمایا هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ اب جدائی کی تیاری کیجیے اور رفاقت سے امید
قطع کیجیے لیکن بگوش ہوش متوجہ ہوکر اسرار اُن فعلوں کے جو بصورت خلاف شرع معلوم ہوتے ہیں سن لیجیے اور
تشریف لیجائیے کشتی کے توڑنے کا سبب تو یہ تھا کہ راستہ اس کشتی کا ایک بادشاہ ظالم کے شہر میں تھا اور وہ مضبوط
کشتیوں کو چھین لیتا تھا اسواسطے میں نے اسکو توڑا کہ بسبب عیب کے غصب سے بچیگی اور اُن غریب ملاحوں کی
گذران چلیگی اور لڑکے کے قتل کرنیکا سبب یہ تھا کہ ماں باپ اسکے نیکبخت اور موحد تھے اور لڑکے کی سرشت میں کفر و عصیان و فساد
لکھے تھے وجود میں نہ آتا میں ڈرا کہ اثر اسکے کفر و فساد کا ماں باپ کو پہونچیگا اور وہ اسکی بدی میں گرفتار ہونگے اور خدا
اسکے ماں باپ کو فرزند صالح عنایت کریگا اور فائدہ دیوار بنانے کا یہ ہے کہ وہ دیوار دو یتیموں کی ہے اور باپ اُنکا
مرد صالح اور متقی تھا اور اُسکے تلے خزانہ تھا اگر وہ دیوار اب گرتی تو وہ یتیم اُس خزانے سے بے نصیب رہتے اسواسطے
میں نے بحسب الہام ربانی کے اُس دیوار کو بنایا کہ بعد اُنکے بالغ ہونے کے اگر گرے گی تو خزانہ اُنکے ہاتھ لگیگا حضرت
موسیٰ نے رخصت چاہی اور رخصت ہوے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر حضرت موسیٰ صبر کرتے
تو عجائب اسرار الٰہی اور غرائب امور نامتناہی بیان میں آتے اور اللہ تعالیٰ اُنکی خبر دیتا

ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وفات پانے کا

جب زمانہ حضرت موسیٰؑ کی رحلت کا نزدیک پہونچا تو فرمایا کہ تمام بنی اسرائیل کا شمار کرد اور اُن لوگون کو جو مصر سے نکلنے کے وقت حاضر تھے تلاش کرو نقیبون نے عرض کی کہ سوا ے یوشع اور کالب کے اُنمین سے کوئی باقی نہین پھر سبکو جمع کیا اور وصیت کی حضرت یوشع کو اپنا خلیفہ کیا اور کاتبون کو جمع کرکے توریت کے کئی نسخے لکھوائے گئے اور ایک نسخہ اپنے دست مبارک سے لکھکر جبرئیل کے ساتھ مقابلہ کیا اور باقی نسخے اُس نسخے سے مقابلہ کیے اور اسباط کو تقسیم کیے اور حضرت یوشع کو قوم کی تربیت کا اور بنی اسرائیل کو حضرت یوشع کی فرمانبرداری کا بڑی تاکید سے حکم دیا اور ساتوین تاریخ ماہ آذر کی اس دار ناپائدار کو رخصت کیا اور حضرت ہارون نے حضرت موسیٰؑ سے تیس برس آگے بعد بلا سے تیہ کے وفات پائی -

فصل - بعد حضرت موسیٰؑ کے یوشع بن نون خلیفہ ہوے اور اُنکے بعد کالب بن یوقنا خلیفہ ہوے اور بعد اُنکی وفات کے حضرت حزقیل ہوے اُن تینون پیغمبرون کا نام قرآن شریف مین مذکور نہین اور تواریخ کی کتابون مین جو اُنکا مذکور ہی سوا اسقدر ہی کہ یہ تینون پیغمبر تھے اور موافق احکام توریت کے حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے تابع تھے اور اُنکے زمانے مین جو قوم بت پرست تھی اُنسے لڑائیان رہین اور اکثر ملک فتح ہوے اور بہت لوگ مسلمان ہوے سوا اسکے کہ حضرت موسیٰؑ کے دین کی تائید کرتے رہے اور نیا احوال یا کوئی معجزہ اُنکا مذکور نہین اسواسطے حضرت الیاس کا حال لکھا جاتا ہے

۳ | ذکر حضرت الیاس علیہ السلام کا

جب حضرت حزقیل علیہ السلام نے وفات پائی اور بادشاہی بنی اسرائیل کی ملک شام مین متفرق ہوگئی ہر ایک نے مذاہب باطلہ اختیار کیے اور احکام توریت بالکل نسیًا منسیًا کر دیے منجملہ اُن مشرک بادشاہون مین سے بادشاہ شہر بعلبک کا تھا کہ بت پرستی کرتا تھا اور ایک بڑا بت طول مین بیس گز کا نام اُسکا بعل تھا اور شیطان اُسکے پیٹ مین جاکر لوگون کو امر و نہی کرتا تھا اور چارسو خادم اُس بُت کی خدمت مین رہتے تھے اور لوگ اُس بُت کو خدا سمجھکر پوجتے تھے جب گمراہی اُنکی حد سے زیادہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس کو پیغمبر کرکے اُنکی ہدایت کی واسطے بھیجا وہ قوم کو نصیحت کرتے تھے کہ اے لوگو تم بعل کو خالق کہتے ہو اور احسن الخالقین کو چھوڑ دیتے ہو اور شریعت موسیٰؑ کی اور احکام توریت کے اُنکو پہونچائے ہرچند کہ تاکید اور مبالغہ کیا اور احکام توریت کے اُنکو سنائے سوا ایک شخص کے کہ اُس بادشاہ کا وزیر تھا کوئی ایمان نہ لایا جب بنی اسرائیل حضرت الیاس کی دعوت سے خبردار ہوے تو آگ حسد کی اُنکے سینے مین مشتعل ہوئی اور طبیعت اُنکی حضرت الیاس کے مارنے پر مشتعل حضرت الیاس اُن کافرون کے خوف سے پہاڑون مین تشریف لے گئے اور آٹھ برس تک مخفی رہے بادشاہ بعلبک نے

ہر چند لوگ اونکی تلاش مین بھیجے مگر حافظ حقیقی نے ان ملعونون کے شر سے اُنکو محفوظ رکھا بعد سات برس کے
بادشاہ کا بیٹا نہایت بیمار ہوا کہ تمام طبیب اُسکے معالجے سے عاجز ہوی بادشاہ اور اُسکا قبیلہ بعل کی بندگی کو اپنے
بیٹے کی تندرستی کے واسطے وسیلہ کرتے تھے جب اثر شفا کا ظاہر نہوا تو بعل کے خادمون نے بادشاہ سے کہا
کہ بعل تم سے رنجیدہ ہی اسواسطے کہ تمنے الیاس کی تلاش چھوڑ دی اور اُسکو قتل نہ کیا جبتک زندہ رہیگا تبتک
بعل بات نہ کریگا بادشاہ نے کہا میرا دل بیٹے کے مرض مین مشغول اور ایکدم قرار و آرام نہین ہی اگر
تندرست ہوگا تو دلجمعی سے الیاس کو طلب کرکے مار ڈالونگا بتخانے کے خادمون نے کہا بہتر یہ ہی کہ ملک شام کے
اور بتون سے رجوع کرکے اپنے بیٹے کی تندرستی مانگو جب بعل کا غصہ اُتریگا تو تم اپنی حاجتین اُسوقت بعل سے مانگنا
بعد اُسکے بادشاہ بعلبک نے بموجب اشارہ اُن خادمون کے چارسو ملاعین بے دین کو تیار کرکے ملک
شام مین بھیجا کہ وہان کے الٰہون سے تندرستی میرے بیٹے کی مانگین جب یہ لوگ روانہ ہوی راستے مین اُس
پہاڑ مین مقام کیا جہان حضرت الیاس مقیم تھے اُسوقت حضرت الیاس بموجب حکم الٰہی کے پہاڑ سے اُترے
اور اون لوگون سے مجادلہ شروع کیا اور فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین خدا ایک ہون
کہ سوا میرے دوسرا خدا نہین ہی اور ابراہیم اور اسمٰعیل و یعقوب و اسباط کو مین نے پیدا کیا ہے اور
مارنے والا اور جلانے والا اور رزق دینے والا مین ہون تو اپنی بدبختی اور جہالت سے میرا شریک پیدا کرتا ہی
اور اپنے بیٹے کی تندرستی بتون سے چاہتا ہی کہ کسی طرح کا نفع اور نقصان اُنسے نہین ہی اور قسم ہی اپنے
جلال کی کہ عنقریب تیرے بیٹے کو مارونگا اور تیرا دل دردمند کرونگا بادشاہ بعلبک کے رفیقون نے
جب یہ بات سُنی تو خوف سے کانپنے لگے [illegible] الیاس رعب اونکے دلپر عارض ہوا کہ بچھوون کی مانند وہان سے
اپنے ملک کو اُلٹے پھر گئے اور مضمون پیغام کا بادشاہ کو پہونچایا اُس لعین نے حضرت الیاس کے قتل کا ارادہ
کرکے پچاس آدمی مشہور اُس قوم سے بھیجے اللہ تعالیٰ نے حضرت الیاس کو بچایا اور اُنکی دعا سے وہ پچاسون
آدمی آسمانی آگ سے جل گئے اسیطرح کئی بار اُس ملعون نے اُنکے قتل کو بھیجے وہ ہر بار آتش آسمانی سے
ہلاک ہوگئے پھر بادشاہ نے ایک جماعت عظیم تیار کرکے وزیر کو بھیجا کہ جسطرح ہاتھ لگین اُنکو پکڑ لاؤ اور
کوئی دقیقہ مکر و فریب کا باقی مت رکھو جب وہ لوگ حضرت الیاس کے مقام مین پہونچے تب وحی نازل ہوئی
کہ بے تکلف اُنکے ساتھ جا تجھکو ضرر نہ پہونچا سکینگے اسواسطے حضرت الیاس اُن لوگون کے ساتھ ملک
بعلبک مین پہونچے قضارا اُس روز بادشاہ کے بیٹے کا مرض بہت شدت پر تھا کسیکو حضرت الیاس کے
دو اتھم ہونے کی مجال نہوئی پھر حضرت الیاس پہاڑ پر تشریف لائے اور حضرت الیسع کی والدہ کے گھر اوترے
جب نافرمانی اُس جماعت کی حد سے زیادہ ہوئی اور کسیطرح افعال بد سے باز نہ آتی تھی اسواسطے خاطر

مبارک حضرت الیاس کا ملول رہتی تھی خطاب الٰہی ہوا کہ ای الیاس یہ دلتنگی اور ملولی کیون ہی تو میرا برگزیدہ
اور مین غنی سوال کرینگے وونگا اس سبب کہ صاحب رحمت واسعہ کا ہون انھون نے عرض کی کہ مین یہ چاہتا ہون کہ
اس جہان فانی کو چھوڑ دون اور اس قوم کا پھر منھ نہ دیکھون حکم ہوا کہ ای الیاس یہ کیا سوال ہی جو تو کرتا ہی مین روی زمین
تیرے وجود سے خالی نچھوڑونگا صلاح اور بہبود خلق کا تیرے وجود سے ہی سوا اسکے اور سوال کر تب حضرت
الیاس نے عرض کی کئی برس تک اس قوم پر بارش باران نہووے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر اتنی مدت تک
باران الطاف اُنسے باز رکھون تو ایک عالم ہلاک ہو جائیگا ہر چند کہ یہ اپنی اوپر ظلم کرتے مین لیکن دریا میری
رحمت کا اُس سے واسع ہی کہ ایسے گناہون سے اُسکو بند کردون لیکن تیری دعا قبول ہونے کے واسطے یون
مقرر کیا ہمنے کہ تین برس تک باران کے چھوڑنے اور روکنے کی باگین تیری کف کفایت اور قبضہ قدرت مین
سونپین جبتک تو اذن نہ کریگا تو ایک قطرہ کسی کے کھیت اور باغ مین نہ برسیگا بعد اسکے اُس قوم پر باران [illegible]
اور آگ قحط سالی کی مشتعل ہوئی اور بدبختی کے دروازے اُس قوم پر کھلے تین برس تک اس خواری مین
رہے اور حضرت الیاس پوشیدہ ہوکر مسکینون اور بیواؤن کے گھر مین اوقات بسری کرتے تھے اور جسکے گھر مین
رہتے تھے اُسکے گھر سرسبزی اور فراغت حاصل ہوتی تھی اور اُس نشانی سے لوگ انکو تلاش کرتے تھے اور
وہ وہان سے دوسرے مکان مین تشریف لیجاتی ایک رات حضرت الیسع کی گھر آئی انکی والدہ نہایت بیمار تھین
حضرت الیاس کی دعا سے بیماری کی بلا دفع ہوئی اُسوقت سے الیسع نے انکی رفاقت شروع کی حضرت
پیر ضعیف ہوے تب اُن دونون نے درمیان قوم کے آکے اور بارش کا برسنا اُنکے ایمان لانے پر مقرر کیا
حضرت الیاس نے فرمایا کہ ایک مدت سے تم اُن بتون کی بندگی مین مشغول ہو آج اُنکو جنگل مین لیجاؤ اور
پانی برسانے کی خواہش اُنسے کرو اگر یہ پانی برسادین تو مین پھر اپنی رسالت کے دعوی سے بیٹھ رہونگا
نہین تو تم خدا کی وحدانیت اور میری رسالت پر اقرار کرو کہ اپنے خدا سے دعا مانگ کے پانی برساتا ہون جب
دونون طرف سے یہ بات مقرر ہوئی اُس قوم نے ہر چند بتون سے پانی چاہا ایک قطرہ بھی نہ برسا جب وہ ناامید ہوئے
تب حضرت الیاس نے دعا کی اُسوقت ایک ٹکڑا بادل کا پیدا ہوا اور تھوڑی عرصے مین دنیا جوڑا ہوگیا
اور باران عظیم خدای کریم کے کرم سے نازل ہوا اور ملک بدستور سرسبز اور آباد ہوا باوجودیکہ اُس قوم
نابکار نے یہ معجزے دیکھے اور اتنی مصیبتین کھینچین لیکن کفر سے باز نہ آئی اور عہد شکنی سے ہاتھ نہ اٹھایا
اُسوقت حضرت الیاس نے خدا تعالی سے اپنی خلاصی کی اُس قوم کے ہاتھ سے دعا مانگی بعد اسکے
حضرت الیسع بن اخطوب کے ساتھ پہاڑ مین گئے وہان ایک گھوڑا اسپ ساز و یراق سے مہیا پر شتاب
آتش مزاج ظاہر ہوا حضرت الیاس نے پاے مبارک رکاب مین رکھا اور الیسع کے تئین

اسپنے خلافت کی وصیت کی اور اپنی چادر منھ پر ڈالی اور اُسیوقت خلق کی نظروں سے محجوب ہو گئے
اور ہنوز مانند حضرت خضر کے دنیا مین موجود ہین چنانچہ کتب معتبر مین ثابت ہی کہ چار پیغمبر بقید حیات ہین
عیسیٰ اور ادریس تو آسمان میں اور خضر اور الیاس زمین میں واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

ذکر حضرت الیسع علیہ السلام کا

حضرت الیسع ابن اخطوب بنی اسرائیل کے پیغمبر ہین اور حضرت الیاس کے وصی ہین نہایت عظیم القدر اور صاحب ہیبت تھے ابتداسے حال اُنکا یہ تھا کہ زراعت کا پیشہ رکھتے ایک روز حضرت الیاس پر وحی آئی کہ خلافت اپنی الیسع کو سونپو حضرت الیسع کے پاس گئے اور اپنی رداے مبارک اُنپر ڈالی ایک اثر عظیم اُنپر ظاہر ہوا فی الفور آلات زراعت کے توڑے اور بیلون کو قربانی کیا اور حضرت الیاس کی خدمت مین شب و روز رہنا شروع کیا اور بعد غائب ہونے حضرت الیاس کے بنی اسرائیل کی مہمات اُنکے ذمے ہوئی اور ہمیشہ توریت اُنپر پڑھتے تھے اور حضرت موسیٰ کی شریعت سکھاتے تھے اور دن کو صائم اور رات قائم رہتے معجزے اُنکے بہت تھے منجملہ اُن معجزون مین سے ایک یہ تھا کہ اُنکی قوم نے پانی کھاری ہونے کی شکایت کی اُنھون نے تھوڑا نمک اُس پانی مین ڈال کر فرمایا کن حلواً باذن اللہ یعنی میٹھا ہو جا خدا کے حکم سے فی الحال وہ پانی مانند شہد میٹھا ہو گیا دوسرا یہ کہ ایک عورت نے اپنی قرضداری کی شکایت کی کہ میرا خاوند قید ہی اور بچے گرو ہین حضرت نے فرمایا کہ تیرے گھر مین کچھ ہو تو لا اُسنے عرض کی کہ سواے ایک برنی گھی کے کچھ نہین ہی حضرت الیسع نے فرمایا کہ اُس گھی کو ایک باسن سے دوسرے باسن مین ڈال اور دوسرے سے تیسرے مین اور اسیطرح بدلتی جا اُس عورت نے بموجب حکم کے عمل کیا تمام ظروف گھی سے بھر گئے اور سب قرض اُسکا ادا ہوا اور فراغت معاش اُسکو میسر ہوئی تیسرے یہ کہ جب بنی اسرائیل کو کوئی دشمن ارادہ لڑائی کا کرتا تھا حضرت الیسع آگے سے اُنکو دشمن کے قصد سے خبر دیتے تھے اور تدبیر و حیلہ لڑائی کا اُنکو تعلیم کرتے اسواسطے بنی اسرائیل کو ہمیشہ فتح ہوتی تھی چوتھے یہ کہ بادشاہ دمشق برص کی علت مین گرفتار تھا بادشاہ نے بنی اسرائیل کے حاکم کے پاس وکیل بھیجا کہ ایک طبیب حاذق میرے معالجہ کے واسطے بھیجو اُس حاکم نے احوال حضرت الیسع سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ پانی کی نہر مین غسل کرے وہ علت دور ہو جاوے گی وکیل مایوس ہو کر پھر گیا اور اپنے بادشاہ سے اطلاع کی عقلا نے کہا کہ تجربہ کرنا اسکا ضرور ہی بادشاہ نہر مین گیا اور اپنے اعضا کو دھویا جیسے باہر نکلا تو وہ مرض بالکل زائل ہو گیا بادشاہ نے لباس قیمتی اور بہت سی زر کی حضرت الیسع کی خدمت مین بھیجی آپنے قبول نکیا مگر خادم

طمع ہوئی اُسنے مخفی وہ بدری جاکر وکیل سے لی اوسیوقت حضرت الیسع کو خبر ہوئی اُس خادم پر بد دعا کی وہ خادم بادشاہ کی علت مین گرفتار ہوا پانچوین یہ کہ بسبب قحط کے غلہ نہایت گران ہوا اور لشکر نے دشمنون کے اطراف وجوانب سے بنی اسرئیل کو محاصرہ کیا تھا حضرت الیسع نے فرمایا کہ کل اسقدر غلہ ارزان ہوگا کہ لوگ عجب کرینگے اور طعام کی چندان قیمت نہ رہیگی بادشاہ کے حاجب نے تمسخر سے کہا کہ اگر اللہ تعالے آسمان کا روزن کھولیگا اور غلہ برساویگا جب بھی ایسا ارزان نہو گا حضرت الیسع نے فرمایا کہ تو دیکھیگا کہ ارزان ہوگا مگر تو اسمین سے نہ کھانے پاویگا اتفاقاً رات کے وقت دشمنون کے لشکر مین گھوڑون کی آواز اور ہتھیارون کی صدا پڑی اور اسقدر رعب اور خوف دشمنون کے دل مین پڑا کہ سب بھاگ گئے بنی اسرئیل محاصرے سے نکل کر میدان مین آئے اور تمام غلہ اور طعام دشمنون کا تصرف مین لائے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ کوئی غلے کی طرف التفات بھی نکرتا تھا اور بنی اسرئیل نے متفق ہوکر اُس حاجب کو جو تمسخر کرتا تھا بڑی ذلت سے ہلاک کیا اور کتب تواریخ مین بہت معجزے آنحضرت کے لکھے ہین بنی اسرائیل کبھی اُنکی متابعت کرتے تھے اور کبھی مخالفت اسواسطے ملول رہتے تھے آخر الامر حضرت عزت کے حضور مین دعا کی اور رفاقت گروہ مقدس ملاء اعلی یعنی ملائک آسمانی کی چاہی جب دعا کی اجابت کا یقین ہوا تو ذوالکفل کو طلب کرکے خلافت اپنی انکو عنایت کی اور اونکی روح نازنین حضور رب العالمین مین تشریف لے گئی

ذکر حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا

حضرت ذوالکفل علیہ السلام بعد حضرت الیسع کے نبی ہوے اور ذوالکفل کی وجہ تسمیہ یہ کہ تمام وصیتین حضرت الیسع کی ہدایت کی اور ارشاد بنی اسرائیل کی اور اجرا ے احکام توریت کے اپنے ذمے پر لیے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت ذوالکفل بادشاہ شام کے مقرب تھے اُس بادشاہ کو بنی اسرائیل سے بڑی عداوت تھی ہمیشہ بنی اسرائیل کے ملک مین فوج بھیجتا اور ایک جماعت کو قتل کرتا ایکبار بنی اسرائیل کی لڑائی کو بڑی فوج بھیجی اور اس فوج نے بعد مقابلے کے ایک سو آدمی علما اور صلحا یہود کی اسیر کرکے بادشاہ کے پاس روانہ کیے بادشاہ نے چاہا کہ اُنکو قتل کرے حضرت ذوالکفل سُنکر بادشاہ کے پاس گئے اور کہا کہ اب وقت بیوقت ہوگیا اور زمانہ سیاست کا گذر گیا انکو میرے سپرد کر دیجئے مین اُنکا کفیل ہون کل صبح کو سیاست گاہ مین حاضر کرونگا بادشاہ نے سب لوگ اُنکے سپرد کیے حضرت ذوالکفل اُنکو اپنے شہر لیگئے اور طوق و زنجیر اونکے دور کیے اور تعظیم اور توقیر نہایت کی اور کھانا کھلا کر آدھی رات کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ دشمن کے ہاتھ سے خلاص ہوئے اور حضرت ذوالکفل کو بھی خدا نے بادشاہ کے شر سے محفوظ رکھا اُسدن سے یہود نے لقب اُنکا ذوالکفل قرار دیا۔

ذکر حضرت اشمویل علیہ السلام کا

جب نبوت حضرت اشمویل پر قرار پائی اور دعوت اُنکی آشکارا بنی اسرائیل ایمان لاے تب سب جمع ہوکر
حضرت اشمویل کے پاس آئے اور سوال کیا کہ ہمارے تئین ضرور ہی کہ عمالقہ سے لڑائی کرین اور تابوت سکینہ
جو ہمسے چھین لے گئے ہین پھیر لیوین تم ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کرو جو ہم مقابلہ فی سبیل اللہ کرین حضرت
اشمویل نے فرمایا اگر تم وعدہ کرو جو خدا تمکو بادشاہ دیوے تو تم اسکی تابعداری کرو اور ہنر اُنکو جاؤ اور اُسکے حکم سے
برخلافی مت کرو جب انھون نے قبول کیا اور وعدہ مستحکم و بانی اسرائیل مین ایک شخص تھا طالوت نام کہ سقائی
یا گوالئی کا کام کرتا تھا وہ ابن یامین سے تھا جب حضرت اشمویل نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہارے واسطے
طالوت کو بادشاہ کرکے بھیجا ہی بنی اسرائیل نے یہ بات سنکر بہت عار کی کہ کیونکر اُنکو سلطنت ملیگی اور ہم
لائق ترین سلطنت کے بہ نسبت اُسکے حضرت اشمویل نے فرمایا کہ خداے تعالے عالم و عادل ہی اور اسکی
بخشش لیاقت اور استعداد پر موقوف نہین جسکو چاہتا ہی اُسکو ملک دیتا ہی اور حق تعالے نے طالوت کو تمپر
فضیلت دی بہت علم اور جسم مین یعنی علم اُسکا تمسے زیادہ ہی اور جسم اُسکا تمسے قوی ہی اور نشانی اُسکی
بادشاہت کی یہ ہی کہ وہ جا کر اکیلا تابوت سکینہ لاویگا بنی اسرائیل نے کہا کہ اگر تابوت سکینہ لاویگا تو ہم البتہ اُسکی
سلطنت پر اتفاق کرینگے اور اُسکا حکم بجا لائین گے اور حقیقت تابوت سکینہ کی یہ ہی کہ جب موسیٰ کی رحلت کا
وقت نزدیک ہوا تو انھون نے حق تعالے سے دعا مانگی کہ اگر بنی اسرائیل کو شرافت اور کرامت عنایت کر
تو میرے بعد اُنکو اُنکے سبب سے دشمنون پر ظفر اور نصرت ہو اور اوس قوم کے تئین سبب فتح اور مقصد بخشیت کا
ہوگا تب حقتعالی نے حکم کیا کہ ایک تابوت بناؤ تب حضرت موسیٰ نے شمشاد کے درخت کا ایک تابوت بنایا
تین گز کا لنبا اور دو گز کا بلند اور دو گز کا چوڑا اور بزر زرین سے اُسکو مستحکم کیا اور بموجب حکم الٰہی کے وہ پتھر
کہ جس سے بیابان تیہ مین چشمے پانی کے واسطے بنی اسرائیل کے جاری ہوے اور ٹکڑے توریت کی لوح کے
اور وہ طشت کہ جسمین انبیا کے قلوب دھوئے جاتے تھے اور لباس حضرت ہارون کا اور عصا اور نعلین
اپنی یہ سب بطریق تبرک اُسمین رکھے اور سر اُسکا محکم باندھا اور بنی اسرائیل کو سپرد کیا جب حادثہ بنی اسرائیل پر
آتا یا کوئی بلا نازل ہوتی تو اُس تابوت کو باہر نکالتے تو اللہ تعالی اُنکی بلا کو دفع کرتا اور دشمنون پر فتح دیتا
اور وہ تابوت کبھی بادشاہون کے خزانے مین اور کبھی اعیان بنی اسرائیل کے پاس رہتا تھا یہانتک کہ بنی اسرائیل
فسق سے عمالقہ اُنپر غالب ہوے اور تابوت سکینہ کو لوٹ کر لے گئے اور بتخانے مین بتون کے قدم
تلے رکھا صبح کو جو عمالقہ نے دیکھا تو تابوت بتون کے سر پر دھرا ہی پھر آگ مین اُسکو جلایا وہ نجلا جب

توڑ سنے لگا نہ لوٹا پتھر اسکو پلید جگہ مین دفن کیا اور وہان موتنا مقرر کیا جو شخص وہان پیشاب کرتا تھا تو ناسور کی
علت مین گرفتار ہو کر مر جاتا تھا ناچار ہو کر ایک گاڑی پر لاد کر دو بیل اسمین جوڑ کر اکیلی گاڑی چھوڑ کر اپنی [illegible] سے
باہر کیا ملائک نے اس گاڑی کو سیدھا بنی اسرائیل کے ملک مین پہونچایا ملک طالوت بموجب حکم
حضرت اشموئیل کے واسطے تلاش کرنے تابوت کی جنگل کی طرف روانہ ہوے دیکھتے کیا ہین کہ ایک گاڑی کو
دو بیل کھینچے ہوے اکیلے لاتے ہین طالوت نے علامتون سے پہچانا اور بے تکلف گاڑی پر سوار ہو کر
مع تابوت حضرت اشموئیل کے حضور مین حاضر ہوے بنی اسرائیل متعجب اور خوش ہوے اور فرمانبردار ہوگئے
مین ملک طالوت کے کمر باندھی اور آگے اس سے جالوت بادشاہ فلسطین کا بنی اسرائیل کو غارت
کر کے لیگیا تھا اور مردون کو قتل کر کے عورتون کو باندی غلام بنا لیا تھا اور باقی لوگون پر جزیہ رکھا تھا اب
انتقام کے واسطے سو جب حکم حضرت اشموئیل ہمرکاب طالوت کے اسی ہزار مرد جنگی لیکر روانہ ہوے اور جالوت انکی
خبر سنکر مقابلے کو آیا جب بیابان مین پہونچے تو ملک طالوت نے فرمایا کہ اے لوگو ہمارے رستے مین ایک
نہر پانی کی آویگی جو اسمین سے پانی پیویگا سو غضب الٰہی مین گرفتار ہوگا وہ ہم مین سے نہین ہے اور پیاس
اسکی نہ بجھے گی اور جو کوئی پیویگا اور ایک چلو پر صبر کریگا وہ سلامت رہیگا جب یہ لشکر بیابان سے باہر
نکلا اور نہر پر پہونچا لوگ بے اختیار ہو کر پانی پر گرے ہر چند پانی پیا سیر نہ ہوے اور پیٹ انکے پھول گئے
اور بولے کہ ہمکو طالوت کے ساتھ طاقت لڑائی کی نہین ہے فقط چار ہزار آدمی جو فرمانبردار تھے اور ایک
چلو پانی پر صبر کیا ہمراہ طالوت کے ہوے اور چھہتر ہزار آدمی سب رہ گئے اور جالوت ایک لاکھ مرد تیغ زن
لیکر ملک طالوت کے مقابل آیا طالوت نے دلاوران صف شکن کو ساتھ لیکر اول جناب الٰہی سے دعا مانگی
رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا الٰہی ہمارے تئین صبر اور ثبات قدم عنایت کر اور قوم کو
کفار پر فتح دے کہتے ہین یہ اول چار ہزار آدمیون سے بھی اکثر رہ گئے صرف تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی موافق عدد
اصحاب بدر کے باقی رہے جالوت نے جب اس جماعت قلیل کو دیکھا نہایت عار و ننگ اسکو آئی کہ اتنے
آدمیون پر صف آرا ہونا کمال بے ناموسی ہے اسواسطے خود ابلق گھوڑے پر سوار ہوا اور ہتھیار باندھ کر میدان مین
آیا اور طالوت کو اپنی لڑائی کے واسطے طلب کیا اور کہا کہ اگر طالوت باہر نہ آوے تو ایک اور آدمی کو پسند کر کے
بھیجے تا جنگ آزمائی کرین طالوت نے حکم کیا کہ جو شخص میری فوج مین سے مقابلہ کر کے اسکو ماریگا تو مین اپنی
بیٹی کہ اجمل النسا عالم ہے اسکے نکاح مین دونگا اور نصف ملک اسکے اختیار مین دونگا ہر چند طالوت نے
اس بات کو مکرر کہا مگر کسیکو شوکت اور عظمت اور شجاعت سے جالوت کی ہمت نہ بندھی جو اسکے مقابل ہووے
اسواسطے کہ وہ کافر شجاعت اور جسامت اور جرأت مین اپنا مثل نہ رکھتا تھا آخر الامر داؤد بن ایشا ایک گوشے سے نکلکر

طالوت کے پاس آکر جالوت کے مقابلے کا ذمہ لیا اور مانند شیر غران کی کھڑے ہوے

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کا جالوت سے لڑنے اور جالوت کے مرنے کا

حضرت داؤد نبی یہودا ابن یعقوب کی اولاد سے ہین اور یہ تیرہ بھائی تھے اور حضرت داؤد سب سے عمر مین کم اور جسم اور نظر مین حقیر تھے اور گوالے کا کام کرتے تھے ایک فلاخن یعنی گوپھن پاس رکھتے تھے اور جسکو اُسکے ہاتھ کے گوپھن پہونچتے تھے وہ مرجاتا تھا اور جب طالوت واسطے لڑائی جالوت کے مامور ہوے تو حق تعالی نے حضرت اشموئیل کی طرف وحی نازل کی کہ قاتل جالوت کا الیشا کے بیٹون مین سے ایک بیٹا ہی کہ فلانی زرہ اُسکے تن پر درست ہوگی حضرت اشموئیل الیشا کے گھر تشریف لیگئے اور سب بیٹون کو طلب کیا بارہ بیٹون کو اُنکے باپ نے حاضر کیا یہ سب بلند بالا اور خوبصورت تھے سب کے قد دن سے اُس زرہ کو نا پا کسی کے قد برابر نہ بیٹھی حضرت اشموئیل نے پوچھا کہ کوئی اور فرزند ہو تو حاضر کرو باپ نے عرض کی کہ ایک میرا بیٹا سب سے چھوٹا دُبلا پتلا زرد آنکھین حقیر جسم ہی بکریان جنگل مین چراتا ہی حضرت اشموئیل خود جنگل کی طرف تشریف لیگئے اور حضرت داؤد کو زرہ پہنائی اُس قد پر بالون پر درست آئی القصہ جب ندا طالوت کی بیٹی اور آدھے ملک کی حضرت داؤد نے سُنی تو بھائیون سے کہا کہ تم کسواسطے جالوت کے قتل کا عزم نہین کرتے جو ملک بھی ملی بادشاہزادی بھی ہاتھ لگے بھائیون نے کہا تو صرف جنون اور بیوقوفی سے یہ بات کہتا ہی کسکی طاقت ہی جو کوئی جالوت کے سامنے جاویگا حضرت داؤد نے کہا کہ مین اُسکو مارونگا اور بھائیون سے بے اجازت منادی سے کہا کہ حضور مین بادشاہ کے منادی کرو کہ مین جالوت کا بھیجا نکالونگا منادی نے جاکر عرض کی کہ کوئی شخص اقبال جالوت کے مقابلے کا نہین کرتا مگر ایک نوجوان بنی اسرائیل کا ہی بادشاہ نے حضور مین داؤد کو طلب کیا اور اُنسے حال پوچھا اُنھون نے فرمایا کہ ای بادشاہ اگر تو اپنے وعدے کو وفا کرے تو ابھی جاکر جالوت کو قتل کرتا ہون اور اُسکے لشکر کو درہم برہم کرتا ہون ملک طالوت نے متعجب ہو کر کہا کہ ایسے حقیر جثہ اور ضعیف تن سے کیا مقابلہ جالوت کا کریگا وہ شخص قوی ہیکل اور شیر بچہ ہی تو نے کبھی اپنے تئین نیزہ بازی اور شمشیر اندازی مین آزمایا ہی داؤد نے جواب دیا کہ بکریان چرانے کے وقت کبھی کوئی شیر اور چیتا میری بکریون کا قصد کرتا ہی تو مین اس گوپھن سے اُسکے جسم کو چیر ڈالتا ہون اور بغیر شمشیر اور خنجر سے اُسکے اعضا کو ٹکڑے کرتا ہون جب طالوت نے داؤد کے تئین واسطے لڑائی جالوت کے مضبوط اور مستعد پایا ایک گھوڑا اور زرہ دیکر روانہ کیا جب وہ عالی مقام کئی قدم چلے تو پھر آئے اور گھوڑا اور زرہ ملک طالوت کو پاس چھوڑا طالوت اور ہمراہیون نے گمان کیا کہ شاید جالوت سے ڈر کر لڑائی سے پشیمان ہوا پوچھا کہ گھوڑے

اور زرہ کے رد کرنے کا کیا سبب ہے داؤد نے جواب دیا کہ مجھکو گھوڑے پر چڑھ کر مع زرہ عادت لڑائی کی
نہین اگر حکم ہو تو مین پیادہ اسی وضع سے میدان مین جاکر لڑون بادشاہ نے کہا کہ تو مختار ہے حضرت داؤد
اپنا توبڑا اور فلاخن بغل مین اور لاٹھی ہاتھ مین لیکر میدان مین جالوت کے کھڑے ہوے جالوت نے
پوچھا کہ تو یہان کسواسطے آیا ہے فرمایا کہ آیا ہون جو تجھ سے لڑون اور تیرے سر کا بھیجا نکالون جالوت
نے بطریق تمسخر کے کہا کون سے ہتھیار سے لڑائی کریگا تجھ مین جتنی قوت ہے یہ لاٹھی مجھکو مار بعد از
قیل وقال کے حضرت داؤد نے اپنے توبڑے مین ہاتھ ڈالا اور تیھر نکالکر فلاخن مین رکھکر اللہ اکبر کہہ کر جالوت
کے سر مین ایسا مارا کہ خود جالوت کا جو ایک سو بیس رطل کا تھا سر نامبارک سے گر پڑا اس پتھر کے
تین ٹکڑے ہوے ایک تو پیشانی نامبارک جالوت پر لگ دماغ توڑ کر پیچھے گرا اور دو ٹکڑے ایک
سیدھی طرف اور ایک اُلٹی طرف پران ہوے اور حضرت داؤد کی تکبیر کے ساتھ وحوش وطیور و
ملائک نے جو تسبیح پڑھتے تھے موافقت کی تو اس آواز کے دلولے سے ایسی آواز ہیبت کی دشمنون
کا نو ن مین پہونچی کہ اُنکے دلون مین خوف اور رعب بھر گیا اور ایکبارگی لشکر بھاگ نکلا اور بنی اسرائیل
نے تیغ بیدریغ چلانی شروع کی اور حضرت داؤد نے جالوت کے سر کا بوجھ جو مانند پہاڑ کے تھا جدا کر کے
تن ناپاک کو سبکدوش کیا اور ملک طالوت کے سامنے لاکر زمین پر رکھ دیا اہل توحید نہایت خوشی سے
مظفر اور منصور اپنے ملک کو پھر آئے بعد چند روز کے داؤد نے بادشاہ سے التماس کی کہ اپنے وعدے کو
وفا کرو طالوت اپنی بات سے پشیمان ہوا تھا اور یہ کلام اُسپر گران گزرا لیکن ظاہرداری سے داؤد کو کہا کہ
مین اپنے قول پر مستقیم ہون بعد اسکے مشائخ بنی اسرائیل کے حضرت اشموئیل کی حضور مین گئے اور
اشموئیل نے طالوت کو برخلافی عہد سے ملامت کی بادشاہ نے جبراً و کرہاً اپنی بیٹی داؤد کے سلک عقد مین
کھینچی حضرت کا ذکر خاص وعام مین ہوا اور تمام بنی اسرائیل کے دلمین اُنکی محبت کا مقام ہوا اور دوستی اونکی
ادنیٰ اعلیٰ کی طبیعت پر چھی اس سبب سے طالوت کو زیادہ حسرت ہوئی لیکن جبتک حضرت اشموئیل باحیات تھے
اسکو مجال دم مارنے کی نہ تھی بعد وفات اشموئیل کے طالوت نے داؤد کے قتل کی مشورت وزیرون سے کی
اُنھون نے کہا کہ یہ بات اُسوقت میسر ہو جو تمھاری بیٹی بھی اس کام مین مددگار ہو طالوت بیٹی کے گھر گیا
اور اُس سے یہ بھید کہا بیٹی نے ظاہر مین باپ کی خاطر سے کہا کہ مین اس مقدمہ مین حیلہ کرونگی اور تمکو
خبر دونگی طالوت اس بات سے خوش ہوکر گھر کو گیا اُس بی بی نے حضرت داؤد سے یہ راز کہدیا بعد چند روز کے
حضرت داؤد کی صلاح سے ایک مشک شراب سے بھر کر آدمی کے قد کے برابر پلنگ پر ڈالی اور جامے
حضرت داؤد کے اُسپر پہنائے اور باپ سے کہا کہ داؤد نے آج شراب بہت سی پی ہے بیہوش پڑا ہے اوسپر

زمانے کی شریعت مین شراب پینا یا گو تھا طالوت فرصت کو غنیمت جانکر آیا اور ایک ہاتھ شمشیر آبدار کا ایسا لگایا کہ دو ٹکڑے کر دیے اور حضرت داؤد غائب ہو گئے اور اسکی بیٹی نے حضرت داؤد کے بارے جانے کی شہرت کردی کہتے ہین کہ ایک روز طالوت شکار کو گیا تھا حضرت داؤد کو جنگل مین اسنے پہچانا اور گھوڑا آگے پیچھے دوڑایا لیکن حضرت داؤد نے اپنے گھوڑے کو ایسا دوڑایا کہ طالوت اسکی گرد کو نہ پہونچا طالوت نے جاسوس لگے ڈھونڈنے کو پیچھے اور نہایت ظلم سے شرفاے ملک کا قتل کرنا شروع کیا اور جہان عالم کا نام سنتا تھا اسکو قتل کرتا تھا کہ ایک عورت ضعیفہ کو اسکے پاس لیگئے کہ یہ بھی علم سے واقف ہے اور اسم اعظم اسکو آتا تھا طالوت نے اسکو بھی ایک پیادے کے حوالے کیا کہ مار ڈالے اس پیادے کو اوسپر رحم آیا اوسنے چھپا کر اپنے گھر مین چھپایا بعد مدت کے طالوت اپنے حرکات سے پشیمان ہوا اور قبرستان مین رونے کو جا کر رویا کرتا شب کو ایک قبر سے آواز آئی کہ اے طالوت تو نے ایسے کام کیے کہ علما اور اخیار بنی اسرائیل کا نام دنیا سے مٹا دیا اور تمام زندون کو ستایا اب مردون کو ایذا دینے آیا ہو اس آواز کے سننے سے نہایت بیقراری کی اور رونے لگا اس پیادے کو کہ جسنے اوس ضعیفہ کو چھپایا تھا طالوت کے حال پر رحم آیا اسنے سبب رونے کا پوچھا طالوت نے کہا کہ اگر کوئی عالم روے زمین باقی ہو تو مجھ کو بتلا جو مین اپنا حال کہکر راہ نجات کی پوچھون اسنے کہا کہ اگر تو مجھکو قتل نکرے تو مین تجھکو ایک شخص بتلاؤن کہ وہ تجھکو راہ صواب بتادیگا بعد قول و قرار کے وہ پیادہ اس عورت زاہدہ کے پاس لے گیا طالوت نے اپنی توبہ کے قبول اور عدم قبول کا ذکر کیا وہ ضعیفہ بولی کہ یہ تو مین نہین جانتی مگر اشمویل کی قبر پر چل بالسبب کچھ کشائش کار ہووے گی جب یہ تینون حضرت اشمویل کی قبر پر گئے اور بیٹھیا نے قبر کو صاف کیا اور اسم اعظم کا وسیلہ کرکے بولی کہ اے صاحب قبر تو نکل حضرت اشمویل کی قبر پھٹی اور متحیر ہوکے بولے کہ کیا قیامت قائم ہوئی اونھون نے احوال طالوت کے ظلمون اور توبہ کے نہ قبول ہونے کا مفصل بیان کیا حضرت اشمویل نے فرمایا کہ توبہ تیری جب قبول ہوگی کہ تو اور تیرے بیٹے کو جاوین وہ سب بیٹے تیرے حضور مین شہید ہووین اور بعد اوسکے تو بھی جہاد مین مارا جاوے حضرت اشمویل یہ کہکر قبر مین سوگئے اور قبر برابر ہوگئی اور طالوت نہایت غمگین ہوکر آیا کہ شاید میرے بیٹے رفاقت کرین یا نہین بیٹون نے باپ سے احوال سنکر عزم بالجزم کیا اور مرنے پر مستعد ہوئے اور کفار کی طرف گئے اور فوج کو خدا نے دبے پر وقت مقابلے صفون کے اول تو پدر پے طالوت کے بیٹے شہید ہوئے پیچھے طالوت تنہا گھوڑا دوڑا کر فوج اعدا پر گیا اور سخت لڑائی کی اور شہید ہوگیا اور بعد طالوت کے سلطنت بنی اسرائیل کی حضرت داؤد پر مقرر ہوئی اور اعلی ادنی نے اونکی متابعت پر کمر باندھی

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کی رسالت اور خلافت کا

جب بعد وفات اشمویل اور ملک طالوت کے نبوت کا خلعت اور سلطنت کی قبا حضرت داؤد کے
قامت پر درست ہوئی اور نبی آگے ایک سبط مین سے نبی اور ایک سبط سے بادشاہ ہوتا تھا مگر حضرت داؤد
رسالت اور سلطنت کو جامع ہوئے جب خلافت انکی مستقل ہوئی تو حق تعالی نے اونپر زبور نازل کی اور مشتمل تھی
وعظ اور حکمت پر اور حق تعالی نے حضرت داؤد کو ایسا حسن صوت عنایت کیا تھا کہ جسوقت زبور پڑھتے تھے تو
وحوش وطیور اور چارپائے اور درندے اوس پاس ونکے جمع ہوتے تھے اور ایک سے دوسرے کو ضرر نہ
پہونچتا تھا اور حضرت داؤد بڑے عابد اور نرم دل تھے اور فقیر اور مساکین پر شفقت کرتے تھے اور اکثر
اوقات لباس بدل کر شہر اور بازار مین پھرتے اور آنے جانے والون سے پوچھا کرتے کہ داؤد کیسا
آدمی ہے لوگ اس سے راضی ہین یا نہین ایک روز ایک فرشتہ مسافر کی صورت مین ظاہر ہوا اس سے انھون نے
پوچھا داؤد کیسا شخص ہے جواب دیا اگر داؤد مین ایک خصلت نہوتی تو بہترین مخلوقات تھا پوچھا وہ کیا ہے اوس نے
کہا خوراک اسکی اگر بیت المال سے نہوتی تو بہت خوب ہوتا حضرت داؤد متنبہ ہوئے اور اللہ تعالی سے
سوال کیا کہ الہی میرے تئین ایسا پیشہ تعلیم کر کہ میری اور میرے عیال کی گذران اوسمین چلے اللہ تعالی نے
زرہ بنانے کی صنعت انکو سکھائی اور لوہا انکے ہاتھ مین مانند موم کے نرم کر دیا کہ بغیر کوٹنے اور پیٹنے اور
آگ مین گرم کرنے کے موم سا ملائم ہوتا تھا اور اوقات اپنی چار قسم پر تقسیم کیے تھے ایک روز تو علما اور
اہل دانش سے ملاقات تعلیم و تعلم کی ہوتی تھی اور ایک روز مسند قضا پر بیٹھ کر عدل کرتے اور ایک روز عبادت
اور مناجات خالق مین مشغول رہتے اور ایک روز عیش حلال مین اپنی عیال کے ساتھ مصروف ہوتے ایک روز
ایک شخص نے ایک اشراف بنی اسرائیل پر دعوے کیا کہ اس نے میرا بیل چھین لیا ہے مدعا علیہ نے
انکار کیا حضرت داؤد نے مدعی سے گواہ مانگے وہ غریب اقامت بینہ سے عاجز ہوا حضرت داؤد کے قلب پر
اس مدعی کے صدق اور زاری نے اثر کیا لیکن بغیر گواہون کے حکم نہ دے سکتے تھے رات کو حضرت داؤد نے
خواب مین دیکھا کہ مدعی سچا ہے مدعا علیہ واجب القتل ہے اسکو قتل کرو دوسرے دن جب بیل دلانے کا حکم
حضرت داؤد نے دیا مدعا علیہ نے عرض کی کہ کس شرع مین جائز ہے کہ بغیر اثبات دعوی کے مال دلواتے ہو اور
شہر کے آدمی بھی اس حکم سے تعجب کرتے تھے کہ یہ تو صرف ظلم ہے حضرت داؤد نے فرمایا کہ اب بہتر تیرے
حق مین یہ ہے کہ بیل بھی دے اور اپنا سب مال بھی دے اس حکم سے زیادہ تر حیرت لوگون کو ہوئی مدعا علیہ
پھر واویلا کرنے لگا کہ تم پیغمبر ہو کر مجھ پر ظلم کرتے ہو تیسرے دن حکم دیا کہ اپنا مال ومتاع اور قبیلے اور بیٹی بیٹا

سب مدعی کو دے اور تجھکو قتل کرونگا تمام شہر کے لوگ دانتون مین انگلیان پکڑتے تھے اور اس معاملی کو ظلم صریح جانتے تھے آخر حضرت داؤدؑ نے مدعا علیہ کو پا بزنجیر کیا اور شہر مین منادی کی کہ کل سب لوگ شہر سے باہر حاضر ہون اور اس مدعا علیہ کے انصاف کا حال دیکھین غرض دوسرے دن بموجب حکم کے ایک عالم شہر سے باہر جمع ہوا اور مدعا علیہ کو سولی کے تلے کھڑا کیا اور حضرت داؤدؑ نے ایک درخت کی جڑ کھودنے کا حکم دیا وہان مدعی کا باپ مقتول مدفون تھا اور اوسکی چھُری کہ جسپر نام مقتول کا کندہ تھا اوسکے ساتھ مین پائی حضرت داؤد نے فرمایا کہ یہ مدعا علیہ مدعی کے باپ کا غلام تھا اسنے اپنے میان کو قتل کیا اور اُسکا مال و اسباب لیکے یہ قابض ہوا اب بھی انصاف اپنے میان کے بیٹے کو کہ جسکا سب مال تھا ایک بیل دینے پر راضی نہوا اسواسطے بموجب حکم الٰہی کے ہم اسکو قصاص کرتے ہین اور یہ سب مال مدعی کو دلواتے ہین اس معاملے کے ہونے سے ہیبت حضرت داؤد کی لوگون کے دلون مین اس مرتبہ غالب ہوئی کہ مقدور نہ تھا جو خلوت مین بھی خلاف شرع کر سکین آیہ کریمہ مین وَشَدَدْنَا مُلْکَهٗ وَاٰتَیْنَاهُ الْحِکْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ اشارہ ہے اسی تشدد کی طرف۔

ذکر حضرت داؤد علیہ السلام کے فتنے کا

کہتے ہین کہ ایک روز حضرت داؤدؑ اپنی محراب عبادت مین زبور پڑھتے تھے کہ ناگاہ ایک مرغ مانند کبوتر کے ظاہر ہوا کہ جسم اوسکا سونے کا اور بازو مانند دیباے مرصع کے اور منقار یاقوت کی اور آنکھین مانند زمرد کے اور پاؤن فیروزے کے تھے ایک روزن سے نکل کر حضرت داؤدؑ کے سامنے بیٹھا حضرت داؤدؑ اُسکے حسن و لطافت سے متعجب ہوے اور خیال کیا کہ اس کبوتر کو پکڑ کے اپنے چھوٹے بیٹے کو دون کہ وہ بہت خوش ہوگا جب اسپر ہاتھ ڈالا تو وہ تھوڑا سا دور ہو گیا حضرت داؤد زبور پڑھنے سے غافل ہو کر اُس کبوتر کی طرف متوجہ ہوے وہ کبوتر روزن سے نکل گیا حضرت داؤدؑ سطح پر چڑھ کر اِدھر اُدھر دیکھتے تھے کہ وہ کدھر گیا اس حال مین دیکھا کہ وہ کبوتر اوریا کی باغ مین گیا سطح کے کنارے آکر جو باغ کی طرف دیکھا تو ناگاہ چشم مبارک آنحضرت کی ایک عورت صاحب جمال پر پڑی کہ اُس باغ کے حوض مین غسل کرتی ہے اُس بی بی نے جو مرد کی صورت کا عکس پانی مین دیکھا تو اپنے بالون کو بکھیر کر اپنے بدن پر ڈالا اور تمام بدن اپنا بالون سے چھپایا حضرت داؤدؑ کی خاطر شریف مین میل اُسکے نکاح کا آیا اور دل مین خیال گذرا کہ اگر اوریا قتل ہو جاویگا تو مین اُسکو نکاح مین لاؤنگا اور بعضی روایتون مین ہے کہ اوریا کو بلا کر اُس سے التماس کی کہ تو اپنی منکوحہ کو طلاق دے جب اُسنے انکار کیا اور بعد اُسکے وہ اپنی خوشی سے جہاد مین جا کر شہید ہوا تب آنحضرت نے اُس عورت کو اپنے نکاح مین لیا اور مفسرین معتبر یون لکھتے ہین کہ وہ عورت اوریا کی منکوحہ نہ تھی بلکہ اُسکی نسبت کا پیغام گیا تھا اور اُسکے والی راضی ہو چکے تھے

اور بعد اسکے حضرت داؤدؑ کا پیغام نسبت گیا اوسکے والیون نے آنکے پیغام کو مقدم کرکے قبول کیا اتنی
بات بھی جناب الٰہی کو ناپسند ہوئی اسواسطے مورد عتاب ہوے القصہ بعد شہید ہونے اوریا کے اور گذرنے
عدت کے اس بی بی کے تئین پیغام آنحضرت کا گیا اُسنے کہا کہ اس شرط پر قبول کرتی ہون کہ اگر بیٹا مجھسے
تولد ہو تو بعد اُسکو کرین حضرت داؤدؑ راضی ہوے اور اُس عفیفہ کو نکاح مین لائے اور اُنسے حضرت
سلیمان پیدا ہوے اور سلطنت اور نبوت کے مالک ہوے جیسا کہ عنقریب بیان آویگا جب ایک مدت
گذری اور حق تعالیٰ کو حضرت داؤد کا سبقت کرنا اس مقدمے مین ناپسند ہوا تھا اور حضرت داؤدؑ کو معلوم نتھا کہ
اسواسطے اللہ تعالیٰ نے آنکو تنبیہ کیا اور کیفیت تنبیہ کی یون ہے کہ جب حضرت داؤدؑ عبادت خانے مین
زبور پڑھتے تھے تو کئی ہزار آدمی واسطے پاسبانی کے گرد و پیش مستعد رہتے تھے مقدور نتھا جو کوئی پرندہ وہان
پر مارسکے ناگہان دو آدمی محراب مین عبادت خانے کے دیکھے دل مین ڈرے کہ بے رخصت اسیطرح کی
پہرے مین انکا یہان آنا کسطرح ہوا شاید یہ دشمن ہین اونھون نے عرض کی کہ ڈرو مت ہم دونون مین خصومت ہے
ہمارا فیصلہ انصاف کرو حضرت داؤدؑ نے پوچھا تمھاری خصومت کیا ہے ایک نے اُنمین سے کہا کہ اس بھائی
کی ننانوے بکریان ہین اور میری ایک سو وہ بھی زبردستی لے لی حضرت داؤدؑ نے فرمایا کہ اسنے تجھپر ظلم کیا
جو تیری ایک بکری اپنی بہت بکریون مین ملالی جب حضرت داؤدؑ حکم سے فارغ ہوے تو یہ دونون ایک
دوسرے کی طرف دیکھکر ہنسے اور کہا کہ قَضَى الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ یعنی اس شخص نے اپنے نفس پر حکم کیا اور وہ
فی الحال نظرون سے غائب ہو کر آسمان کی طرف چلے گئے حضرت داؤد نے جانا کہ یہ فرشتے تھے کہ فرشتے مجھ
مجھکو تنبیہ کرکے غائب ہو گئے حضرت داؤدؑ متنبہ ہوے اور چالیس دن تک سوا ئے نماز اور وضو کے
سجدے سے سر نہ اٹھایا اور اتنا روئے کہ آنکے آب چشم سے گھاس جم گئی جب خطاب آیا کہ مین نے
تیرا گناہ معاف کیا لیکن اوریا کی قبر پر جا اور اُس سے معافی چاہ مین اُسکو تیری خاطر سے زندہ کرونگا جب
اُسکی قبر پر گئے اور اُسکا نام لیکر پکارا وہ بولا یا نبی اللہ تم کسواسطے تشریف لائے اور مجھکو خواب خوش سے جگایا
حضرت داؤدؑ نے فرمایا کہ جو کچھ مجھ سے تیرے حق مین گناہ صادر ہوا تو مجھکو بخش دے اوریا نے کہا
آپکی بدولت مین نے بہشت برین پائی اور اعلیٰ علیین مین پہونچا مین نے معاف کیا جب حضرت داؤدؑ اُسکی
قبر سے خوش ہو کر پھرے پھر خطاب آیا کہ داؤد مین حاکم عادل ہون اور معاف کروانے مین قول مجمل کافی
نہین تفصیل حال اوریا سے کرکے معافی مانگو جب دوبارہ قبر پر اوریا کی گئے اور پکارا اور تفصیل کی کہ مین نے
چاہا تھا کہ اگر تو شہید ہوگا تو مین تیرے قبیلہ کو نکاح مین لاؤنگا جب تو شہید ہوا تو مین نے تیرے قبیلے سے
نکاح کیا تین بار حضرت داؤدؑ نے پکارا جواب اوریا نے نہ دیا اور حضرت داؤد واویلا واحسرتا کرتے

اور کہتے تھے یا الٰہی جب داد مظلوموں کی ظالم سے دلوائی جاویگی تو میرا کیا حال ہوگا پھر حکم ہوا کہ مین نے
تیرا گناہ بخشا حضرت داؤدؑ نے عرض کی کہ تو تو کریم اور رحیم ہے لیکن اوریا معاف نہین کرتا حق تعالے نے
خطاب کیا کہ روز قیامت مین اوریا کو اتنی نعمتین اور حورین اور قصور دونگا کہ وہ خوش ہو کر تیرا قصور معاف کریگا حضرت
داؤد خوش ہوے کہتے ہین کہ بعد اس معاملے کے حضرت داؤدؑ تیس برس زندہ رہے اور اکثر شہر سے
باہر نکلتے تھے اور لوگون کو جمع کرتے اور زبور پڑھکر اپنے گناہ کا نوحہ کرتے تھے بعضے مجلسون مین
بسبب خوبی آواز دلسوز وجانگداز کے کئی آدمی مرتے تھے غرض اس مصیبت کے سبب سے اکثر
انتظام سلطنت کا بگڑ گیا آخر الامر حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمان کو جو ولیعہد تھے وصی کیا اور خود
جوار رحمت الٰہی مین رونق افروز ہوے

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام کا

اہل تاریخ کہتے ہین کہ ولادت حضرت سلیمان کی اوریا کی منکوحہ سے بعد توبہ قبول ہونے کے ہوئی ہے اور
ایام طفولیت سے آپکی پیشانی مبارک پر آثار بزرگی کے ظاہر تھے اور صغر سن مین احکام عجیب حضرت
سلیمان سے ظہور مین آئے کہ حیرت افزاے عالم تھے حضرت داؤد لڑکپن مین بڑے کامون مین اونسے
مشورت کرتے تھے منجملہ اونھین سے وہ حکم جو قرآن شریف مین مذکور ہے بیان کرنے مین آتا ہے دو شخص تھے
ایک کا نام یوحنا دوسرے کا نام ایلیا یوحنا کی بکریون نے ایلیا کا کھیت کھایا جب داؤدؑ کے حضور مین
یہ مقدمہ درپیش ہوا قیمت کھیت کے نقصان کی برابر قیمت تمام بکریون کی تجویز مین آئی حضرت داؤدؑ نے
تمام بکریان یوحنا کی ایلیا کی زراعت کے نقصان مین دین جب ایلیا محکمہ عدالت سے روتا باہر نکلا اور حضرت
سلیمان نے حکم حضرت داؤدؑ کا سنا تو فرمایا کہ جناب نے بہت اچھا انصاف کیا لیکن مجھکو اگر اس مقدمے مین
حکم کرتے تو مین ایسا حکم کرتا کہ دونون راضی ہوجاتے حضرت داؤدؑ کو یہ خبر پہونچی فرزند ارجمند کو بلایا پوچھا
اونھون نے بعد مبالغہ اور تاکید حضور کے عرض کی کہ نقصان مدعی کے مال کا دلوانا عین انصاف ہے لیکن
اگر کھیت والے کو بکریان سونپ کر حکم ہوتا کہ تو ان بکریون کے دودھ اور پشم اور بچون سے منفعت لے اور
بکری والے کو ارشاد ہوتا کہ تو اُسکے کھیت کو پانی دے اور پرورش کر جب حالت اول کو پہونچے تو مدعی کا
کھیت دیکر اپنی بکریان لیجیو حضرت داؤدؑ نے حکم اول کو موقوف کرکے مطابق تجویز سلیمانؑ کے حکم کیا مدعا علیہ
خوش ہو کر دعا دیتے چلے گئے حضرت داؤد نے اُس فرزند عالی مقام کے سر مبارک کو چوم کر جواہر دعا کے نثار کیے جب
سلطنت حضرت سلیمان کی مستقل ہوئی تو حق تعالی نے جن انس وحوش وطیور اور ہوا کو انکا مسخر اور فرمانبردار کیا

حضرت سلیمان نے جنات کو حکم کیا کہ ایک فرش بقدر طول و عرض لشکر کے تیار کرو اور جس چیز کی کارخانہ سلطنت
مین احتیاج ہو سب مہیا کر کے فرش پر رکھو جب عزم سیر کا کرتے تو باد کو حکم دیتے کہ اس فرش کو کمال احتیاط سے
بے نشیب و فراز اٹھا کر مع لشکر منزل مقصود کے اتر سے جب صبح کے وقت ملک شام سے روانہ ہوتے تو چاشت کے
وقت بقدر ایک مہینے کی راہ کے ملک اصطخر مین پہونچتے اور عصر کے وقت جو اصطخر سے روانہ ہوتے تو
شام کا کھانا کابل مین نوش جان فرماتے غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ سے یہی مراد ہے

بیان بیت المقدس کے بنانے کا

حضرت داؤدؑ نے بنیاد بیت المقدس کی ڈالی تھی لیکن تمامیت اسکی بموجب وحی الٰہی کے حضرت سلیمان پر موقوف تھی
اسواسطے حضرت سلیمان نے اپنے عہد دولت مین استادان چابکدست کو جمع کیا اور بنیاد ایک شہر کی
ڈالی کہ جسکی بنا سنگ سفید سے کی اور بارہ برج بنائے پھر دیوون کو معدن کھانون مین بھیجکر لعل و یاقوت
و فیروزہ و زمرد اور چاندی اور سونا نکلوانا شروع کیا اور بعضے جنون کو دریا مین موتی نکالنے کو مقرر کیا اور ایک فوج
انکی پتھر لانے کو معین ہوئی جب سامان تیار ہوا تب سنگتراشون نے سپید اور سبز اور زرد پتھر تختہ بنا کے لگا کر
چار دیواری مسجد کی تیار کی اور ستون اسکے شفاف پتھرون کے نصب کیے اور دیوارون کی چھت کو موتی و جواہر
آبدار سے مرصع کیا کہ انکی روشنی اور براقی سے وہ عبادتخانہ شب تاریک مین مانند روز روشن کے منور رہتا تھا اخبار
بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو یہ گھر خالصاً لوجہ اللہ بنا ہی چاہیے کہ ایک ساعت علماے ربانی اور اولیاے حقانی سے
خالی نرہے ایک مدت تک یہی کارخانہ جاری تھا جب بخت نصر ملک شام پر مسلط ہوا تو اوسنے شہر کو خراب کیا
اور موتی اور جواہر مسجد سے اوکھیڑ کر اپنے دار الملک مین لیگیا القصہ جب حضرت سلیمان محکمہ عدالت پر بیٹھتے
تو حضرت آصف وزیر اعظم تخت کے سامنے کرسی پر بیٹھکر فیصلہ معاملات کا کرتے اور چار ہزار عالم دست راست پر
اور چار ہزار خواص اور چار ہزار جن و پری کمر بستہ خدمت مین اور پرندے اہل مجلس پر اپنے پرون کا سایہ
ڈالتے تھے اور وقت زوال تک عدالت مین رہتے بعد اسکے دیوان معلی مین رونق افروز ہوتے اور باورچی خانے
مین سات سو گاڑی آٹا اور اسی کے موافق رنگ برنگ کے سالن پکتے لوگون کو کھلاتے تھے اور خود بدولت
زنبیل بنا کر اسکو بیچکر جو کی روٹی مسکینون کے ساتھ کھاتے

بیان بلقیس کا

حضرت سلیمان نے ہر ایک پرندے کو ایک ایک مہم کے واسطے مقرر کیا تھا انھین سے ہدہد واسطے دریافت کرنے
پانی کے مقرر تھا اسواسطے کہ وہ پانی کو زمین کے نیچے ایسا دیکھتا تھا کہ جیسے آدمی شیشے مین روغن کو دیکھتا ہی اگر زمین

سلیمان اپنے تخت رواں سے نماز کے واسطے اترے اور لشکر کو حکم کھانا پکانے کا دیا ہدہد نے خیال کیا کہ
جبتک حضرت سلیمان مشغول ہیں تبتک تو اڑکر اس ملک کے طول اور عرض کو معلوم کرے اسی خیال میں اڑا اور یہ
ایک شہر میں پہونچا کہ تمام شہروں اور باغوں سے آباد تھا اور عمارت خوشنما تھی ایک باغ میں آ اترا اور ایک ہدہد سے
ملاقات کی اس ملک کا حال پوچھا اسنے کہا کہ اس شہر کا نام شہر سبا ہی اور بادشاہ یہاں کا ایک عورت ہے
جسکا نام بلقیس ہے اور بارہ سردار ہیں ہر ایک سردار کے حکم میں ایک لاکھ مرد مقابل جنگی ہیں اور بادشاہ اور رعیت
سب آفتاب پرست ہیں ہدہد یہ حال دریافت کرکے پھرا حضرت سلیمان نے جب ہدہد کو غائب پایا تب کرگس سے
پوچھا اوسنے عرض کی کہ مجھ کو معلوم نہیں لشکر پیاسا ہوا اور ہدہد موجود نہ تھا جو پانی کا ٹھکانا بتلا دے اسواسطے
حضرت سلیمان بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ اگر حجت روشن نہ بیان کریگا تو میں اسکو قید کرونگا یا ذبح کر ڈالونگا
اور عقاب اسکی تلاش کے واسطے بھیجا جب عقاب نے پرواز کی تو اسکو شہر سبا کی طرف سے آتے دیکھا
پکڑکر حضور میں حاضر کیا اور حضرت سلیمان نے ہاتھ بڑھاکر ہدہد کا سر پکڑا ہدہد نے کہا یا نبی اللہ اس دن کو یاد کرو
کہ تم بھی خدا سے عادل کے سامنے کھڑے ہوگے حضرت سلیمان اس بات کی ہیبت سے کانپنے لگے اور اسکو
چھوڑکر پوچھا کہ تو کہاں گیا تھا ہدہد نے کہا کہ ایک خبر لایا ہوں کہ تمکو اسکی خبر نہیں ہی اور احوال بلقیس کا جیسا دیکھا تھا
مفصل عرض کیا اور کہا کہ حق تعالی نے تمام اسباب حشمت کا بلقیس کو دیا ہی اور ایک طلائی احمر کا تخت جڑاو
جواہرات کا ہی کہ پائے اوسکے یاقوت اور زبرجد کے ہیں اور تیس گز کا طول اور تیس گز کا ارتفاع ہے حضرت نے
ہدہد سے کہا ہم دیکھیں تو سچا ہی یا جھوٹا اور آصف سے ایک خط لکھوایا اس مضمون کا اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ یعنی خط سلیمان کی طرف سے شروع ہوتا ہے
نام اللہ کی بلندی مت کرو مجھپر اور آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر اور مہر لگاکر ہدہد کو دیکر روانہ کیا جسوقت ہدہد شہر سبا میں پہونچا
بلقیس اپنے محل میں آرام فرماتی تھی اور محل کے ساتوں دروازے بند تھے ہدہد نے روزن میں سے جاکر خط بلقیس کے سینہ پر
رکھدیا جب بلقیس جاگی اور خط دیکھا دروازے بند تھے تعجب کیا کہ کون خط لایا ہی جب ادھر ادھر دیکھا تو سوا ہدہد کے کوئی
نظر نہ آیا گمان کیا کہ یہی لایا ہی لیکن اسکے جب نظر مہر سلیمان پر پڑی تو ہیبت سے کانپنے لگی اور خط کو پڑھکر اعیان دولت کو بلایا
اور مضمون بیان کرکے مصلحت پوچھی کہ تمھاری کیا صلاح ہی سب نے عرض کی کہ فوج اور دولت اور سامان مہیا ہی اور تابع حکم
ہیں پھر ملکہ نے پوچھا کہ سلیمان کیسا آدمی ہی بولے کہ بادشاہ عالیجاہ ہی لوگوں کو موسیٰ کے دین کی دعوت کرتا ہی اور جن و
انسان اور دیو اور پری اور وحوش و طیور سب اسکے مسخر ہیں بلقیس نے کہا کہ بادشاہ جس ملک میں جاتے ہیں اوسکو
خراب کرتے ہیں اور عزیزوں کو ذلیل کرتے ہیں اسواسطے میں یہ ہدیہ بھیجتی ہوں اگر پیغمبر ہے تو سوا اسلام کے راضی نہوگا اور
میں اسکے مقابلہ کرونگی اور اگر بادشاہ ہی تو ہدیہ قبول کریگا ارکان دولت نے یہ صلاح پسند کی پھر بلقیس نے

سو غلام بلباس زنانہ اور سو لونڈیان حسین بلباس مردانہ اور ایک یاقوت ناسفتہ ایک حقّے مین رکھکر قفل زرین اُسپر لگایا
اور دو اینٹین سونے اور چاندی کی مرصع واسطے ہدیہ کے تیار کین اور منذر بن عمر کو جو بڑا دانا تھا واسطے رسالت
مقرر کرکے کہا کہ جب تو بارگاہ سلیمان مین پہونچے تو اُس سے التماس کیجیو کہ انمین سے عورتون کو مردون سے
جدا کر دو اور پوچھو کہ اس حقّے مین کیا ہی اور بتادے تو اُسکے پرونے کی درخواست کیجیو اگر سب باتین
اُسنے بیان کین تو جانو کہ پیغمبر ہے تو یہ سب ہدیہ دیکر آئیو ورنہ پھیر لائیو اور اگر تکبر اور غرور سے باتین کرے تو
جانو کہ بادشاہ ہے ہرگز مت ڈر اور دلیرانہ بات کیجیو اور اگر لطف و مہربانی سے گفتگو کرے تو جانو کہ پیغمبر ہی
ادب سے گفتگو کیجیو یہ سب سمجھا کر اُسکو رخصت کیا جبرئیل امین نے حضرت سلیمان کو اس احوال سے مفصل
اطلاع کی اور شکایت کے حل کرنے کا راستہ بتایا حضرت سلیمان نے جنّات کو حکم کیا کہ ایک میدان وسیع مین
جسطرف سے وکیل آتا ہے فرش سونے اور چاندی کی اینٹون کا بچھادین اور چار اینٹون کی جگہ خالی چھوڑ دین اور
بنی آدم اور جنّات جدا جدا صف باندھ کھڑے ہون اور فرش کے کنارون پر بری اور بحری حیوانات کو باندھین
بعد اس تیاری کے حضرت سلیمان نے اپنا تخت اُس فرش پر بچھایا اور چار ہزار کرسی زرین سیدھی طرف تخت کے اور
اتنی ہی اُلٹی طرف بترتیب رکھوائی اور عظماے بنی اسرائیل اور علماے اسباط اوسپر درجہ بدرجہ بیٹھے اور تمام
لشکر پر پرندون نے اپنے پرون کا سایہ ڈالا تب بلقیس کے رسولون کو طلب فرمایا وہ اُس جاہ و حشمت سلیمانی
کو دیکھکر حیران ہوگئے اور اُس اینٹون کے فرش کو دیکھکر اُنکو ہدیہ نہایت حقیر نظر آیا مارے شرم کے وہ چار اینٹین
تو اُس چار جگہ مین جو قصداً خالی چھوڑی تھین رکھدین جب جنّات کی صف پر پہونچے اور شکلین عجیب و صورتین
مہیب دیکھین تو مارے رعب کے قدم آگے نہ اُٹھتا تھا جنون نے کہا کہ چلے آؤ اور خاطر جمع رکھو کہ عدل
سلیمانی ایسا نہین کہ ہم تم جیسون سے تعرض کرین بعد اُسکے فوج انسانی اور گروہ حیوانی پر گذرتے ہوے
حضور مین پہونچے جناب نبوت مآب کمال خوش اخلاقی اور ملائمت سے پیش آئے اور مرحبا کہکر بٹھایا منذر نے
نہایت تواضع اور ادب سے نامہ بلقیس کا حضور مین گذرانا جب منذر موافق فہمایش ملکہ کے اپنا عرض حال کہہ چکا
تب حضرت سلیمان نے نور نبوت سے مردون کو عورتون سے جدا کیا اور فرمایا کہ اس حقّے مین ایک یاقوت
ناسفتہ ہی اور تم چاہتے ہو کہ مین اُسکو پرودون فی الفور ایک کیڑے نے بموجب حکم کے پرو دیا اور وکیلون کے دل
زنگ شکوک دھویا اور ہدیہ انکار کرکے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ مال سے میری مدد کرو حق تعالیٰ نے مجھکو
تمسے بہتر عنایت کیا ہی پھر منذر سے فرمایا کہ جاکر اُسے کہو کہ ایمان لاوین ورنہ اتنا لشکر جرار بھیجونگا کہ تم اُسکے
مقابلے سے عاجز ہوجاؤگی منذر نے جب ملکہ کے حضور مین یہ کیفیت مفصل بیان کی وہ بولی کہ سلیمان فقط
بادشاہ نہین ہی بلکہ سلطنت اُسکی زیور نبوت سے مزین ہی اور مجھکو اُسکے مقابلہ کی طاقت نہین پھر جنفون مین

سے چلنے کی طیاری کی اور اپنے تخت کو ساتوین محل مین رکھکر سب کے دروازے مقفل کیے اور جماعت کثیر اسکی محافظت کو معین کر کے ایسی حشمت اور تجمل سے روانہ ہوئی کہ آسمان کی آنکھین اسکے دیکھنے سے پیلی ہو گئی تھین اور منزل بمنزل طی کرتی لشکر سلیمان سے ایک فرسنگ پر آکر ڈیرہ کیا حضرت سلیمان نے جب ملکہ کے آنے کی خبر پائی تو اہل مجلس سے فرمایا کہ کون ہے تم مین سے جو بلقیس کے تخت کو اسکے آنے سے پہلے میرے پاس لادے ایک دیو عفریت نے عرض کی کہ مین اسکو لا دونگا آگے اس سے جو حضور اس مقام سے اٹھین اور حضرت سلیمان صبح سے زوال تک مجلس مین حکم کے بیٹھے تھے حضرت سلیمان نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ اس سے بھی جلد پہونچے جب آصف ابن برخیا جو وزیر اعظم تھے اور اسم اعظم الٰہی جانتے تھے بولے کہ مین لاؤنگا آگے اس سے جو پلک مارو اور پھر آنکھ کھولو سلیمان نے تخت بلقیس کا جب اپنے روبرو دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے وہ مجھکو آزماتا ہے کہ مین شکر کرتا ہون یا کفران نعمت حکم کیا کہ اس تخت کے جواہرات کی جگہ بدل دو جنات نے فی الفور جواہرات سبز بجاے سرخ کے اور سرخ بجاے سبز کے بدل کر ایسے جڑ دیے گویا اصل سے ایسا ہی تھا جس روز ملاقات بلقیس کی ٹھہری اُس روز حضرت سلیمان نے ایسی مجلس بنائی کہ کسی زمانے مین کوئی ایسی مجلس کا نشان نہین دیتا جب بلقیس سریر سلیمان کی پابوسی سے مشرف ہوئی جناب رسالت نے بھی اسکے ناموس و عزت کا خیال کر کے اپنے تخت کے کنارے اسکو جگہ دی وہ بعد بیٹھنے کے دمبدم گوشۂ چشم سے اپنے تخت کی طرف نگاہ کرتی تھی حضرت آصف نے پوچھا کہ تخت تمھارا یہی ہے کہا گویا کہ میرا ہی ہے یعنے تغیر جواہرات کے اپنے مکانون سے حکم یقینی نہ کیا اسواسطے سلیمان اُسکی دانائی سے خوش ہوے اور بلقیس کو اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس اُتارا تب حضرت سلیمان کی خواتین اہل بیت اور بیبیان حرم سرا کو خبر ہوئی کہ حضور اسکو اپنے نکاح مین لادینگے تو سب نے رشک سے عرض کیا کہ اسکی ساقین بالون کی کثرت سے سیاہ ہین اس قسم کی بیبیان کب لائق حضرت رسالت پناہ کے ہین غرض یہ تھی کہ حضرت کی خاطر کو اوس سے نفرت ہو اور ہماری طرف سے زیادہ الفت حضرت سلیمان نے واسطے تجربہ کے دیون کو حکم کیا کہ تمام صحن گھر کا مانند حوض کے کھود کر صاف پانی بھر دین اور مچھلیان رنگ برنگ کی اسمین چھوڑ کر تمام صحن کے منھ پر سپید براق کانچ جما دین کہ جو شخص باہر سے آوے تو اسکو پانی سمجھے وہان تو حکم کی دیر تھی فوراً صحن اسطرح پر تیار ہوا اور حضرت نے اپنا تخت ایسے مکان پر رکھا کہ جو کوئی حضور مین آوے تو اسی صحن سے گذرتا آوے بلقیس کو اُسی مکان مین طلب کیا بلقیس نے اسکو پانی تصور کر کے اپنی ساق بلورین کو کھولا تاکہ پاون پانی مین رکھکر حضور مین جاؤن حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ پانی نہین کانچ ہے اسپر قدم رکھکر چلی آ بلقیس نہایت شرمائی اور حضور مین آنکر ایمان لائی پھر حضرت

سلیمان نے انکے ساتھ نکاح کیا بعد اُسکے پنڈلیون کے بال دور کرنے کی مشورت کی دیوؤن نے
حمام کا بنانا اور نورے کا لگانا بتلایا اور اس حکمت سے اُس ساق سیمین کو بلورین بنایا

ذکر حضرت سلیمان کی وفات کا

جب حضرت سلیمان بیچ عبادتخانہ کے طاعت الٰہی مین مصروف رہتے تھے ہر روز اُس عبادتخانہ مین ایک درخت
جمتا تھا اور اپنی خاصیتین بیان کرتا تھا کہ مین فلانے فلانے مرض کی دوا ہون ورپہرتا اثر ہی حضرت سلیمان اُسکو
لکھواتے تھے ایک روز اسی دستور سے عبادت مین مصروف تھے ایک درخت زمین سے نکلا اُسنی بعد سوال کی
عرض کیا کہ میرا نام خروب ہی اور میری خاصیت یہ ہی کہ تیرے ملک اور سلطنت کی خرابی ہوگی بعد اُسکی خدا تعالیٰ نے
وحی بھیجی کہ اب تمھارا وقت رحلت کا نزدیک آیا ہی اب آخرت کے سفر کی تیاری کر جب حضرت سلیمان نے
وصیت کی اور جو بہترین لکھوانی کی تھین سو لکھوا لین بعد اُسکے جناب الٰہی مین عرض کی کہ میری موت کا احوال ایک
برس تک جنون اور شیطان پر پوشیدہ رہے کہ اِس عرصے مین جو کام بنے انکو سونپے ہین تیار ہو جاوین بعد اُسکی غسل
کرکے لباس پاکیزہ پہنا اور عبادتخانہ مین تشریف لائے اور اُس لاٹھی پر جو ماندگی کے وقت تکیہ کرتے تھے تکیہ کیا
اور قابض ارواح نے روح مقدس کو قبض کرکے روضۂ رضوان مین پہونچایا جب حضرت سلیمان عبادتخانہ مین
آتے تھے اور عبادت مین مشغول رہتے تھے تو اُس مدت مین گماشتے حضرت کی مہمات ملک سنبھالتے تھے اور شیاطین
انکی ہیبت سے بندگی کے وقت سامنے نہ دیکھ سکتے تھے جب آنکھ آنکی بے اختیار حضور پر پڑتی تھی تو گمان کرتے تھے
کہ آپ عبادت مین کھڑے ہین اسواسطے محنت شاقہ کیا کرتے تھے جب یکسال پورا ہوا اور دابۃ الارض یعنی
دیمک نے لاٹھی کی جڑ کھائی اور حضرت گر پڑے جب دیوؤن کو اُنکی رحلت کا حال ظاہر ہوا اور خبر موت کی عالم مین
مشہور ہوئی اور اصل حکمت سلیمان کی موت کے چھپانے کی یہ تھی کہ آدمیون کو شیطانون کے دعوے سے
یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہین جب حضرت سلیمان نے دار آخرت کو انتقال کیا اور ایسا واقعہ عظیم
اونیر برس روز تک مخفی رہا تب آدمیون کو یقین ہوا کہ وہ اپنے دعوے غیب دانی مین جھوٹے ہین جب کہ
سلیمان جیسے بادشاہ بھی دار فانی سے ملک بقا کو پہونچے

ذکر حضرت لقمان رحمۃ اللہ علیہ کا

ہر چند کہ لقمان کی نبوت مین اختلاف ہی لیکن چونکہ ذکر اُنکا انبیا کے حال کے ساتھ مذکور ہوتا ہی اور حق تعالیٰ نے
قرآن شریف مین اُنکا ذکر فرمایا ہی وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ اسواسطے اُسکی حوال مین ذکر کیا جاتا ہے

حضرت لقمان مرد سیاہ فام تھے نوبہ جو حبش کے تعلق مین ہے وہان کے رہنے والے تھے اور شغل بکریون کے
چرانیکا رکھتے تھے جب اللہ تعالی نے اُنکو حکمت عنایت کی تو ایک روز مجمع عام مین لوگونکو انپر کلمات حکمت کا فیض
پہونچاتے تھے ایک روز رفیق ایام شبانی نے پوچھا کہ تم ہمارے ساتھ بکریان چراتے تھے حکمت کہان سے سیکھی اور
یہ مرتبہ کیسے پایا بولا کہ سچ بولنے اور بیفائدہ باتین چھوڑنے اور امانت مین خیانت نکرنے سے اور ابتدا مین
حضرت لقمان ایک شخص کے غلام تھے کہ تیس مثقال طلا کو اُسنے خریدا تھا اور سبب آزادی کا یہ ہوا کہ ایک روز
میان نے حکم کیا کہ ایک بکری ذبح کر اور جو عضو بہتر ہو وہ بھونکر لا لقمان ذبح کر کے دل اور زبان بھونکر سامنے لیگئے بعد
چندروز کے میان نے حکم دیا کہ ایک بکری ذبح کر اور بدترین اعضا بھون لا لقمان پھر دل اور زبان بھونکر لیگئے
میان نے پوچھا کہ دل تو بہترین اعضا دل اور زبان کو سمجھکر لایا تھا اور اب بدترین اعضا جو بھی لانا تھا جب بھی تو یہی لایا
لقمان نے کہا جب زبان بد قولون اور دل نا کارہ و عصیان سے صاف ہو تو عقلمندون کے نزدیک بہترین اعضا ہے ورنہ بدترین

ذکر حضرت یونس علیہ السلام کا

حضرت یونس مشہور پیغمبرون مین سے ہین حق تعالی نے اُنکو شہر نینوا مین پیغمبر کرکے بھیجا اُنھون نے وہان کے لوگون کو دین کی
دعوت کی خدا کی مہربانی کا امیدوار کیا اور غضب سے ڈرایا لیکن کسی نوع کا فائدہ نہوا اور کسی نے تابعداری نکی
بلکہ اُنکی رسالت کی تکذیب پر رہے اور زبان سے اُنکو رنج دینا شروع کیا بعد اُسکے حضرت یونس نے دعا کی کہ الٰہی
میری قوم نے میری تکذیب کی تو اونپر اپنا عذاب نازل کر بعد اُسکے حضرت یونس اپنی اہل و عیال کو لیکر نکلے اور
نکلنے کے وقت لوگون سے کہا کہ تین دن کے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا اور اُسی ملک کے ایک پہاڑ مین جا کر مقام کیا
اللہ تعالی نے آتش جہنم سے تھوڑی حرارت اُس شہر پر بھیجی تب وہ گرمی سے تڑپنے لگے اور پشیمان ہو کر حضرت
یونس کو طلب کرنے لگے جب نپایا تو بیقرار ہو کر سب زن و مرد شہر سے باہر ایک ٹیلے کے پاس جمع ہوے اور اپنے بچونکو
ماؤن اور بچون کو چارپایون سے جدا کیا اور کئی روز تک زاری و بیقراری مین مشغول رہے اللہ کریم نے اُنپر سے
اور اس عذاب کو اُٹھایا بعد نجات اہل نینوا اُسکے حضرت یونس شہر کی طرف متوجہ ہوے تا دریافت کرین کہ قوم کا کیا حال
کیا ہوا رستے مین ابلیس بصورت انسان ملا اور کہا کہ اُنسے تو عذاب دفع ہو گیا تم اگر جاؤ گے تو تمھاری تکذیب
کرینگے حضرت یونس قوم سے جھٹلانے کے خیال سے غصہ ہو کر انتظار حکم الٰہی کا نکر کے پھر گئے کہ اگر مین وہان
جاؤنگا تو وہ مجھکو کاذب کہینگے پھر اپنے اہل و عیال کو لیکر روانہ ہوے اور دریا کے کنارے پہونچے اہل کشتی سے کہا کہ
ہمکو دریا کے پار کر دو اُن لوگون نے کہا کہ ہماری کشتی مین بوجھ بہت ہے کچھ آدمی اسمین بٹھالو اور کچھ دوسری
کشتی آتی ہے اُسمین سوار کرو حضرت یونس نے بعضے متعلقون کو اُس کشتی مین اور خود مع دو بیٹون کے دوسری کشتی کے منتظر رہے

جب دوسری کشتی آپہونچی تو حضرت یونس اُدھر متوجہ ہوے کہ اُسنے التماس کرین اُسمین ایک بیٹے کا پاؤن پھسلا
وہ دریامین ڈوب گیا اور دوسرا بیٹا جو کنارے پر تھا اُسکو بھیڑیا لے گیا حضرت یونس نے جانا کہ یہ بلاے آسمانی ہے
بعد اس مصیبت کے کشتی مین بیٹھے خدا کی قدرت سے وہ کشتی دریا کے بیچ مین ایسی ٹھہری ہو گئی جیسے خشکی مین
گڑ کر ہل نہین سکتی اور کشتیان اُسکے آس پاس گذر لی تھین اور کشتی والون نے کہا کہ تمھاری کشتی مین
کوئی بندہ اپنے خاوند سے بھاگ کر بیٹھا ہے اسواسطے کشتی اٹک رہی ہے لوگون نے ہرچند تلاش کیا کوئی بندہ
بھاگا ہوا نملا حضرت یونس کا جمال اور جلال دیکھکر کسیکو وہم وخیال نگذرتا تھا جو یہ گمان اُنپر لیجاتا حضرت یونس نے
فرمایا کہ وہ بندہ بھاگا ہوا مین ہون مجھکو دریا مین ڈال دو اُنھون نے کہا استغفر اللہ ہم تمکو کسطرح پانی مین ڈالینگے
بلکہ آپ کے وجود شریف کی برکت سے اس گرداب فنا سے نجات جانتے ہین حضرت یونس نے کہا کہ قرعہ ڈالو
جسکے نام پر پڑے اُسکو دریا مین پھینک دو جب قرعہ ڈالا تو حضرت یونس کے نام پڑا پھر ان لوگون نے کہا قرعہ کا
اعتبار نہین کبھی برخلاف بھی پڑتا ہے ہم تمکو ہرگز نہ ڈالینگے القصہ تین بار قرعہ ڈالا ہر بار حضرت یونس کے نام پر پڑا
جب بھی اُن لوگون نے انکار کیا اس عرصے مین خداوند عالم نے ایک بڑی مچھلی کو حکم کیا وہ اپنا منھ پھیلا کر اُنکو سامنے
آتی تھی آخر ناچار ہو کر حضرت یونس کو دریا مین پھینکا اُسوقت خطاب آلہی مچھلی کو پہونچا کہ ہمنے یونس کو
تیرے رزق کا لقمہ نہین کیا ہے بلکہ تیرے پیٹ کو اُسکا قیدخانہ بنایا ہے خبردار کچھ آسیب اُنکو مت پہونچایو
چالیس دن حضرت یونس مچھلی کے پیٹ مین رہے قادر مختار نے حضرت یونس کی آنکھون سے حجاب اُٹھا دیا
یعنی مچھلی کا پیٹ مانند کانچ کے صاف اور شفاف کر دیا کہ عجائب و غرائب دریا کے ملاحظہ کرتے تھے
اور خدا کی تسبیح مین مشغول رہتے تھے جب حضرت یونس نے اُس ظلمات مین پکارا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تب اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل کو بھیجا کہ مچھلی سے کہو کہ جس جگہ تو نے نگلا تھا
اس طرف کے کنارے پر اُگل دے اب مین اُس سے راضی ہون مچھلی نے حضرت یونس کو منھ سے باہر نکالکر
کنارے ڈال دیا اور درخت کدو فی الحال بحکم کن فیکون پیدا ہوا اُسکے نیچے یونس نے آسایش پائی اور ایک
جنگل کی ہرنی کو الہام ہوا کہ وہ ہمیشہ آنکر دودھ پلا جاتی تھی جب کچھ توانائی بدن مین آئی اور وہ درخت سوکھ گیا
تو حضرت یونس نے اُسکے سوکھنے سے بسبب حرارت آفتاب کے بہت غم کیا اور رونے لگے جبرئیل فرمان لائے
کہ ایک درخت کے سوکھنے سے جو چندان قیمت نہین رکھتا ہے تمنے اتنا غم کیا اور ہزارون مخلوق کے ہلاک ہونیکا
اندیشہ نکیا اور بددعا کی کہ ایکبار میرے غضب مین گرفتار ہو جاوین حضرت یونس نے متنبہ ہو کر استغفار کیا
جب وحی آئی کہ تم پھر قوم مین جاؤ وہان سے روانہ ہوے جب متصل شہر کے پہونچے تو ایک گوالے سے پوچھا
کہ تو کون ہے وہ بولا کہ مین یونس بن متی کی قوم مین سے ہون آپ نے پوچھا کہ اُس یونس کی کیا خبر ہے اور

اسکے بعد قوم کا کیا حال ہوا اوسنے کہا کہ یونس بہترین مخلوقات ہے اور اسکے بعد قوم پر عذاب متوجہ ہوا لوگون نے
جب انکو دیکھا تو سبنے توبہ کی ارحم الراحمین سے وہ عذاب دفع کیا اور آتش کی بلا سے نجات بخشی پھر حضرت
یونس نے اس گوالے سے کچھ دودھ مانگا اسنے کہا کہ قسم ہے یونس کے خدا کی کہ جبسے یونس غائب ہوا ہے
تب سے برسات نہین ہوئی اور گھاس نہین جمی بکریان خار وخاشاک سے بھوک کی شدت کو دفع کرتی ہین
حضرت یونس نے کئی بکریون کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا انکے تھن دودھ سے بھر گئے گوالے نے کہا واللہ اگر یونس
زندہ ہے تو تو یونس ہے آپ نے فرمایا مین یونس ہون تو جا کر قوم کو میری خبر پہونچا گوالے نے کہا بادشاہ نے مقرر کیا ہے
کہ اگر کوئی مجھکو حضرت یونس کی سلامتی کی خبر پہونچا دیگا تو مین اپنا ملک اسکو دیدونگا حضرت یونس کی خدمتگاری کا پٹکا
اپنی کمر سے باندھونگا اب اگر مین بغیر حجت کے یہ خبر پہونچاؤنگا تو لوگ کہینگے کہ یہ تو اپنا ملک کے لالچ سے جھوٹھ
بولتا ہے میری تکذیب کرینگے بلکہ مار ڈالینگے حضرت یونس نے فرمایا تو انکو خبر کر کہ بکریان اور پتھر کہ جسپر مین بیٹھا ہون
گواہی تیرے کلام کی صدق پر دینگے جب گوالے نے انکو خبر دی تو عالم ایک اکٹھا ہو گیا اور اسکی تکذیب کرنے لگے
جب انکو اپنے ساتھ جنگل مین لایا بکریون نے گواہی دی کہ حضرت یونس نے ہمارا دودھ پیا ہے اور پتھر نے شہادت دی
کہ مجھپر بیٹھے تھے لوگ متعجب ہو کر حضرت یونس کی تلاش کرنے لگے آخر اسی جنگل مین ایک درخت کے نیچے
نماز پڑھتے ہوئے پایا جب حضرت یونس پر انکی نظر پڑی تو قدمون پر گر پڑے اور ہاتھ پاؤن چومنے لگے
اور نہایت عزت اور احترام سے ہمراہ رکاب سعادت نصاب ہو کر شہر مین لائے انکے مقدم شریف کی
برکت سے اس ملک مین جمعیت اور آسودگی حاصل ہوئی اور دین وشریعت سکھانے مین مصروف ہوئے
اور آخر عمر تک عبادت حق اور ہدایت خلق کرتے رہے پھر راہی عالم بقا کے ہوئے

ذکر حضرت عزیر علیہ السلام کا

جب بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا تو حضرت عزیر کو بنی اسرائیل کے ساتھ قید کرکے بابل کو لے گیا اور
اُس زمانے مین کوئی انسے بڑا عالم اور حافظ توریت کا نہ تھا جب بخت نصر کی قید سے خلاصی پائی اور اپنے وطن کی
طرف روانہ ہوئے گذر انکا ایک ویران گاؤن پر ہوا اس گاؤن کے باغ مین ایک درخت کے تلے اُترا اور انکے
پاس کچھ انجیر اور شیرہ انگور تھا اسنے مرکب سے اُتر سامان آگے رکھ کر مرکب کو مضبوط باندھا اور اس گاؤن کی
گری ہوئی دیوارون اور پرانی ہڈیون پر نظر کرکے کہا کہ خدا تعالی انکو کیونکر زندہ کریگا بعد موت کے
اسی خیال مین حضرت عزیر سو گئے اور اللہ تعالے نے خواب مین انکی روح قبض کر کے انکے جسم کو نظرون سے
غائب کر دیا اور وہ طعام اور شراب بجنسہ تازہ رہا اور مرکب بھی ہلاک ہو گیا اور کئی برس کے بعد حضرت عزیر کو زندہ کیا

فرشتے نے اُنسے پوچھا کہ تمنے یہان کتنی درنگ کی ہے یعنی کتنی مدت ہوئی ہے انھون نے فرمایا ایک دن
یا کم ایک دن سے یہان ہون فرشتے نے کہا نہین بلکہ تمنے سو برس یہان درنگ کی ہے اب تم اپنے طعام و
شراب کو دیکھو ابھی بدبو اور مزا متغیر نہین ہوا اور نظر کرو اپنے گدہے مردے کی طرف کہ کس طرح ہم اُسکو گوشت اور
پوست پہناتے ہین جب حضرت عزیر نے اپنے گدہے کی طرف نظر کی تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ گلی ہوئی ہڈیان آپسمین
ملجاتی ہین اور گوشت اور رگین جمتا جاتا ہے پھر اُسپر قادر مختار نے پوست پہنا کر زندہ کیا پھر حضرت عزیر اپنے حمار پر
بیٹھ اپنے گھر آئے کہتے ہین کہ جب حضرت گانون مین آئے تو کسی نے اُنکو نہ پہچانا اور اپنے گھر کی وضع ترتیب اول پر
نپائی ایک بڑھیا کو دروازے پر دیکھا پوچھا کہ یہ گھر عزیر کا ہے اُسنے کہا ہان تو کون ہے جو مدت کے بعد عزیر میان کا
نام لیتا ہے جواب دیا کہ عزیر مین ہون لونڈی نے کہا سبحان اللہ سو برس سے وہ غائب ہے اُسکا کچھ پتا نہین ملتا
اگر تو سچا ہے تو دعا کر میری آنکھین بینا ہو جاوین تو مین تجھکو پہچانون اسواسطے کہ عزیر مستجاب الدعوات تھا حضرت
عزیر نے دعا کی اور ہاتھ اپنا آنکھون پر رکھا خدا نے اُسکو بینا کیا وہ دیکھکر بولی کہ مین گواہی دیتی ہون کہ تو عزیر ہے
غائب ہونیکے وقت سے اب تک کچھ تفاوت تیرے چہرے مین نہین ہوا ایک بیٹا اُنکا عمر ایک سو دس برس کا
اور پوتے پر پوتے بھی سفید ریش ہو گئے تھے لونڈی نے مجلس مین جا کر حضرت کی اولاد سے اور بنی اسرائیل سے حال
عجیب بیان کیا وہ لوگ تکذیب کرنے لگے اُسنے کہا مین ہی لونڈی نابینا ہون اُسکی دعا سے خدا نے مجھکو آنکھین
بخشی ہین سب لوگ دوڑ کر آئے حضرت عزیر کے بیٹے نے کہا کہ ہمارے باپ کے دونون شانون مین ایک
خال تھا حضرت عزیر نے پیٹھ ننگی کی بیٹے نے علامت سے پہچان کر تصدیق کی لیکن قوم نے کہا ہمکو جب باور ہوگا
کہ توریت ہمکو سنا دے اسواسطے کہ بعد حضرت ہارون کے کسیکو عزیر سے بہتر حفظ نہ تھی اور بخت نصر کے
حادثہ مین سب نسخ توریت کے ضائع ہو گئے ہین حضرت عزیر نے توریت کو سرے سے شروع کیا اور لوگون نے
لکھنا شروع کیا سب لکھ لی بعد اُسکے ایک نسخہ توریت کا جو بعضے علماے بنی اسرائیل نے چھپا کر رکھا تھا پیدا کیا
اور دونون کا مقابلہ کیا ایک حرف کا بھی تفاوت نہوا جب قوم نے تصدیق کی اور سب معتقد ہوے
لیکن زیادتی اعتقاد سے گمراہی مین پڑے اور کہا کہ عزیر خدا کا بیٹا القصہ عزیر بعد اسکے پچاس برس اور جیتے رہے
اور ہدایت خلق مین مصروف رہے آخر كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کا جام ناگزیر نوش جان فرمایا اور عالم قدس کو رونق بخشی

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کا

حضرت زکریا کے باپ کا نام [illegible] تھا اور حضرت مریم کے قبیلہ کا اُنکا نام عمران تھا اور عمران کی [illegible]
پیدا ہو [illegible] نہین ہوئی تھی اور بی بی اُنکی بسبب بڑھاپے کے اولاد ہونے سے نا امید تھین ایک روز

بی بی نے ایک مرغ کو دیکھا کہ اُسنے اپنے بیضے کو توڑا اُسمین سے بچہ پیدا ہوا اُنکو بہت تمنا اولاد کی ہوئی اور
خدا سے دعا مانگی اُسکی قدرت کاملہ سے حمل رہگیا بعد ظہور حمل کے اُنھون نے نذر کی اگر خدا مجھکو بیٹا دیگا تو مین اُسکو
محرر کرونگی یعنے دنیا کے کامون سے بچاکر واسطے عبادت خالق کے بیت المقدس کی مجاوری مین رکھونگی جب حضرت
مریم پیدا ہوئین اُنکی والدہ غمگین ہوئین اور دعا مانگی کہ الٰہی یہ تو بیٹی ہے اور بیٹی لائق خدمت بیت المقدس کے نہین اور
مینے اُسکا نام مریم رکھا تو اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان سے اپنی پناہ مین رکھیو بہرحال والدہ اُنکی مریم کو ایک
خرقہ مین لپیٹ کر بیت المقدس کے علما اور احبار کے پاس لیگئین اُس زمانہ مین پیغمبر اور مقتدا اُسکے حضرت زکریا تھے
ہر ایک نے کہا کہ مین اُسکی پرورش کرونگا حضرت زکریا نے فرمایا کہ اُسکی خالہ میری قبیلہ ہے مین واسطے تربیت کے
اولیٰ ہون القصہ بسبب نزاع کے قرعہ ڈالنا قرار پایا اور لوہے کے قلمون پر جس سے توریت لکھتے تھے ہر ایک کا نام لکھ کر
یون ٹھہرایا کہ قلم پانی مین ڈالو جسکا قلم پانی مین نہ بیٹھے اور تیرتا رہے وہ کفالت اور تربیت مریم کی کرے تین بار
قرعہ ڈالا ہر بار حضرت زکریا کا نام نکلا ناچار ہو کر حضرت زکریا کی کفالت پر راضی ہوئے حضرت زکریا نے اُنکو پرورش کیا جب
بی بی مریم بڑی ہوئین تب فرمایا کہ مین مسجد کی خدمت اور عبادت کے لائق ہون جب حضرت اُنکو مسجد مین لائے اور ایک
حجرہ مسجد مین بنایا کہ بغیر زینے کے کوئی جا نہ سکتا تھا جب حضرت زکریا مسجد سے باہر جاتے تھے تب تو بی بی مریم زینہ کو
اوپر کھینچ لیتی تھین اور وہ در کو مقفل کر جاتے تھے جب حضرت زکریا آتے تو میوہ گرمی کا موسم سردی مین اور پھل سردی کا
گرمی مین اُنکے پاس دیکھتے اور پوچھتے کہ اے مریم یہ میوہ بے وقت تیرے پاس کہان سے آیا وہ کہتین
مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنی اللہ کے پاس سے جب زکریا نے یہ صورت دیکھی تو اُنھون نے دعا مانگی کہ خداوندا تو ایسا قادر ہے
کہ مریم کو غیر موسم مین میوہ پیدا کر کے دیتا ہے تو مجھکو بھی بڑھاپے مین فرزند دے سکتا ہے حق تعالیٰ نے دعا اُنکی قبول کی
ایک روز محراب مین عبادت کرتے تھے تو ملائک نے پکارا کہ اے زکریا اللہ تعالیٰ تمکو مژدہ دیتا ہے بیٹے کا جسکا
نام یحییٰ ہے اُنھون نے کہا کیونکر میرے بیٹا ہوگا قبیلہ میری عقیمہ ہے اور مین بوڑھا ضعیف ہون ملائک نے کہا
وہ خدا قادر ہے اور علامت اُسکے حمل رہنے کی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگون سے باتین نہ کر سکیگا مگر رمز اور اشارے سے
القصہ حضرت یحییٰ تولد ہوئے باپ کی آنکھین اُنکے دیدار سے روشن ہوئین اور حقتعالیٰ نے یحییٰ کو ایام طفولیت مین
نبوت بخشی ایک روز چار برس کی عمر مین لڑکون پر گذرے جو کھیل رہے تھے لڑکے بولے کہ آؤ یار کھیلین آپنے
فرمایا کہ مجھکو خدا نے کھیلنے کو نہین پیدا کیا ہے اور چھوٹی عمر مین لباس ٹاٹون کا پہنا اور اکثر اوقات بیت المقدس مین
عبادت کرتے تھے اور بہت روتے تھے اور جب دوزخ کا ذکر سنتے تھے تو بیہوش ہو جاتے تھے جب
رونا اُنکا حد سے زیادہ ہوا تو باپ نے کہا بیٹا تجھکو اپنے دل کی خوشی کے واسطے خدا سے
مانگا تھا اب تو تمھارے رونے سے ہمارا عیش تلخ ہوتا ہے حضرت یحییٰ نے عرض کی کہ آپنے فرمایا تھا کہ بہشت اور دوزخ کے

ایک بیابان آتش کا ہی کہ وہ سوائے آنکھون کے پانی کے نہین بجھتا ہی پھر مجھکو کیون منع کرتے ہو

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کے قتل کا

کہتے ہین کہ جب حضرت مریم کو حمل رہا اور سوائے حضرت زکریا کے اُنکے پاس کوئی جاتا نتھا یہودیون کہ
اُنکی طبیعتون مین افترا اور بہتان بھرا ہی حضرت زکریا کو زنا کی تہمت سے متہم کیا اور ارادہ قتل کا کیا جب حضرت کو یہ بات
معلوم ہوئی تو قوم مین سے نکلکر بھاگنے کا قصد کیا رستے مین ایک بڑا درخت دیکھا اُسمین سے آواز سُنی کہ یا نبی اللہ
مجھمین آؤ جب حضرت زکریا نے اُدھر توجہ کی تو وہ درخت بیچ مین سے پھٹا اور زکریا اُسمین پہنچ گئے پھر درخت
اجزا بدستور سابق ملکر متصل ہوگئے مگر شیطان لعین نے اُنکی چادر کا کونہ پکڑ لیا اور وہ درخت سے باہر رہگیا
بنی اسرائیل ڈھونڈھتے آئے تب شیطان نے بصورت انسان ہو کر کہا کہ یہی ایسا بڑا جادوگر ہین کہ یہ
جادو کے زور سے درخت کو چیر کر اُسمین چھپ گیا قوم نے اُسکو جھٹلایا تب بولا کہ دامن اُسکا جو باہر رہگیا ہی وہ سو یہی
سچ پر دلیل ہی قوم نے چاہا کہ درخت مین آگ لگا دین اُس ملعون نے صلاح دی کہ آرے سے چیر ڈالو جب آرا
حضرت زکریا کے سر مبارک پر پہونچا تو ساکنان عرش برین اور ملائک آسمان و زمین مین کھلبلی پڑ گئی مگر اُس
بادشاہ بے پرواہ کی بے نیازی کو دیکھکر لب نہ کھولتے تھے اور سوائے آہ سرد کے کچھ بات نہ بولتے تھے حضرت
زکریا نے چاہا کہ آہ کرون حکم ہوا کہ اگر آہ کی تو نام تیرا دفتر نبوت سے مٹا دونگا سبحان اللہ دوستون کی سر پر آرے
چلتے ہین اور دم نہین مارتے اور دشمن درخت امید سے پھل چکھتے ہین اور کفران کرتے ہین کسیکو مجال چون و چرا کی
نہین ہی جو چاہے سو کرے اُسیکا حکم اور اُسیکا اختیار ہی اس استقامت سے اُس نبی عالی ہمت نے
جان شیرین کو سونپا اور گروہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ مین پہونچا

۱۰ ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا

حضرت یحییٰ کے زمانے مین ایک بادشاہ تھا اور اُسکے قبیلہ کے [illegible]
اُسکی ایک بیٹی اگلے خاوند سے نہایت جمیلہ و شکیلہ تھی اور وہ بسبب بڑھاپے کے چاہتی تھی کہ بیٹی کو بادشاہ کے
نکاح مین دیوے تاکہ دوسری عورت کا تسلط گھر مین نہو بادشاہ نے اُسکا یہ ارادہ دریافت کرکے کہا کہ حضرت
یحییٰ سے پوچھونگا اگر نکاح میرا اُسکے ساتھ جائز ہوگا تو کرونگا حضرت یحییٰ سے پوچھا اُنھون نے جواب دیا کہ یہ
عقد باطل اور نکاح فاسد ہی بادشاہ نے جورو سے کہا کہ یحییٰ پیغمبر خدا ہی وہ اس نکاح سے منع کرتا ہی پس اُس عورت نے
دل مین حضرت یحییٰ سے کینہ پکڑا ایک دن بادشاہ کو پاس حالت مستی مین اپنی بیٹی کو آراستہ کرکے

بادشاہ نے گھر اغیار سے خالی پاکر چاہا کہ فعل بد کرے لڑکی نے انکار کیا اور کہا کہ جبتک تو میری جلیت نہ لاویگا
تبتک میں تجھکو قدرت نہ دونگی بادشاہ نے کہا دہ کیا ہے اُسنے کہا کہ یحیی بن زکریا کا قتل ہے بادشاہ تو نشہ کی غرور میں
اور شہوت کے جوش سے بیہوش ہو رہا تھا کہا تو مختار ہے اُس خبر بد اختر نے فی الفور حکم دیا اور حضرت یحیی کا
سر مبارک تن نازنین سے جدا کر کے طشت میں رکھکر بادشاہ کی مجلس میں منگوایا تین بار اُس سر والا صفا کے سے
آواز آئی کہ اے بادشاہ یہ تیری بیٹی ہے تجھپر حرام ہے قادر ذوالجلال کی قدرت سے اُسیوقت زمین اُس بادشاہ کو مع
دختر کے نگل گئی بیت حلم دائم تجھسے جو مولی کرے پھسے جو گذرے تو پھر سوا کرے جب وہ پیغمبر معصوم
مارا گیا تو اللہ تعالی نے فارس کے بادشاہ کو بنی اسرائیل پر مسلط کیا کہ اُسنے حضرت زکریا اور یحیی کی خون کے
عوض میں اُنکے دماغ کا بھیجا نکالا اور لشکر جرار لیکر تمام ملک شام کو زیر و زبر کیا اور بیت المقدس کو پاس جا کیا
اور لشکر کے سردار کو حکم دیا کہ اتنے یہود کو قتل کرو کہ خون کی نہر میرے لشکر تک بہے بحکم القصہ اُس سردار نے تلوار میان سے
کھینچی اور سر افشانی یہود کی شروع کی کہتے ہیں حضرت یحیی کا خون جس روز سے کہ قتل ہوے تھے جوش میں تھا بند ہوتا نہ تھا
جب ستر ہزار یہود قتل ہوے تب خون حضرت یحیی کا بند ہوا اور اُس سردار کو باقی لوگوں پر رحم آیا مگر بادشاہ نے فرمایا تھا
کہ جبتک میرے لشکر تک نہر خون کی نہ پہونچے تبتک ہاتھ قتل سے مت اُٹھاؤ پھر اُس سردار نے بادشاہ کی
تسلی خاطر کے واسطے چارپائے ذبح کیے جب نہر خون کی لشکر کو پہونچی تب قتل موقوف ہوا

۶ ذکر حضرت عیسی علیہ السلام کا

حضرت مریم کا حمل حضرت زکریا کے قتل ہونیکا سبب ہوا اور کیفیت حمل رہنے کی یون ہے کہ ایک روز حضرت مریم
اپنی خالہ یا بہن کے گھر غسل حیض کرنے گئیں اور پردہ لٹکا یا چاہتی تھیں کہ غسل کرین جبرئیل ایک لڑکے جوان خوبرو
عنبر موکی صورت میں ظاہر ہوے حضرت مریم نے دیکھا کہ ایک شخص نامحرم میری طرف متوجہ ہے تو نہایت
حجاب زدہ ہوکر فرمایا کہ مین پناہ مانگتی ہون تجھسے ساتھ اللہ کے اگر تو پرہیزگار ہے جبرئیل نے کہا مین وہ شخص نہین ہون
کہ جس سے تو ڈرے مین اللہ کا رسول ہون تجھکو پاکیزہ بیٹا بخشنے کو آیا ہون حضرت مریم نے کہا کیونکر میرے بیٹا ہوگا
مجھکو تو کسی بشر نے چھوا نہیں اور مین بدکار عورت نہین ہون جبرئیل نے کہا سچ ہے تو ایسی ہی ہے لیکن تیرے اللہ نے
فرمایا ہے کہ مجھپر بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرنا آسان ہے مین اُسکو معجزہ زبان اور رحمت عالمیان بناؤنگا اور یہ حکم ہو چکا ہے بعد
حضرت جبرئیل نے مریم کے جیب گریبان مین حضرت عیسی کی روح مبارک کو پھونک دیا فی الفور حمل رہگیا کہتے ہین کہ
یوسف نجار جو حضرت مریم کے ماموں کا بیٹا تھا بیت المقدس میں ہر جا دیا کرتا تھا اور کبھی کبھی حضرت مریم کو اُنکی
خالہ کے گھر پہونچانے کو جاتا تھا جب حمل کا احوال سو واقف ہوا نہایت غمگین ہوکر پوچھا کہ اب تو مجھکو تمہاری

پرہیزگاری مین بہت شک ہی اگر حکم ہو تو پوچھون حضرت مریم نے رخصت دی اُسنے پوچھا کہ کوئی درخت بغیر تخم کے
پیدا ہوتا ہی یا کوئی تخم بغیر درخت کے ہوتا ہی حضرت مریم نے کہا کہ حق تعالی نے پہلا درخت کس تخم سے پیدا کیا اور
پہلا تخم کس درخت سے نکالا آخر اُسنے ظاہر پوچھا کہ کوئی فرزند بغیر باپ کے ہوا ہی حضرت مریم نے جواب دیا
کہ بغیر ان کے بھی ہوتا ہی آدم و حوّا کون سے باپ ماں سے پیدا ہوے ہین یوسف نے اُنکی تصدیق کر کے کہا کہ
سوال میرا بطریق حکمت کے تھا میرا قصور معاف کرو جب ولادت حضرت عیسیٰ کی نزدیک ہوئی حضرت مریم کو
ندا ہوئی کہ اس شہر سے باہر جاؤ اگر قوم تمکو اس وضع پر دیکھیگی تو تمھارے فرزند کو قتل کر ڈالیگی حضرت مریم یوسف
نجار کو لیکر بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئین اور جبرئیل راہبر ہوے جب دو فرسنگ راہ قطع کی تو ایک
گانون مین جسکو بیت اللحم کہتے ہین پہونچین اور بسبب شدت درد کے مرکب سے اُترین اور پشت مبارک ایک
خرما کے سوکھے درخت سے لگا کر بیٹھین اور فرمایا اے کاش مین اس حال سے آگے ہی مرجاتی اور نسیاً منسیاً ہو جاتی
حقتعالی اسنے ملائک کو بھیجا اور اپنے فضل سے وہان ایک چشمہ پانی کا ظاہر کیا ملائک نے حضرت عیسیٰ کو چشمے مین
غسل دیا اور حضرت جبرئیل نے بحکم رب الجلیل ندا کی کہ اے مریم غمگین مت ہو کہ اللہ تعالی نے تیرے واسطے نہر جاری کی
اور سوکھے خرمے کو سرسبز کیا اب ہلا تو شاخ کھجور کی اور گراپڑے اوپر خرما سے تازہ کہا اور پی اور بیٹے کو دیدار سے
آنکھین ٹھنڈی کر پھر حضرت مریم نے جبرئیل سے پوچھا کہ اگر لوگ مجھے کہینگے کہ یہ بچہ کہان سے لائی ہی تو مین
کیا جواب دونگی حضرت جبرئیل نے کہا کہ اگر کسیکو تو دیکھے تو اشارے سے کہیو کہ مینے واسطے خدا کے نذر کی ہے
کہ بنی آدم سے آج بات نہ کرونگی اور اس زمانے مین جیسے طعام آب سے روزہ رکھتے تھے ویسی ہی باتون سے
رکھتے تھے جب بنی اسرائیل نے حضرت مریم کے چلے جانے کی خبر پائی تو اُنکے پیچھے روانہ ہوے جب مسافت
طے کر کے آپ کے پاس پہونچے کپڑے اپنے پھاڑ ڈالے اور سر پر خاک ڈالنے لگے اور بولے کہ یہ کیا کار بد کیا تو نے
اے ہارون کی بہن یعنی تو مانند ہارون کے عبادت کرتی تھی تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی
حضرت مریم نے اشارہ طرف عیسیٰ کے کیا کہ اس سے پوچھو سب غصہ ہوکر بولے کہ تو ہمسے مسخری کرتی ہی کیونکر
ہم بات کرین لڑکے سے کہ جھولے مین ہی حضرت عیسیٰ بحکم خداوند قادر کے بولے کہ مین بندہ خدا ہون اور خدا نے
مجھکو کتاب دی ہی اور نبی کیا ہی جب یہود نے یہ معجزہ دیکھا تو زبان طعن کی بند کی اور جانا کہ یہ وہ پیغمبر ہی کہ جسکی
اگلے پیغمبرون نے اسکے آنے کی بشارت دی ہی اور مریم پر جو تہمت بد کرتے تھے وہ بہتان ہی پھر یوسف حضرت مریم کو
کمال عزت اور حرمت سے ساتھ لیکر آئے اور بڑی تعظیم اور توقیر سے رکھا جب حضرت عیسیٰ بالغ ہوے
تب حکم الٰہی آیا کہ بنی اسرائیل کے تئین دعوت اپنے دین کی کرو ہر چند عیسیٰ نے دعوت کی وہ ایمان نہ لائے
اور کہتے تھے کہ ہم موسیٰ کا دین ایک طفل کے کہنے سے نہ چھوڑینگے حضرت عیسیٰ دلتنگ ہوکر شہر سے نکلے ایک

جماعت دھوبیون کی دیکھی جو کپڑے دھوتے تھے آپنے فرمایا کہ تم کپڑے پاکیزہ کرتے ہو کسواسطے دلون کو
پاک نہین کرتے کہا کس چیز سے پاک کرین فرمایا کہو کہ لا الہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ وہ سب ایمان لائے اور
حضرت عیسیٰ ع کے انصار یعنی مددگار ہوے اور کپڑے مالکون کو دیکر حضرت عیسیٰ کے ہمراہ ہوے ایک دن صیادون
کے پاس دریا کے کنارے پہونچے کہ مچھلیون کا شکار کرتے تھے انکو دعوت کی سب ایمان لائے پھر بنی اسرائیل نے
کہا کہ ہر پیغمبر کا معجزہ ہوتا ہی تمھارا معجزہ کیا ہی فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہا ایک لڑکا مان کے پیٹ سے نابینا پیدا ہوا ہے
اسکو بینا کر دو حضرت عیسیٰ ع نے اسکی آنکھون پر پھونکا فی الحال بینا ہو گیا پھر دوسرا معجزہ چاہا حضرت عیسیٰ نے
تھوڑی مٹی ہاتھ پر رکھی اور شکل مرغ کی بنائی اسمین پھونکا وہ بھی جاندار ہو کر اڑ گیا بعد اسکے حضرت عیسیٰ
نصیبین کو مع اپنے حوارین کے گئے اور نصیبین ایک شہر تھا کہ وہانکا بادشاہ بڑا متکبر اور جبار تھا جب متصل
اس شہر کے پہونچے تو حضرت عیسیٰ ع نے حوارین سے کہا کہ تم مین سے کون شخص ہی کہ شہر کو جاوے اور وہان ندا کرے
کہ عیسیٰ ع تمھارے شہر کو آیا چاہتے ہین انمین سے ایک شخص نے کہا کہ مین جاؤنگا نام اسکا یعقوب تھا بعد اسکے
دوسرے حواری نے جسکا نام ثوبان تھا یعقوب کی رفاقت چاہی اسکو بھی رخصت فرمایا اور کہا کہ اے ثوبان
تقدیر الٰہی یون ہی کہ عنقریب تو بلا مین گرفتار ہوگا بعد اسکے شمعون نے کہا یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو مین بھی
جاؤن وہ بھی رخصت ہوا شمعون نے تو شہر کے باہر توقف کیا کہ تم جا کر حضرت عیسیٰ کا حکم بجا لاؤ اگرچہ تمکو کچھ
ضرر پہونچیگا تو مین کچھ تدبیر کرونگا اور انکے پہونچنے سے آگے شمعون نے حضرت مریم اور عیسیٰ کا احوال سب جگہ
مشہور کیا تھا یعقوب اور ثوبان نے شہر مین آکر آواز دی کہ اے لوگو عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور رسول اللہ
تمھارے شہر مین آیا چاہتے ہین لوگ سنکر بہت جمع ہوے اور پوچھا کہ کسنے تم مین سے یہ بات کہی یعقوب تو سنکر چپ رہا
اور ثوبان نے اقرار کیا کہ مین نے کہی ہی کہ اسکو جھٹلایا اور حضرت عیسیٰ اور مریم کو بیہودہ باتین کہین ثوبان کو
بادشاہ کے پاس لیگئے بادشاہ نے کہا ان باتون سے باز آ نہین تو تیرے قتل کا حکم دونگا ثوبان اپنے قول پر ثابت رہا
بادشاہ نے اسکے ہاتھ پیر کٹوا کر آنکھون مین سلائی پھروا کر گلا دن سر بازار ڈلوا دیا شمعون یہ حال سنکر شہر مین آیا
اور بادشاہ کے مصاحبون سے ملکر ملازمت پیدا کی اور فرصت مین عرض کی کہ امیدوار ہم شہریار سے یہی کہ اگر
حکم ہو تو اس مبتلا سے جراحت سے چند باتین پوچھنے مین آوین بادشاہ نے اجازت دی شمعون نے بلاکر
اسکو پوچھا تو کیا بات کہتا تھا اسنے کہا عیسیٰ رسول اللہ اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہی شمعون نے کہا اس بات
صدق کی کیا دلیل ہی جواب دیا کہ جذام اور برص کو صحت دیتا ہے شمعون نے کہا یہ بات طبیبون سے بھی
ہو سکتی ہی اور کچھ دلیل بھی ہی ثوبان نے کہا کہ جو کچھ یہ لوگ اپنے گھرون مین کھاتے ہین یا ذخیرہ اور پوچھی رکھتے
اسکی خبر دیتا ہی شمعون نے کہا یہ تو فعل کاہنون اور نجومیون کا ہی اور علامت بھی ہے کہا ہان کی

مرغ بناکر اُسمین پھونکتا ہی وہ زندہ ہوکر اوڑ جاتا ہی شمعون نے کہا کہ یہ فعل تو جادوگرون کا سا معلوم ہوتا ہی کوئی اور حجت بھی ہی
ثوبان نے کہا خدا کی حکم سے مردی کو زندہ کر دیتا ہی شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اب یہ یقین قابو مین آیا ہی کہ اسنے امر عظیم کا دعوی کیا
ہی کہ یہ کام سوا خدا یا اُسکے رسول کے دوسرے سے نہین ہو سکتا اب صلاح یہ ہی کہ عیسی کو بلاوین اگر اُسنے اس بات سے انکار کیا
تو اُس شخص کو اس سے زیادہ عذاب فرماؤ اور اگر عیسی مُردی کو زندہ کر دی اگرچہ یقین تو نہین تب ایمان لاوین اسواسطے
کہ مردونکا زندہ کرنا دلیل قاطع ہی کہ وہ نبی ہی بادشاہ کے تئین شمعون کی بات پسند آئی اور حضرت عیسیٰ کی بلانیکا حکم دیا اور شمعون سے کہا
کہ تم حضرت عیسیٰ ع کی ساتھ باتین کرو شمعون نے حضرت عیسیٰ سے کہا کہ یہ آدمی تیرا بھیجا ہوا جو ہمارے بادشاہ کی غضب مین
گرفتار ہی گواہی دیتا ہی کہ تو رسول خدا کا ہی کہا سچ کہتا ہی پھر شمعون نے کہا کہ یہ گمان کرتا ہی کہ تو مجذوم اور ابرص کو
تندرست کر دیتا ہی عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ گمان اُسکا درست ہی پھر شمعون نے کہا کہ یہ بات یون مقرر پائی ہی کہ اگر تم
یہ باتین جو ثوبان نے کہی ہین نہ کر سکوگے تو تمکو تمہاری یارون سمیت ہم ہلاک کرینگے حضرت عیسیٰ نے فرمایا اچھا
شمعون نے کہا پہلے تو اپنے یار کو تندرست کر دے حضرت عیسیٰ نے ثوبان کے ہاتھ اور پاؤن کٹے ہوے پیوند لگا کر
ہاتھ اپنا اُسپر پھیرا خدا کی قدرت سے جیسا تندرست تھا ویسا ہی ہوگیا اور آنکھین بھی اچھی بینا ہوگئین شمعون نے کہا
ای بادشاہ ایک نشانی ہی پیغمبری کی نشانیون سے پھر شمعون نے حضرت عیسیٰ سے التماس کی کہ بتاؤ تو اُس مجلس کے
لوگون نے رات کو کیا کھایا ہی حضرت عیسیٰ نے ایک ایک کو بیان کر دیا کہ تو نے رات کو فلانی چیز کھائی ہی اور فلانی چیز
ذخیرہ کر رکھی ہی پھر شمعون نے کہا کہ یہ تیرا بھیجا ہوا آدمی گمان کرتا ہی کہ تو مٹی کا مرغ بناتا ہی اور وہ جاندار ہوکر اُڑجاتا ہی
حضرت عیسیٰ نے کہا سچ کہتا ہی تمکو کونسا مرغ مطلوب ہی شمعون نے کہا کہ خفاش یعنی واگل چمگادڑ حضرت عیسیٰ نے
مٹی کی چمگادڑ بنائی اور دم عیسوی اُسپر پھونکا وہ اُنکے روبرو زندہ ہوگیا اور اوڑنے لگا بعد اُسکے بہت بھاری بھاری
مرضون کے مریض اُنکے دم مبارک سے تندرست ہوے سبنے التماس کی کہ اب مُردے کو زندہ کرو حضرت عیسیٰ نے
فرمایا کہ جس مُردے کو تم مقرر کر دو مین خدا کے فضل سے اُسکو جلادونگا شمعون نے کہا کہ سام بن نوح کو جو ہمارا تمہارا
دادا ہی زندہ کرو تو آپکے انفاس شریف کی برکت سے بعید نہین سب عالم جمع ہوکر حضرت سام کی قبر پر گئے حضرت عیسیٰ نے
دو رکعت نماز پڑھی اور خدا سے دست بدعا ہوے بعد اُسکے سام کو پکارا تب قبر اُنکی خالق آسمان و زمین کے
حکم سے پھٹی اور ایک شخص سفید ریش اور سفید سر باہر آیا اور جواب دیا لبیک یا روح اللہ سام نے
قوم کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای لوگو یہ عیسیٰ بیٹا مریم صدیقہ کا ہے اور روح اللہ ہے تم اُسکی نبوت مانو اور
ایمان لاؤ پھر حضرت عیسیٰ نے سام سے پوچھا کہ تمہارے عہد مین تو بال سفید نہین ہوتے تھے تمہاری داڑھی
کیون سفید ہی جواب دیا جب مین نے تیری آواز سُنی تو مجھکو گمان ہوا کہ قیامت قائم ہوئی اُسکی ہیبت سے میرے
بال سفید ہوگئے پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تمکو کتنے برس ہوے کہ تمنے وفات پائی ہی بولے کہ چار ہزار برس حضرت

عیسیٰؑ اسنے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین اللہ تعالی سے دعا مانگونکہ چند مدت پھر دنیا کی ہوا لو سام نے کہا کہ آخر پھر موت کا شربت چکھنا پڑیگا اور ابھی تک پہلی ہی مرتبہ کی تلخی سکرات میرے حلق مین باقی ہے مین زندگانی دنیا ئے فانی کی نہین چاہتا تم دعا کرو کہ مین بدستور رحمت الٰہی مین ہوجاؤن حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی وہ پھر بدستور سابق قبر مین تشریف لیگئے اور زمین برابر ہوگئی اور اس معجزے کی برکت سے تمام لوگ شہر نصیبین کے حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے

بیان مائدہ کے نازل ہونے کا

نازل ہونا مائدہ کا غرائب واقعات سے اور عجائب معجزات سے ہے کیفیت اسکی یون ہے کہ اکثر اوقات حواریین خاص اصحاب حضرت عیسیٰؑ کے ہمراہ رہتے تھے اور دوسرے آدمی بھی رکاب سعادت مین سعادت اندوز تھے ایک روز لوگ سفر مین بھوکے ہوئے اور حواریین سے کہا کہ تم حضرت عیسیٰ سے عرض کرو کہ حقتعالی یہ بات کر سکتا ہے کہ خوان آسمان سے نازل کرے حواریین نے اس بات کو بعید از قیاس سمجھ کر چند بار انکار کیا آخر انکی تاکید سے حضرت عیسے کے حضور مین حال عرض کیا فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو خدا سے ڈرو اور شک کی بات مت کرو لوگون نے عرض کی کہ ہم قدرت خدائی سے منکر نہین ہین لیکن ہم چاہتے ہین کہ اسمین سے کھاوین اور دل کو اطمینان ہو اور یقین ہمارا تمھارے صدق قول زیادہ ہو جب تضرع وزاری زیادہ ہوئی تب حضرت عیسیٰؑ نے دو رکعت نماز پڑھی اور خدا سے سوال کیا کہ اے اللہ تعالی تو نازل کر ہم پر ایک مائدہ آسمان سے کہ اترنا اسکا ہمارے اگلون اور پچھلون پر روز عید ہو اور تیری طرف سے نشانی نبوت کی ہو نصیب کر تو ہمارے کہ تو سب رازقون سے بہتر ہے حق تعالے نے فرمایا کہ مین نازل کرونگا لیکن جو کوئی بعد اسکے کفران نعمت کریگا تو مین اسکو ایسا عذاب کرونگا کہ کسیکو عالم مین ایسا عذاب نکیا ہوگا بعد اسکے ایک خوان سب کے روبرو آسمان سے زمین کی طرف متوجہ ہوا کہ نیچے اور اوپر اسکے دو ٹکڑے ابر کے تھے آہستہ آہستہ اتر کر حضرت عیسیٰؑ کے روبرو ٹھہرا اور اسکی خوشبو سے لوگون کے دماغ معطر ہوگئے حضرت عیسیٰؑ نے بعد سجدۂ شکر کے حواریین سے فرمایا کہ جو شخص تم سے بڑا نیکبخت ہو خدا کی قدرت پر اسکو بھروسا ہو وہ خوان کا سرپوش اٹھادے حواریین نے عرض کی کہ ہم سے آپ اولی اور احق ہین پس حضرت عیسیٰؑ نے بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ کہکر سرپوش اٹھایا اور ایک عالم نظارہ کرتا تھا وہ خوان سرخ تھا اور چار اسکے پائے تھے اور نیچے اسکے ایک سرخ سفرہ تھا اور سفرہ پر ایک مچھلی بھنی ہوئی تھی کہ جسمین کانٹے نہ تھے اور روغن اس سے ٹپکتا تھا اور آس پاس سوا لہسن و گندنے کے سب ترکاریان تھین اور تھوڑا سرکہ سر کے پاس اور نمک پاؤن کے پاس رکھا تھا اور پانچ گردے روٹیون کے اور تھوڑا زیتون اور پانچ انار اور کئی خرمے ان گردون پر رکھے تھے حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا بسم اللہ کرو اور صلا سے عام اور ندا سے

غرض انجام سب کو دی غنی اور فقیر اور تندرست اور مریض اُس خوان الوان نعمت پر حاضر ہوے جس بیمار نے کھایا وہ تندرست ہوا اور جس نابینا نے کھایا وہ بینا ہوا ہزارون سیر ہوے اور طعام جتنا کہ تھا کچھ کم نہوا پھر آسمان کو اُٹھ گیا بعد اسکے ہر روز صبح کے وقت آتا تھا اور زوال کے وقت اُٹھ جاتا تھا اور دنیا کے لوگ اطراف و جوانب سے آتے تھے بعد اُسکے حکم خدا نازل ہوا کہ میرے خوان مین سے غریب اور مسکین اور یتیم اور مریض کھاوین غنی نہ کھاوین یہ بات غنیون پر سخت گذری بعضے بولے کہ یہ خوان خدائی نہین ہے اور بعضے بولے کہ آسمانی نہین اُسطرح کے شک کی باتین اور کفر نعمت کرنے لگے حق تعالی نے وحی بھیجی کہ مین اہل انکار اور کفران نعمت پر بموجب وعدے کے عذاب نازل کرتا ہون حضرت عیسیٰؑ نے اُن لوگون کو خبر دی صبح کو جو اپنے بچھونون سے اُٹھے تو چار سو یا سات سو آدمی سور کی شکل ہو گئے اور گلی کوچون مین مارے مارے پھرتے تھے اور گوہ کھاتے تھے حضرت عیسیٰؑ کے روبرو آنکر سر زمین پر رکھتے تھے اور آنسو آنکھون سے بہاتے تھے لیکن وقت علاج کا گذر چکا تھا یہ پشیمانی نے فائدہ نہ دیا اور تین دن کے بعد جہنم کی راہ لی نعوذ باللہ من غضب اللہ

بیان حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان پر تشریف لیجانے کا

راویان معتبر نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسی کے زمانے مین ایک بادشاہ گردنکش ظالم سرکش تھا حضرت کو حکم الٰہی ہوا کہ اُسکو اپنے دین کی دعوت کرین ایک روز حضرت عیسیٰؑ نے جاکر مجلس عام مین اُس بادشاہ ظالم کو نصیحت کی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون اور مجھپر خدا نے کتاب انجیل بھیجی ہے اور موسیٰؑ کے دین کو منسوخ کیا بعضے اُنکے دین کا حکم موقوف کیا اب تم میرا دین قبول کرو اور موسیٰؑ کا دین چھوڑ دو اُس ظالم ناپاک نے اس بات سے انکار کیا اور حضرت عیسیٰؑ کے قتل پر لوگون کو تیار کیا حضرت عیسیٰؑ روپوش ہو گئے اور اپنے حوارئین کو بُلاکر وصیت کی کہ بعد میرے ایک نبی امی عربی زمین تہامہ مین پیدا ہوگا قوم قریش سے کہ علما اُسکی امت کے مانند انبیا کے ہونگے اپنی اولاد کو بطنًا بعد بطن وصیت کرتے جاؤ کہ جو کوئی اُسکو پاوے اُسپر ایمان لاوے اور سب طرح کی وصیتین کین بعد اُسکے ایک اُنکے حوارئین مین سے منافق ہو گیا اُسنے حضرت کی پوشیدہ ہونے کی خبر بادشاہ کو دی رات کو ناگہان بادشاہ کے لوگون نے آنکر حضرت کو گرفتار کیا اور ایک مکان مین قید کر کے چارون طرف سخت چوکی رکھی صبح کے وقت حضرت عیسیٰؑ کے واسطے ایک مکان مین سولی کھڑی کی اور یہودی اور دوسرے گمراہون کی جماعت بے نہایت جمع ہوئی حق تعالی نے جبرئیل کو بھیجا اُنھون نے اُس مکان کی چھت توڑ کر حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر لے گئے اور جب آفتاب نکلا تو یہودیون نے ایک شخص کو اُس مکان کے اندر حضرت کے نکال لینے کو بھیجا تو اُسنے حضرت عیسیٰؑ کو وہان نپایا اور اللہ تعالے نے اُسکی شبیہ و صورت مانند عیسیٰؑ کے کر دی اُسنے کہا کہ مین نے عیسیٰؑ کو بہت

ڈھونڈھا نپایا لوگون نے کہا کہ عیسیٰؑ تو یہی ہے اب تو چاہتا ہی کہ اپنی جادوسی کوئی فریب تازہ اٹھاوی
وہ ہرچند قسمین کھاتا تھا کہ مین وہی ہون جو اسکے لینے کو اندر گیا تھا اونھون نے اسکی بات نہ سُنی اور فی الفور
سولی پہ دھر کر حلقے سے لٹکا دیا جب بہت دیر تک انتظار کیا اور اپنے یار کا پتا نپایا اندر جاکر جو دیکھا وہان کوئی بھی
نظر نہ آیا پھر آپسمین بولنے لگے کہ اگر یہ شخص عیسیٰ ہی تو ہمارا یار کہان ہی اور اگر ہمارا یار یہ ہی تو عیسیٰ کدھر ہی غرض یہ کہ
وہ ایسی شبہے مین رہی کہ روز قیامت تک شبہہ اُنکا نہ ٹلیگا جب حضرت عیسیٰؑ آسمان پہ پہونچے تو اللہ تعالیٰ نے
طبیعت بشری اُنکی دور کی اور ملائک کی طبیعت عنایت کی آخر زمانہ تک فرشتون مین ہین جب امام مہدی
رضی اللہ عنہ ظاہر ہووین گے اور دجال نکلے گا تب حضرت عیسیٰؑ خدا کی حکم سے مکے مین اُترین گے نماز صبح کا
وقت ہوگا اور ایک منادی غیب ندا کریگا کہ هٰذَا عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ رُوحُ اللهِ كَلِمَةُ اللهِ لوگ کری
خوشی سے کعبے سے اُتارین گے حضرت امام مہدی اُنسے کہین گے کہ آپ امامت کرین وہ فرماوینگے تم آگی ہو کہ
آج کے دن تمھاری شریعت کی متابعت کرینگے بعد اسکے چالیس برس دنیا مین ہین گی اور شادی کرینگے اولاد
پیدا ہوگی اور دین محمدی کے دشمنون سے لڑائی کرینگے اور اُنکے عدل سے بکری اور بھیڑیا اور شیر اور گاے
ایک جگہ پانی پیئن گے جب عالم بقا کو تشریف لیجاوینگے تو مسلمان اُنکا جنازہ تیار کرکے حضرت عائشہ کے
حجرے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخین کے ساتھ مدفون کرینگے

ذکر مبارک سید المرسلین و خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا

اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ سب سے اول اللہ تعالیٰ نے میرا نور
پیدا کیا ہی اور تمام موجودات کو عرش سے فرش تک میری نور سے پیدا کیا ہی کعب احبار سے روایت ہی کہ جب
اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکی پیشانی مین کہا جب حضرت
شیث پیدا ہوئی تو وہ نور انکی پیشانی مین چمکا اور اُس نور کی نگہبانی کا عہدنامہ حضرت شیثؑ سی اس مضمون کا
لیا کہ اس نور کو سوائے بی بی پاک کے مت سونپو اور تابوت سکینہ کہ جسمین انبیا کی تصویرین تھین واسطے
تسلی حضرت آدمؑ کے بہشت سے بھیجا تھا انکو سونپا کہ تم اپنی اولاد کو نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن سونپتے جاؤ
چنانچہ یہ طریقہ حضرت شیث کی وقت سے اُنکی اولاد مین جاری رہا اور دامن طہارت اُس نبی پاک کے آبا
اور اجداد کا زناکاری اور بدکاری سے آلودہ نہوا بعد اسکے حضرت نوحؑ سے وہ نور سام کو ملا اسیطرح نقل
پاتی ہوے حضرت ابراہیم کی پیشانی مین ظہور کیا پھر حضرت اسمعیل سے اُنکی اولاد کی طرف انتقال پاتے ہوے
عبد مناف مین آچمکا اور عبد مناف کے چار بیٹے تھے عبد الشمس اور ہاشم اور مطلب اور نوفل ہاشم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ بھی انھین کی پوتون مین ہین ہاشم
عبد مناف کی مسند پر بیٹھے سقاۃ حجاج کی یعنی پانی پلانا حاجیون کو اور تولیت زمزم کی اور کنجی کعبے کی آنھین کے پاس
تھی اور سخاوت اور علو ہمت مین اپنے زمانے مین بے نظیر تھے پھر اُنکے بعد ریاست کے کی عبد المطلب کو ملی
عبد المطلب نے خواب مین دیکھا کہ فلانے مقام مین کھودو وہان چاہ زمزم نکلیگا تب عبد المطلب نے نذر کی کہ اگر یہ خواب
سچا ہوا اور مجھکو خدا دس بیٹے دے تو ایک بیٹے کو قربانی کرونگا جب اُس مکان کو خواب مین جسکا نشان معلوم
ہوا تھا کھودا تو چاہ زمزم مانند چشمۂ آب حیات کے پیدا ہوا اور سو تلوارین اور سو زرہین اور دو صورتین طلائی
ہرنون کی قوم جرہم کی رکھی ہوئی نکلین ہرچند اقوام عرب نے اُنکے لینے کا زور لگایا لیکن عبد المطلب کو خدا نے
اوپر غالب کیا جب واسطے ایفائے نذر کے قرعہ ڈالا تو عبد اللہ کے نام پر جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
باپ تھے پڑا یہ بات عبد المطلب اور تمام قبائل عرب پر بہت دشوار گذری اسواسطے کہ نور محمدی کے
سبب سے ہر ایک شخص اُنکو محبوب رکھتا تھا آخر بعد مشورت کے یہ بات ٹھہری کہ اُس زمانے مین ایک عورت
جسکا نام شجاع تھا اور بڑی کاہنہ تھی اُس سے پوچھو سب لوگون نے اُسکے پاس جا کر یہ ماجرا بیان کیا اُسنے کہا
دس اونٹ جو خونبہا ایک آدمی کی ہے عبد اللہ کے مقابلے مین رکھ کر قرعہ ڈالو اور اسیطرح دس دس اونٹ
بڑھاتے جاؤ جب قرعہ اونٹون پر پڑے تب اُنکو عبد اللہ کے عوض فدیہ دو اور صدقہ کرو القصہ جب نوبت
سو اونٹون پر پہونچی تب قرعہ اونٹون کے نام پڑا عبد المطلب نے بہت خوشی سے اونٹون کو قربانی کرکے ایفائے
نذر کی پھر تو عبد المطلب عبد اللہ کی بہت تربیت کرتے تھے جب بالغ ہوے تو اُنکی شادی آمنہ بنت وہب بن
عبد مناف کے ساتھ کی عبد اللہ کے حسن و جمال کی آواز تمام قبیلۂ حجاز مین پہونچی تھی اور اکثر امرائے عرب اپنی
بیٹیان دینے کا پیغام عبد المطلب سے کرتے تھے اور قوم کی عورتین بسبب نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جو عبد اللہ کی پیشانی مین جلوہ مار رہا تھا کمال آرزو سے دیدار سے بر سر راہ بیٹھی تھین اور بتخانے مین جاتی تو بتون سے
آواز آئی کہ اے عبد اللہ یہ نور جو تیرے چہرے پر چمکتا ہے ہماری خرابی اسی سے ہوگی زنہار زنہار ہمسے نزدیک
مت ہو جب بی بی آمنہ اُس نور پاک کی حامل ہوئین اور عبد اللہ اپنے باپ کے حکم سے ملک شام کو واسطے
تجارت کے گئے پھرتے وقت بیمار ہو کر مدینے مین اپنے باپ کے اقرباؤن مین ٹھہرے اور مدینے مین وفات پائی
کیونکہ ذات سرور عالم کی دنیا کے صدف مین دُر شہوار تھی تب اللہ تعالی نے چاہا کہ وہ دُر یتیم اس عالم مین

آدمی کوئی اُسکی بہا نجانے بیت ہو محب جسکا خالق عالم پھر یتیمی کا اُسکو کیا ہے غم

ذکر مبارک حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تولد ہونے کا

حضرت آدم کے وقت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے تک ہر ایک عہد مین جو پیغمبر پیدا ہوتے تھے
وہ اپنی امت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صفت اور فضائل بیان کرتے تھے اور جو کتابین اللہ تعالیٰ نے
پیغمبرون پر نازل کین اُنمین علامات اور شمائل محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اُن انبیا کو واقف کیا ہے
اکثر اہل کتاب نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کے ستارے نکلنے کے آگے تصدیق اُنکی پیغمبری کی ہے
اور دین دیکھے اس رحمۃ للعالمین کے ساتھ بیعت کرنے کی تاکیدین کی ہین اور وصیت نامے لکھے ہین چنانچہ
توریت اور انجیل اور حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفون مین موجود ہین اور کاہنان
عرب کی نقلین اور جنات کی خبرین نبوت کی اثبات کے واسطے معتبر کتابون مین موجود ہین اگر بیان مین آوین
تو یہ رسالہ دفتر عظیم ہو جاوے مگر واسطے قوی ہونے اعتقاد اہل اسلام کے جو علامتین کہ وقت تولد سے
ظاہر ہوئی ہین لکھی جاتی ہین حضرت آمنہ فرماتی ہین کہ حمل کی مدت مین ہرگز حمل کے بوجھ سے مین واقف نہین ہوئی
اور اچھے اچھے لوگ مجھکو خواب مین کہتے تھے کہ تو حاملہ ہے شفیع المذنبین اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے جب فرزند تولد ہو تو نام اُسکا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رکھیو اور حضرت کی ولادت کی رات مین تمام بت
سرنگون ہو گئے اور شیطان کا تخت اُلٹ گیا اور خبرین آسمان کی جو شیاطین لاتے تھے سو موقوف ہو گئین اور
نوشیروان کے محل کے چودہ کنگورے گر پڑے اور ہزار برس کا آتشخانہ فارس کا بجھ گیا آمنہ کہتی ہین مین
اُس رات اول مین اکیلی تھی کہ نشانیان وضع حمل کی نمود ہوئین اور طبیعت میری نہایت غمگین تھی اسوقت غیب سے
کئی پاکیزہ بیبیان آئین اور بڑی الفت سے مجھکو شربت پلایا اور فاطمہ ثقفیہ کہتی ہین کہ اُس رات مین جو آمنہ کے
پاس گئی تو کیا دیکھتی ہون کہ طبق نور کے آسمان سے اُترتے ہین اور گویا ستارے زمین پر اُتر کر
ہمسر نثار ہوتے ہین جب بدن مبارک حضرت کا زمین پر پہونچا تو ایک آواز آئی یَرْحَمُكَ رَبُّكَ یَا مُحَمَّدُ
اور ایسا نور چمکا کہ تمام مشرق اور مغرب نظر آنے لگا آمنہ فرماتی ہین کہ مینے ایک آواز سُنی کہ اس مولود شریف کو
تمام عالم کے گرد پھراؤ بعد ایک لحظے کے مینے اُنکو پایا کہ ایک حریر مین لپیٹ کر کہ جس سے مشک و عنبر کی
خوشبو آتی ہے میرے سامنے رکھ دیا اور صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرت ختنہ کیے ہوے پیدا ہوے عبد المطلب نقل
کرتے ہین کہ مین اُس رات کعبے مین تھا یکایک کعبے کی چار دیوار دن نے سجدہ کیا اور بیت اللہ مین سے
آواز تکبیر کی آئی اور ہبل جو بڑا بت تھا گر پڑا اور صفا مروہ کے پتھر جیسے ادنچے ہونے لگے وہان سے جو آمنہ کے گھر آیا تو معلوم ہوا
کہ ستارہ محمدی صلعم نے طلوع کیا مین خدا کا شکر بجا لایا پھر عبد المطلب آنحضرت کو گود مین اُٹھا کر کعبے مین لے گئے
اور شکر مین اُس نعمت کے اشعار پڑھے پھر وہان سے لاکر آمنہ کے حوالے کیا۔
نقل ہے۔ کہ حضرت کے تولد کی خوشخبری ثویبہ نے ابولہب کو پہونچائی اُسنے یہ مژدہ سُنکر ثویبہ کو آزاد کیا

اسواسطے کتاب معتبر مین لکھا ہی کہ حضرت عباس نے ابولہب کو مرنے کے بعد خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ تیرا کیا حال ہی اُسنے کہا کہ عذاب الیم مین گرفتار ہون مگر دوشنبے کی رات جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنکر لونڈی آزاد کی تھی تھوڑا پانی پینے کو ملتا ہی جاننا چاہیے کہ بعد بیالیس برس حکومت نوشیروان کی پچھلی رات بیز شروع ایام بیض مین بارھوین تاریخ ربیع الاول دوشنبے کی رات اُس سرور عالم پناہ شگفا فندہ ماہ اور محبوب خاص اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے حرم کو محترم کیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شرف کرم

ذکر مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ پلانے اور حلیمہ کے دائی ہونے کا

عرب مین دستور تھا کہ ہر برس مین دوبار عورتین شیر دار ملکے مین آنکر لڑکون کو لیکر اپنے مکان کو جاتی تھین جب مدت دودھ پلانے کی پوری ہوتی تھی تو مکے مین لڑکون کو ماں باپ کے پاس پہونچا کر انعام و اکرام لیکر اپنے مکان کو جاتی تھین اتفاقاً اُس برس مین بنی سعد کے قبیلہ کی عورتین مکے مین آئین اُنمین حلیمہ سعدیہ ابوذویب کا قبیلہ آیا اور اُس سال اُنکے ملک مین قحط تھا حلیمہ اور خاوند اُسکا ایک دُبلے سے گدھے اور ضعیف سی اٹنی پر سوار ہوکر چلے تھے بڑی مصیبت سے مکے مین پہونچے قافلے کی عورتون نے آگے سے پہونچکر مقدوروالون کے بچے لے لیے اور محمد بن عبد اللہ کے لینے کو کوئی ارادہ نہ کرتی تھی اسواسطے کہ وہ یتیم تھے اور انعام دائیون کا باپ سے تعلق رکھتا تھا حلیمہ نے اپنے خاوند سے کہا کہ مین تو خالی وطن کو نجاؤنگی اگر تیری صلاح ہو تو ابوطالب کے یتیم کو کہ جسکی پیشانی سے نور اور برکت چمکتا ہی لیچلین وہ خاوند کو راضی کرکے آمنہ کے پاس گئی اور اُنکی زبانی وہ کرامتین اور خوبیان جو حمل اور تولد مین دیکھی تھین سنکر بڑی خوشی سے لیکر خاوند کے پاس آئی اور احوال جو آمنہ سے سُنا تھا سُنایا ابوذویب خوش ہوا اور حلیمہ سے نقل ہی کہ قسم پروردگار عالم کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چھاتی سے میری پیٹ بھر لیا اور دوسری چھاتی سے اُسنے کبھی دودھ نہ پیا یا بالہام الٰہی رضاعی بھائی کا حق سمجھ کر چھوڑ دیتے تھے اور میری اٹنی کا بھی اتنا دودھ ہوا کہ ہم دونون پیٹ بھر لیتے تھے بلکہ اور اُس لڑکے کے آتے ہی ایسی برکت ہمپر ظاہر ہوئی اور حال آسودہ ہوگیا کہ قافلہ کی عورتین ہمپر رشک کرتی تھین اور پھرنے وقت میرا گدھا ساری قافلہ کے گدھون کا سالار ہوکر سب سے آگے چلتا تھا اہل قافلہ دیکھکر حیران ہوتے تھے جب وطن پہونچے تو ہماری اوقات بڑی آرام سے گذرنے لگی اور تمام قوم کی بکریون مین سواے پوست اور ہڈی کے گوشت باقی نہ تھا دودھ تو کہان اور

ہماری بکریاں دودھ سے ہمارے پاس بھردیتی تھیں لوگ بہ سبب حرص کے ہماری بکریوں کے ساتھ چراتے تھے
اُنکا مال پامال رہتا تھا اور ہماری بکریوں کے تھن دودھ سے مالامال دو برس کے عرصے مین حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایسے توانا ہوئے کہ چار برس کا لڑکا اتنا قوی اور چست نہوتا تھا جب دودھ پلانے کے
دن پوری ہوئے تو ہم اُسکو مکے مین لائے مگر دل اسکی جدائی سے ٹکڑے ہوتا تھا مکے کی آب و ہوا کے
فساد اور وبا کا حیلہ کرکے بی بی آمنہ رضہ سے اجازت لیکر پھر وطن کو لے آئی ایک روز حضرت نے کہا کہ میرے بھائی دن کو
بکریاں چرانے جاتے ہین مین اکیلا رہتا ہون مجھکو بھی اُنکے ساتھ کردیا کرو چنانچہ دو مہینے تک حضرت بھی بھائیونکے
ساتھ بکریاں چرانے کو جنگل مین تشریف لیجاتے تھے ایک روز اُنکا رضاعی بھائی روتا ہوا آیا کہ محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دو آدمیون نے پکڑکر زمین پر گرا دیا اور اُسکے پیٹ کو چیر ڈالا حلیمہ اور اُسکا خاوند روتے
چلاتے جو وہان گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک درخت کے تلے بیٹھے ہین
حلیمہ کو دیکھکر مسکرائے اُسنے دوڑکر چھاتی سے لگایا اور احوال پوچھا تو فرمایا کہ دو مرد سفید پوش نے مجھکو
گرایا اور میرا سینہ چیرکر دل کو نکال کر خون سیاہ کے چند قطرے باہر کیے اور ایک آدمی نے برف کا پانی
آفتابے مین لیکر میرے دل کو دھویا پھر سینے مین رکھکر میرے پیٹ کو سیا اور کچھ بھی درد مجھکو نہین معلوم ہوا
پھر تو حلیمہ اور اُسکا خاوند ڈری کہ اس لڑکے کا عجب حال ہے ایسا نہو کہ کچھ حادثہ ہو جاوے کہ ہم سے اُسکا بندوبست
نہو سکے اسواسطے حضرت کو اُنکی والدہ کے پاس پھر مکے مین پہونچا گئے جب حضرت کی چھ برس کی عمر ہوئی
تو بی بی آمنہ رضہ حضرت کو لیکر مدینے مین اپنے رشتہ دارون کے ملنے کو آئین چند روز رہکر پھرتے وقت ابوا نام
گانون مین بیمار ہوکر دار البقا سدھارین پھر ام ایمن جو حضرت کی کنیزک تھین اُنکو ساتھ لیکر مکے مین لاکر
عبد المطلب کو سونپا جب سات برس کے ہوئے تو عبد المطلب کو پیغام موت کا آیا تب مرض الموت مین سب
بیٹون کو جمع کرکے وصیت کی اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تربیت ابو طالب کو سونپی اور
آپ نے اپنی زندگانی مستعار مالک حقیقی کو سونپ کر راہ فنا کے مسافر ہوئے پھر تو ابو طالب نے حضرت کی تربیت پر
کمر باندھی اپنے فرزند سے زیادہ محبت کرتے تھے جب حضرت بارہ برس کے ہوئے تو ابو طالب نے شام کی طرف کا
ارادہ کیا اور چاہا کہ حضرت کو مکان پر چھوڑکر جاوین حضرت نے فرمایا کہ تم مجھے یہان چھوڑے جاتے ہو
ابو طالب نے یہ کلام جانگداز سنکر اُنکو چھاتی سے لگایا اور اپنے ساتھ لیکر شام کے قافلے کے ساتھ روانہ ہوئے
جب شہر بصرہ چھ کوس رہا تو ایک گانون مین مقام کیا وہان ایک صومعہ یعنے عبادتخانہ تھا کہ اُسمین بحیرا نام
راہب رہتا تھا اور آسمانی کتابون سے واقف تھا اُسکو معلوم تھا کہ پیغمبر آخر الزمان اُس صومعہ کے
پاس پیڑ کے درخت کے تلے اوترینگے جب قافلہ گھاٹی سے اوترکر نمودار ہوا پھر اسنے دور سے

دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا اُس حضرت لولاک کے سر پر سایہ کرتا ہی اُسکو یقین ہوا کہ یہ وہی پیغمبر موعود ہی جب قافلہ اُنکا آیا تو
بحیرا نے اُنکی دعوت کی اور اپنے خادم کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ ای اہل مکہ آج تم سب لوگ اس فقیر خانے مین
تشریف لاؤ اور میری دعوت قبول کرو اُن لوگون نے آپس مین کہا کہ آگے جو قافلہ آتا تھا تو راہب کبھی التفات
بھی نکرتا تھا اب اِس تپاک سے ضیافت کرنیکا کیا سبب ہی بہرحال یہ سب لوگ تو ضیافت کھانے کو گئے
اور حضرت کو بہ سبب صغر سن کے مکان پر چھوڑ آئے ہرچند لوگون کے منھ دیکھے مگر آئینۂ جمال محمدی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نظر آیا حیران ہوکر پوچھا کہ کوئی اور بھی تمھارے ساتھ والون سے باقی ہی کہا ایک نو عمر لڑکے کو
مکان پر چھوڑ کر آئے ہین راہب نے ابو طالب سے کہکر حضرت کو بھی بلوایا بحیرا نے دیکھتے ہی نبوت کی نشانیون سے
پہچانا اور بہت تعظیم اور تکریم سے بٹھایا بعد کھانے کے ابو طالب سے کہا کہ تم اس بلند اقبال کو فرماؤ کہ کچھ
مین پوچھون سو مجھسے پوشیدہ نرکھے حضرت نے بموجب فرمان ابو طالب کے فرمایا کہ کیا پوچھتے ہو اوسنے کہا
کہ مین تمکو لات اور عزی کی قسم دیتا ہون کہ جو مین پوچھون سو میرا جواب دو حضرت نے فرمایا نام ان بتون کا
میرے سامنے مت لے مین کسی چیز کو اُنکے برابر دشمن نہین جانتا بحیرا نے کہا تو چادر اپنی اُٹھا جو مین نشان تیری
شان عالی کا دیکھون جب حضرت نے چادر اُٹھائی بحیرا نے فی الحال اس نشانی کو جو مہر نبوت تھی چوما اور
بولا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو وہی پیغمبر آخر الزمان ہی کہ آسمانی کتابون مین جسکا بیان ہے عنقریب ہر
کہ مشرق و مغرب اُسکے نور سے منور ہوگا اے ابو طالب اگر تو اسکو عزیز رکھتا ہی تو شام کی طرف مت لیجا
اسواسطے کہ نبوت کی علامتین اسمین مانند صبح کے روشن ہین اور یہودونا بہبود اُسکے دشمن ہین ابو طالب نے
خوش ہوکر راہب کی بات قبول کی اور اپنا مال بصری مین بیچکر مکے کو روانہ ہوے

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خدیجۃ الکبری کے ساتھ نکاح کرنیکا

جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عمر پچیس ۲۵ برس کی ہوئی تو ابو طالب نے اپنی تنگی معاش کا ذکر کیا اور کہا
کہ قافلہ قریش کا شام کو جاتا ہی اور خدیجہ خویلد کی بیٹی امانت دار لوگون کو مال دیتی ہی اگر تم بھی تجارت کرنیواسطے
کچھ اُس سے طلب کرو تو یقین ہی کہ وہ عذر نکریگی اس سبب سے ہمکو نفع ہوگا یہ خبر خدیجہ کو پہونچی اُسنے
حضرت سے پیغام کیا کہ اگر آپ یہ ارادہ کرین تو مین اورون سے دونا دونگی اسواسطے کہ آپ کی دیانت
اور امانت سب پر ظاہر ہی ابو طالب خوش ہوے اور خدیجہ نے جو وعدہ کیا تھا اُسکے عمل کیا اور میسرہ نام
اپنے غلام کو جو خرید و فروخت سے واقف تھا ہمراہ کرکے شام کے قافلے کے ساتھ روانہ کیا میسرہ نے وہ تین
کرامتین جو بحیرا نے دیکھی تھین دیکھا تھا اور بہت اعتقاد سے خدمت کرتا تھا جب بحیرا راہب کی منزل میں پہنچے

تو وہ عالم عقبیٰ کو پہونچ چکا تھا اور نسطورا راہب اُسکی جگہ پر مسند نشین تھا وہ آسمانی کتابون سے احوال
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانتا تھا جب میسرہ کی زبانی سُنا تو بولا کہ مین مدت سے اس عبادتخانہ مین
اس جمال کے دیکھنے کا منتظر تھا الحمد للہ کہ مین اپنی تمنا کو پہونچا لیکن تجھکو وصیت کرتا ہون کہ شام کے جانیکے
ارادے کو فسخ کرو اور اُس شخص کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھو اسواسطے کہ شام کے یہود اُسکے دشمن ہین مبادا
کچھ زیان پہونچاوین میسرہ نے نسطوری کی نصیحت سُنی اور اُس رئیس اصحاب میمنہ کی خدمت مین رہا اور بصرہ پہونچ
کر مال بیچا اور فائدہ اُٹھا کر بہت سا مال بیچکے کو روانہ ہوا اتفاقاً دوپہر کا وقت تھا جو مکے کے میدان مین پہونچے خدیجہ نے اپنے
بالاخانہ سے دیکھا کہ ایک دو شتر سوار چلے آتے ہین اور ایک کے سر پر دو مرغ سایہ کر رہے ہین تماشا دیکھکر
مشتاق ہو کر کہنے لگین کہ خدا کرے یہ دونون مسافر میرے مکان پر اترین جب حضرت اور میسرہ آپہونچے اور
اُسنے جو کچھ احوال مرغون کے سایہ کرنے اور طعام مین برکت ہونے اور نسطورا کے تعریف کرنیکا سُنا اور دیکھا تھا
کہہ سُنایا خدیجہ رض کے دل مین محبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راسخ ہوئی اور ارادہ نکاح مصمم کیا ہر چند
کہ اشراف قریش بسبب حسن اور شرافت اور مال کے خدیجہ سے نکاح کے مائل تھے لیکن تقدیر ازلی اُس
بی بی کے نصیب مین تھی کہ یہ سعادت دارین اُسکو ملے بعد دو مہینے کے اس سفر سے خدیجہ رض نے
ایک عورت کو رازدار اپنا بنا کر بھیجا اُسنے حضرت کی خدمت مین جا کر عرض کی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم خدا نے تجھکو جمال ظاہر اور کمال باطن عنایت کیا تو کسواسطے نکاح نہین کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا سامان نکاح کا بالفعل موجود نہین اُس عورت نے کہا کہ اگر کوئی بی بی صاحب نسب و حسب
پیدا ہو اور یہ سب بار اپنے اوپر اُٹھاوے اور اپنا مال و جمال تیرے نذر کرے تو تو قبول کریگا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہے کہا وہ خدیجہ بنت خویلد کی بیٹی ہے پھر فرمایا کہ اس کام مین کسکو وسیلہ کرون وہ بولی کہ
مین اس مہم کی درستی کرونگی اور اس پیوند کو وصل دیکر مستحکم بناؤنگی جب خدیجہ رض نے یہ مژدہ سنا تو ورقہ بن نوفل کو
حضرت کی پاس بھیجا اور کہلایا اپنے اقربا مین سے جو صاحبان عزت ہین اُنکو بھیجو حضرت حمزہ تشریف لیگئے
اور یہ بات تقرر پائی کہ چچا ابو طالب و ارکان قوم حاضر ہوے اور خطبۂ نکاح کا کمال فصاحت اور بلاغت سے
پڑھا اور مہر موجل کے ضامن ہوے اور طرف ثانی سے ورقہ بن نوفل نے نہایت سلاست اور لطافت کے ساتھ
خطبہ سُنایا بعد اسکے ایجاب و قبول کا صیغہ عمل مین آیا پھر ابو طالب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراعات
معیشت سے فرصت حاصل ہوئی جب حضرت کی پینتیس ۳۵ برس کی عمر شریف ہوئی تو قریش نے کعبہ بنانیکا
ارادہ کیا سبب اسکا یہ تھا کہ حضرت ابراہیم کی تعمیر مین کعبے کی چھت نہ تھی بلکہ صرف چار دیواری تھی اور
پانی کے ریلے سے بنیاد دیوارونکی سست ہو کر گرنے کے قریب پہونچی تھی اتفاقاً اُن دنون مین ایک عمدہ

جہاز روم کا جدہ کے پاس آکر ٹوٹ گیا قریش نے یہ خبر سنکر غنیمت جانا اور ولید بن مغیرہ نے جدے مین جاکر اُس جہاز کی لکڑیان خریدین کاریگرون کو جمع کیا اور چھت بنانے کی تجویز کی اور یون مقرر کیا کہ موافق حضرت ابراہیمؑ کی بنا کے بناوین کم و بیش نکرین لیکن خرچ نے وفا نہ کی کہ موافق بنائے ابراہیم کے بنا کرین ناچار ہوکر حطیم کو اس بنا سے نکال ڈالا چنانچہ آج تک حطیم کعبہ سے باہر ہے اور طواف کرتے وقت حطیم کو درمیان مین لیکر طواف کرتے ہین پھر چارون طرفون کو قبائل عرب پر تقسیم کرکے بنانا شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پتھر کھینچنے مین سب کے ساتھ شریک رہتے تھے جب حجر اسود رکھنے کا وقت آیا تو قوم قریش مین مخالفت ہوئی ہر ایک چاہتا تھا کہ یہ سعادت ہم حاصل کرین ہر ایک اپنی فضیلتین بیان کرتے تھے اور حجتین قائم کرتے تھے یہانتک کہ نوبت خانہ جنگی اور کشت و خون کی پہونچی ولید بن مغیرہ نے جو قریشون مین بزرگ اور بوڑھا تھا جوانان قریش کو قتل و قتال سے منع کرکے یون صلاح ٹھہرائی کہ کل فجر کو جو سب سے آگے بنی شیبہ کے دروازے حرم مین آئے وہ ہمارا سب کا حاکم ہے اُس حکم پر سب راضی ہون اتفاقاً فجر کو سب سے اول محبوب خاص اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے سب لوگون نے نہایت خوشی سے آپکو حاکم بنایا اور فرمایا مصرع جو کچھ کرے تو حکم ہمارا ہے حاکم ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چادر مبارک کو بچھایا اور حجر اسود چادر مین رکھکر فرمایا کہ ہر ایک قبیلے سے ایک ایک آدمی کو اختیار کرو جو اس چادر کا کونہ پکڑے تا سب قوم اس سعادت سے محروم نہین جب سب نے اس طور سے چادر کو پکڑا دیوار کے پاس لے گئے تب اُس شاہ انبیا نے کہا کہ مین اب تم سبکی وکالت کرتا ہون حجر اسود کو اُٹھا اپنے دست حق پرست سے اُسکے مقام پر رکھ دیا سب لوگ خوشی سے بیٹھ گئے اور نزاع اُٹھ گئی

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے اور پیغمبری پانے کا

جب نبوت کی صبح کے روشن ہونیکا وقت نزدیک ہوا اور علامتین رسالت کی ظاہر ہونے لگین تو اول اچھے اچھے خواب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھنے لگے جو خواب دیکھتے تھے سو اثر اُسکا بعینہ ظاہر ہوتا تھا اور اکثر پھر تے جاتے وقت پتھر یا درخت مین سے آواز آتی تھی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور سبب اُسکا یہ تھا کہ اگر ایکبارگی جبرئیل امین وحی لیکر نازل ہوتے تو جثہ بشری کو طاقت تحمل کی نہوتی اور ان باتون کے سبب سے دل کو وحی اور الہام سے اُنس ہوتا ہے اور قوت حاصل ہوکر ملک سے الفت ہو جاتی ہے اُن دنون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہائی پسند ہوتی تھی اور لوگون سے کنارہ اور کئی روز کا توشہ ساتھ لیکر کوہ حرا مین جو مکے سے تین کوس ہے جاتے تھے اور وہان ایک غار تھا اُتین گز لمبا اور سوا گز چوڑا اُس غار مین عبادت کیا کرتے تھے چھ مہینے اسی طریق سے گذرے بعد اُسکے رمضان کی سترھوین تاریخ دوشنبے کے دن

حضرت جبرئیل امین فرمان رب جلیل کا لیکر آئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ لگا کر لیٹے تھے
پیچھے سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنبیہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھکر سیدھے بیٹھ گئے
اور ادھر ادھر نظر کی کوئی نظر نہ آیا پھر لیٹ گئے دوسری بار آنکر پھر تنبیہ کیا اور کہا قُم یا محمد حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر اٹھا کر جو دیکھا تو ایک شخص عظیم القامت پاکیزہ صورت نظر آیا کہ زمین سے
آسمان تک اسکا جسم محیط ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ مَن اَنتَ رَحِمَکَ اللہُ کون ہے
تو رحمت کرے تجھپر اللہ تعالے کہا کہ مین جبرئیل ہون اور حضرت سے فرمایا کہ اقرأ یعنے پڑھ تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو کچھ پڑھا نہین ہون پھر جبرئیل نے حضرت کو پکڑا اور ایسا دبوچا کہ طاقت نرہی پھر
چھوڑ کر کہا کہ پڑھ تو پھر حضرت نے فرمایا مین پڑھا نہین ہون پھر ایسا دبوچا کہ بیطاقت ہوگئے جب تیسری بار یہی معاملہ
گذرا تو حضرت نے فرمایا کیا پڑھون تب جبرئیل نے کہا اِقرَأ بِاسمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ خَلَقَ الاِنسَانَ مِن عَلَق
اِقرَأ وَرَبُّکَ الاَکرَمُ الَّذِی عَلَّمَ بِالقَلَمِ عَلَّمَ الاِنسَانَ مَا لَم یَعلَم پھر جبرئیل نے نماد سے اپنا پر ایک مکان مین مارا
ایک پانی کا چشمہ پیدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو سکھایا پھر جبرئیل امام ہوئے اور حضرت ماموم ہوئے
دو رکعت نماز پڑھائی پھر جبرئیل تو غائب ہوگئے وہان سی حضرت ان آیتون کو پڑھتے ہوئے خدیجہؓ کے
پاس آئے نہایت خوف و رعب سے دل مطہر کانپتا تھا حضرت خدیجہ نے آکر حضرت کو بغل مین پکڑا اور کہا کہ
چشم بد دور جمال مبارک نہایت مصفا اور صفا ہی چہرہ مبارک نہایت اعلی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
میرا دل کانپتا ہی مجھکو کپڑے مین دبا دو خدیجہؓ نے اس حبیب اللہ کو مانند کلیم اللہ کے گلیم مین چھپایا حضرت نے بعد زوال
خوف کے ان آیتون کو پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ مجھپر ایسے احوال عارض ہوتے ہین شاید مین زندہ نرہونگا اس
کاملۂ زمان اور علامۂ دوران نے حضرت کی تسلی کی کہ قسم ہی خدا کی وہ تجھکو خواری اور ہلاکت مین نہ ڈالیگا اسواسطے کہ
تو مہمان نوازی اور درویشون کی کارسازی کرتا ہی اور اپنی خوی نیک سی سبکو راضی رکھتا ہی پھر خدیجہؓ حضرت
صلعم کو ساتھ لیکر ورقہ بن نوفل کے گھر جو انکا چچازاد بھائی تھا گئین ورقہ بن نوفل توریت اور انجیل کو عبرانی مین
اور عبرانی سے عربی مین ترجمہ کرتا تھا اور ان کتابون کے دیکھنے سی پیغمبر آخر الزمان کا مشتاق تھا خدیجہؓ نے کہا
کہ اپنے بھتیجے کا احوال گوش دل سے سن اور اسکی تسلی دے ورقہ نے کہا ای بھتیجے کہو کیا دیکھا اور کیا سنا حضرت نے
تمام احوال مع ان آیتون کے سنایا ورقہ نے اپنی زبان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصف مین
کھولی کہ مبارکباد تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جبرئیل ناموس اکبر ہی کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر نازل
ہوتا تھا اب تیری نوبت پہونچی ہی یقین جان تو نبی آخر الزمان و خاتم پیغمبران ہی ؎ تو ماہ زمین و آسمان ہی
سرور ہمہ مقربان ہی ⁂ مقصود ہی امر کن سے تو ہی ⁂ تو روح روان انس و جان ہی ⁂ اور کہا ای افسوس جوان ہوتا

اور میرا بدن توانا ہوتا جب تیری قوم تجھکو مکے سے نکالتی تو مین تیرے ساتھ شریک بدل وجان ہوتا حضرت نے
فرمایا کہ قوم کے ہاتھ سے میرے نکالنے کی بھی نوبت پہونچیگی ورقہ نے کہا کہ جسکے پاس ناموس اکبر آتا ہی اور
وہ شخص دعوت رسالت شروع کرتا ہی تو بیشک قوم اُسکی دشمن ہوتی ہی جب ورقہ کی باتون سے حضرت کی تسلی
ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گھر کو آئے پھر چند مدت وحی آنے مین دیر ہوئی اسواسطے دل مبارک
نہایت غمگین رہتا تھا یہانتک کہ ایک روز بہت غم سے پہاڑ پر چڑھے اور چاہا کہ اپنے تئین پہاڑ سے گرا دین
اتنے مین ایک آواز سُنی دیکھتے کیا ہین کہ جبرئیل درمیان آسمان و زمین کے ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے وہ
کہتے ہین کہ اے محمد رسول اللہ علیہ آلہ وسلم تو رسول برحق ہی اس بات کے سننے سے حضرت سرور عالم
صلعم کو تسلی ہوئی لیکن جبرئیل کی ہیکل عظیم کے دیکھنے سے بہت رعب دلمین آیا اور گھر آنکر کپڑون مین
لپٹ کر پڑرہے پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت پڑھی یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ
فَکَبِّرْ یعنے اے کپڑون مین لپٹنے والے اُٹھ اور لوگون کو ڈرا اور اللہ کی بڑائی کر جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو حکم اُمت کے ڈرانے اور رسالت کے پہونچانے کا ہوا پہلے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اُس حال سے آگاہ کیا
اُس بی بی سعادتمند نے فی الفور اسلام قبول کیا بعد اُسکے امیر المومنین ابن عم رسول زوج بتول مرتضی علی
کرم اللہ وجہہ نے کہ عمر اُنکی آٹھ برس کی تھی حلقہ ایمان کا اپنے کانون مین ڈالا پھر پیشوای ارکان تحقیق
اور سر حلقہ صاحبان تدقیق یعنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُن دنون مین یمن کی طرف تجارت کو گئے تھے
وہان ایک راہب نے کہ جسکی عمر تین سو برس کی تھی ابوبکر صدیق رض کو دیکھا اور قوم اور نسب پوچھی اور ایک
خال سیاہ اُنکے ناف پر اور ایک نشانی ران پر دیکھکر کہا جب تو وطن کو پہونچے تو پیغمبر آخر الزمان پیدا ہوگا
اور بالغ مردون سے اول سب سے پہلے تو ایمان لاویگا جلد جا اور اُس دولت کو غنیمت سمجھ غرضکہ حضرت ابوبکر
جب مکے مین پہونچے تو اول ابوجہل اور عقبہ بن ابی معیط سے ملاقات کرکے کہا کہ کچھ خبر تازہ ہی وہ بولے
ہان محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب دعوی نبوت کا کرتا ہی اور تیرا بڑا دوست ہی تو جا کر اُسکو نصیحت کر اور اس بات سے
باز رکھ اور اس فتنے کی آگ کو بجھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قریش کو تسلی دیکر سیدھے حضرت کے مکان پر
جا کر احوال مزاج وہاج کا پوچھا حضرت نے فرمایا کہ ای ابو قحافہ کے بیٹے جان تو کہ مین رسول خدا ہون اور تمام
خلق کا رہنما اسوقت کو غنیمت جان اور بالغان امت سے پہلے مسلمان ہو ابوبکر رض نے کہا کہ تمہارا معجزہ
کیا ہی جو احوال کہ راہب نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا حضرت نے حرف بحرف بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ
حیران رہ گئے کہ تجھکو یہ حال کسنے کہا فرمایا کہ ابھی جبرئیل ع نے مجھکو یہ خبر پہونچائی ابوبکر صدیق رض نے کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر حضرت صدیق رض کے اہتمام سے عثمان

بن عفان اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن عوف اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص ایمان لائے
اسیواسطے اُنکو سابق الاسلام کہتے ہین پھر تو وحی آنا شروع ہوئی اور لوگ اسلام لانے لگے جبتک حضرت
بتون کی بدی اور مذمت نکرتے تھے تبتک قریش حضرت کے معترض نہوتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ عبدالمطلب کا
پوتا آسمانی خبرین دیتا ہی جب حضرت نے بحکم الٰہی اُنکے جھوٹے خداؤن کا عیب بیان کرنا شروع کیا اور
زبان طعنہ کی درازکی سرداران عرب نے عداوت کی تلوار میان سے کھینچی اور مسلمانون کو ایذا دینا شروع کیا
بلکہ ابولہب اور ابوجہل دعوت کے وقت جاتے تھے اور پیچھے سے پتھر چلاتے اور تکذیب کرتے تھے
غرض دس برس تک کے بین جب سے دعوت برملا شروع کی کیسی کیسی ایذا اور ہزارون طرح کی بیدادیان
اور قسم قسم کے رنج اُٹھائے اور بڑے بڑے القاب مثل ساحر اور شاعر اور مجنون کے حضرت نے سنے اور غریب
اصحابون پر طرح طرح کے عذاب گذرے کہ جسکے بیان کرنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین القصہ جب ملعون
کافرون کے ظلم کا مسلمان کے ساتھ حد سے گذرا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضے اصحابون کو ہجرت کا
حکم دیا تو رجب کے مہینے مین گیارھوین تاریخ گیارہ مرد اور چار عورتون نے حضرت کی صلاح سے حبش کی طرف
ہجرت کی اور نجاشی نے جو بادشاہ حبش کا تھا اُن لوگون کی بہت حمایت کی اور مکان اُترنے کو دیا اور
اصحابون کی آرام سے گذرنے لگی جب قریش نے خبر پائی تو عمرو بن العاص کو مع چند آدمیون کے حبش کے بادشاہ کے
پاس مع چند تحائف بھیجا تو وہ اصحابون کو بادشاہ سے کہکر ذلیل کرادین اور حبش سے نکلوا کر مکے مین لادین
بادشاہ نے اُنکا ہدیہ قبول نکیا ہرچند اُنھون نے اعیان وارکان کے وسیلے اُٹھائے مگر نجاشی نے اصحابون کو
ندیا اور وکیلان قریش کو خائب خاسر پھیر دیا اور چھ برس بعد نبوت کے حضرت کے چچا امیر حمزہ مسلمان ہوے کیفیت
اُنکی یون ہی کہ ایک روز حضرت حمزہ شکار سے واپس آئے اور کعبے کا طواف کرنے لگے ایک باندی نے
امیر حمزہ سے کہا کہ آج ابوجہل نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسطرح کی ایذا دی اور عجیب ہی کہ محمد رسول اللہ تیرا
بھتیجا ہی اور رضاعی بھائی ہی تم جیتے ہو اور اُسکو یہ ایذائین پہونچتی ہین حضرت امیر حمزہ کو غیرت آئی اور مارے
غضب کے ابوجہل کے پاس جاکر ایک کمان اُسکے سر پر ایسی ماری کہ اوندھا گر گیا اور سر خون آلودہ ہوگیا
اور کہا مین نے دین محمد کا قبول کیا ہی اور تو اُسکو ایذا دیتا ہی اور وہان سے گھر جاکر حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کے روبرو کلمۂ شہادت کا پڑھا اور مسلمان ہوے حضرت حمزہ کے ایمان لانے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ویسی ایذا نہ دے سکتے تھے جیسی پہلے دیتے تھے اور دین اسلام کی بہت سی بڑھتی ہوئی الحمد للہ
بعد اُسکے حضرت عمر ایمان لائے اور کیفیت اُسکی یہ ہی کہ ایک روز قریش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
دفع کرنے کی مصلحت کرتے تھے اور اسی فکر مین بیٹھے تھے کہ حضرت عمر آئے اور اُنکی تجویز سُنکر بولے کہ تمہاری

یہ مشکل مین کہونگا سب نے کہا کہ اس مقدمے مین ہمکو تجھ سے بہتر دوسرا نظر نہین آتا حضرت عمر تلوار گلے مین
ڈالکر پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مکان کی طرف روانہ ہوے رستے مین سعد ابی وقاص نے اُسسے پوچھا
کہ کہان جاتا ہی جواب دیا کہ جاتا ہون محمد کو قتل کرون اور قریش کی مصیبت کو سہل کرون سعد نے کہا کہ
کیا تیرا مقدور ہی کہ تو اُنکو مار سکیگا عبد مناف کی اولاد تجھکو کیونکر چھوڑ دیگی حضرت عمر نے کہا کہ اول تجھکو
مارونگا غرض قریب تھا کہ اُن دونون مین تلوار چلے مگر سعد بن ابی وقاص رض نے کہا کہ تیری بہن فاطمہ اور بہنوئی
سعد بن زید مسلمان ہو چکے ہین اول اُنکو دفع کر پھر محمد رسول اللہ کے پاس جا حضرت عمر یہ بات سنتے ہی
بہن کے گھر گئے اتفاقاً اُسوقت ایک اصحاب خباب بن الارث رض بھی اُسوقت اُنکے تئین سورۂ طٰہٰ کی تعلیم
کرتے تھے حضرت عمر رض یہ آواز سنکر بہت غصہ ہوے اور دروازہ ٹھونکا وہ اصحاب تو مارے ڈر کے ایک کونے مین
چھپ گئے جب دروازہ کھولا تو حضرت عمر رض غضبناک آنکر بیٹھے پوچھا تم کس شغل مین تھے اُنھون نے احوال
ظاہر کیا حضرت عمر رض نے سعد بن زید کو پچھاڑا اور قریب تھا کہ اُنکو مار ڈالین بہن اُنکی لپٹ گئین اور کہا کہ اے دشمن خدا
شرماتا نہین ہی کہ اور دوستان خدا کو عذاب دیتا ہی اگر مرد ہی تو مسلمان ہوجا اور کافرون کو مار یہ بات بہن کی حضرت
عمر رض کے دل پر مؤثر ہوئی اور کہا کہ وہ کلام جو تم پڑھتی تھین پھر پڑھو جو مین اُسمین فکر کرون تب آمنہ بہنت خطاب
جو دوسری بہن تھی اُسنے کہا شرط یہ ہی کہ تو غسل کر اور اُس وقت آکر اِس صحیفے مین نظر کر جب عمر رض نے غسل کیا
تب آمنہ مومنہ نے صحیفہ بھائی کے ہاتھ مین دیا اوسمین لکھا تھا طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى اِلَّا
تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى تا بہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى پڑھا حضرت عمر رض سنکر بے طاقت ہو کر کہا کہ جس خدا کا یہ کلام ہے
تو لائق نہین کہ اُسکی عبادت مین قصور کرے فی الفور اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
زبان پر جاری کیا پھر خباب بن الارث رض گھر کے گوشے سے تکبیر کہتے ہوے نکلے اور کہا خدا تعالیٰ نے تیرے
حق مین پیغمبر کی دعا قبول کی اور یہ سعادت تجھکو حاصل ہوئی کل حضرت نے یہ دعا کی تھی کہ یا الٰہی عمر بن ہشام و
عمر بن خطاب مین سے جو شخص تیرے نزدیک محبوب ہو اُسکے سبب سے اسلام کو عزت بخش عمر بن ہشام ابوجہل کا
نام ہی پھر اُس اصحاب کے ساتھ ہوکر سید عالم کے حضور مین روانہ ہوے عمر رض نے قدم اندر رکھا پیغمبر خدا نے
صحن تک استقبال کیا اور عمر کا بازو پکڑ کر ہلایا اور پوچھا کہ کسواسطے آیا ہی حضرت عمر رض نہایت کانپنے لگے
اور کہا یا رسول اللہ مسلمان ہونے آیا ہون فرمایا کہو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حضرت نے کلمۂ طیب اخلاص سے پڑھایا حاضرین مجلس نے ایسی بلند آواز سے تکبیر پڑھی کہ غلغلہ اُسکا مکے والون کے
کان مین پہونچا پھر حضرت عمر رض نے عرض کی یا رسول اللہ لائق نہین کہ لات و منات برملا پوجے جاوین اور اس
دین کو پوشیدہ رکھین آپ بے تشویش باہر نکل کر تبلیغ رسالت کیجیے حضرت مع اصحاب اُس گھر سے نکل کر

مسجد حرام کو چلے حضرت عمرؓ شمشیر برہنہ مانند غلامان فدائی کے آگے ہوئے سبحان اللہ صبا دا آپ ہی شکار ہوئے
جب قریش نے حضرت عمرؓ کو دیکھا تو سوال کیا کہ تیرے پیچھے کیا ہی بولے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
جو کوئی تم میں سے حرکت بیجا کریگا تو یہ تلوار ہی اور اسکا خون ہی سید کائنات نے دلجمعی سے طواف کعبے کا کیا
اور نماز آشکارا پڑھی اسلام کو قوت حاصل ہوئی جب دسوان سال نبوت کا شروع ہوا تو ابوطالب نے
وفات پائی کہتے ہین ابوطالب نے مرض الموت مین سب اولاد و اقارب کو بلا کر تاکید کی کہ محمد صلعم کی متابعت مین
قصور مت کرو اور جان و دل سے حاضر رہو راہ راست پاؤ گے حضرت نے فرمایا ای چچا تو اورون کو باتون پر بلاتا ہی
تو کسواسطے نہین اجابت کرتا جواب دیا اگر آگے سے توحید اختیار کرتا تو مناسب تھا اب اگر اسلام لاتا ہون
تو لوگ کہین گے ابوطالب نے موت سے ڈر کر ایمان قبول کیا ہر چند رسول اللہ نے کہا ای چچا ایکبار کلمہ کہہ لے
جو مین قیامت مین تیری گواہی دونگا کچھ مفید نہوا آخر کو مرتے وقت بولے کہ عبدالمطلب کی طریق پر دنیا سے جاتا ہون
اور اُسی حال مین تین دن کے بعد خدیجہ نے بھی دنیا ے فانی کو چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو تئین
غم پر غم زیادہ ہوا اسواسطے اُس برس کا نام عام الحزن رکھا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بوقت مرگ
حضرت خدیجہ رضؓ سے فرمایا تھا کہ تجھکو بشارت دیتا ہون کہ تو بہشت برین مین میرا قبیلہ ہوگی بعد اُسکے اِس جہان سے
رحلت کی اور عمر خدیجہ کی اُسوقت مین پینسٹھ برس کی تھی

بیان ابتداے اسلام مدینے کے انصار کا

گیارھوان برس نبوت کا جب شروع ہوا تو اُس موسم مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ قبائل
عرب مین جاتے تھے اور دین کی دعوت کرتے تھے اتفاقاً چھ آدمی مدینے کے سعد بن زرارہ عوف
بن الحارث عرہ بن عامر وغیرہ حضرت سے ملے اور انھون نے مدینے مین سنا تھا کہ ایک پیغمبر قریش مین پیدا ہوگا
اور اُسکے ظہور کا وقت نزدیک آیا ہی جب ملازمت مین بیٹھے صدق اعتقاد سے دامن دولت حضرت کا
پکڑا اور سب اہل مدینہ سے آگے ایمان لائے اور مدینہ مین جا کر اسلام کی دعوت پھیلائی اور اسلام کی قاعدونکی مضبوطی
کی یہانتک کہ رسول اللہ کا نام اور پیغام اور وصف تمام مدینے کے رہنے والون کا ورد زبان ہوگیا اور لوگ یہان کو لگے

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کو تشریف لیجانے کا

مسلمانون کو اعتقاد کرنا اس بات کا لازم ہی کہ معراج رسول اللہ کا بیداری مین ہوا ہی اور علم ریاضی والے جو آسمان کے
پھٹنے اور ملنے کے قائل نہین معراج جسمی سے منکر ہین اور حقیقت مین منکر معراج کا کافر ہی معراج کا ذکر قرآن مجید کا

منکر ہی اللہ تعالے نے فرمایا سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا الخ اور خواب مین کہنا معراج کا غلط ہی اگر خواب مین مراد ہوتا تو کافر انکار نکرتے اور معراج کی رات ستائیسوین رجب کی ہو اُس رات رسول اللہ ام ہانی کے گھر مین جو ابو طالب کی بیٹی ہین آرام فرماتے تھے کہ جبرئیل امین حضور سے رب العالمین کے نازل ہوے اور حضرت کو بیدار کیا حضرت اُٹھے اور مسجد حرام مین آنکر وضو کیا اور سات بار طواف کیا پھر جبرئیل نے براق حاضر کیا حضرت اُسپر سوار ہوے اور جبرئیل اُنکی رکاب مین بیت المقدس کو روانہ ہوے اور سیر براق کی ایسی تیز تھی کہ جہانتک آدمی کی نظر جاتی تھی وہان اُسکا قدم پہونچتا تھا بیت المقدس کے پاس جو پہونچے تو ایک فوج فرشتون کی خدا کے حکم سے استقبال کو آئی اور سلام کیا حضرت براق سے اُترے جس حلقے سے پیغمبر اپنے مرکب باندھتے تھے براق کو اُس سے باندھا اور مسجد مین جماعت انبیا سے ملاقات ہوئی سب نے آنکو امام کیا اور تحیۃ المسجد ادا کی بعد نماز کے حضرت جبرئیل حضرت کو صخرہ بیت المقدس کے پاس لے گئے وہان ایک زینہ صاف اور روشن صخرے سے آسمان کی طرف ظاہر ہوا پھر براق پر سوار ہو کر اُس زینے پر گذرے اور بعضے کہتے ہین کہ جبرئیل وہان سے پرون پہ سوار کر کے لیگئے جب آسمان پر پہونچے اور دروازہ مارا ملائک نے پوچھا تم کون ہو بولے مین جبرئیل ہون اور میرے ساتھ محمد صلعم ہین مرحبًا و اہلًا کہکر دروازہ کھولا آسمان اول مین آدم کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ تمھارے باپ ہین حضرت نے سلام کیا آدم نے فرمایا مرحبًا بالابن الصالح والنبی الصالح اسیطرح ہر ایک آسمان کے فرشتون سے جواب و سوال ہوا یحییٰ اور عیسیٰ کو دوسرے آسمان میں اور یوسف کو تیسرے مین اور ادریس کو چوتھے آسمان مین اور موسیٰ کو چھٹے آسمان مین دیکھا ابراہیم سے ساتوین آسمان پر ملے پھر سدرۃ المنتہیٰ مین پہونچے کہ جبرئیل علیہ السلام کا مکان اُسکے سایہ مین ہی وہان سے بہشت مین جا کر حور و قصور اور مکانات معمور کی سیر کی بعد اُسکے دوزخ کا احوال اور زور و شور اُسکا ملاحظہ مین آیا بعد اُسکے حضرت رسول اللہ صلعم عزرائیل قابض الارواح کے مکان پر گذرے اُنھون نے بہت تعظیم کی لیکن خوشی مطلق اُنکے چہرے سے ظاہر نہوئی حضرت نے جبرئیل سے پوچھا یہ کون شخص ہی کہ ملاقات کے وقت اُسکی پیشانی کی گانٹھ نہ کھلی جواب دیا کہ یہ عزرائیل ہی جبسے اللہ تعالے نے اُسکو پیدا کیا ہی کبھی چین اُسکی جبین سے نہ کھلی سید عالم نے جبرئیل سے کہا کہ مجھکو ذرا اُسکے پاس لیچل کہ میرا اُس سے ضروری کام ہی عزرائیل کے پاس گئے تو حضرت نے اُس سے کہا کہ ای خدا کے مقرب مین تجھ سے یہ آرزو رکھتا ہون کہ میری اُمت کے ساتھ نرمی اور آسانی کیجیو عزرائیل نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجھکو قسم ہی اُس خدا کی کہ جسنے تجھکو پیغمبری کا خلعت پہنایا ہی کہ ہمیشہ دن رات مجھکو حضرت احدیت سے ہزار بار آواز آتی ہی کہ ای عزرائیل محمد صلعم کی امت سے نرمی کیجیو بعد اُسکے جبرئیل نے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ساتھ

ساتوین آسمان سے بقدر پانسو برس کی راہ کے آگے جا کر توقف کیا اور حضرت صلعم سے کہا کہ آج مین تیرے
طفیل سے اس مکان تک پہونچا والا میرا مقام مقرری وہی سدرۃ المنتہی ہے اُس سے آگے مجال جانے کی
نہین رکھتا ہون اگر آگے ذرا بڑھون تو جل جاؤن وہان سے رفرف پر سوار ہوے اور حجاب نورانی وظلمانی طے کر کر
عرش کے پاے تک پہونچے وہان سے رفرف بھی رہا اور تائید الٰہی کے مرکب پر سوار ہو کر عرش معلی سے گذر کر
خلوت دَنٰی فَتَدَلّٰی مین پہونچے حضور سے خطاب ہوا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
حضرت نے رحمت ذاتی سے اپنی امت کو سلامتی حق مین شامل کر کر عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ
الصَّالِحِیْنَ اُس رات جناب الٰہی نے ہزار بار اپنے حبیب کو محبت سے فرمایا یَا مُحَمَّدُ اُدْنُ مِنِّیْ یعنی ای محمد صلعم
نزدیک ہو مجھ سے محققین نے لکھا ہی کہ ہر بار کے پکارنے مین رسول اللہ صلعم کو ترقی ہوتی تھی یہانتک کہ
مقصد قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی تک پہونچے اور دیدار اُس پروردگار بیچون کا دیکھا پھر ہزارون نکتے باریک شراب
توفیق سے کام جان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پہونچے اور احوال اُن بھیدون کا کسیکو سواے اُنکے نہین کھلا فَاَوْحٰی
اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی یعنی جو کچھ کہا سو کہا خلاصہ کلام یہ ہی کہ تمام مقصد اور مطلب رسول اللہ صلعم کے خاطر خواہ
درست ہوے اور مقام وَصْلُ الْحَبِیْبِ اِلَی الْحَبِیْبِ کا ملا وہان سے رخصت ہو کر بیت المقدس مین آئے پھر اُس جگہ سے
ام ہانی کے دولتخانہ سعادت آشیانہ مین پہونچے جامہ خواب یعنی بچھونا حضرت کا تبتک گرم تھا کچھ اللہ ہی کا کرم تھا
جو اللہ کہ ہر بندے کی نظر ایک پل مین آسمان کو پہونچا دیتا ہی اگر جسم محمدی صلعم کو کہ تمام عالم کی پتلی ہی ایک دم مین
لیجا کر پھر لے آوے تو کیا عجب ہی مسلمانون کو چاہیے کہ اپنے دین کی باتون پر عقیدہ مضبوط رکھین اور خدا کی قدرت
بڑی جانین بعد اس مبارک رات کی فجر کو اتفاقاً ابوجہل نا اہل سے حضرت کی ملاقات ہوئی تو وہ مسخرا بطریق
تمسخر کے بولا ای محمد کچھ خبر تازہ آسمانی بھی آئی ہی حضرت نے کچھ احوال معراج کا کہہ سنایا وہ ملعون متکبر عجب مین آیا
اور وہان سے جاتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی سے کہا کہ اگر اپنے یار کی آج باتین سنو تو تعجب کرو گے وہ کہتا ہی کہ مین ایک
رات مین بیت المقدس مین گیا اور یہ کچھ دیکھا اس بات کو تو یقین کریگا حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین تو اس بات سے زیادہ
عجب باتون پر اُنکی ایمان اور تصدیق لایا ہون اور ہر روز آسمان کی خبر کے آنے کا اعتقاد رکھتا ہون اگر خود گئے
اور آئے تو کیا عجب ہی اُسی روز سے حضرت ابوبکر کا لقب صدیق ہوا یعنی خود بخود عالم اُنکو صدیق کہنے لگا

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکے سے مدینہ کو ہجرت کرنے کا

جب مدینہ والون کی اسلام کا احوال حبش کی مہاجرین کو پہونچا تو بہت لوگ اکثر ہی مدینہ کی طرف متوجہ ہوے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی رخصت چاہی کہ مدینے کی طرف ہجرت کر جاوین جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو شاید ہماری تمھاری رفاقت ہو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اور
دو اونٹ لیکر پالنا شروع کیا کہ جلد تیار ہو جاویں اور اُسی سال میں حج کے موسم میں قریب تین سو مرد اور عورتیں
مدینے سے مکے میں آئیں انمیں سے ستر آدمیوں نے اتفاق کیا اور عقبہ میں جاکر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے بیعت کی اور اسکو بیعت عقبہ ثانیہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُس عہد کی مضبوطی کے
واسطے رات کے وقت حضرت عباسؓ کو اپنے ساتھ لیکر عقبہ میں تشریف شریف لیگئے اور دونوں طرف سے
قول و قرار ہوکر بنیاد اُس کام کی مستحکم کی اور بارہ آدمی اُن ستر آدمیوں میں نقیب انصار کے مقرر ہوئے
ہر ایک نقیب کو ایک ایک قبیلے کی واسطے مقرر فرمایا جب اُس قول و قرار اور بیعت کی خبر قریش کو پہونچی وہ
نہایت بیقرار ہو گئے اہل مدینہ کی تلاش کرنے لگے لیکن انصار اپنے وطن کو روانہ ہو چکے تھے جب اصحابوں کو
جائے امن مکے سے نزدیک میسر ہوئی اور ایذا قریش کی حد سے زیادہ گذری غریب غریب اصحاب حضرت کی
اجازت سے مدینے کو ہجرت کر گئے بعد اُسکے حضرت عمرؓ بھی بیس جوان لیکر مدینے کو گئے قریش کے کافروں نے
جو دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحابوں کو بھاگنے کا ٹھکانا ملا اونکو ڈر پیدا ہو گیا کہ ایسا نہو محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم بھی اُنکے ساتھ جا ملیں اُن سبنے دار الندوہ میں جو اُنکی نشست گاہ تھی مصلحت کی شیطان بھی
بوڑھے آدمی کی شکل بنکر آیا اور حلقۂ در کو ہلایا قریش نے پوچھا کہ تو کون ہے بولا کہ میں شیخ ہوں قبیلہ نجدی
تمھارے ارادے سے واقف ہو کر آیا ہوں جو اس مقدمے میں تمھاری مدد کروں یہ لوگ اُسکے ممنون ہوئے
وہ ملعون شیخ مجلس بنکر بیٹھا ہر ایک شخص کی خاطر میں جو صلاح گذرتی تھی وہ شیخ کی حضور میں بیان کرتے تھے ایک نے
کہا کہ پیغمبر کو قید کرو دوسرے نے کہا اس ملک سے نکال دو شیخ نجدی نے یہ دونوں تجویزیں پسند نہ کیں اور دلیل
روشن سے اُنکو باطل کیا ابوجہل ملعون بولا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ ہر ایک قبیلے سے ایک ایک جوان مضبوط
مقرر کرو کہ ناگاہ سب ملکر حضرت صلعم کو خوابگاہ میں قتل کر ڈالیں بنی ہاشم کو تمام قبیلوں سے طاقت مقابلے کی
نہو گی ناچار ہو کر خون بہا پر راضی ہو جاوینگے پیر نجدی کو یہ صلاح بہت پسند ہوئی اور اسی بات پر سبکا اتفاق
ہوا اوسیوقت رب العالمین نے جبرئیلؑ امین کو سید المرسلین صلعم کے پاس بھیجا اور قریش کے مکر سے اطلاع دی
پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو اپنی خوابگاہ میں چھوڑ دو اور تم مدینے کو تشریف لیجاؤ
کافر تو حضرت کے قتل کے ارادے پر گھر کے آس پاس چھپ کر بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی مرتضی کو
یہ احوال کہکر اپنے مکان پر چھوڑا اور فرمایا کہ تمکو ایذا کچھ نہ دے سکینگے مرجع مطالب اسد اللہ الغالب علی ابن
ابی طالب خوابگاہ پیغمبر میں تکیہ کر کے خدا پر تکیہ کر کے بے تکلف لیٹ گئے اور حضرت اُنکے حق میں
دعا کر کے گھر سے باہر نکلے کافر انکی انتظاری میں مانند اپنی قسمت کے خواب غفلت میں ہے اور حضرت اُنکے سر پر

خاک ڈالتے ہوے نکل گئے شیخ نجدی نے آنکر اُنسے پوچھا کہ یہان کسواسطے بیٹھے ہو جواب دیا کہ ہم چاہتے ہین
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہم کو تمام کردین وہ قسم کھا کر بولا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نکل گئے اور
تمہارے سرون پر خاک ڈال گئے اب تم سر پر خاک اور ہاتھون پاؤن رکھو اُسپر بھی واسطے تسلی اُنکے گھر مین گئے
اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوابگاہ مین علی مرتضی کو پایا اور پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان ہین جواب دیا
مین نہین جانتا وہان سے پشیمان ہو کر پھرے اور حضرت کی تلاش مین مشغول ہوے رسول اللہ صلعم وہان سے
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر مین گئے ابوبکر صدیق نے اُن دونون اونٹون مین سے ایک اونٹ حضرت کو دیا
اور صاحبزادیون نے توشہ راہ کا تیار کرنا شروع کیا اسما بنت ابوبکر نے اپنا کمربند دو ٹکڑے کرکے ایک سفرہ مین
باندھا اور ایک ٹکڑے سے کمربند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکا لقب ذات النطاقین رکھا نطاق
کمربند کو کہتے ہین پھر عبداللہ بن اریقط کو جو بڑا ہوشیار رہبر تھا اذن دیکر رستے تک پہونچانیکو نوکر رکھا دونون
اونٹ اُسکو سونپ کر مقرر کیا کہ تین دن کے بعد غار ثور پر حاضر کیجیو اور عبداللہ بن ابی بکر تمام دن قریش کی
خبرین دریافت کرکے رات کو حضور مین جا کر عرض کرتے تھے جب مہمات سفر مہیا ہوے تو حضرت ابوبکر جو نقد
کہ گھر مین رکھتے تھے اپنے ساتھ لیکر دوشنبے کی رات اٹھائیسوین تاریخ صفر کو غار ثور کی طرف روانہ ہوے
جب غار پر پہونچے تو حضرت صدیق رض نے کہا کہ آپ ذرا ٹھہریے مین اندر جا کر غار کو صاف کرلون وہ غار مانند
عمل نامہ گنہگارون کے سیاہ و تاریک تھا اور مانند بیت الاحزان عاشقون کے تنگ و تاریک حضرت
صدیق نے اندر جا کر اُسکو صاف کیا اور چادر اپنی پھاڑ کر تمام سوراخ بند کیے مگر ایک سوراخ کے بند کرنیکو
چادر کا ٹکڑا بہم نہ پہونچا پاؤن اپنا نہایت بامردی سے جمایا اُس سوراخ مین سانپ نے حضرت صدیق رض کے
پانؤ کو کاٹا رسول اللہ صلعم نے لب مبارک کا لعاب لگایا فی الفور شافی مطلق نے شفا بخشی اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اندر بلایا مکڑی کو الہام ہو کہ اُسنے اُسی شب تاریک مین اپنے اخلاص کے تارون کو
بُنکر پردہ عنکبوتی غار کے دروازے پر لٹکایا اور ایک کبوتر وحشی کے جوڑے نے آنکر اُس آستانہ مین
آشیانہ بنایا اور رات ہی مین بیضے رکھے کفار قریش دوسرے دن حضرت کی تلاش کرتے ہوے ابوبکر صدیق رض کے
گھر آئے جب آپکو وہان نپایا تو ایک قائف کو جو نشان قدم پہچاننے مین فائق تھا ہمراہ لیکر سراغ قدم کا
ڈھونڈھتے چلے اُس قائف پرتیا فہ کا ذر نے قریش کو غار ثور کے منھ پر لیجا کر کھڑا کر دیا اور کہا کہ محمد رسول اللہ
صلعم یہان سے آگے نہین گئے حضرت صدیق رض نے نہایت غم اور حزن سے عرض کیا کہ اگر یہ لوگ اپنے پانؤ کو
نیچے دیکھین تو ہم اُنکو نظر آجاوینگے حضرت صلعم نے فرمایا غم مت کر اللہ ہمارا رفیق ہے کافرون سے ذالفت کر
کہا کہ یہان تین جنون کی تیر سے دماغ پر غالب ہو مین رہین رستا مکڑی کسیکا قدم نہ پہونچا ہوا ور مکڑی نے

جالا اور کبوتر نے انڈون کو ڈالا ہوا اس بات کو کون مانیگا کہ وہ لوگ اس غار مین گئے ہین پس کافر
عنادی نہایت نامرادی سے پھر آئے اور سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے یار غار کے ساتھ حفظ الٰہی کے
حصار مین برقرار رہے وہ دونون رفیق تین دن رات غار مین رہے پنجشنبے کی رات کو ابوبکر صدیق رض کا غلام عامر بن
فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط اونٹ لیکر آئے سید اصفیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر با صدق و صفا کو ایثار ولیت کیا
اور دوسرا اونٹ عامر و عبداللہ کو دیا اور روانہ ہوے اور تمام رات اور دن دوپہر تک چلے پھر جنگل مین ایک پتھر کے
سایہ تلے دم لیا دوسرے دن قدید کی منزل مین ام معبد کے خیمے پر گذر ہوا وہان مقام کیا ہرچند کہ وہ بی بی اپس
ضلع مین سخاوت اور احسان سے مشہور تھی لیکن اُس سال بسبب قحط سالی کے نہایت تنگی مین مبتلا تھی حضرت نے
گوشت اور خرما طلب کیا اُسنے زبان عذر کی کھولی اور نہایت عجز سے بولی کہ ہمارا حال اس سال مین تنگ ہے
والا مہمانداری مین قصور کرنا اپنے نزدیک بہت ننگ ہے ناگاہ نظر سید عالم صلعم کی خیمہ کے کونے مین ایک
بکری پر پڑی کہ مانند چشم محبوب کے بیمار اور مثل جسم عاشق کے زار و نزار تھی فرمایا کہ اسمین کچھ دودھ ہے وہ بولی کہ
یہ تو اپنی جان سے حیران ہے تم دیکھو جو دودھ ہو تو تمپر تصدق ہے حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اللہ کا نام لیکر
دست مبارک اُس بی زبان کے پستان پر پھیرا فی الفور بکری کے تھن بھر آئے اتنا دودھ دوہا کہ حاضرین مجلس نے
سیر ہوکر پیا اور ایک بڑا باسن لبریز کر کے ام معبد کو دیا اور وہان سے آگے روانہ ہوے بعد اُنکے جانے کے
ابو معبد جو صاحب خانہ تھا جنگل سے آیا اور باسن دودھ سے بھرا دیکھکر متعجب ہوکر پوچھا تب ام معبد نے
جواب دیا کہ ایک عالی ہمت نے ہمارے گھر کو مشرف کیا اور اُسکے دست حق پرست کے یمن سے برکت
حاصل ہوئی ابو معبد نے پوچھا کہ تو حال اُس با کمال کا بیان کر ام معبد نے بہ لفظ فصیح اور بیان بلیغ کچھ صفت
صورت اور وصف سیرت اُس حضرت کا بیان کیا ابو معبد نے کہا کہ یہ وہی پیغمبر بنی ہاشم ہین کہ اُسکی تلاش مین
کفار قریش پھرتے ہین افسوس ہے نہوا کہ اُسکی خدمت کو سعادت جانتا کہتے ہین کہ وہ بکری اٹھارہ برس تک
رہی صبح و شام اپنے پستانون کے شربت سے اُنکے ظروف لبالب کرتی رہی اُن دنون مکے والون نے
تمام قبائل عرب مین اشتہار کیا تھا کہ جو کوئی محمد رسول اللہ صلعم یا ابوبکر صدیق رض کو پکڑ کر ہمارے پاس
پہونچا دیگا تو سو اونٹ اُسکو دیوینگے اتفاقاً سراقہ بن مالک بدلجی اپنی قوم مین بیٹھا تھا اور بڑی آرزو کرتا تھا
کہ اگر مجھکو ملین تو مین اُنکو پکڑون ناگاہ ایک شخص نے آکر کہا کہ دریا کی طرف دو سوارون کی نشانی مجھکو معلوم
ہوئی کہ جاتے تھے شاید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے رفیق ہونگے سراقہ نے اُنکو دھوکا دیکر کہا کہ یہ بات
جھوٹ ہے وہ کوئی اور لوگ تھے اور وہان سے اٹھکر اپنے گھر آیا اور لونڈی سے کہا کہ تو میرا گھوڑا فلانے
ٹیکرے کے تلے لیکر آ اور آپ نیزہ کو زمین پر کھینچتا ہوا چلا اور جلد گھوڑے پر سوار ہوکر دوڑا یا رسول اللہ صلعم

تو قرآن شریف تلاوت کرتے جاتے تھے اور التفات کسیطرف نکرتے تھے مگر ابو بکر صدیق رض چارونطرف دیکھتے آتے تھے کہ مبادا کوئی دشمن ہماری طلب مین نکلا ہو سراقہ بن مالک سو اونٹ کی لالچ سے قریب حضرت صلعم کے جا پہونچا جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قصد کیا گھوڑا اسکا سر کے بل گر پڑا پھر تیر ترکش کی نکالکر فال دیکھی وہ بھی الٹی پڑی اسپر بھی بارے حرص کے سوار ہو کر گھوڑا دوڑا کر ایسا نزدیک پہونچا کہ حضرت صلعم کی قرأت کی آواز سنی ابو بکر صدیق رض نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قریب آ گیا ہے کہ طالب ہمارے پاس آ پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن کا غم مت کیا دوست ہمارے ساتھ ہے اور حضرت صلعم نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ یا الٰہی شر اس دشمن کی ہمسے کفایت کر جسطرح تو چاہے فی الحال دونون ہاتھ گھوڑے کے طوسطے کی طرح زمین مین پھنس گئے اور سراقہ گھوڑے سے اوندھا زمین پر گرا تب فریاد کی کہ اے محمد صلعم مین جانتا ہون کہ یہ بلا اثر تمہاری دعا کا ہے اب توجہ فرماکر میری مشکل آسان کرو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی یہ سچا ہے تو اسکے گھوڑے کو چھوڑ دے فی الفور گھوڑے کے پانو زمین سے نکلے سراقہ کچھ سامان نذر کرنے لگا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قبول نکیا پھر اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دینے لگا اور بولا کہ اس جنگل مین میری بکریان اور رادوار اونٹ ملین گے اس تیر کی نشانی سے جو چاہیے لیجیے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو اسکی کچھ حاجت نہین ہے تو چلا جا اور ہمارا حال کسی سے مت کہیو سراقہ نے وصیت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دل و جان سے قبول کی اور رستے مین جو لوگ طالبین ملین سے ملے سبکو پھیر لے گیا کہ مین دور تک دیکھ آیا وہ نہین ہے

ذکر مبارک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مدینے پہونچنے کا

مدینے والون کو حضرت کے متوجہ ہونے کی خبر آگے سے پہونچی تھی اسواسطے وہان کے مسلمان ہر روز واسطے استقبال کے نکلتے تھے جب ہوا گرم ہوتی تھی تو پھر اپنے گھرون کو پھر جاتے تھے اتفاقاً حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہونچنے کے دن بھی آنکر پھر گئے تھے ایک یہودی اپنی چھت پر چڑھا تھا اُسنے حضرت صلعم کو دور سے دیکھا کہ چلے آتے تھے بے اختیار پکارا اے گروہ یہ تمہارا بخت کہ جسکے تم منتظر رہتے ہو آیا یہ خبر سنتے ہی مدینے مین غل مچا اور چھوٹے بڑے اپنے ہتھیار اور لباس سنبھال کر سوار ہو کر بڑی خوشی سے میدان کی طرف روانہ ہوئے اور شہر سے باہر جاکر قدمبوسی حاصل کی اور خوشیان کرتے تھے اور کہتے تھے جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَ نَبِیُّ اللّٰهِ اور ہر ایک چاہتا تھا کہ میرے مکان پر اُترین حضرت بنی عمرو جو حضرت کی ننھیال ہوتے تھے اور عبد المطلب کی مان اُسی قبیلہ سے تھی سعد بن خیثمہ کے مکان مین بارھوین تاریخ ربیع الاول کے

مہینے مین اُترے اور چودہ دن تک محلہ قبا مین توقف کیا وہان ایک مسجد کی بنیاد تقویٰ اور پرہیزگاری سے
قایم کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی تین روز کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچنے کے محلہ قبا مین
حضور مین پہونچے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی عمر کے قبیلے سے سوار ہو کر مدینے مین تشریف لائے پھر
ہر ایک اون سعادتمندون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوترنے کی تمنا اپنے مکان پر رکھتا تھا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہار اونٹ کی چھوڑدو جہان وہ توقف کریگا مین وہان اُترونگا اتفاقاً وہ اونٹ
بس جگہ کہ اب دروازہ مسجد کا ہی خود بخود بیٹھ گیا وہ مکان ابو ایوب انصاری کے گھر سے قریب تھا اونھون نے
فی الفور اسباب اوتارا اور حضرت صلعم اُسی مکان مین رونق افروز ہوے وہان ایک میدان تھا کہ مسلمان وہان
نماز پڑھا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یہ مکان کسکا ہی جواب دیا کہ یہ مکان دو یتیمون کا ہی
ایک کا نام سہیل اور دوسرے کا نام سہل مکان کا ہاتھ آنا بہت سہل ہی اُس مکان کی قیمت ہم اُن یتیمون کو دینگے
حضرت صلعم نے قبول نفرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے بموجب حکم کے دس مثقال طلا دیکر اُس مکان کو خریدا اور
سب اصحاب نے جمع ہو کر اپنے ہاتھون سے مسجد کو تیار کیا بعد اُسکے حضرت صلعم نے زید بن حارثہ اور ابو رافع کو
پانسو درم خرچ دیکر مکے کو بھیجا کہ صاحبزادیون اور بی بی سودہ کو مع تمام اہل وعیال کے لے آدین اور ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کا بیٹا عبد اللہ اپنے گھر کے لوگون کو حضرت صلعم کے عیال کے ساتھ مدینہ مین لیکر آئے

بیان بدر کی لڑائی کا

جب بسبب مدد مہاجر وانصار کے بنیاد شریعت کی مستحکم اور کافرون کا ظلم حد سے گذرا تب حق تعالیٰ نے
جہاد کی آیتین نازل کین اور حکم عام واسطے قتال کفار کے وارد ہوا اسواسطے رسول اللہ صلعم نے صحابیان محبت
پیشہ کو حکم کیا کہ اب کفار اشرار کی بنیاد اُکھیڑنے مین مستعد ہون اور جابجا فوجین بھیجنا شروع کیا جس فوج مین کہ
حضرت صلعم آپ تشریف لیگئے ہین اُسکو غزوہ کہتے ہین اور جسمین کہ اصحابون کو سردار بناکر بھیجے تھے اُسکو سریہ
کہتے ہین منجملہ غزوون مین سے غزوہ بدر ہوا اور بدر نام ہے ایک کنوین کا کہ وہان گانو ہے اور ہر سال
ایک بڑا بازار وہان جمع ہوتا ہی اور عرب کے لوگ مال تجارت وہان بیچتے اور خریدتے ہین پیغمبر صلعم کو خبر پہونچی
کہ ابو سفیان قریش کے قافلے کے ساتھ شام کی طرف سے بہت مال و نقد لیکر مکے کو جاتا ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی مہاجر اور انصار کے ہمراہ لیے اور عمر ابن ام مکتوم کو مدینہ مین نائب کیا
اور روانہ ہوے ابوسفیان کو جب معلوم ہوا کہ پیغمبر صلعم ہمارا قصد رکھتے ہین اُسنے فی الفور ایک سوار مکے کو
دوڑایا اور مکے والون کو خبر دی کہ قافلہ کا مال اگر ہاتھ سے گیا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بڑی قوت ہوگی

جتنا جلد پہونچنا ہو تو پہونچو ابوجہل وغیرہ قریش یہ خبر سنکر بیقرار ہوے اور لشکر جمع کر کے مکے سے باہر نکلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تین علم ترتیب دیے ایک تو علی مرتضی کو عنایت کیا اور ایک مصعب
بن عمیر رض اور ایک سعد بن معاذ کو مرحمت فرمایا اور اکثر اصحاب پاپیادہ تھے دو دو اور تین تین آدمی میں ایک اونٹ
سواری کا تھا حضرت دو یا تین گھوڑے سوار تھے جب وادی صفرا میں منزل کی تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
خبر ہوئی کہ ابوسفیان تو بھاگ کر دریا کے کنارے سے نکل گیا اور لشکر مکے کا آپہونچا تب اصحاب مضطرب ہوے
حضرت صلعم نے اصحابوں سے پوچھا کہ صلاح کیا ہے ابوبکر رض نے کھڑے ہو کر بہت معقول باتیں کہیں فرمانبرداری
اور تابعداری کی عرض کیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پھر پوچھا کہ صلاح تمھاری کیا ہے انصار نے جانا
کہ یہ اشارہ ہماری طرف ہے سعد بن معاذ انصاری نے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ شاید حضور کی یہ عبارت
ہماری طرف ہے فرمایا ہاں اسنے عرض کی کہ ہم تمپر ایمان لائے ہیں اور تمھاری تصدیق رسالت کی ہے ہم تو
جانسپاری و خدمتگذاری میں حاضر ہیں اگر حکم کروگے تو ہم اپنے تئین دریا میں بھی ڈالدینگے حضرت نے
دعا کی اور فرمایا کہ مجھسے اللہ تعالی نے دو طایفوں میں سے ایک کا وعدہ کیا ہے یا قافلہ کا یا لشکر کا خدا کے
وعدہ میں خلاف نہیں جب ابوسفیان نے قافلہ کو بدر کی راہ سے پھیرا تو قاصد قریش کی لشکر میں بھیجا کہ میں
سلامت پہونچا تم بھی پھر آؤ دوسرے بار لشکر تیار کر کے محمد صلعم کی لڑائی کو چلینگے جب قاصد پہونچا تو قریش نے
ارادہ پھیرنے کا کیا ابوجہل نے لات و عزی کی قسم کھائی کہ ہم نہ پھرینگے جبتک کہ بدر میں جاکر شراب نہ پئیں
اور تین روز وہاں مقام نکریں اگر ہم یہاں سے پھر جاوین تو عرب کے قبائل طعنہ کرینگے اور کہینگے کہ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھاگ گئے جہم بن الصلت اٹھا اور کہا کہ بہتر یہی ہے پھر چلیں اسواسطے کہ میں نے
خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سوار اونٹ کی مہار ہاتھ میں لیے آیا اور آواز دی کہ عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف کو
مار ڈالا اور دوسرے لشکر کے سرداروں کا نام لیا کہ کل سبکو مار ڈالینگے اور پھر اسنے تلوار نکالکر
اونٹ کو ذبح کیا وہ اونٹ زخمی ہو کر بھاگا اور سب خیموں میں اسکا خون پہونچا ابوجہل نے کہا کہ یہ دوسرا
پیغمبر قریش میں پیدا ہوا القصہ وہاں سے کوچ کر کے عدوہ قصوے میں ڈیرہ کیا اور رسول اللہ صلعم عدوہ دنیا میں
اُترے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وہاں سے کوچ کر کے بدر کی چشمے پر مقام کیا ابوبکر رض نے جناب
رسول اللہ صلعم میں عرض کی کہ اگر بموجب وحی الہی کے یہاں ٹھہرے ہو تو سمعاً و طاعةً والا یہاں سے اٹھکر
دشمن کے نزدیک اُترو کہ سب کنوین بدر کے ہمسے اوپر ہو رہینگے اور حکم کرو کہ سب کنووں کو بند کر دیں جو
دشمن رلہ پنادے اور ہر ایک کنوین کے سر پر ایک حوض بنادو کہ بروقت لڑائی کے پانی تیار رہے
حضرت صلعم نے یہ تجویز پسند کر کے ویسا ہی کیا پھر سعد بن معاذ نے جو سردار انصار کے تھے عرض کی کہ اگر

حاکم ہو تو آپکے واسطے پانی کے کنارے ایک تخت سایہ دار بنادین اور کئی اونٹ تیزرو آپ کے پاس تیار رہین
کہ اگر ہمکو شکست ہووے تو آپ کئی اصحاب کے ساتھ مدینے مین تشریف لیجاوین کہ اسلام مین خلل نہو اور ہماری
عورتین اور لڑکے جو آپ کو دیکھین گے تو ہمارے مرنے کا اندیشہ نہ کرینگے حضرت صلعم کو یہ بات پسند ہوئی اور
سعد کے حق مین دعا کی دوسرے قریش تیار ہوکر رسول اللہ صلعم کے مقابلے مین آئے وہ تکبر کرنے لگے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی کہ یا الٰہی یہ قریش بڑے تکبر اور فخر سے آئے ہین اور تیرے رسول کو جھٹلاتے ہین
تو ہماری مدد کر اور اپنے وعدے کو وفا کر بعد اسکے قریش کی ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے حوض مین جاکر پانی پیوین اصحابون نے حملہ کیا اور سبکو مار ڈالا مگر حکیم بن حزام کہ وہ مسلمان ہوا جب قریش
کے لشکر نے یہ دیکھا تو ہاتھ مین تلوار لیکر میدان مین آگے سب سے اول اسود بن اسود کہ عرب مین بڑا بہادر مشہور
تھا لات وعزیٰ کی قسم کھا کر آیا کہ جا کر محمد رسول اللہ صلعم کے حوض کو توڑونگا جب نزدیک پہونچا تو حضرت امیر حمزہ
اسکے مقابل ہوے اور مار کر گھوڑے سے گرادیا بعد اسکے عتبہ بن ربیعہ اور اسکا بھائی شیبہ اور اسکا بیٹا
ولید کہ لشکر قریش مین انسے بڑا کوئی نتھا صف سے باہر آئے اور لڑائی کرنے والا چاہا تین جوان انصار کے
انکے مقابلے کو باہر آئے عتبہ اور شیبہ نے آواز دی کہ ای محمد صلعم ہماری ہمسرون کو بھیج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حمزہؓ اور علی اور عبیدہ بن حارث کو بھیجا جب یہ شیران بیشۂ وغا مین مقابل ہوے ان تینون کافران پر دغا کو
جہنم رسید کیا لشکر قریش کے جو یہ حال دیکھا ایکبارگی حملہ کیا وہ اتنے بہت تھے کہ ایک ایک مسلمان پر دس دس
آٹھ آٹھ لپٹ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست بدعا ہوے کہ خداوندا روے زمین مین یہی
گروہ ہے اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائے ہین اگر تو انکو ہلاک کریگا تو تیری عبادت کون کریگا نصرت اور فتح اپنی
بھیج اللہ تعالےٰ نے اسوقت حضرت جبرئیل کے ساتھ پانچ ہزار فرشتے واسطے مدد کے بھیجے یہانتک کہ ستر آدمی
قریش کے قتل کیے اور ستر اسیر ہوگئے کہتے ہین کہ جس کافر پر اصحاب قتل کرنے کو جاتے تھے پہونچنے سے پہلے دیکھتے تھے کہ
سر اسکا تن سے جدا ہے فرشتے اور غزوون مین بھی واسطے مدد کے نازل ہوے لیکن فرشتون نے سواے
بدر کے دوسری لڑائی مین مقابلہ نہین کیا ابوجہل اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا میدان مین آیا تو معاذ اور معوذ کو ایک
صحابی نے فرمایا کہ تم ابوجہل کو پوچھتے تھے وہ یہ ہے سنتے ہی یہ دونون مانند شیر کے اس کافر سے جا لپٹے ایک نے
ابوجہل کی ران مین تلوار ماری گھوڑے سے گرادیا اور دوسرے نے اس کافر کو دو تین تلوارین لگا کر دین
اسلام کے خار کو مٹایا بعد فتح کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک گڑھا کھودو قریش کے مقتولون کو
اسمین ڈال دو حضرت صلعم نے اس کوین پر آنکر نام بنام پکارا کہ آیا پایا تمنے جو کچھ تم سے خدا نے
وعدہ کیا تھا حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم تم مردگان بیجان کو آواز دیتے ہو وہ کیا سنتے ہین

حضرت صلعم نے فرمایا واللہ تم اُنسے زیادہ نہین سنتے مگر وہ جواب دے نہین سکتے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ کوئی جا کر ابوجہل کی خبر لاوے عبداللہ بن مسعود نے مُردون کی لاشون مین سے اُسکو
ڈھونڈھ نکالا اور اُسکے سینے پر سر کاٹنے کو بیٹھے ابوجہل نے کہا کہ اے بکریون کے چرانے والے بڑے
مقام پر چڑھا ہے تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا الحمد للہ کہ مین نے تجھکو اس حال پر دیکھا یا عدو اللہ پھر تلوار سے
اُسکا سر کاٹکر تن ناپاک سے جدا کیا اور خواری و خاک مین کھینچتے ہوئے حضرت صلعم کے سامنے لا کر پھینک دیا
حضرت صلعم نے سجدہ شکر کا کیا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

بیان غزاے احد کا

جب بدر مین بعضے رئیس قریش کی مارے گئے اور بعضے قید ہوئے اور بعضی لشکر سے بھاگ کر مکے کو گئے پھر قریش اپنے بدلہ کی
خرید کیا وہ لوگ کہ جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے عکرمہ بن ابی جہل و عبداللہ بن ربیعہ و صفوان بن
امیہ وغیرہ ابوسفیان کے پاس گئے اور کہا کہ قریش تیرے واسطے اور تیرے ساتھ والون کے
واسطے گئے تھے اور یہ حادثہ انکو پہونچا اب ہمارے تئین بعد انکی زندگانی کی لذت نہین تمام عرب مین ہم بدنام
ہوئے ہم چاہتے ہین کہ یہ سوداگر جو تیرے ساتھ گئے تھے ہمارے ساتھ مال کی مدد کرین جو ہم محمد صاحب پر خروج کرکے
بدلا دین اور اپنا بدلا لیوین اور ابوسفیان کے قافلے مین ہزار اونٹ تھے انمین سے راس المال تو مالکون کو دیا
اور پچاس ہزار مثقال سونا نفع کا جو ہوا تھا سب لشکر کے خرچ مین صرف کیا اور عمرو بن عاص کو کئی شاعرون کے
ہمراہ قبائل عرب مین مدد مانگنے کو روانہ کیا اور پیشوا لشکر کا ابوسفیان ہوا اور ہندہ ابوسفیان کی جورو عتبہ کی بیٹی
جسکا باپ بدر مین امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا وہ بھی رفیق لشکر کی ہوئی اور کئی عورتین دوسرے قریش کی
ہمراہ ہوئین جبیر بن مطعم بھی قریش کے سردارون مین تھا اُسکا چچا بدر مین مارا گیا تھا اُسکا ایک غلام تھا
وحشی نام کہ حربہ اُسکا خطا نہ جاتا تھا ہندہ نے اور جبیر بن مطعم نے وحشی سے کہا کہ اگر تو حمزہ یا علی یا محمد صلعم کو
مار ڈالیگا تو ہم تجھکو مال دنیا سے مستغنی کر دینگے اور یہ تمام خبرین حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جو
مکے مین تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچائین جب لشکر قریش کا مدینے کے نزدیک پہونچا اُنمین
سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑون کے سوار اور تین ہزار اونٹ اور گانے والی عورتون کو بھی ساتھ لیا تھا جو
بروقت مقابلے بدر مقتولون کے اوصاف گائین جوانی ذرا سے جوان کوشش مین دریغ نکرین پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے خواب دیکھا کہ کئی ایک مسلمانون کو مارے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار مین
سوراخ پڑ گیا اور اپنے تئین دیکھا کہ اپنے ایک زرہ کو ہاتھ سے پکڑا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ ایک جماعت بہترین صحابہ سے ماری جائیگی اور وہ رخنہ جو میری تلوار میں ہے
ایک شخص میرے اہل بیت سے شہید ہوگا اور بائیں سے کام آویگا اور وہ زرہ کہ جس میں میں نے ہاتھ لگایا ہے وہ قلعہ مدینہ کا ہے اب
رائے میری یہ ہے کہ مدینے سے باہر نہ نکلیں اور قریش کے لشکر کو مدینے کے باہر پڑا رہنے دیں جب پانی
اور کھانا ان پر تنگ ہو جاویگا تو خود بخود چلے جاوینگے بعضے اصحاب نے عرض کی کہ یہ رائے مناسب ہے اس واسطے
کہ لشکر انکا بہت ہے جانا چاہئے ہو جاویگا اور بعضے بہت بار دیکھا ہے کہ جس نے مدینے کا قصد کیا ہے اگر مدینہ والے
باہر نہیں گئے ہیں تو فتح پائی ہے اور اگر باہر گئے تو مغلوب ہوئے ہیں لیکن وہ جوان جو بدر کی لڑائی میں نہ گئے
تھے انہوں نے عرض کی کہ مصلحت یہی ہے کہ باہر نکلکر لڑیں تاکہ کافر قریش کے گمان نہ لیجاویں کہ ہم انسے ڈر گئے
حضرت نے ان کا یہ حال دیکھا اور رغبت انکی دیکھی تو نماز جمعہ کی پڑھی اور خطبہ نہایت بلیغ و فصیح بیان فرمایا اور
بعد اسکے لوگوں کو واسطے لڑائی کی تیز کیا پھر حجرہ شریف میں تشریف لے گئے خود فولادی سر مبارک پر رکھا اور
دو زرہ پہنی اور کمر بند ادیم کا کمر میں باندھ کر باہر تشریف لائے جب اصحاب نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو
اس حال میں دیکھا تو اپنی صلاح سے پشیمان ہوئے اور عرض کی کہ اگر حضور کی صلاح باہر نکلنے کی نہو تو
یہاں ہی بیٹھیں حضرت نے فرمایا نبی اور انہیں نبی کو لائق ہے کہ سلاح جنگ کے پہنے اور بغیر لڑائی سلاح کو تن پر
دور کرے اب اللہ تعالی کا نام لیکر چلو صبر کرو گے تو امید خدا سے ہے کہ فتح ہوگی پھر تو سب اصحاب بھی مسلح ہوئے
اور قریب ہزار سوار اور پیادوں کے ہمراہ ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینے سے باہر نکلے
عبد اللہ بن ابی سلول منافق مخالفت کر کے تین سو آدمی اپنے لیکر پھر گیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
کچھ پروا نہ کی اور باقی لشکر ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور کوہ احد میں جا کر دشمن کے مقابلے میں ڈیرا کیا اور فرمایا
کہ کوئی بغیر اذن کے لڑائی میں نہ جاوے اور لشکر میں سے پچاس تیر انداز جنکا سردار انکا امیر کیا اور لشکر اسلام
پیچھے ایک گھاٹی تھی جو دشمنوں کے آنے کی راہ تھی وہاں انکو مقرر کر کے فرمایا کہ تم یہاں ملازم رہو اگر دشمن
ادھر سے آویں تو انکو دفع کرو ہماری فتح ہو یا شکست تم بغیر حکم کے یہاں سے مت حرکت کیجیو اور اسکے
حضرت صلعم نے پیادوں کو آگے کیا اور سوار انکے پیچھے کئے قریش نے بھی اپنی فوجیں درست کیں
خالد بن ولید کو میمنہ میں دست راست اور عکرمہ بن ابی جہل کو میسرہ یعنی دست چپ تھا اور طلحہ بن ابی طلحہ
قریش کا علمدار ہوا اور دونوں صفیں مقابل ہوئیں رسول اللہ صلعم نے اپنے دست حق پرست میں تلوار لیکر فرمایا
کہ کون ہے کہ یہ تلوار لیوے اور اسکا حق ادا کرے کئی اصحاب تلوار لینے کو پیش ہوئے لیکن حضرت نے نہ دی
ابو دجانہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس تلوار کا حق کیا ہے فرمایا کہ حق اسکا یہ ہے کہ کافروں کو
اس سے قتل کرے یہانتک کہ خود بھی مر جاوے ابو دجانہ نے عرض کی کہ یہ کام میرا ہے حضرت صلعم سے

تلوار لی اور میدان مین اکڑتا ہوا کمال تبختر سے چلا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی چال اللہ تعالے
کے نزدیک معضوب ہی مگر اِس جگہ مین کہ اِس چال سے دشمن پر رعب ہوتا ہی جس طرف وہ شیر نجاتا تھا کوئی اسکے
سامنے نہ آتا تھا اتفاقاً اُسی کروفر سے وہان پہونچا کہ ہندہ ابوسفیان کی جورو کئی عورتون کے ساتھ دف
بجاتی تھی کا اور کافرون کو واسطے قتل اصحاب رسول اللہ صلعم کے تیز کرتی تھی اور یہ شعر بالحان پڑھتی تھی
شعر نحن بنات طارق نمشی علی النمارق ان تقتلوا نعانق او تدبروا نفارق نظم

ہم دختر ستارہ چلتے ہین مسندون پر | ہم نونہال خوبی بیٹھتے ہین بالیون پر | دشمن سے جو لڑیگا اُسکے گلے لگینگے
بھاگیگا جو انھون سے اُس سے نہین ملینگے

ابو دجانہ نے چاہا کہ ہندہ کو اُس شمشیر ہندی سے کاٹکر فرش جہنم پر
لٹھادے پھر دل مین کہا کہ حیف ہی جو غازی اپنی تلوار کو عورت پر چلادے پھر حضرت حمزہ رضہ نے ابی سفیان کے
علمدار کو قتل کر کے علم گرا یا اور مانند شیر کے اُس میدان مین کئی کافرون کو دوزخ مین پہونچایا یہ کسیکو طاقت
نتھی جو اُنکے مقابل آوے اور اپنی جان شیرین کو گنوا وے ہندہ نے آکر وحشی سے کہا کہ حمزہ اُسوقت
لڑائی مین مشغول ہی اگر ہوسکے تو بار ڈال وحشی ایک پتھر کی آڑ مین ٹھہر جب امیر حمزہ کئی پہلوان قریش کو مار کر پھرے
وحشی نے حالت غفلت مین حربہ پھینک کر امیر حمزہ کے سینے پہ ایسا مارا کہ گھوڑے سے گر کے جان تسلیم ہوے ہندہ یہ خبر سنکر آئی اور حضرت حمزہ کا سینہ چیر کر جگر نکالکر چبایا پھر طلحہ بن عثمان قریش کا علم اُٹھاکر
میدان مین آکر بولا کہ اے گروہ محمد تمھارا یہ گمان ہی کہ ہم تمھاری تلوارون کے سبب سے دوزخ مین جاوینگے
اور تم ہماری سیفون کے وسیلے سے بہشت پاؤگے کون ہی کہ جو میدان مین آوے اور مین اُسکو بہشت مین
پہونچاؤن اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب مقابل ہوکر بولے کہ مین تجھکو جہنم رسید کرنے کو
آیا ہون اور ایک تلوار اُسکے پاؤن مین ایسی ماری کہ سرنگون گر پڑا اور ستر عورت اسکا برہنہ ہوگیا تب
نہایت تضرع وزاری کر کے خدا کی رحمت اور اپنی قرابت کو وسیلہ کیا حضرت علی رضہ نے شرم سے اُسکو
قتل نہ کیا پھر کافرون نے غلبہ کیا مصعب بن عمیر علمدار لشکر اسلام کا شہید ہوا حضرت مرتضے علی نے
علم اُٹھا لیا پھر زیاد بن السکن مع چودہ جوان انصار کے عین غلبہ کفار مین سید ابرار صلعم کے حضور مین
آ... ہر ایک اہل اسلام سے نوبت نبوبت کفار مقابل ہوتا اور یہ کلمہ ولاویز پڑھتا جاتا تھا نفسی لنفسک
الفدا ... وجہی لوجہک الوقا وعلیک السلام الوداع یا رسول اللہ وموعدک الجنۃ جان میری
تیری جان پر فدا اور منھ میرا تیرے منھ کی پناہ ہی اور تجھپر سلام الوداع اور ہمارا آپ سے وعدہ ملاقات
جنت الماویٰ ہی ہر ایک جوان آنجہان سے اسی وعدے پر قائم رہا اور رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے قدمون پر جان شیرین کو ... کر ... پہونچا ... رضی اللہ عنہم پھر خبر کہ اس لڑائی مین

اکثر اصحاب نے اپنا جوہر شجاعت ایسا دکھایا کہ رستم واسفندیار کا افسانہ بہ نسبت اُسکے بازیِ طفال تھا اور دارا
وسکندر کا معرکہ خواب وخیال تھا لیکن علی مرتضی اور ابودجانہ اور طلحہ اور مصعب بن عمیر سے جو جوانمردیاں ظاہر ہوئین
شیران خدا کے احوال مین دفتر ہوجاتے یہ رسالہ گنجایش نہین رکھتا ہی اگر کوئی مشتاق ہو تو تاریخ صحابہ مین
تفصیل دیکھ کر اُنکی محبت سے اپنے ایمان کو مضبوط کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرف
اصحاب کو واسطے جہاد کے تیز کرتے تھے اسی عرصہ مین شیطان کا بھیدی ابن قمیہ ملعون اور عتبہ بن
ابی وقاص اور ابن شہاب حضرت کے پاس پہونچے اور پتھر چلائے کہ حضرت کی ساق اور کاندھا اور
پیشانی نورانی خون آلودہ ہوگئی اور ہونٹھ نیچے کا زخمی ہوگیا اور اگلا دندان مبارک ابن قمیہ کے پتھر سے ٹوٹ گیا اور
ایک روایت مین عتبہ بن ابی وقاص کے پتھر سے پھر ابن قمیہ نے تلوار حضرت صلعم پر چلائی طلحہ نے اپنے ہاتھ کو
سپر کیا اور ہاتھ اُس جوانمرد کا بیکار ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گڑھے مین گر پڑے ابن قمیہ نے
جانا کہ مین نے محمد صلعم کا کام تمام کیا شیطان لعین نے ندا کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقتول ہوئے اور
اس خبر ناخوش سے اصحابون مین تفرقہ پڑ گیا بعضے تو شہید ہوئے اور کچھ بھاگ کر مدینے مین چلے گئے اور
بعضون نے رفاقت حضرت کی نہ چھوڑی طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن وقاص اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین [illegible]
اور بعضے سراسیمہ وحیران ادھر ادھر پھرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی خبر پائی تو سب
جمع ہوگئے اس تفرقہ مین قریشیون کی عورتون نے اہل اسلام کے بعضے مقتولون کو مثلہ کیا یعنی ناک
اور کان اور اعضاے تناسل کاٹکر گلے کے ہار بنائے حضرت صلعم نے ہرچند چاہا اُس گڑھے سے
نکلین لیکن بسبب دو زخمون اور بوجھ دو زرہون کے نہ نکل سکتے تھے طلحہ رضی اللہ عنہ نے باوجود [illegible]
اور بدن مجروح کے اپنے تئین حضرت کا زینہ بنایا حضرت اُسکے دوش پر قدم رکھ کر بکمال صعوبت باہر نکلے
اور فرمایا کہ طلحہ کی جگہ بہشت مین مقرر ہوئی سب سے اول کعب بن مالک نے حضرت صلعم کو پہچانا اور پکارا کہ اے
مسلمانو مژدہ باد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات ہین اصحاب متفرق لشکر فی الفور ملازمت مین
آپہونچے اور آہستہ آہستہ پہاڑ کی گھاٹی کی طرف متوجہ ہوئے تا وہان یارون کے ساتھ جمعیت کرین اور
سعد بن وقاص نے اُس روز ایسے تیر ہدف مقصود پر چلائے کہ ہر تیر نے مخالفون کو واصل جہنم کیا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے اُنکو تیر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ مار میرے مان باپ تجھ پر فدا [illegible]
ایسی منت کی سعادت کسی اصحاب کو میسر نہوئی جب حضرت صلعم گھاٹی کے پاس پہونچے تب ابی بن خلف
ملعون ناخلف گھوڑے پر سوار نیزہ ہاتھ مین لیے آپہونچا اور پکارا کہ خدا مجھکو نجات دے [illegible]
نجات دوں زبیر بن العوام اور دوسرے اصحاب نے چاہا کہ اُس کافر یاوہ گو کو جہنم رسید کرین [illegible]

زبیر سے نیزہ لیکر اُسکی گردن پر لگایا ہر چند کہ زخم ظاہر مین تھوڑا تھا لیکن اُس بد سرشت پر خوب کارگر ہوا آخر بے اختیار
زمین پر گر گیا رفیق اُسکو قوم مین اُٹھا لے گئے لیکن اُس بیشرم بیغیرت کے زخم سے مانند بیل کے
آواز کرتا تھا یارون نے کہا کہ تیرا زخم ایسا نہین کہ تو ایسی بیقراری کرے بولا کہ زخم تو ظاہر مین ایسا نہین
لیکن زخم لگا نیزہ الا ایسا ہی کہ ضرب اُسکی خطا نہین کرتی غرض وہ کافر اسیطرح سے نالہ و آہ کرتا راستہ مین مکہ کی
جہنم کی راہ لی یہ ساری مصیبت اُن یارون کی بیقراری سے ہوئی جو عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ گھاٹی پر متعین
تھے جب ابتدا مین اصحابون کو غلبہ ہوا تو وہ بطمع غنیمت کے گھاٹی کو چھوڑ کر چلے گئے ہر چند عبد اللہ
بن جبیر مرحوم نے اُنکو رسول اللہ صلعم کی بیفرمانی سے ڈرایا آنکے خیال مین کچھ نہ آیا عبد اللہ ابن جبیر مع
آٹھ جوانون کے اکیلے رہ گئے عکرمہ بن ابو جہل نے گھاٹی خالی دیکھی تو اپنے تیر اندازون کو لیکر آیا عبد اللہ بن جبیر نے
داد جوانمردی اور دلاوری کی دی اور مع آٹھون یارون کے شہید ہوگئے پیچھے سے کافرون نے آنکر ایسے تیر برسائے
کہ فوج اسلام متفرق ہوگئی بعد اُسکے کفار قریش نے ابو سفیان سے کہا کہ آج لات و عزیٰ نے ہماری مدد کی
جو ہم محمد پر غالب ہوئے اور اب محمد نے مضبوط گھاٹی کی پناہ لی ہے اور یار اُسکے جمع ہوتے جاتے ہین اب
صلاح یہ ہے کہ ہم لوگ پھر جاوین ابو سفیان بھی اس بات پر راضی ہوا اور گھاٹی کے تلے آنکر پکارا تو قوم مین
محمد صلعم ہین حضرت نے منع فرمایا جواب دینے سے پھر بولا ابو بکر اور عمر مین پھر حضرت نے جواب دینے سے منع فرمایا ابو سفیان
بولا اُعل ہبل یعنی بلند ہو تو اے ہبل حضرت نے فرمایا جواب دو کہ اللہ اعلیٰ و اجل ہے حضرت عمر نے جواب دیا
اور کہا کہ ای عدو اللہ ہم سب تیری گردن کاٹنے کو تیار ہین ابو سفیان نے کہا کہ یوم بیوم یعنی ہم تم برابر ہین
رسول خدا نے فرمایا جواب دو کہ ہمارے قتیل بہشت مین اور تمھارے مقتول دوزخ مین جب قریش مکہ کی طرف
روانہ ہوئے تو رسول خدا نے علی مرتضیٰ کو بلا کر فرمایا کہ ایسا نہو کہ قریش فریب کرین اور مدینہ کی طرف متوجہ ہووین
علی مرتضیٰ اُنکے پیچھے گئے یہانتک کہ مدینہ کی حد سے نکل گئے وہان سے پھر حضور مین آئے رسول اللہ نے
پھر سب شہیدون کو دفن کیا ستر آدمی شہید ہوئے بعد اسکے حضرت صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور فرمایا
کہ اب قریش کو پھر غلبہ نہوگا بلکہ فتح مکہ کرینگے اہل مدینہ رسول اللہ کی خبر سنکر استقبال کو آئے ایک عورت انصاری
حضرت سید الشہدا حمزہ کی ملاقات کو نکلی رستے مین چار جنازے برابر رکھے ہوئے دیکھے ایک اوسکا باپ
دوسرا خاوند تیسرا بھائی چوتھا بیٹا سبکا احوال دریافت کیا کہ کون ہین اُس عورت مرحمت نے مطلق التفات نکیا
کمال استقلال سے آگے بڑھی اور پوچھا کہ سرور عالم صلعم کا کیا حال ہے لوگون نے کہا کہ سلامت تیرے
آگے تشریف لاتے ہین وہ بی بی اپنے مقتولون کو چھوڑ کر جلدی چلی گئی اور حضرت کو دیکھا اور دامن پاک کو
پکڑ کر کہا کہ میرے ماں باپ اور قوم سب تجھپر فدا ہوون تیری ذات شریف کو جو مین نے سلامت پایا سب کچھ

پایا حضرت صلعم نے اسکے استقلال پر آفرین کی اور اُسکے حق مین دعاے خیر کرکے روانہ ہوے اور
مدینہ شریف مین یارون کے ساتھ داخل ہوے

بیان واقعہ حدیبیہ اور قریش کے ساتھ صلح کرنے کا

سبب اس سفر کا یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ امن و امان سے مع اصحاب بیت اللہ
مین گئے اور عمرہ کیا اصحاب خوش ہوے اور جانا کہ اس سال مین فتح مکہ ہوگی پھر حضرت سید المرسلین صلعم نے
تیاری سفر کی کی اور چودہ سو آدمی ہمراہ لیکر مکے کو روانہ ہوے اور عبد اللہ بن ام مکتوم کو مدینے مین خلیفہ کیا اور
ستر اونٹ واسطے قربانی کے ہمراہ لیے منزل عسفان مین پہونچے بشیر بن سفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے ملاقات کرکے عرض کی کہ قریش کو آپکے کوچ سے خبر ہوئی ہے اونھون نے جمعیت کی ہے اور خالد بن ولید کو
سردار لشکر کا کیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ تمکو مکے مین نچھوڑینگے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک رہبر
ہمراہ لیا اور راہ دشوار سے روانہ ہوکر حدیبیہ مین آنکے مقام کیا قریش نے یہ خبر سنکر بدیل بن ورقا خزاعی کو
حضور مین بھیجا اور قبیلہ خزاعہ قدیم سے رسول اللہ صلعم کے دوست جانی اور محرم نہانی تھے اونھون نے کہا
اصول و فروع قریش سب جمع ہوے ہین تمکو مکے مین نچھوڑینگے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
ہمارا ارادہ لڑائی کا نہین ہے بلکہ واسطے عمرہ کے آئے ہین قریش کے تئین مناسب یہ ہے کہ صلح کرکے ایک مدت
معین کرین اور ہمکو قبائل عرب پر چھوڑین اگر ہم اُنپر غالب ہون تو بغیر رنج و تعب کے دشمنون کی مراد بر آویگی
اور اگر یہ بات میری قبول نکرینگے تو جبتک جان باقی ہے مین اُنکی لڑائی سے ہاتھ نہ اُٹھاؤنگا اور اللہ تعالےٰ نے
جو مجھسے وعدہ کیا ہے وہ اپنے دین کی مدد کریگا بدیل نے جاکر صنادید عرب کی مجلس مین کہا کہ اے یارو مین
محمد صلعم کے پاس سے آیا ہون اور باتین معقول لایا ہون اگر صلاح ہو تو بیان کرون سفہا اور جہلا نے کہا
کہ ہم کچھ بات نہین سنتے مگر عقلا نے بگوش دل سب باتین سنین لیکن اسواسطے کہ بدیل قوم خزاعہ سے ہے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہم سوگند تھے اُسکی بات پر اعتبار نکیا اور عروہ بن مسعود ثقفی کو کہ آئے
سنکر قوم سے بیان کیا کہ اے قوم بدیل کی بات بے بدل ہے اور اگر تمکو شک ہے تو مین جاؤن اور تحقیق کرکے
آؤن عروہ بن مسعود بموجب رضامندی قریش کے حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین گیا حضرت نے
جو بات کہ بدیل سے فرمائی تھی وہی عروہ سے ارشاد کیا عروہ نے بطریق مصلحت انگیزی کے کہا کہ اے محمد
صلعم اگر تو اسواسطے کہ اپنی قوم کو استیصال اور بے بنیاد کرے تو زمانہ ماضی مین کسی نے ایسا نہین کیا اور اگر یہ
غرض ہے تو بیان کر یہ چند اوباش بیکار جو تونے جمع کیے ہین میری خاطر مین یہ گذرتا ہے کہ یہ لوگ ضرورت کے وقت مین

تجھکو تنہا چھوڑ جاوینگے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہایت طیش مین آکر سخت کلمے عروہ کو کہا اور
صدق دل سے فرمایا جبتک کہ دم مین دم ہی محمد صلعم کا ساتھ نچھوڑینگے عروہ نے کہا کہ اگر اگلے حقوق تیرے
مجھپر نہوتے تو مین جواب دیتا عروہ نے گفتگو کے وقت مین گوشۂ چشم سے آداب تعظیم اصحابون کی رسول صلعم
کے ساتھ دیکھی تو حیران ہوگیا اور وہان سے آکر قریش سے کہا کہ واللہ مین کسریٰ اور قیصر کی مجلسون مین
حاضر ہوا ہون یہ احترام اور اعزاز کہ جو محمد کے یار اُس سے کرتے ہین مینے ہرگز نہین دیکھا جب وہ باتین کرتا ہی
تو نہایت تعظیم سے ایسے خاموش ہو جاتے ہین گویا اپنے تئین بھول جاتے ہین اور وضو کے پانی لینے پر ایسا گرتے ہین
کہ قریب ہی کہ آپس مین مقاتلہ کرین بہتر یہ ہی کہ اُسکے ساتھ لڑائی ہرگز مت کرو ہر ایک نیچ مرنے کو سعادت سمجھتا ہے
بعد اُسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو قریش کے پاس بھیجا کہ ہمکو عمرہ کرنے دین جب
حضرت عثمانؓ نے پیام پہونچایا اُنھون نے کہا ہرگز محمد کو نچھوڑینگے جو وہ عمرہ کرے اگر تمھاری خوشی ہو تو
طواف کرو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ ہرگز بغیر رسول اللہ صلعم کے تنہا طواف نکرونگا قریش غصہ ہوے اور
حضرت عثمانؓ کو قید کیا رسول اللہ صلعم کو خبر پہونچی کہ عثمانؓ کو قریش نے قتل کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت
رنجیدہ ہوے ایک درخت کے تلے بیٹھے تھے اصحاب کو جمع کیا اور از سر نو بیعت کی اس مضمون سے کہ یا
قریش کو قتل کرینگے یا سب مرجاوینگے سب اصحاب نے بخلوص دل بیعت کی اور مرنے پر مستعد ہوے اللہ تعالے
نے اُن جوانمردون کے اخلاص کی برکت سے یہ آیت نازل کی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ الیٰ آخر الآیۃ
یقینہ خدا راضی ہوا اُن مسلمانون سے جنھون نے بیعت کی تجھ سے درخت کے نیچے اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھ پر ہے
جب قریش کو تجدید بیعت کی خبر ہوئی تو سہیل بن عمر کو بلا کر حضرت صلعم کے پاس بھیجا بعد گفتگو و تکرار کے صلح نامہ
لکھنے کا حکم ہوا علی مرتضی کو فرمایا کہ لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہیل نے کہا ہم رحمن کو نہین جانتے اور
اللہ کو ہم اس نام سے نہین پکارتے ہمارے دستور کے موافق لکھو بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اصحاب تو نہین مانتے تھے
مگر حضرت نے فرمایا یونہین لکھو بعد اُسکے لکھا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پھر سہیل نے کہا کہ اگر ہم تیری رسالت کے معتقد ہوتے تو نزاع کیون کرتے محمد بن عبد اللہ لکھو حضرت صلعم نے
فرمایا واللہ مین محمد رسول اللہ اور محمد بن عبد اللہ ہون اے علی رسول اللہ کی لفظ کو مٹا دے حضرت علی مرتضی نے قسم
کھا کر کہا کہ مین وصف رسالت کا نتراشونگا حضرت نے اپنے دست حق پرست مین نامہ لیا اور محمد رسول اللہ
تراش کر محمد بن عبد اللہ لکھا مضمون صلحنامہ کا یہ تھا کہ سید المرسلین مع لشکر اسلام کے اسی سال مدینے کو جاوین
اور آیندہ سال کو آنکر عمرۃ القضا گذارین بشرطیکہ تلوارین میان مین رہین اور تین دن سے زیادہ مکہ مین
نٹھہرین اور دس برس تک لڑائی نکرین جو ہم ہر طرف آیا جایا کرین اور جو شخص پیغمبر کی طرف کے ہمارے یہان آوے

اوسکو ہم نہ لیوین اور ہماری طرف سے جو شخص اُنکے پاس جاوے تو محمدؐ اسکو ہمارے حوالے کرین اصحابون کو یہ شرط ناگوار گذری نہایت ملول ہوے کہ ہم کیونکر دوستون کو دشمن کے حوالے کرین اور یہ عار کیونکر قبول کرینگے بعد اُس صلح کے حضرت صلعم نے لوگون سے کہا کہ اُٹھو اور قربانی کو ذبح کرو اور سرون کو حلق کرو یعنی سر منڈاؤ صحاب اُس صلح سے نہایت ناخوش تھے کسیکا دل قربانی کو نہ چاہتا تھا تین بار حضرت صلی اللہ صلعم نے فرمایا کوئی مارے طیش کے نہ اُٹھا حضرت اوداس ہوکر گھر مین گئے اور اُم سلمہ سے یہ احوال کہا جب بی بی نے سنا تو حضور مین عرض کی یارسول اللہ آپ جانتے ہین کہ اصحابون کو شرط اخیر سے بڑا رنج ہوا ہی بہتر تو یہ ہی کہ آپ کسی سے کچھ نفرما دین اور قربانی کریئے حجامت اور اصلاح بنواسیئے جب اصحاب آپ کو دیکھین گے تو خود بخود مشغول ہودینگے حضرت صلعم نے اپنے خاص اونٹون کو قربانی کردیا اور حلّاق کو بلوا کر بال بنوائے جب تو لوگون نے حضرت کو دیکھکر قربانیان کین اور تھوڑے لوگون نے حجامت کی اور اکثرون نے تھوڑے تھوڑے بال کتروائے حضرت صلعم نے دوبار محلقین کے حق مین دعا مغفرت کی اور ہر بار مقصرین یعنی بال کترنے والے انکو نہین یاد دلواتے تھے تیسری بار اُنکے حق مین دعا کی اور وہان سے پھر مدینے مین تشریف لائے

بیان خیبر کے فتح کرنے کا

جب لشکر اسلام سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے مین حدیبیہ سے پھر آئے آخر محرم سنہ ۷ھ مین خیبر کی غزا کا عزم مصمم کیا اور ایک ہزار سات سو آدمی روانہ ہوی مدینے کے منافقون نے بسبب دوستی کے خیبر والون کو حضرت کے ارادے سے خبر کی اور خیبر کے پانچ قلعے تھے تین قلعہ تو آسانی سے فتح ہوے اور دو قلعے جنکا نام سطیح اور سلالم تھا بہت سخت تھے اور آدمی انمین بہت تھے دس روز تک گھیرا جب بھی فتح میسر نہوئی پھر خیبر کے کافر یہودی قلعہ سے باہر نکل کر لڑائی کرتے تھے اُن دنون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو درد سر پیدا ہوا اس سے پہلے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم عمرؓ بن خطاب کو دیا وہ شام تک لڑے اور بغیر فتح کے پھر آئے دوسرے دن ابوبکر صدیقؓ کو علم دیا اونھون نے بھی بمقدور کوشش کی اور بے فتح پھر آئے تیسرے دن پھر حضرت عمرؓ علم لے گئے اور بہت جانفشانی کی کچھ فائدہ نہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل مین علم اُس شخص کو دونگا کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالے اور رسول اُسکو اور دوست رکھتا ہی وہ اللہ اور رسول کو اور فتح اُسکے ہاتھ سے ہوگی یہ سنکر سب اصحاب متفکر ہوے کہ دیکھا چاہیے کہ سعادت کسکے نصیب ہوگی اور حضرت علیؓ پر کسیکا گمان نہین تھا اسواسطے کہ اونکی آنکھین دُکھتی تھین کہ کچھ نظر نہین آتا تھا مگر کو اصحاب تیار ہوکے ہتھیار باندھکر حضرت کے خیمے کے سامنے ٹہلتے تھے کہ ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے پوچھا کہان ہی علی ابن ابی طالب جانتے ہو لوگون نے عرض کی کہ لسبب شدت درد چشم کے معرکہ مین حاضر نہین ہوے سلمہ بن اکوع بموجب حکم کے علی مرتضی کو لے آئے حضرت نے پانی دہان مبارک کا آنکی آنکھون مین لگایا اللہ تعالے نے آنکو اپنی رحمت سے جلوہ شفا کا دکھایا اور پھر تمام عمر آنکو درد چشم کا نہوا پھر صلعم اپنے ہاتھ سے باندھکر آنکو دیا اور دعا سے خیر آنکے حق مین کی جب مرتضی علی گئے اور مقابلہ شروع ہوا اور کتنون کو مارا اسوقت آسکے ایک یہودی مرحب نام جو شجاعت مین مالک یمن اور شام تک آسکا نام تھا بولا کہ اے لوگو تمھارے لشکر کا سردار کون ہی کہا کہ علی ابن ابی طالب چچیرا بھائی رسول اللہ صلعم کا مرحب نے کہا مین سنتا ہون کہ وہ بڑا دلاور ہی افسوس کہ وہ آج میرے ہاتھ سے مارا جاویگا حضرت مرتضی علی رضہ مقابل ہوے بعد ہیبت سو طعن وضرب و گیر و دار کے علی مرتضی رضہ نے ایک تلوار ایسی آسکے سر پر پھر ماری کہ لپشت تک دو ٹکڑے ہوگئے جب لڑائی کا تنور گرم ہوا تو ایک یہودی نے حضرت کے ہاتھ پر ایسی ایک ضرب لگائی کہ اونکے ہاتھ سے ڈھال گر پڑی حضرت مرتضی علی رضہ نے گرمی اور طیش سے ایک دروازہ کا حلقہ ہلا کر اوکھاڑا اوسکو اپنی سپر تک اٹھا کر گرایا لشکر اسلام نے حملہ کیا ایکبارگی قلعے مین پیٹھ گئے اور بہت کفار کو قتل کیا جب قلعہ والون نے یہ حال دیکھا تو عاجز ہوکر اسطور پر صلح کی کہ ہتھیار سب مسلمانون کو دیوین اور ہمارا خون معاف کرین اور ہر ایک مرد ایک اونٹ کا بوجھ غلے وغیرہ کا ہمراہ لیجاوے بشرطیکہ کچھ مال نقد وغیرہ نہ لیجاوے جب صلح پر معاملہ قرار پایا حضرت مرتضی علی لڑائی سے پھرے کہتے ہین کہ سات جوانان قوی نے چاہا کہ اس در کو الٹ دین نہ الٹ سکے اور چالیس جوانون نے چاہا کہ آسکو اٹھاوین یہ بھی میسر نہوا اس لڑائی مین ترانوے آدمی کافر مارے گئے اور پندرہ اہل اسلام مین سے شہید ہوے پھر یہود سے فریب ظاہر ہوا اور بہت مال چھپا کر منکر ہوے تھے وہ نکلا اسواسطے حضرت صلعم نے چاہا کہ اونکے مردون کے تئین قتل کرین یا اس ملک سے نکال دیوین یہود نے نہایت عاجزی سے کہا کہ مسلمانون کو البتہ نوکر واسطے باغون اور کھیتی کے چاہیے ہمکو ملک مین کچھ دعوی نہین ہمکو مانند مزدورون کے آدھی پیداوار دیا کرو حضرت صلعم نے آنپر منت رکھکر قتل سے معاف کیا اور فرمایا جبتک ہماری مرضی ہوگی کام تمسے لیوینگے اور آدھا حاصل اجرت مین تمھاری دیکر باقی آدھا بیت المال مین سونپا جاویگا اور بی بی صفیہ جو بیٹی حی بن اخطب امیر یہودی کی تھی آسکو غنیمت سے برگزیدہ کرکے بی بیان محرم مین داخل کیا اور وہان سے خزانہ اور غنیمتین لیکر سالما وغانما مدینے کو مراجعت فرمائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیان مکے کے فتح کرنے کا

جب حدیبیہ مین صلح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قریش کے ساتھ ہوئی تو یون قرار پایا تھا کہ دس برس تک

ہمارے اور تمھارے بیچ مین لڑائی نہوگی عادت عرب کی یون تھی کہ جو کسیکا عہد ہم سوگند ہوتا تو اُنکی لڑائی کو گویا
اُسکی لڑائی سمجھتے تھے بنی خزاعہ قدیم سے باوجود کفر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہم سوگند تھے اور بنو بکر
قریش کے ہم عہد تھے اور اُن دونون قبیلون مین ہمیشہ دشمنی رہتی تھی بعد اُس صلح کے بنو بکر کے اور بنو خزاعہ کے
لڑائی ہوئی قریش نے اپنے ہم عہد کی مدد کی اور کئی جوان قریش پوشیدہ منہ باندھ باندھ کر بنو بکر کے ساتھ ہوکر ناگاہ
بنو خزاعہ پر جا پڑے اور بیس آدمی مار ڈالے بُدیل بن ورقا بنی خزاعہ کا سردار کئی آدمی ہمراہ لیکر اور اپنا حال ظلم اُٹھانا
مین نظم کر کے مدینے کو آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو سنایا رسول اللہ نے اُنپر رحم کھا کر فرمایا کہ اگر
تمھاری تمھارے خدا نے یاری نہ کی مگر میرا اللہ کہ وحدہ لاشریک ہے میری یاری کریگا بُدیل کو نہایت دلاسا اور
تسلّی سے رخصت کیا اور لشکر کے تیار ہونے کا حکم دیا اور مکے والے اس حرکت سے پشیمان ہوے اور
ابوسفیان سے کہا کہ تم مدینے کو جا کر پھر سے عہد کر دو اور اپنے نقض عہد کا عذر بیان کرو ابوسفیان اس سبب سے
کہ میری بیٹی ام حبیبہ حضرت صلعم کا قبیلہ ہے مدینے کو آیا اور اول اپنی بیٹی کے پاس گیا ام حبیبہ نے جو حبیب خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی صحبت مین ایمان کامل حاصل کیا باپ کو دیکھتے ہی بچھونا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
لپیٹا ابوسفیان نے پوچھا کہ بیٹی مجھکو اس بچھونے کے لائق نہین سمجھتی ہے یا اس بچھونے کو میرے لائق نہین جانتی ام حبیبہ نے
فرمایا یہ بچھونا رسول اللہ صلعم کا ہے اور تو شرک کی نجاست سے ملوث ہے تجھکو شرم نہین آتی کہ سردار قریش اور اعقل زمانہ ہوکر
پتھرونکو پوجتا ہے ابوسفیان وہان سے نہایت غصے سے نکلکر حضرت صلعم کی مجلس مین گیا اور تجدید عہد چاہا کچھ فائدہ
نپایا اسواسطے شرمندہ اور محروم ہوکر مکے کو پھر گیا اور قریش کو اس حال سے خبر دی حضرت نے اُم کلثوم کو مدینے مین
خلیفہ کیا اور دس ہزار سوار اور پیادے ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور حضرت عباسؓ اُن دنون مین مع اہل و عیال کو لیکر مدینے کو
آتے تھے منزل ذوالحلیفہ مین حضرت محمد صلعم سے ملاقات ہوئی اُنھون نے عیال کو مدینے کی طرف روانہ کیا
اور خود حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہوے قریش کو معلوم نہ تھا کہ حضرت صلعم مدینے سے نکلے ہین
مگر ابوسفیان کو یقین تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم جلد آوینگے اسواسطے حکیم بن حزام کو مکے سے
ساتھ لیکر باہر آیا تا کہ معلوم کرے کیا حال ہے جب ایک منزل آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک پشتے کے
تلے دس بارہ ہزار لشکر ظفر پیکر لیے ہوے اُترے تھے اور حکم دیا تھا کہ رات کو ہر شخص اپنے ڈیرے سے مشعل آگ
جلاوے رات کو ابوسفیان نے پشتے پر چڑھکر جو دیکھا تو لشکر عظیم کے دیکھنے سے حیران ہوگیا اور گمان اُسکو
نتھا کہ اتنا لشکر پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا کہان سے ہوگا اُسی پشتے پر مقام کیا کہ خبر کو بالیقین معلوم کرے
حضرت عباس کی قرابت مکے مین بہت تھی چاہتے تھے کہ کسیطرح قریش کو خبر ہو جاوے کہ آکر اپنی جانون کو بچاوین یا ایمان لاوین
رسول اللہ صلعم کے خچر پر سوار ہوے تاکہ کوئی لکڑہارا ملے تو اسکی زبانی یہ خبر بھیجین لشکر سے باہر جو نکلے تو ابوسفیان

کی آواز سُنی اور پہچان کر بولے کہ اے ابا حنظلہ ابوسفیان نے پکارا یا ابا الفضل میرے ماں باپ تجھپر فدا ہون
یہ کیسا لشکر ہی حضرت عباسؓ نے فرمایا وا سے برحال قریش اگر بغیر درستی معاملہ کے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک
پہونچیں تب ابوسفیان بولا کہ کیا تدبیر کرین بھائی حضرت عباسؓ نے کہا کہ ساتھ والون کو تو رخصت کردے
اور میرے خچر پر ردیف ہوجائین حضرت صلعم سے تیری مخلصی کی کوشش کرونگا ابوسفیان کے رفیق تو اُسیوقت
چلے گئے اور حضرت عباسؓ اُسکو اپنا ردیف کرکے لشکر مین آئے ہر ایک ڈیری پر جو پہونچے تھے تو لوگ پہچان کر
کہتے تھے کہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مرکب رسول اللہ پر سوار ہوے اپنے ڈیرے کو جاتے ہین
جسوقت حضرت عمرؓ کے ڈیرے کے برابر پہونچے اور اُنھون نے ابوسفیان کو پہچانا تو وہین تلوار میان سے
باہر کرکے دوڑے اور بولے کہ ای عدو اللہ الحمد للہ کہ مینے تجھکو بے ایمان پایا اور حضرت عباسؓ خچر کو جھپٹا کر آگے
چلے اور حضرت عمرؓ شمشیر برہنہ پیچھے دوڑے حضرت عباسؓ سبقت کرکے محمد رسول اللہ صلعم کے خیمے مین
جا پہونچے اور حضرت عمرؓ بھی پاشنہ کوب آئے بلایا اور بولے کہ یارسول اللہ حکم کرو کہ اس دشمن خدا کی گردن
ماردون اور خلق اللہ کو اُسکے عذاب سے چھٹادون حضرت عباسؓ نے کہا یارسول اللہ مین اُسکو امان دیکر
لایا ہون حضرت عمرؓ اور عباسؓ مین خوب مجادلہ اور تکرار رہی حضرت عباس کا مبالغہ ابوسفیان کے حق مین حد کو
زیادہ ہوا تب حضرت رسالت مآب صلعم نے فرمایا کہ چچا آج کی رات اُسکو اپنے خیمے مین رکھو فجر کو حاضر کیجیو
حضرت عمرؓ دانت پیستے ہوے اپنے ڈیرے کو آئے اور عباسؓ ابوسفیان کو اپنے خیمے مین لائے صبح کو جب
عباسؓ نے موافق حکم کے حضور مین حاضر کیا تب حضرت صلعم نے فرمایا وا سے تیرے حال پر ای ابوسفیان
ابھی وقت نہین آیا کہ تو جانے کہ معبود برحق اور مسجود مطلق سوا سے خدا کے دوسرا کوئی نہین ہی ابوسفیان نے عرض کی
کہ تیری حلیمی اور کریمی مین کچھ شبہہ نہین ہی کہ باوجود ان قصورون کے جو مجھسی تیری خدمت مین صادر ہوے ہین
تب بھی اس لطاف سے پیش آتا ہی حضرت عباسؓ نے فرمایا کہ ای ابوسفیان فرصت کو غنیمت جان اور عمرؓ کے
آنے سے آگے مسلمان ہوجا جو مخلصی پاوے تو تب ابوسفیان جبراً و کرہاً مسلمان ہوے پھر حضرت عباسؓ نے
عرض کی یارسول اللہ ابوسفیان آدمی عزت طلب جاہ دوست ہی اُسکے ساتھ کچھ ایسا فرمائیے جو اُسکے موجب
سرفرازی کا ہو حضرت نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر جاویگا اُسکو امن ہی اور جو کوئی مسجد الحرام مین آویگا
اُسکو بھی امن ہی اُسوقت عباسؓ سے حضرت صلعم نے فرمایا کہ چچا ابوسفیان کو پہاڑ کی جڑ مین تنگ راہ پر کھڑا کر
جو لشکر حق کو دیکھے اور لشکر کی ہیبت سے اُسکا کفر ٹوٹے حضرت عباسؓ نے موافق حکم کے عمل کیا
جب لشکر اسلام فوج فوج نکلنا شروع ہوا ہر ایک کے احوال سے پوچھتا تھا اور حضرت عباس بیان کرتے تھے
یہانتک کہ سید الابرار فتح بر یمین اور نصرت بر یسار ساتھ قوم مہاجر و انصار کے کہ ہر ایک اون مین سے

درمیان خود اور زرہ اور بکتر اور دستانون کے ایسے غرق تھے کہ سوائے آنکھون کے کوئی عضو نمودار نتھا یہ گروہ
ادر علمدار خاص حضرت کا زبیر بن العوام تھا ابوسفیان نے متعجب ہوکر پوچھا کہ یہ کون ہے جواب دیا کہ سید مختار اور گروہ
مہاجر و انصار ہین ابوسفیان نے کہا کہ اب تیرے بھتیجے کا ملک و حشمت بہت ہو گیا حضرت عباسؓ نے فرمایا اے
کمبخت یہ ملک نہین ہے یہ نبوت ہے روز بروز شوکت اور عظمت اسکی زیادہ ہوتی ہے پھر ابوسفیان سب سے آگے
بڑھ کے مکے کو پہونچا اور قریش سے فریاد کر کے بولا کہ محمدؐ ایسا لشکر لیکر آتا ہے کہ کسیکو مقابلے کی مجال نہین اور حکم
یون صادر ہوا ہے کہ جو کوئی میرے گھر مین یا مسجد الحرام مین پناہ لیجاویگا اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھیگا وہ
امان مین ہوگا اور اگر مسلمان ہو جاؤ گے تو سلامت رہو گے زوجہ نالائق اسکی نے نہایت نالائق باتین کہین القصہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ زبیر مع فوج مہاجر کے فلانے رستے سے اور سعد بن عبادہ اپنے گروہ کو ساتھ
فلانی طرف سے مکے مین داخل ہوون اور خالد بن ولید فلانی راہ سے آوین اور کوئی کسیکو قتل نکرے مگر اسکو
جو قصد تمھارا کرے اوسوقت حضرت صلعم بنفس نفیس ناقے پر سوار ہوئے اور صدیق یمین و اسید یسار پر تھا
گروہ اپنے کے متوجہ ہوئے اور موضع حجون مین حضرت صلعم کے واسطے خیمہ استادہ کیا اور اس غزوے مین
کشت و خون نہین ہوا مگر خالد بن ولید کو جس رستے سے حضرت نے حکم داخل ہونیکا دیا تھا جب شہر مین آنے لگے
تو عکرمہ بن ابی جہل مع اپنے لوگون کے خالد سے مقابل ہوا اس سبب سے خالد نے پچیس تیس آدمی آنکے قتل کیے تھے
کہ ابوسفیان یہ خبر سنکر دوڑا اور دامن عاطفت محمد رسول اللہ صلعم کا پکڑا عاجزی سے کہا کہ یا رسول اللہ کوئی متنفس
قریش مین باقی نہین رہیگا مصرع ترحم کہ کہ ہے وقت ترحم + حضرت نے منادی امن کر دادی پھر حضرت بیت الحرام
مین تشریف لے گئے تین سو ساٹھ بت کعبے کے گرد و پیش تھے اور حضرت اس آیت کو پڑھتے جاتے تھے
قَدْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ایک لکڑی سے بتون کی طرف اشارہ کرتے تھے خود بخود وہ بت سرنگون ہوکر
گرتے جاتے تھے بعد اوسکے حضرت بیت اللہ سے باہر نکلے اور کعبے کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر کھڑے
ہوئے تمام حرم شریف اہل مکہ سے بھر اتھا حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے لوگو تمھارا گمان مجھپر کیا ہے کہ مین تمھارے ساتھ
کیا کرونگا سبھون نے دست بستہ ہوکر عرض کی تو بھائی کریم ہے اور بھتیجا کریم کا ہے کہ ہمین سوائے کرم کے
دوسری امید نہین ہے حضرت صلعم نے اپنے کرم جبلی اور رحمت ذاتی سے فرمایا کہ میری طرف سے تمپر کچھ تشدد
نہین ہے جاؤ تمنے سبکو آزاد کیا کہتے ہین کہ قریش کو اس بات کے سننے سے یہ حالت ہوئی جیسے مجرم واجب القتل
کو خوشی جان بخشی کی سننے سے ہوتی ہے اسی سبب سے اکثر اہل مکہ زن و مرد ہزارون ایک دن مین
مسلمان ہو گئے اول مردون نے بیعت کی بعد اوسکے عورتین آئین حضرت نے چادر کا ایک کونا اپنے
دست مبارک مین لیا دوسرا کونا عورتون نے ہاتھ مین پکڑا کے بیعت کی بعد اس فتح کے حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید کے تیئں سواروں سے بھیجکر بتخانہ عزیٰ کی عزت کھوئی اسیطرح اصحابون کو
جابجا بھیجکر بتخانہ سواع اور منات کا توڑا اور بتخانہ لات پر لات چلی اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو ترقی بخشی پھر یان سے
سالماً وغانماً مدینے یا سکینہ میں تشریف لے گئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دنیا ئے فانی سے رحلت فرمانے کا

جب فتح مکے کی ہو چکی اور سورۂ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ نازل ہوئی حقیقت وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ
فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا نے ظہور پایا قوم عرب ایمان لانے میں قریش کے معاملہ کی انجام کے منتظر تھے بعد فتح مکے
کے تمام قبائل عرب کی طرف سے وکیلوں کا واسطے ایمان لانے کے آنا شروع ہوا اور وفود جمع وفد کی ہے اور وفد
معنی رسول ہیں اور وفد فوج فوج اپنی قوم کے ہوکر آتے تھے اور ایمان لاتے تھے رسول اللہ صلعم ہر ایک کو بعد تعلیم
ایمان کے خلعتیں دیکر رخصت کرتے تھے جب آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ نازل ہوئی تو ایک روز رسول خدا صلعم نے خطبہ پڑھا اور خطبے میں آیت مذکور پڑھکر فرمایا کہ ایک شخص کو
اللہ تعالیٰ نے دنیا کے رہنے اور مرنے کا مختار کیا اوسنے عالم عقبیٰ کو اختیار کیا حضرت ابو بکر صدیق اس نکتے کو
سمجھکر رونے لگے کہ ہمارے ماں باپ تجھپر تصدق ہوں ہمارا کیا حال ہوگا نکتہ یہ ہے کہ حضرت صدیقؓ نے جانا کہ جب
کمال دین اور اتمام نعمت کا ہوا تو ہر کمال کو زوال ہوتا ہے اور بھیجنا حضرت کا فقط واسطے تکمیل دین کے تھا جب دین
کامل ہو چکا تو حضرت کو دنیا سے دلی سے کیا کام ہے اور ایک مہینا پہلے وفات سے حضرت صلعم نے اصحابوں کو
بلاکر ایسی نصیحت کی کہ سننے والوں کو مبالغہ سے معلوم ہو گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاروں کو وداع کرتے ہیں
سب نے آبدیدہ ہو کر عرض کیا کہ غسل کی خدمت کون کریگا فرمایا میرے اہل بیت لوگوں نے پھر عرض کی کہ
نماز جنازہ کون پڑھیگا فرمایا جب غسل وتکفین سے فراغت ہو تب جنازہ میرا میری قبر کے پاس اکیلا چھوڑ دیجو اول
جبرئیل اور دوسرے ملائک پڑھیں گے پھر عورت ومرد اہل بیت کے اسکے بعد اور لوگ فوج فوج آوینگے
اور پڑھینگے بعد اس وصیت کے چارشنبہ کے دن اٹھائیسویں صفر کی حضرت کو درد سر بشدت شروع ہوا
اور بعد ظہر کے زیادتی مرض کی ہوئی باوجود مرض کے ہر روز ہر ایک بی بی کے یہاں تشریف لیجاتے تھے
اور ہمیشہ پوچھتے تھے کہ کل میں کہاں رہونگا امہات مومنین نے یہ حال دیکھکر عرض کی کہ ہم سب راضی ہیں کہ
آپ ایام مرض تک عائشہؓ کے گھر میں تشریف رکھیں جب حضرت ایک ہاتھ حضرت عباسؓ کے کاندھے پر
اور ایک حضرت علیؓ کے دوش پر رکھ کر پاؤں زمین سے گھسیٹتے ہوئے بڑی تکلیف سے حضرت عائشہؓ
کے گھر گئے چودہ روز حضرت صلعم بیمار رہے دو روز صفر کے بارہ روز ربیع الاول کے اسی ایام مرض میں حضرت

فاطمۃ الزہرا ایک دن حضور مین تشریف لائین حضرت نے بطریق مشورت کے آہستہ خاتون جنت سے فرمایا کہ اے
میوۂ درخت زندگانی واسے روشنی دیدۂ کامرانی ہرسال جبرئیل امین ایکبار میرے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے
اِبکی سال دوبار اتفاق ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ایام زندگانی آخر ہین اور عنقریب اس دنیائے فانی سے جوار رحمت سبحانی مین
جانا ہوگا زہرا بتول رض نے اس بات کے سننے سے ملول ہوکر چہرۂ مبارک پر آنسوؤن کا باران برسایا اور
اور فرقت مین سید الانس والجان کی آپ روئین اور اُنکو بھی رولایا پھر حضرت صلعم بیقراری سے حضرت سیدۃ النسا
کی دیکھ کر بطریق مشورت کے کان مین آہستہ سے فرمایا کہ اے نور دیدہ واسے فرزند برگزیدہ ملال مت کر
اور پریشانی کا خیال مت لا مین تجھکو دو مژدے سناتا ہون اور غم کا زنگ تیرے سینہ بے کینہ سے مٹاتا ہون
اول تو یہ کہ بہشت جاودان مین سردار زنان اہل ایمان کی تو ہوگی دوسرے یہ کہ سب سے پہلے میرے
اہل بیت مین تو مجھ سے ملاقات کریگی پس خاتون جنت نے اس تپاک کے جو مرنے کے پیچھے سے فراق کا
زہر اپنے مذاق پر شیرین سمجھا اور اس خوشخبری کے سننے کے شکر مین تبسم کیا حضرت عائشہ نے پوچھا کہ اے
فاطمہ بیٹی کوئی غم خوشی سے نزدیک تر تیرے غم سے نہین دیکھا اور نہین سنا سبب پہلے غم کا اور باعث دوسری
خوشی کا مجھ سے بیان کر حضرت خاتون نے فرمایا کہ پیغمبر صلعم کے بھید کا جلد ظاہر کرنا آداب فرزندی سے بعید ہے
لیکن بعد وفات حضرت صلعم حضرت عائشہ رض کے مبالغے اور تاکید سے یہ احوال ظاہر کر دیا جب تین دن حضرت کی
عمر شریف کے باقی رہے بسبب ضعف جسمانی کے جماعت مین حاضر نہو سکے اور سترہ نمازین گھر مین پڑھیں ایک روز
عشا کے وقت بلال موذن نے دروازے پر آکر پکارا اَلصَّلوٰۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ حضرت صلعم نے فرمایا
کہدو کہ ابوبکر نماز جماعت کی پڑھاوین حضرت عائشہ رض نے بی بی حفصہ رض سے جو حضرت عمر کی بیٹی اور رسول اللہ صلعم کی
زوجہ ہین کہا کہ میرا باپ نرم دل کثیر البکا ہے اور عمر رض قوی مزاج ہین اگر حضرت صلعم سے عرض کر کے عمر رض کو حکم
امامت کا دلوا دے تو بہتر ہے حفصہ رض نے بموجب کہنے عائشہ رض کے حضرت سے یہ بات عرض کی حضرت صلعم
بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ امامت کرا دین ورنہ تم اے عورتو جنس سے انہی عورتون کی ہو
جو یوسف کو فریب دیتی تھین حفصہ رض نے اداس ہو کر عائشہ سے کہا کہ مجھکو تجھ سے کبھی خیر نہ پہونچے گی
تو نے ایسے نازک وقت مین حضرت کا مزاج مجھسے منحرف کر دیا بلال رض نے جو یہ بات سنی فریاد کرنے لگے
کہ واغوثاہ کاش کے مان مجھکو نہ جنتی جو یہ حالت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ دیکھتا بعد اسکے بچشم گریان و
دل بریان مسجد مین آکر حضرت صدیق رض کو حکم حضور اقدس کا پہونچایا جب حضرت صدیق رض نے رسول اللہ کی
کی جگہ کو خالی دیکھا بے طاقت ہو گئے اور زار زار روئے اور باقی حاضرین سب رونے لگے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آواز انکے رونے کی سنی تو وضو کیا اور عباس رض اور علی رض کے کاندھون پر

ہاتھ رکھکر مسجد میں آ کے ابوبکرؓ نماز میں تھے چاہا کہ صف میں آملیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو ابوبکر صدیق کے دست چپ کی جانب بیٹھے اور بسبب ضعف کے آواز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لوگوں کو نہیں پہونچتی تھی اسواسطے حضرت ابوبکر لوگوں کو اپنی آواز سے افعال و اقوال امام کا ظاہر کرتے تھے اسواسطے محدثین نے کہا ہے ابوبکرؓ مقتدی سید عالم صلعم کے تھے اور لوگ مقتدی تھے ابوبکرؓ کے صبح کی نماز کے وقت آخر دن عمر شریف کے حضرت نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور اصحاب کو ابوبکر صدیق کے پیچھے نماز میں دیکھا بہت خوش ہوے بعد اسکے جبرئیل امین بحکم رب العالمین کے تشریف لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا کہ تمکو اللہ تعالے نے تحفہ سلام سے مفتخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر تمہارا دل دنیا میں رہنے کو راغب ہے تو جبتک چاہو رہو ورنہ ہم تمہارے مشتاق ہیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی بعد اوسکے ملک الموت اعرابی کی صورت میں آئے اور دروازے پر پکارا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْبَیْتِ میں آؤں حضرت فاطمہؓ نے دروازے کے قریب آنکر کہا کہ اے اعرابی اے مشتاق دیدار نبی عربی خدا تجھکو اجر دے آج وقت ملاقات کا نہیں ہے پیغمبر خدا اپنے حال میں مشغول ہیں ایسے حال میں حضرت کو تصدیع دینا مناسب نہیں دوسری بار بدستور اول آواز دی وہی جواب سنا تیسری بار ایسا پکارا کہ تمام سننے والوں کے اعضا لرزنے لگے حضرت عائشہ نے کہا کہ شاید یہ شخص کانوں سے اونچا سنتا ہے حضرت صلعم نے یہ باتیں سنکر فرمایا کہ یہ کیا باتیں ہیں خاتون جنت نے کہا کہ ایک مرد غریب ساتھ صورت مہیب اور وضع عجیب کے دروازے پر اذن مانگتا ہے ہمنے ہر چند عذر کیا قبول نہیں کرتا اس مرتبہ میں ایسا کڑک کے بولا کہ ہماری اعضا کانپنے لگے اور دل ڈر گیا حضرت صلعم نے فرمایا کہ اے فرزند ارجمند تو نہیں جانتی یہ کون ہے یہ ہادم اللذات اور مفرق الجماعات ہے اور بیوہ کرنے والا عورتوں کا اور یتیم کرنے والا فرزندوں کا اور خراب کرنے والا گھروں کا اور آباد کرنے والا قبرستان کا ہے اور چکھانے والا جرعۂ فنا اور فوت ہے اے نور دیدہ یہ ملک الموت ہے کہو کہ آوے اسواسطے کہ اذن مانگ کر آنا اسکا طریق نہیں مگر پاس ادب سے اس خاندان کے اذن مانگتا ہے جب اذن دیا اور حاضر ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضران مجلس پر عزت اور حرمت سے ناظر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا واسطے زیارت کے قدم رنجہ کیا ہے تمنے یا واسطے قبض روح کے اس گھر میں پاؤں ڈالا ہے تمنے جواب دیا کہ مقصد اول کو یقیناً آیا ہوں اور دوسرا مطلب آپکی رضامندی پر موقوف ہے اگر فرمائیے جان پاک کو عالم افلاک پر لیجاؤں اور اگر اس عالم میں توقف منظور ہو تو میں بے توقف اپنے مکان کو پھر جاؤں حضرت صلعم نے پوچھا اے فرشتے مقرب میرے دوست جبرئیل کو کہاں چھوڑا جواب دیا وہ آسمان پر ہے اور ملائک اس سے آپکی تعزیت کرتے ہیں یہ تو ایسی باتوں میں تھے کہ جبرئیل آ پہونچے اور حضرت کے سرہانے

آپ بیٹھے حضرت نے فرمایا کہ اسوقت غم بہت ہی اور دل بیقرار ہی مناسب ہی کہ کچھ ایسی خبر سناؤ کہ جان میری
بند غم سے آزاد ہو جبرئیل نے کہا کہ ای رسول اللہ دروازے آسمان کے کھلے ہین اور ملائک روح مقدس کے
استقبال کو صف باندھے کھڑے ہین اور طباق نور کے لیے ہوے روح پاک پر نثار کرنے کو مستعد ہین
پھر حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایسی خوشخبری دو کہ میری خاطر کو غم سے نکالے اور نقش اندوہ کا میرے دل سے
مٹا دے جبرئیل نے کہا کہ اے انبیا کے سردار واے سرور خاطر مہاجر و انصار دروازے بہشتون کے
کھلے ہین اور حورین قصور علیین مین آپ کی تشریف لانے کی منتظر ہین پھر خلاصۂ انبیای مرسلین بولے
کہ اے رہنے والے سدرة المنتہی اسکے اور اے مورد رحمت بے انتہا کے میرے تئین سناؤ مژدہ اس
اعلی اور خبر سرور افزا روح الامین نے کہا کہ عالم غیب مین یون مقرر ہوا ہی کہ کل قیامت کو اس میدان خوف
ندامت مین اول وہ شخص کہ جسکے سر پر تاج شفاعت کا رکھین گے اور پہلا شفیع کہ پھل قبولیت کا اسکے درخت
شفاعت سے جدا ہوگا وہ تو ہی سید دنیا و آخرت نے سنکر شکر خدا کا کیا اور پھر فرمایا کہ اے روح الامین
وہ بات سنا کہ جو گرہ غم کی دل سے کھلے جبرئیل نے کہا کہ ای مقتدائے انبیا واے رہنماے اصفیا تم کہو کہ
کس غم مین ہو اور فکر تمھاری کیا ہی کہ ایسی خوشخبریان تمھارے غم کو زائل نہین کرتین اور خاطر مقدس کو کسطرف
مائل نہین کرتین جواب دیا کہ تمام غم و اندیشہ واسطے امت کے ہی کہ بعد میرے سرانجام انکے کام کا کیا ہوگا
جبرئیل نے کہا کہ خاطر جمع رکھو کہ تم سے آگے کوئی پیغمبر بہشت مین نہین جاویگا اور خازنان بہشت دروازہ فردوس
کے تیری امت عالی ہمت سے آگے کسی کے واسطے نہ کھولینگے سید السادات صلعم نے خوش ہوکر فرمایا کہ ای
عزرائیل جو حکم تجھ سے متعلق ہے اسمین مشغول ہو اور اس جہان فانی کے بند زندگانی میرے مرغ روح کے پاؤن سے
جیسے چاہیے ویسے کھول کہ معاملہ خلق کا ہوا آخر اور شوق خالق کا اب میرے گریبان کو کھینچتا ہی تب عزرائیل
نے کمر خدمت باندھکر واسطے قطع کرنے تعلق جسم و جان اس سید الانس والجان کے مشغول ہوے جبرئیل
امین نے سید المرسلین صلعم سے رخصت ہوکر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ آخر آنا میرا دنیا مین یہی تھا پھر
روے زمین پر واسطے پہنچانے وحی مبین کے نہ آؤنگا مقصد و مطلوب میرا تو یہ تھا مصرع جو مرا یوسف نہو
تو مصر سے کیا کام ہے اسوقت نشانیان سکرات کی سید الابرار کے رخسار پر ظاہر ہوئین تمام امہات المومنین
اور اہل بیت طاہرین حجرہ مین جمع تھین اور زاری کرتی تھین اور دونو جہان کے سردار نے حضرت عائشہ
کے سینے سے تکیہ لگایا تھا اور اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی کہتے تھے ایسی حالت مین روح پر فتوح کو قبض
کیا اور ایک چادر یمانی روے مبارک پر کھینچ دی دوشنبے کے دن یہ بلاے عظیم واقع ہوئی اور وہ آفتاب
برج نبوت کا مغرب فنا مین غروب ہوگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وصلی اللہ علیہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

جب خبر موت کی مسجد مین اصحابون کو پہونچی سب پریشان اور حیرانی کے دریا مین غرق ہو گئے بعضون کو سکتہ کی حالت ہو گئی اور بعضے بیہوش ہو کر گر پڑے اور بڑا اختلاف اصحابون مین پڑا بعضے کہتے کہ حضرت دنیا سے سفر کر گئے اور بعضے کہتے تھے کہ حضرت بیہوش ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انھین لوگون مین سے تھے اور کہتے تھے کہ جو کوئی کہیگا حضرت مر گئے ہین اُسکو تلوار سے مارونگا حضرت ابو بکرؓ کا مکان فاصلے پر تھا اور اوسدن صبح کے وقت حضرت صلعم کو افاقت مین دیکھکر گھر کی خبر لینے کو گئے تھے حضرت عائشہؓ نے آدمی بھیجا کہ حادثہ سخت واقع ہوا ابو بکر صدیق سوار ہو کر جلد آ پہونچے مسجد مین آکر جو معلوم کیا تو اصحاب گروہ گروہ سراسیمہ اپنی تجویزین کرتے تھے وہان سے حجرۂ شریف مین جا کر چادر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے اوٹھا کر دیکھا اور دست مبارک چوم کر آیہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ پڑھ کر بوسہ دیا خوشبو رکھتا تھا اور زندگی مین اور بعد موت کے بھی معطر ہی بعد اسکے مسجد مین جا کر کسیکی طرف التفات نکیا اور منبر پر چڑھکر خطبہ فصیح و بلیغ فرمایا جب ابو بکر صدیق نے حمد و ثنا شروع کی تو اصحاب ادھر اودھر جمع ہو کر خطبہ سننے کو جمع ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے یہ کلام بالتحقیق سنایا کہ اے لوگو جو کوئی محمد رسول اللہ صلعم کی بندگی کرتا ہی سو یہ جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو مر گئے اور جو کوئی پروردگار عالم کو پوجتا ہے وہ حی لایموت ہے نہ مرا ہی نہ مریگا پھر آیہ پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ یعنی محمد نہین ہین مگر خدا کے رسول ہین اگر محمد مر جاوین یا مارے جاوین تو تم ای لوگو کیا پھر جاؤگے اپنی اگلی راہ سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مرنے سے کیا دین چھوڑکر پھر کفر اختیار کر دوگے اور جو کوئی کہ پھر جاویگا تو وہ کچھ ضرر خدا کو نہین پہونچا سکیگا اور اللہ شکر کرنیوالون کو جزا دیگا حضرت عمرؓ سے روایت ہی کہ اس آیت کے سننے سے مین ایسا بیدار ہو گیا کہ گویا پہلے یہ آیت سنی ہی نہ تھی اوسوقت سبکو یقین ہوا کہ حضرت نے وفات پائی اور ہر ایک اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے لگا بعد اوسکے حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ اے مردان اہل بیت کرام تم موجب وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تجہیز و تکفین مین مشغول ہو اوسوقت حضرت علی اور حضرت عباسؓ کے دو بیٹے فضل اور قثم ابن عباس اور شقران حبشی حضرت کا آزاد کیا ہوا غلام غسل کی خدمت مین مشغول ہوئے اور بموجب وصیت سید العالمین صلعم کے تجہیز و تکفین کر کے نماز جنازہ موافق ارشاد کے پڑھ کے حضرت عائشہؓ کے حجرے مین مدفون کیا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اجمعین ✽

ذکر حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

اسم شریف اونکا عبد اللہ بن قحافہ اور کنیت اونکی ابوبکر اور لقب اُنکا صدیق اور عتیق تھا جسدن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا وصال ہوا اوسیدن سب اصحابون نے آپسے بیعت کی اور مہاجرین اور انصار نے
اُنکو خلافت پر مقرر کیا بعد مقرر ہونے خلافت کے اپنی معاش کے مقدمے مین متفکر ہوئے کہ کس کام مین
مشغول ہون اصحابون نے کہا کہ تم خلیفہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوئے اور تعلق بیت المال کا تمسے
ہے اسمین سے جتنا چاہو اُتنا صرف کرو اور ہمیشہ حضرت تمام لوگون سے تواضع اور حلم کرتے اور مقدمات
دینی اور ملکی مین ساتھ علماے صحابہ کے مشورت کرتے اور ضعیفون کے ساتھ نرمی اور مدارات کرتے تھے
پھر جب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وفات کی خبر عرب مین مشہور ہوئی تو اکثر عرب مرتد ہوگئے اور زکوۃ دینا
موقوف کیا اور حضرت ابوبکر صدیق نے اصحابون سے اُنکے قتل کرنے کی مشورت کی حضرت عمر نے کہا
یا خلیفہ رسول اللہ لوگون سے نرمی اور تالیف کرو فرمایا کہ تو جاہلیت مین جبار تھا اور اسلام مین سستی کرتا ہی
اے عمر وحی منقطع ہوگئی اور دین تمام اور کامل ہوا آیا دین مین نقصان ہوگا اور مین زندہ ہون کہتے ہین
کہ رسول اللہ صلعم نے اسامہ بن زید کو سات سو پہلوانون کا امیر کرکے واسطے غزا کے ملک شام کی طرف
بھیجنا مقرر کیا تھا ہنوز روانہ ہوئے تھے کہ روح مبارک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبض ہوئی اور عرب مرتد ہوگئے
اصحابون نے جمع ہوکر حضرت ابوبکر صدیق سے کہا کہ ان لوگون کو بالفعل مت بھیجو حضرت صدیق نے فرمایا
کہ اگر مین جانون کہ درندہ ازواج مطہرات کے پانو کو مدینے سے کھینچینگے یعنے اگر قتال کا درجہ یہانتک پہنچے
کہ ازواج مطہرات قتل ہون اور کوئی اُنکے دفن کرنے کو نہ رہے جب بھی مین اُس لشکر کو جو رسول اللہ صلعم نے
تیار کیا ہی نہین پھیرونگا اور وہ علم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے باندھا ہے نکھولونگا
پھر اسامہ کو مع فوج جرار صحابہ کبار رضی اللہ عنہم روانہ کیا اور فرمایا کہ اگر تیری مرضی ہو تو عمر کو چھوڑ جا جو مین اُس سے
استعانت کرون اور طبیعت کو اُنسیت حاصل ہو اسامہ نے قبول کیا اور روانہ ہوئے جو قبائل عرب کہ
ارادہ ارتداد کا رکھتے تھے اُس فوج ظفر موج کو دیکھکر کہتے تھے کہ اگر اس قوم کو قوت نہوتی تو ایسا لشکر اُنمین
کیونکر نکلتا غرض اسامہ گئے اور اہل روم سے مقابلہ کیا اور اُنکو بھگایا اور سلامت باغنیمت رجوع کیا حضرت
عائشہ رض سے روایت ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رض نے شمشیر برہنہ کی اور اپنے راحلے پر سوار ہوئے تو حضرت
علی نے اُنکی اونٹنی کی باگ پکڑلی اور فرمایا کہ مین تمکو وہ کہتا ہون جو جنگ احد مین تمکو رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ
تلوار کو میان مین کرو اور ہمکو دکھ مت دکھاؤ واللہ اگر تمپر کچھ مصیبت آئی تو بعد اُسکے اسلام کا انتظام نہوگا اور
ابوہریرہ سے روایت ہی کہ اگر ابوبکر خلیفہ نہوتے تو کوئی عبادت اللہ کی نکرتا
نقل ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق نے سعادت اسلام کی پائی تو چالیس ہزار درہم نقد رکھتے تھے یہ سب صاحب خدا

اور رضاے رسول مین خرچ کیے اسیواسطے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ نہین دیا نفع میرے تئین کسیکے
مال نے جیسا نفع دیا ابوبکر کے مال نے اور بہت مسلمان غلامی کی ذلت مین گرفتار تھے اور کافرون کے
ہاتھون سے بسبب حسد اسلام کے گرفتار ایذا و اضرار تھے ابوبکر صدیقؓ نے مال کثیر دیکر اپنے ملک مین
لاکر فی سبیل اللہ آزاد کیا اور اپنا خانہ عافیت آباد اونھین مین سے تھے عامر بن فہیرہؓ اور بلال کفار کی ایذا
سے ہوگیا تھا بدر اونکا مانند بلال اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ابوبکر صدیقؓ کے حق مین چند بیتین عالی مضمون
صنعت تجنیس کی فرمائی ہین اوسکو مع ترجمہ لکھتا ہون ۔ اَبُوْ بَکْرٍ حَبَا فِی اللّٰہِ مَالَہٗ
وَاَعْتَقَ مِنْ ذَخَائِرِہٖ بِلَالَہٗ ۔ وَقَدْ وَاسَی النَّبِیَّ بِکُلِّ فَضْلٍ ۔ وَاَسْرَعَ فِیْ اِجَابَتِہٖ بِلَا لَہٗ
لَوْ کَانَ الْبَحْرُ بَعْضًا خَفْقَۃً اَخَاہُ لَمَا اَبْقَی الْاِلٰہُ بِلَا لَہٗ ۔ یعنے ابوبکر نے عطا کیا راہ خدا مین مال اور آزاد کیا
اپنے سے بلال کو تحقیق غمخواری کی نبی کے ساتھ فضیل کی اور شتابی کی بیچ اجابت حکم اونکے بغیر لا کے
یعنے بغیر نا کے اگر دریا غضب مین لاۓ یعنی آزردہ کرے ابوبکر کو جان بوجھکے نہ باقی رکھے اللہ ا
بلال یعنے بعضے علما نے کہا ہے کہ پانچ فضیلتین حضرت ابوبکرؓ مین ہین کہ کوئی دوسرا اونمین شریک نہین
ایک تو ثانی اثنین فی الغار دوسری ثانی اثنین فی العریش اور عریش ایک مکان سایہ دار تھا کہ اصحابون
نے جنگ بدر مین واسطے شدت آفتاب کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تیار کیا تھا اور اصحاب
تو لڑائی مین مصروف تھے اور حضرت ابوبکر تنہا مسلح حضرت صلعم کی حفاظت مین موجود تھے تیسری ثانی اثنین
فی المدفون چوتھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی صحابی کے پیچھے اقتدا مگر نہین کی اور پانچوین وہ اور
اونکے ماں باپ اور اولاد سب اصحاب تھے اور کسی اصحاب مین یہ فضیلت جمع نہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق نے
فرمایا ہے کہ عورت سراسر شر ہے اور زیادہ شر یہ ہے کہ بغیر اوسکے چارہ بھی نہین اور فرمایا ہے کہ اے
شخص اصلاح کر تو نفس اپنے کی اصلاح کرینگے واسطے تیرے لوگ اور فرمایا ہی کہ نہین ہے ساتھ صبر کرنے کی
مصیبت اور نہین ہے بیچ بیقراری کے فائدہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سال اول مین اپنی خلافت کے
تمام مرتدان عرب پر فوج بھیجی اور قتل وغارت مین کچھ صرفہ نکیا ملک بحرین کا علاء الحضرمی کی جانفشانی سے
کہ اولیا سے صحابہ تھے فتح ہوا اور مرتدان قبیلہ کندہ و حضر موت زیاد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل کی جوانمردی
سے مسلمان ہوے اور خلافت کی دوسری سال مین جو بارھوان برس ہجرت کا تھا مثنی ابن حارث شیبانی
کہ بنی شیبان کا بڑا رئیس در ملوک عجم سے بسبب قرب وجوار کے اوسکی قوم نے بہت ایذا پائی تھی حضرت
ابوبکر صدیق کے پاس آنکر مسلمان ہوا اور عرض کیا کہ بادشاہان عجم کا کام ضعیف اور بہت پریشان
ہین تو مین ایک لشکر کوفے کے گرد نواح مین لیجاؤن اور جو شہر اس طرف کا لون اوسکی حکومت مجھکو

عنایت ہو حضرت ابوبکر صدیق رض نے اسکو روانہ کیا اور فرمایا کہ ایک لشکر تیری مدد کو عقب سے روانہ کرونگا مثنی نے وہان پہونچکر اطراف کوفہ کو لوٹا اور عام اسلام سے تمکین قایم کرنا شروع کیا جب شوکت اور شجاعت کا آوازہ حضرت ابوبکر صدیق کو پہونچا تو ایک خلعت اور نشان اسکو بھیجا اور عجم کی لڑائی پر اسکو تقرر کیا بعد اسکے بصلاح اصحاب خالد بن ولید کو مثنی کی مدد کے واسطے مقرر کیا اور ایک خط مثنی کے نام لکھا کہ مین نے خالد بن ولید کو تیری طرف بھیجا ہی اسکی تعظیم اور توقیر کیجیو اور مع لشکر اوسکی مدد مین رہیو جب خالد بن ولید دس ہزار سوار جرار ہمراہ لیکر سواد کوفہ و عراق عرب مین پہونچے اس ملک کو نہایت آباد پایا وہان کے سرداران طاقت مقابلہ کی نہ لا سکے صلح طلب کی حضرت خالد نے بمقتضاے الصلح خیر کے مبلغ کثیر ہر سال انکے ذمے مقرر کیے اور سبب صلح کا یہ ہوا کہ خالد بن ولید وہان پہونچے تو وہ سب اپنے قلعون مین متحصن ہوے اور خالد متصل قلعے کے پہونچے اور کہا کہ ایک مرد عاقل کو ہمارے پاس بھیجو جو اوس سے کچھ باتین کرین اونھون نے ایک مرد پیر کو کہ نام اسکا عبد المسیح اور زبان اسکی فصیح تھی بھیجا اور گفتگوے صلح کی کی اور اوسوقت عبد المسیح کے پاس سم الساعة یعنی وہ زہر کہ جسکے کھانے سے ایکساعت مین آدمی مرجاوے ایک کاغذ کی پڑیا مین تھا خالد نے پوچھا کہ یہ کیا ہے جواب دیا کہ اگر یہ بات تمھارے حضور مین مقبول نہوگی تو مین قوم کی شرم سے اس زہر کو پیکر مر رہونگا خالد نے اسکے ہاتھ سے وہ زہر لیا بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء پڑھکر مانند شربت کے نوش کیا اول تو کچھ غش اور عرق آیا مگر کچھ آسیب نہ پہونچا اسکے تحیر سے عبد المسیح نے حیران و سراسیمہ ہوکر اپنی قوم سے کہا کہ اے یارو ان لوگون کو جو چاہین سو دو یہ لوگ جنس بشر سے نہیں ہین اور خود اوسنے دین نصرانیہ ترک کیا اور دین محمدی اختیار کیا خالد نے ایک لاکھ کئی ہزار روپیہ پر صلح کرکے حضرت ابوبکر کے حضور مین اطلاع دی اور آپ اٹھارہ ہزار مردان مرد ہمراہ لیکر کسریٰ کی طرف متوجہ ہوے اور ہرمز کے ساتھ جو کسریٰ کی طرف سے حاکم تھا ایسا مقابلہ کیا کہ چشم عقل خیرہ اور فضاے کثرت تیرہ ہوا ع پھر سو کہ خالد ہوے رزم خواہ * بہا خون کا دریا بہر رزمگاہ * وہ آئے مثال نہنگ دژم جلاتے تھے گویا زمین کو بدم * یونہین تاخت کرتے فراز و نشیب * لگے مارنے گرز و تیغ و رکیب عاقبت الامر حضرت خالد رض نے اپنے دست زبردست سے ہرمز کو قتل کیا اور بموجب حکم شرع سلب یعنی سامان اسکا سب لیا فقط تاج اسکا ایک لاکھ درہم کا تھا اور ہرمز کے لشکر سے جماعت کثیر قتل مین آئی اور غنیمت بیشمار اور بندیان ہزاران ہزار مسلمانون کو حاصل ہوئین دوسرے دن خمس غنیمت کا حضرت خلیفۃ الرسول کی حضور مین روانہ کیا اور باقی مال لشکر پر تقسیم کیا پھر ہرمز کے قتل کی خبر قارن کو جو امیر اعظم تھا اور کسریٰ کی حکم سے پچاس ہزار آدمی لیکر آتا تھا پہونچی خالد یہ خبر سنکر مع لشکر اس طرف متوجہ ہوے اور موضع مدار مین پہونچے

اور نہی لفظ بمد امیدالہ کا حقا طہر ٹھہرات ۵ ادسیدم کیا لشکر آراستہ ٭ بہ تیغ و بہ خنجر بہ تیر راستہ ٭
جو خالد نے دیکھا لبس اوس حال کو ٭ وہ گستاخ تھے قوم بدحال کو ٭ گر جنے لگا تب وہ مانند رعد
مساعد ستارہ ہوا وقت سعد ٭ سیلے گرز و تیغ و سنان دراز ٭ لگے قتل کرنے نشیب و فراز
گرفتار قارن ہوا اس گھڑی ٭ وہیں فوج اعدا مین بھاگڑ پڑی

نقل ہے کہ مسلمانون نے اس دن رات تک سپاہ عجم کو قتل کیا قریب تیس ہزار کفار کو مقابلہ میں کیا بہت مال اور سامان اور ہزار دن بندیوان مسلمانون کے بند مین آئے خالد نے خبر فتح کی اور خمس غنیمت کا مدینے کو بھیجا اصحاب خوش ہوئے اور خالد کے حق مین دعا کی جب تیرھوان برس ہجرت کا شروع ہوا ابوبکر صدیق نے ایک روز مسجد نبوی مین خطبہ فصیح و بلیغ پڑھا اور لوگون کو واسطے جہاد کے رغبت دلائی اور فرمایا کہ روم کے غزا کی تیاری کرو اور چار امیر مقرر کئے ہر ایک امیر کو ایک ایک ملک پر بھیجا عمرو بن العاص کو فلسطین مین اور عبیدہ کو حمص مین اور یزید بن ابی سفیان کو دمشق مین اور شرحبیل کو اردن مین نامزد کیا اور وصیت تقوی اور عدم خیانت کی بیچ امانت کے بیان فرمائی اور فرمایا جب تم سب ایک جگہ جمع ہو تو ریاست تمام لشکر ابوعبیدہ کو متعلق رہے اور جو متفرق ہو تو ہر ایک اپنے اپنے لشکر کا امیر ہو سب امیر اپنے اپنے مکان کو روانہ ہوئے یہ تمام لشکر سات ہزار مرد مقاتل تھے عمرو بن العاص جب فلسطین کو پہونچے تو سنا کہ ہرقل نے اہل اسلام کی توجہ کی خبر پاکر تدارک کو جو اسکا بھائی تھا ساتھ پچاس ہزار فوج کے واسطے تدارک اس مہم کے بھیجا اور آپ انطاکیہ مین جاکر لشکر کے اسباب جنگ جمع کرنے مین مشغول ہوا عمرو بن العاص نے ایک مکتوب حضرت صدیق کو لکھا اور کثرت لشکر اعدا سے اطلاع کی ابوبکر صدیق نے سعد بن وقاص کے بھائی کو تین ہزار صحابہ کے ساتھ روانہ کیا اور ابوعبیدہ رض بن الجراح سب سے آگے عمرو بن العاص سے جا ملے اور ہشام کو مع چند شرفا بطریق رسالت ہرقل کے پاس بھیجا یہ گئے اور ہرقل کے محل تک سوار چلے گئے اور ہرقل کہ محل کے جھروکے سے اس جماعت کو دیکھتا تھا اور دل اسکا کانپتا تھا جب متصل پہونچے تو جماعت مسلمین نے آواز کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی نکالی اس کلمے کے آواز کی ہیبت سے ایوان ہرقل کا لرزے مین آیا اور اسکے شق ہونے کی آواز ادنے اور اعلے کے کان مین پہونچی ہرقل نے آدمی اُنکے پاس بھیجا کہ تمکو نہین پہونچتا کہ میری بارگاہ مین اپنے دین کو اسطرح آشکارا کرو اگر کچھ پیغام رکھتے ہو پہونچاؤ جب یہ ہرقل کی مجلس مین پہونچے تو دیکھا کہ وہ تخت پر بیٹھا ہے اور تاج مرصع اُسکے سر پر ہے یہ اُسکے تخت کے آگے جاکر کھڑے ہوئے نہ سر جھکایا نہ منحنی ہوئے نہ سلام کیا ہرقل نے کہا کہ تمکو کیا ہوا کہ آداب بجا نہ لائے ہشام نے کہا کہ آداب ہمارا اسلام ہے اور وہ مخصوص باہل اسلام ہے ہرقل نے احکام شریعت محمدی اور آداب مین اونسے پوچھا اور کہا کہ بزرگ ترین کلمہ تمھارے دین مین

تو لیسا ہو اونھون نے جواب دیا کہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر مجھیر کو شک اسکی حرکت اضطراب مین آئی حضرت صدیق نے جب ہرقل کا لشکر جمع کرنا انطاکیہ مین سنا تو خالد بن ولید کو حکمنامہ لکھا کہ عراق سے لشکر کو وہان چھوڑ کر آپ ساتھ اس لشکر کے جو ضلع یمامہ سے ہمراہ لیگیا تھا روانہ ہو کر ابو عبیدہ سے جا ملو اور تم اس جماعت اسلام امیر ہو خالد بن ولید روانہ ہوے جب لشکر اسلام کے جمع ہونے کی خبر فلسطین مین رومیون کو پہونچی تو یہ کفار موضع اجنادین مین متصل رملہ کے جمع ہوے اور مسلمان بھی اجنادین کی طرف متوجہ ہوے اور فریقین مین مقابلہ عظیم واقع ہوا روایت ہی کہ عدد لشکر کفار دو لاکھ تیس ہزار اور شمار فوج ابرار چھتیس ہزار تھا خالد کے حکم سے سب لشکر نے ایکبارگی حملہ کیا اور آتش جنگ مشتعل ہوئی اللہ تعالے کی مدد و نصرت سے بموجب مضمون کم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ کے شکست فاحش لشکر کفار پر پڑی مسلمانون نے تیغ بیدریغ ز خون کنار کا زمین اوپر بہایا تیس ہزار کافر سواے اُن لوگون کے جو وقت بھاگنے کے مقتول ہوے تھے مارے گئے غنیمت بیشمار اور سپرین زرنگار اور خود عادی اور زرہین داؤدی اور گھوڑے بادپا اور بہیرہ وہ نقرہ و طلا اخراج ازحد احصا مسلمانون کے ہاتھ آئے ہیبت نہ سرمایہ کا اتنا آیا شمار کو کہ پاتے مہندس کچھ اسکا شمار ✽ متاع گرانمایہ اور چارپا ✽ بھرے تین فرسنگ تک جابجا ✽ خالد نے خبر اس فتح کی عبدالرحمن انجمی کے ہاتھ حضرت ابوبکر کے پاس بھیجی ابوبکر صدیق نہایت خوشحال ہوے اور مہاجر اور انصار خوشی سے مالامال ہوے کہتے ہین کہ جب یہ خبر ہرقل کو پہونچی کئی سردار نامدار واسطے مقابلے صحابہ کبار کے روانہ کیے جب خالد بن ولید نے پھر پائی دمشق سے اُٹھکر اونکے مقابلے کو گئے اور موضع یرموک مین فریقین کی ملاقات ہوئی سپاہ روم تین لاکھ سے زیادہ تھی اور لشکر اسلام چھتیس یا چالیس ہزار تھا ایک شخص نے خالد سے کہا کہ لشکر روم بہت ہی اور لشکر اسلام کم ہے خالد نے کہا اگر نصرت آلہی ہو ہمدم تو کثرت اعدا کا کیا غم خالد نے لشکر اسلام مین منادی کروائی کہ جس کسی نے شرف صحبت رسول اللہ پایا ہو وہ لشکر سے جدا ہو کر جمع ہون ہزار اصحاب جمع ہوے خالد نے اونکو جمع کر کے آنکے وجود باجود کو واسطے طلب فتح و نصرت کے وسیلہ کر کے حق تعالی سے استمداد کیا اور اونمین سے سو جوان مہاجر و انصار کو جو بدر کی لڑائی مین موجود تھے علیحدہ کیے اور کہا کہ میرا مطلب تمسے نہین ہی مقابلہ اعدا بلکہ تم بعجز و الحاح کر و جناب آلہی مین دعا اسی عرصے مین ایک قاصد مدینے سے پہونچا اور خالد کے کان مین کہا کہ ابوبکر صدیق نے وفات پائی خالد نے اندیشہ کیا کہ اگر یہ خبر فاش ہوئی تو مسلمانون کی شکست ہوجاویگی قاصد سے جماعت نے ابوبکر صدیق کی بیماری کا حال پوچھا اُس مرد زیرک نے خالد بن ولید کے مطلب کو پاکر کہا کہ بہتر ہی اور بارہ ہزار مرد تمھاری مدد کو عنقریب پہونچتے ہین مسلمانون کو مسرت اور قوت ہوئی پھر خالد رض نے تنہا قاصد سے پوچھا کہ خلیفہ کون مقرر ہوا کہا کہ عمر بن الخطاب خالد رض نے کہا

شاید مین بارت سے معزول ہوں قاصد نے کہا کہ ہان تم معزول ہوا اور عمارت اس لشکر کی ابو عبیدہ بن الجراح
پر مقرر ہوئی خالد نے کہا کہ تو نے بہت اچھا کیا جو یہ خبر مجمع عام مین نہ کہی پھر خالد رو نے اور کہا کہ خدا وندا تو
واقف ہی کہ مین نے یہ لڑائیان واسطے خلق کے اور طلب مال و عزت دنیا کے نہین کین بلکہ خاص واسطے رضامندی
تیری کے کین پھر خالد نے قلب لشکر سے حملہ کیا اور عمرو بن العاص نے میمنہ سے اور یزید بن ابو سفیان نے
میسرہ سے موافقت کی آخر الامر بعد جنگ و جدل بیشمار کے نسیم نصرت الٰہی نے الطاف نامتناہی سے بہنا شروع
کیا اور ایکبارگی کفار پر حملہ کیا رومی بھاگے اور مسلمان ان کے پیچھے روانہ ہوے اور شام تک قتل کیا ایک سو دس ہزار
کفار نابکار دار البوار کو پہونچے اور تین ہزار اہل اسلام شہید ہوے اور روایت ہی کہ تیس ہزار نے دیبا کے
اور تین ہزار برد نے اور نقود وجواہر وافر اور متاع متکاثر غنیمت مسلمانون کو ہوئی خالد بن ولید نے غنیمت کو
جمع کر کے بوقت قسمت ابو عبیدہ بن الجراح کو بلایا اور ابو بکر صدیق کی وفات اور حضرت عمر کی خلافت اور اپنے
معزول ہونے اور ابو عبیدہ کے منسوب ہونیکا اعلام کیا جب لشکر اسلام نے حضرت صدیق کی خبر وفات سنی
تو بہت روئے اور خالد بن ولید کے تئین دعا کی کہ اللہ تجھکو جزا دے کہ تو نے اسلام کو گرامی کیا اگر یہ خبر کوئی دم
پیشتر سنتا تو اس لڑائی کو تمام نکرتا اور دشمن پھر فتح پاتا فائدہ خالد بن ولید کے معزول ہونیکا سبب یہ تھا کہ
حضرت صدیقؓ کی خلافت مین خالد بن ولید نے مالک ابن نویرہ کو قتل کیا تھا اور حضرت عمرؓ خالد پر بدظن ہو گئے تھے
کہ تو نے مالک بن نویرہ کو باوجود اظہار اسلام کے بیگناہ قتل کیا اور حضرت صدیق سے خالد کی نالش کی
لیکن حضرت صدیق کے نزدیک خالد کا قصور ثابت نہوا اسکو بدستور بحال رکھا حضرت عمرؓ کو یہ بات نہایت ناگوار ہی
اسواسطے خلیفہ ہوتے ہی خالد کو معزول کیا ای مسلمانو ان اصحابون کی نیت کی برکت تھی کہ اللہ تعالے
نے دین محمدی کو چمکایا خدا انکو سب مسلمانون کی طرف سے جزائے خیر دے

بیان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس اور چار مہینے بعد واقع اصحاب فیل کے دوشنبہ کو پیدا ہوے اور جمعہ کے دن
دوسری یا تیسری جمادی الآخرہ کی تیرھوین برس ہجرت سے وفات پائی عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی ایام مرض مین
اصحاب کبار کو جمع کر کے خلافت عمر بن الخطاب کو سونپی اور جناب الٰہی مین دست بدعا ہوے کہ خداوندا
عمر کو مین نے خلیفہ مسلمانون پر بنایا اور میری غرض سوائے اصلاح حال مسلمین کے کچھ نہین اور مین نے اپنی دانست مین
بہترین صحابہ کو والی کیا الٰہی اوسکو خلفائے راشدین سے کر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ یہ زحمت
مجھ سے دور رکھو کہ مجھے خلافت کی حاجت نہین حضرت صدیقؓ نے فرمایا اگر تمکو خلافت کی

حاجت نہین تو خلافت کو تجھ سے حاجت ہی القصہ صدیق اکبر نے وصیت تمام کی اور کہا کہ اسما بنت
عمیس جو میری قبیلہ ہی غسل دے اور عبد الرحمن اوسکی مدد کرے مین نہین چاہتا کہ سوا بیٹے اونکے کوئی مجھکو
برہنہ دیکھے رات کے وقت دنیا سے رحلت کی اور نماز جنازے کی حضرت عمر کو وصیت کی حضرت عائشہ رض
کے حجرے مین پہلو سے قبر مطہر حضرت رسول اللہ صلعم کے دفن کیا کہتے ہین جو خبر اونکے وفات کی ابو قحافہ کو
جو اونکے باپ تھے پہونچی کچھ جزع فزع نہ کی اور بولے للہ ما اخذ

ذکر قدوة الاصحاب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

کنیت انکی ابو حفص ہی اور لقب امیر المومنین اور فاروق ہی اور اشراف قریش سے ہین اور اتفاق علما کا ہی وجہ
کثرت علم اور غایت زہد اونکے پر اور تواضع اور نرمی ساتھ مسلمانون اور شدت اور نفرت کافرون اور کمال
عدل و انصاف پر اور فرمانبرداری پر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور معرکہ بدر اور احد اور فتح مکہ
اور جنگ خیبر اور حنین اور تبوک مین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے اور اونکے زمانۂ خلافت مین
ایک ہزار چھتیس شہر فتح ہوے اور چار ہزار مسجدین بنائین اور چار کلیسے خراب کیے اور ایک ہزار نوسو منبر واسطے
خطبہ جمعہ کے منصوب کیے اور دمشق اور روم اور قادسیہ سے حمص تک فتح اور رقہ اور نصیبین اور عسقلان
اور طرابلس وغیرہ سواحل سے فتح کیا اور بیت المقدس اور یرموک اور اہواز اور مصر اور تستر اور نہاوند اور ری اور
اصفہان اور فارس اور اصطخر اور نوبہ اور برقہ وغیرہ سب اوس جناب کی عہد دولت مین فتح ہوا اور اتفاق علما کا
ہے کہ مانند عمر رض کے نہ ہوا ہی نہوگا اور باوجود اس فتوحات اور رعب و ہیبت کہ ملوک فارس و روم نام سے لرزتے تھے
اور آجتک عام کفار و فساق جلتے ہین حضرت عمر رض نے اس حال سے جو ولایت اور حکومت کے آگے تھا لباس خورد
اور افعال اور تواضع مین تغیر نہین کیا ایک حال پر رہے سفر اور حضر مین بغیر چوکی اور پہرے اور حاجب دربان کے
باوجود کثرت اعدا اکیلے پھرتے تھے اور کسی مسلمان پر زبان درازی نہین کی اور امر حق مین کسیکی ملامت سے
نہ ڈرے اور باوجود اس حشمت اور جاہ کے بیت المال سے برابر ایک حصہ مہاجر کے لیتے تھے

بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا

روایات انکے ایمان لانے کی مختلف ہین نقل ہی کہ حضرت عمر رض فرماتے تھے کہ مین ایک رات اپنے گھر سے
واسطے تعرض کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نکلا دیکھتا ہون کہ مسجد الحرام مین نماز پڑھتے ہین مین
انکے پیچھے کھڑا ہوا اور سورۂ فاتحہ انحضرت نے پڑھی اسکی تالیف اور نظم سے متعجب ہوا اور اپنے دل مین کہا کہ واللہ یہ

نہ شاعر نہ مجنون ہو نہ کاہن جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ وَّمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِیْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ کَاھِنٍ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ اس آیت کے سننے سے حلاوت ایمان کی میرے قلب میں آئی اور رقت اور تغیر میرے مزاج میں ظاہر ہوا اور کہا میں نے کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای عمرؓ اپنا اسلام کو پوشیدہ رکھ میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس توحید کو ایسا آشکار کرونگا جیسا شرک کو آشکارا کیا تھا اور روایت دوسری میں ارادہ کرنا حضرت عمرؓ کا واسطے قتل رسول اللہ صلعم کے اور اثناء راہ میں اپنی بہن و بہنوئی کی ایمان لانے سے خبردار ہو کر گھر میں آنا اور انکو خون آلودہ کرنا اور قرآن کا سننا اور وہاں سے رقت دلی حاصل کرنا اور زید بن ارقم کے مکان میں جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوشیدہ تعلیم دین کی کرتے تھے جانا اور اسلام لانا یہ سب مشہور ہے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے مکے سے ہجرت نہیں کی مگر عمرؓ نے جب ارادہ ہجرت کا کیا تو شمشیر کو حمائل کیا اور کمان کاندھے پر ڈالی اور ترکش ہاتھ میں لیکر مسجد الحرام میں آئے اور مجمع قریش خانہ کعبہ میں بیٹھے تھے بعد طواف اور نماز اس حلقے کے گرد آئے اور کہا جو کوئی کہ اپنے ماں باپ کو بے ولد اور اپنے فرزندوں کو یتیم اور اپنی جوروؤں کو بیوہ کرنا چاہے وہ اسوقت آنکر مجھ سے ملاقات کرے کسی نے دم نہ مارا اور متعرض نہو سکا

نقل ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب ملک شام کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے زیب و زینت بخشی اعیان و ارکان اُس ملک کے واسطے استقبال اُس صاحب اقبال کے مقابل ہوے اوسوقت سامان کی اونٹنی پر سوار تھے خواص اصحاب نے عرض کیا کہ اکابر و اشراف شام کے آپکی شرف ملازمت سے مشرف ہونگے اگر سواری گھوڑے کی اختیار فرماویں تو شوکت و ہیبت حضور کی قاوب اعیان میں تمام و کمال نظر آویگی فرمایا اِنَّا قَوْمٌ اَعَزَّنَا اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ یعنے ہم وہ قوم ہیں کہ عزت دی ہے ہمارے تئیں اللہ تعالیٰ نے ساتھ اسلام کی اور درجہ احتیاط اس مرتبہ تھا کہ جب غازیان اسلام واسطے غزاے ملک شام کے روانہ ہوے تو عبداللہ بن عمرؓ نے عرض کی کہ واسطے فضیلت ثواب جہاد کے میں چاہتا ہوں کہ غازیوں کے ساتھ جاؤں فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ تو بلاے زنا میں گرفتار نہو عبداللہ بن عمرؓ نے کہا یا امیر المومنین مجھپر ایسا گمان کرتے ہو فرمایا احتمال ہے کہ مسلمانوں کو فتح ہو اور کوئی لونڈی نبدیوں میں معرض بیع میں ہوگے اور بہ سبب نسبت نبوت کے تیرے ساتھ قیمت میں وہ لوگ رعایت کریں اور تو بحکم ظاہر عقد بیع کے اُس کنیزک سے صحبت کرے اور وہ فی الحقیقت زنا ہوگا اسواسطے مصلحت ہے کہ تو ہمت کو اوپر جہاد نفسانی کے جو عبارت ہے اصلاح نفس سے متعلق کرے

نقل ہے کہ بیچ خلافت حضرت عمرؓ کے ایک بی بی آئی نہایت جمیلہ حسین درحقیقتنا اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ

وَیُحِبُّ الْجَمَالَ اونسے نہایت محبت رکھتے تھے تو اُسکو طلاق دیا بعد ایک مدت کی جو امر خلافت مین قوت
اور رسوخ کامل حاصل ہوا تب اُس بی بی کی تلاش کی کہ پھر اُسکے ساتھ نکاح کرین لوگون نے عرض کی یا امیر المومنین
سبب طلاق کا کیا تھا اور اب سبب نکاح کا کیا ہی فرمایا کہ ابتدا سے خلافت مین بخوف اُسکے کہ مبادا وہ کسیکی
سفارش امور شرعیہ مین برخلاف شرع کرے اور مین بسبب محبت کی قبول کرون طلاق دیا تھا اور اب مین
اپنے نفس پر اتنی قوت رکھتا ہون کہ کسیکے خاطر سی ہرگز تجاوز نکرونگا اسواسطے نکاح کرتا ہون مگر وہ بی بی مرگئی تھی
نقل ہے کہ ایک روز حضرت عمر رض شب کو مدینے مین واسطے خبرداری کے پھرتے تھے آدھی رات کی وقت
سنا کہ ایک عورت اپنی بیٹی سے کہتی تھی کہ اُٹھکر دودھ مین پانی ملادے بیٹی نے مان سی کہا نہین جانتی کہ امیر المومنین
نے منادی کی ہی کہ کوئی دودھ مین پانی نملادے مان نے کہا اسوقت نہ امیر المومنین ہین نہ منادی ہی جواب دیا
واللہ لائق نہین کہ ہم ظاہر مین فرمانبرداری کرین اور خلوت مین بیفرمانی کرین حضرت عمر اس بات کو سنکر بہت خوش
ہوے اور اپنے غلام سے کہا کہ اس گھر پر ایسی نشانی کر کہ کل بآسانی معلوم ہو دوسرے دن اُس لڑکی کا
عاصم بن عمر کے ساتھ جو آپکا بیٹا تھا نکاح کیا اُس لڑکی سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اُس لڑکی سی دوسری لڑکی
پیدا ہوئی کہ وہ عمر بن عبد العزیز کی مان تھی جب حضرت عمر کسی ملک پر عامل بھیجتے تھے ایک دستور العمل اسکو لکھدیتے تھے
اس مضمون سے کہ تجمل اور تنعم سے دور رہیو اور اسپ ترکی پر سوار مت ہوجیو اور جامہ گران بہا اور باریک
مت پہنیو اور نان میدہ مت کھائیو اور اپنے دروازے پر چوبدار مت بٹھائیو تا لوگ آسانی سے آکر عرض
حاجات کیا کرین اور حکم سے برخلافی اور عدل سے عدول مت کیجیو ہرچند کہ حضرت عمر کے عدل اور فتوحات
نامتناہی اور انتظام امور دین و دنیا اور ایجاد امور خیر کا لکھنے کو مجلد عظیم چاہیے لیکن بطریق نمونہ کے تتمہ احوال
نوشیروانیون کا جو حضرت صدیق کی خلافت مین کچھ بیان ہوا ہی بیان کیا جاتا ہی کہ حیرت افزای عالم ہی علماء
تاریخ لکھتے ہین کہ جب حضرت عمر رض زینت بخش خلافت ہوے پہلا حکم خالد بن ولید کی معزولیت کا نافذ کیا اور
اس حکم سے قلوب اہل اسلام کے مغموم و محزون ہوے اسواسطے کہ خالد کی جانفشانیان اور مساعی جمیلہ واسطے
تقویت دین محمدی کے ظاہر تھین لیکن حضرت عمر رض کے دل مین مالک بن نویرہ کا خالد کی ہاتھ سی بیگناہ قتل
ہونا منظنون تھا اس سبب سے باوجود شجاعت اور اخلاص و انتظام کے خالد بن ولید سی سپہ سالار کو معزول کیا
اور فتح اور نصرت کو خدا کی قبضۂ اختیار مین سمجھے اور اُسی لشکر مین ابو عبیدہ رض کی زیر حکم رکھا اُسپر بھی خالد نے
اصلا التفات نکیا اور بموجب حکم امیر المومنین کے ابو عبیدہ کی تابعداری کی کہ جو تدبیرین اپنی امارت مین کرتے تھی
اوسمین مو برابر قصور نکیا اور بکشادہ پیشانی کار جہاد مین کمر باندھکر دقیقہ باقی نرکھا مثنی ابن حارث
جو پہلے حضرت صدیق سے جہاد کی اجازت لیکر ساتھ اہل فارس کے گئے تھے اُنھون نے پھر مدینہ مین آکر حضرت

فاروق سے چاہا کہ ایک جماعت مہاجر و انصار کی میرے ساتھ روانہ کرو جو باتفاق انکے عجم کا جہاد کرین حضرت
عمر رضی نے اصحابون کو خطبے مین واسطے جہاد اہل عجم کے تحریص کی اور وعدہ فتح و نصرت اور تقسیم خزائن کسریٰ کا بموجب
حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمایا ابو عبیدہ ثقفی اور سلیط بن قیس نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا امیر المومنین ہم
از روے صدق اور اخلاص کے قبول کرتے ہین امیر المومنین نے اصحاب مین سے ایک ہزار مرد مقاتل اختیار
کیے اور انکے کفایت مہمات کا سامان تیار کیا اور ابو عبیدہ کو اس لشکر کا امیر کیا یہ دونون کوفے کی طرف
روانہ ہوے اور رستم بن فرخ زاد نے جو سپہ سالار عجم تھا بعد جانے مثنیٰ کے خالد بن ولید کے علمدارون کو نکالکر
بعضے دیہات پر سواد کوفے کے عمل کیا تھا اور آگے بڑھنے کا ارادہ تھا کہ خبر مثنیٰ کے مراجعت کی سنکر متوقف ہوا
اور رستم بن جابان کو جو بڑا دہقان تھا مع فوج کثیر مثنیٰ کے مقابلے کو روانہ کیا اور بیس ہزار مرد جنگی اسکی
مدد کو اپنے پاس سے بھیجے اور ابو عبیدہ رض یہ سنکر مثنیٰ کے پاس پہونچے مثنیٰ نے بموجب حکم امیر المومنین سرداری
لشکر کی ابو عبیدہ کو سپرد کی دو تین روز آسودہ ہو کر مع لشکر رستم بن جابان کی طرف روانہ ہوے وہ بھی مستعد ہوا
اور جنگ عظیم اور مقاتلہ شدید واقع ہوا موج خون ایسی تھی گویا شفق آسمان سے باہر نکل پڑی اور سوارون کی
گرد سے آفتاب چھپ گیا بمقتضای وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کے اہل اسلام نے نصرت پائی اور جابان اسیر ہوا اور لشکر
کچھ بھاگا کچھ دستگیر ہوا بعد انہزام لشکر جابان کے ابو عبیدہ رض نے چاہا کہ مال غنیمت کو تقسیم کرے وہین خبر پہونچی کہ
نرسی نام سپہ سالار عجم نے رستم کے حکم سے لشکر عظیم جمع کیا ہے جب جابان کا احوال سنا اور رستم سے مدد
مانگی رستم نے جالینوس نام سردار کو مع بیس ہزار فوج کے نرسی کی مدد کو بھیجا ابو عبیدہ تقسیم غنائم کی موقوف
کر کے نرسی کی طرف متوجہ ہوے جب صفین اعدا کی مقابل ہو کر مقاتلے مین مشغول ہوئین عون ربانی سے
لشکر عجم پر ہزیمت پڑی ہزارون مقتول ہوے اور ہزارون مجروح ہونے کی مصیبت پڑی اور نرسی بھاگ کر
رستم کے پاس جا ملا قلعہ سقاطیہ اور خزانے اور مال نرسی کا اہل اسلام کی تصرف مین آیا اور جالینوس نے نرسی کی
خبر سنکر راہ مین توقف کیا اور ابو عبیدہ رض نے بلا توقف جالینوس کی طرف عنان عزیمت کو پھیرا لشکر کفار بعد جنگ
عظیم کے زمام ہمت کو جانب ہزیمت پھیر کر با تنزل کے رستم سے ملا ابو عبیدہ رض نے دونون لشکرون کی
غنیمت اور بندی جمع کر کے خمس اول مال کا امیر المومنین کے حضور مین بھیجا اور باقی لشکر ظفر پیکر پر تقسیم کیا
تمام علاقہ سواد کا اور عراق عرب کا اہل اسلام کے تصرف مین آیا جب جالینوس بھاگ کر رستم سے ملا
توران دخت نے جو بادشاہ عجم تھی یہ حال سنکر بہمن جادو کو تیس ہزار مرد اور تیس ہاتھی کہ انمین ایک فیل
سپید نامی تھا دیکر ابو عبیدہ کی طرف روانہ کیا اور ایک علم کہ جسکو درفش کاویانی کہتے ہین اور فریدون کے
زمانے سے ملک عجم کے خزانے مین تھا اور اسکو رایت اور آیت نصرت جانتے تھے اور جواہر آبدار سے

مکلل اور یاقوت آبدار سے مرصع تھا تبرک کا ہمراہ کیا بہمن جادو مع حکمنامہ توران دخت کے رستم پاس پہونچا رستم نے
بموجب حکم کے بہت لشکر جمع کرکے بہمن کو ابو عبیدہؓ کی طرف روانہ کیا ابو عبیدہؓ بھی اپنا لشکر مستعد کرکے
نو ہزار دلاوران سے بہمن کی طرف متوجہ ہوے اور پانی کے کنارے آنکر معلوم کیا کہ لشکر کفار نے اوس پار
قرار کیا ابو عبیدہ نے بخیال اسکے کہ فرات کا پانی اونپر بند کرون فرات سے عبور کرکے مکان تنگ مین ڈیرہ کیا
اور ایک شب لڑائی سے آگے ابو عبیدہ نے کہا تھا کہ اگر مجھکو شہید کرین تو فلانے کو امیر کرنا وہ بھی
شہید ہو تو فلانے کو ایسی ہی کئی شخصون کا نام لیا اس عرصے مین دلاوران عجم فیلان جنگی پر سوار ہوکر
متوجہ لشکر اسلام کے ہوے اور تیرون کی زخم سے بہت مسلمانون کو مقتول و مجروح کیا عرب کی گھوڑون نے
کبھی ہاتھی نہین دیکھے تھے ایسی عجیب شکلون کو دیکھکر بھاگے اور مسلمانون پر کام تنگ ہوا ابو عبیدہؓ کو بعض عقلا نے
صلاح دی کہ ہاتھی سونڈ کے قطع ہونے سے ہلاک ہوجاتا ہی فوج اصحاب نے پیادہ ہوکر تلوارین کھینچ کر فیلون پر
حملہ کیا اور ابو عبیدہؓ نے فیل سپید کا قصد کیا اور اپنی شمشیر آبدار سے اوسکی سونڈ کو قطع کرکے لشکر کی طرف
روانہ ہوے ہاتھی نے کمال غضب سے دوڑکر ابو عبیدہؓ کو پکڑا اپنے ہاتھ پانو کے تلے مانند موش ضعیف کے
ملکر شہید کیا اور اہل اسلام کا نشان بموجب حکم عبیدہؓ کے سات جوانون نے لیا ساتون شہید ہوے اور
اسی حال مین عبد اللہ مرتد نے مسلمانون مین سے جاکر وہ پل جو ابو عبیدہ نے واسطے عبور کے باندھا تھا ادنی
جہالت سے توڑ ڈالا تاکہ کسیکے تئین بھاگنے کا ٹھکانا نرہے اور بضرورت مقاتلہ مین کوشش کرین مسلمانون پر
ہجوم کفار کا ہوا اور مجال مقابلے کی نرہی وہان سے ہزیمت کھاکر جو پل پر پہونچے خوف سے اپنے تئین
فرات مین ڈالا بعضے ڈوب گئے اور بعضے بحال تباہ پار ہوے آخر الامر اہل اسلام کا نشان مثنےؓ نے لیا اور
حکمت عملی سے جنگ کرتے رہے باقی فوج کو بتدریج مہلکہ سے باہر کیا اور کافرون کے قلوب مین
ایسی نامردی آئی کہ باوجود ضعف اہل اسلام کے بھاگے مسلمانون نے اس فرصت کو غنیمت جانا اور پانی کو
کنارے آکر بہر نوع ایک پل تیار کرکے عبور کیا اور دشمنون کی تعاقب کے خوف سے پل توڑکر موضع
لیس مین ارادہ کیا حضرت عمرؓ یہ خبر سنکر نہایت ملول ہوے اور اونکو دلاسا اور تسلی کی اور مثنےؓ نے موضع لیس مین
توقف کرکے مجروحون کے معالجے مین مصروف ہوے چار ہزار مسلمان مقتول و غریق ہوے دو ہزار ادنی کو
پھر گئے تین ہزار مثنےؓ کے ساتھ رہے امیر المؤمنین نے جریر بن عبد اللہ بجلی کے تئین ساٹھ ہزار جوانون کے
ساتھ مرتب کرکے مثنےؓ کی مدد کو بھیجا اور لکھا کہ جریر بن عبد اللہ بجلی کو کمال تجبیل اور تعظیم کرکے امیر بنانا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسکی اس درجے پر تعظیم کرتے تھے کہ اپنی ردای مبارک اسکے واسطے
بچھاتے تھے مثنےؓ نے بموجب حکم اسکے عمل کیا سپاہ عجم نے یہ خبر سنکر لشکر عظیم تیار کرکے مہران بن باذان

ہمدانی کو اُسکا امیر بناکر روانہ کیا تھنا نے یہ خبر امیر المومنین کو کی حضرت عمرؓ نے بسبیل عجلت لشکر عراق کو اونکی مدد کے واسطے بھیجا تھنا نے بھی اپنے علاقے سے لشکر جمع کیا سب قریب بیس ہزار اور لشکر کفر اور اسلام کا مقابلہ ہوا جب صفین مقابل ہوئین تو مہران اپنے گھوڑے پر پاکھر ڈال کر زرہ پہنکر میدان مین نہایت غرور سے جولانی کرنے لگا ناگاہ لشکر اسلام سے ایک غلام نوبی نے اُسکی طرف تیر صائب چلایا وہ تیر تقدیر الٰہی اُس بے بصیرت کی بصر پر ایسا لگا کہ جانب مقابل سے پار ہوگیا مہران حیران سرکے بل گرا سپاہ عجم نے بے سر ہوکر اپنی راہ لی مسلمان مانند شیر غران کے اُنکے پیچھے ہوے اور قریب ایک لاکھ کے قوم کفار سے جہنم رسید ہوے غنیمت اور بندی اسقدر اہل اسلام کو میسر ہوئی کہ کسی لشکر سابق مین میسر ہوئی تھی اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی اَعَزَّ الاِسلَامَ بعد اُسکے تقدیر الٰہی سے اہل اسلام نے خبر پائی کہ اُس ضلع مین ایک بازار ہے کہ کفار اشرار سال بھر مجمع کثیر و جم غفیر جمع ہوتے ہین فوج اسلام ناگاہ اُس جماعت نابکار پر پہونچی بعضون کو قتل اور بعضون کو قید کیا باقی بھاگ گئے اور اسقدر مال و متاع اور زر و جواہر ہاتھ لگا کہ تمام لشکر اُسکے لیجانے سے عاجز ہوا تھنی نے حکم کیا کہ سوائے زر سرخ اور نقرہ و جواہر اور متاع نفیس کے اور کچھ نہ اُٹھاوین ایک ہزار اونٹ بھر کر ساتھ لائے غانماً مظفر و منصور فتح پر تجلین و نصرت پر لیسار کمال لیسر و آسانی سے مراجعت کی اَلحَمدُ لِلّٰہِ

نقل ہے کہ اہل عجم بازار کے لٹنے کی خبر سنکر نہایت ملول ہوے اور توران دخت کو تخت سلطنت سے اُٹھاکر یزدجرد کو بٹھایا تھنی نے یہ خبر بوسیلہ عرضی کے پایہ سریر خلافت مین معروض کی امیر المومنین نے سب عاملون کو نامے لکھے کہ اپنے اپنے علاقے سے سواران مسلح تیار کرکے مدینے کو روانہ کرو اور تھنی کو لکھا کہ عجم کی حد سے اوٹھکر اپنے علاقے مین آکر لشکر کو محافظت سے آرام دو اور دشمن سے خبردار رہو اور جبتک یہان سے حکم نہو اہل عجم سے متعرض مت ہو جب لشکر قبائل عرب کا مدینے مین جمع ہوے حضرت عمرؓ نے اشراف مہاجر اور اکابر انصار اور اعیان اہل بیت کو جمع کرکے اپنی ذات سے ملک عجم مین جانیکی مشورت کی بعد اختلاف اقوال حضرت مرتضیٰ علی کی مشورت سے اپنا عزم موقوف رکھا اور سعد بن ابی وقاصؓ کو اُس لشکر آراستہ کے ساتھ واسطے محاربہ عجم کے روانہ کیا تھنی اور حضرت جریرؓ کو لکھا کہ تم دونون سعد کے امر مین رہو حضرت سعدؓ بسعادت و برکت ساٹھ ہزار مرد لیکر روانہ ہوے اور موسم سرما کی شدت سے ایام بہار تک حدود سواد مین انتظار کیا جب آفتاب برج شرف مین پہونچا تو بشرت و سعادت قادسیہ مین داخل ہوے اور اتنے عرصے مین تھنی جو ادر رحمت الٰہی مین واصل ہوے رحمۃ اللّٰہ علیہ و الکل یرجع الیہ امیر المومنین نے پے در پے مغیرہ بن شعبہ اور عمرو بن معد یکرب اور عاصم بن عمر تمیمی کو روانہ کیا اور ایسے ہی ہر ایک قبیلہ کو جو مدینے مین پہونچتے فوراً روانہ کرتے تھے جب یزدجرد کو مسلمانونکی فوج کی پے در پے آنیکی خبر پہونچی رستم ابن فرخ زاد کو ساٹھ ہزار سوار سے روانہ کیا سعد نے امیر المومنین کو نامہ لکھا در کثرت

اور شوکت اعداسنے خبر کی حضرت عمرؓ نے سعد کو جواب لکھا کہ دغدغہ اپنے خاطر مین مت لاؤ اور فتح اور نصرت منجانب
اللہ سمجھ کر کثرت اعدا سے ہراسان مت ہو اور لڑائی مین جلدی مت کرو اول ایک جماعت عقلا کو یزدجرد کے
پاس بھیجو اور راہ حق کی دعوت کرو سعدؓ نے نعمان بن مقرن اور مغیرہ بن شعبہ وغیرہ عقلا و فصحا کو یزدجرد کے پاس
بھیجا جب یہ لوگ یزدجرد کی مجلس مین آئے تو ترجمان نے حسب الحکم یزدجرد کے کہا کہ اس ملک مین آنے کا
کیا سبب ہے اس سبب سے کہ ہم تمسے تغافل کرتے ہین تم دلیر ہوتے ہو مغیرہ بن شعبہ نے جواب دیا کہ ہم اول از راہ جہالت اور
نہایت ضلالت کے بتان بیجان کو اپنے ہاتھوں سے تراش کر معبود بناتے تھے اللہ تعالی نے اپنی رحمت سے
پیغمبر دین پرور کو ہم پر بھیجا کہ ہمارے تئین بت پرستی سے چھوڑا کر خدا پرستی سکھائی اور افعال شنیعہ سے نہی فرمائی
اور معجزات واضح سے اسکی نبوت ظاہر روشن کی اور بعد تکمیل دین کے اس دار فانی سے کوچ کیا اور ہمکو حکم کیا
کہ جو لوگ ایمان قبول کرین دنیا مین مخلص اور عقبے مین سعادت ابدی پاوینگے اور جو کوئی حکم کی اجابت نکرے
تیغ بیدریغ سے قتل کرو یا جزیہ بذلت و خواری اوپر رکھو اب ہم آئے ہین کہ تجھکو بھی براہ حق پر لادین
اور ضلالت سے باز رکھین ترجمان نے حسب الحکم کہا کہ اے گروہ عرب تمہارے برابر
کوئی دنیا مین شقی اور حقیر اور ذلیل نہین ہمیشہ مشقت اور مصیبت تمہاری شامل حال تھی اور تمہارا
مقدور نہ تھا کہ ہمارے ملک مین بے اجازت قدم رکھتے اب تم چاہتے ہو کہ ہمارا ملک لو شاید
بھوک اور رنج تمکو اس ملک مین لایا ہے اگلی سال تم چلے جاؤ کہ تمہارے فساد سے یہ ملک
خراب ہوگیا پھر آئیو ہم تمکو گیہون اور خرما دینگے اور تمہارے اشرافون مین سے تمپر امیر کرینگے
نعمان بن مغیرہ نے کہا کہ تو اس مزخرفات واہیات سے ہمارے دامن عصمت پر عیب لگاو
یہ گمان خطا ہے جو مشقتین اور مصیبتین ہماری تو نے بیان کین ہم اس سے بھی بدتر تھے بلکہ افضل
ہم مین وہ تھا جو چچا کے بیٹے کو قتل کر کے اسکا مال کھاتا تھا اور مردار اور خون کو مباح جانتا تھا جب حقتعالا
نے اپنے احسان سے ہمپر پیغمبر بھیجا اور توفیق اسلام دی پیغمبر نے ہمکو یون خبر دی ہے کہ جو کوئی تم مین سے
راہ حق مین شہید ہوگا اسکو بہشت ملے گی اور جو زندہ رہیگا وہ مخالفون پر غالب ہوگا اور بہت ملک
ہمارے ہاتھ سے فتح ہونگے اور تیرا ملک اور خزانہ اور ولایت انہین ہے اب تجھکو دعوت کرتے ہین کہ ایمان لا
اور اپنے طریقۂ ناپسندیدہ کی قباحت چشم عبرت سے دیکھ دولت ابدی تجھے نصیب ہوگی اور تیرے ملک مین
بغیر تیری اجازت کے کوئی قدم نرکھیگا والا خراج قبول کر اور جزیہ بذلت و خواری دے نہین تو تیرے ساتھ کلام
شمشیر و تیر ہے حق تعالے ہمارے اور تمہارے بیچ مین حاکم ہے یزدجرد نے جو یہ کلام سنا نہایت غصے مین
آیا اور آتش غضب اسکے سر بے مغز پر دوڑی اور بولا کہ تمہارے تئین یہ مقدور ہوا کہ تمپر ان عجم سے اسطرح کہ

خیال فاسد دل مین رکھتے ہو اگر رسولون کا قتل کرنا بے مناسب ہوتا تو مین زخم تیغ سیاست سے تمھارا سر کاٹتا اور کہا
کہ ایک جوال خاک سے بھر کر اُسکے سردار کے سر پر رکھ کر یہان سے باہر کر دو ابھی مین رستم کو سپہ سالار کر کے تمھارے
مقابلے کو بھیجتا ہون عاصم بن عمرو تمیمی نے اُس جوال خاک کو اپنے کاندھے پر رکھ کر بارگاہ یزدجرد سے باہر
لیگئے وہان سے سعد کے پاس آئے اور وہ بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ واللہ اونھون نے اقلیم مملکت کی کنجیان
اپنے ہاتھ سے ہمکو دین منقول ہے کہ یزدجرد رستم کو واسطے جنگ عرب کی تاکید کرتا اور وہ سستی کرتا تھا
اسواسطے کہ اُسکو علم نجوم مین مہارت تھی اوضاع فلکی سے اُسپر روشن ہوا تھا کہ امسال دولت سعادت عرب کی
اور نکبت اور فلاکت عجم کی ہوئیگی اور نہین جانتا تھا اس تدبیر حقیر سے خداوند قدیر کی تقدیر نہین رد ہوگی رباعی
تقویم پر نجوم کے اے دل نکر عمل * جز حق کے کام آوے نہ کچھ جدی نے حمل * ہر وہ سعید جیسی ہو سعادت جسے خدا
تاثیر کچھ نہ کر سکے مریخ نہ زحل * القصہ رستم آہستہ آہستہ بکمال شوکت وعظمت لشکر اسلام کی طرف متوجہ ہوا جالینوس کو
مقدمہ پر چالیس ہزار سوار سے اور ہرمزان کو میمنہ اور بہرام کو میسرہ پر متعین کیا اور خود ساٹھ ہزار دلاوران نامدار سے
قلب مین قائم ہوا کہتے ہین کہ رستم نے راہ مین لشکر سعد کے ایک عرب کو اسیر کیا اور پوچھا کہ تمھارا مطلب
ہمارے ملک مین آنے سے کیا ہے وہ بولا کہ ہم اسواسطے آئے ہین کہ حقتعالی نے اپنے پیغمبر کی زبانی ہمکو وعدہ دیا ہے
کہ اگر تم اسلام نہ لائوگے تو تمھارے ملک کی حکومت اور عورتون کی بندی اور خزانے کی تقسیم ہمکو ہوگی رستم نے
کہا اگر اس آرزو سے آگے تم مقتول ہو جاؤگے تو کیا کروگے عربی نے کہا کہ جو آدمی ہم مین سے تمھاری
تیغ ظلم سے مقتول ہوگا وہ بیشک جنت جاودان مین خداوند رحیم کے لقا سے موصول ہوگا اور جو ہم مین سے
باقی رہین گے حق تعالی اُنکے حق مین اُس وعدے کو وفا کریگا رستم نے نہایت غضب سے اوسکو قتل کیا اور آگے
روانہ ہوا اور باہستگی چلنے لگا چنانچہ مدائن سے قادسیہ تک چار مہینے مین پہونچا اور مقصود اُسکا یہ تھا کہ شاید عرب
صلح کر کے اس سال مین چلے جاوین جو عجم کے طالع کی نحوست بدل جاوے اور اسکے ایلچی بھیجتا تھا وہی جواب
پاتا تھا کہ جو یزدجرد سے کہا تھا یعنے اسلام یا جزیہ یا جنگ طلب کرتے تھے آخرالامر نہایت غصے سے کہا کہ مجھکو
یہ گمان نہ تھا کہ مین اتنی عمر پاؤنگا جو تمسے یہ خبر ذلت سنونگا قسم ہے ماہ اور ستارون کی کہ کل جبکہ آفتاب طلوع کریگا
تو مین اتنے شیران عجم کو بھیجونگا کہ سرکشان عرب کا سر مانند گنبد کے خاک پر ڈال دینگے اور حکم دیا تا تمام لشکر نے
راتون رات نہر عتیق پر پل تیار کیا فجر کو جب پل سے عبور کیا ایک پشتہ بلند پر ڈیرا کیا اور واسطے لشکر کے
مکان مقرر کیا اور یزدجرد نے حکم دیا تھا کہ طاق کسری سے لشکر رستم تک بقدر مسافت آواز پہونچنے کے
ایک ایک آدمی مقرر ہو تا کہ رستم کے لشکر کا احوال ہر آن پہونچتا رہے اور حضرت سعد نے بھی اپنے
لشکر کو آراستہ کیا اور بحسب تقدیر ازلی ایام مین سعد کے بدن پر کچھ [illegible] اور عارضہ عرق النسا کا

استقدر تھا کہ بیٹھنا گھوڑے پر دشوار تھا اور اس اطراف مین ایک کوشک بلند تھا اوسکے سطح پر تکیہ و مسند
بچھا کر بیٹھے کہ تمام احوال لشکر کا نظر آتا تھا وہان اعیان لشکر کو بلا کر عذر اپنی غیر حاضری کا بیان کیا اور جو پھوڑے
اور زخم دکھلانا ممکن تھا دکھائے سب پر ظاہر ہوا کہ تخلف اونکا معرکہ حرب سے واسطے ضرورت کے ہے
اور خالد بن عروہ کو نائب کر کے قلب لشکر مین قائم کیا

نقل ہے کہ ابو محجن ثقفی ایک روز صبح کے وقت مخمور بیٹھے تھے اور صبوحی پیکر اشعار پڑھتے تھے اتفاقاً حضرت
سعد نے دیکھا اسکو اوسی کوشک مین قید کیا بعد اسکے خالد بن الولید کو اپنے قائم مقام کر کے روانہ کیا
اور اعیان لشکر کو بلا کر واسطے جہاد کے رغبت دلائی اور مذمت بھاگنے کی کی اور ملامت دنیا اور خجالت عقبے
بیان کی اور وہ آیتین اور حدیثین کہ جسمین حقتعالی نے وعدہ فتح اور عنایت کرنا ملک عجم اور فتح پانا فارس و
شام کا کیا تھا سنائین اور کہا کہ تم یقین جانو کہ جو کوئی شجاعت کریگا اور اعلاء کلمۃ اللہ اسکو منظور ہوگا اگر شہید ہوا
تو بہشت جاودان اور رضاے رحمن پاویگا اور خوب جان لو کہ جو کچھ پیشانی پر لکھا ہے ظہور مین آویگا
اگر آج دست برد اور پایمردی کروگے تو حقتعالی مال نفیس و نقد نفیس اونکے تمہارے تصرف مین لا دیگا
اور اگر جبن و نامردی کروگے تو دولت دنیوی و سعادت اخروی ہار وگے اور جو لوگ کہ شعر گوئی مین مہارت
رکھتے تھے انسے فرمایا کہ جو اشعار کہ غازیون کی کند طبیعت کو تیز کرین اور میدان مین مستعد خونریز کرین
سنائیں تو ایسی مضامین کے شعرون سے غازیون کو بہتور دلاسے لئے اور آیات و احادیث فضائل جہاد کی سنائی گئی

نظم جسکے پیرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد ؎ وہ جہنم سے بچا مارسی ہو وہ آزاد ؎ ای برادر تو حدیث نبوی کو سن لے
باغ فردوس ہی تلوارون کی سائی کے تلے ؎ جو رہ حق مین ہوئے ٹکڑے نہین مرتے ہین ؎ بلکہ جیتے ہین وہ جنت مین خوشی کرتے ہین
فتنہ قبر و غم صور و قیام محشر ؎ ایسے صدمون سے شہیدون کو نہین ہے کچھ ڈر ؎ اے جوانان اسد حملہ و رستم قوت
کام کس دن کو پھر آویگی تمہاری جرأت ؎ انکا سر کاٹ لیا یا کہ کٹا اپنا سر ؎ دونون صورت مین سمجھو تو ہمین ہے بہتر
لیجے گر مار لیا انکو تو بہتر ہے آئی ؎ اور گئے مارے تو پھر خاصی شہادت پائی ؎ اور فرمایا جاؤ اپنے مقام پر قرار
پکڑو اور بعد نماز ظہر کے وقت ہی نزول رحمت کا اور منتشر ہونے نسیم نصرت کا جب تکبیر اول کرون تو تم مستعد جہاد
اور تکبیر دوم مین جوشن و سلاح اور آلات جنگ درست کیجیو اور تیسری تکبیر پہ دلاورون کو رغبت اور تماشا لڑائی
کی دلوائیو اور چوتھی تکبیر کا احوال سنتے ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے متوجہ دشمن کے ہو جیو

بیان شروع ہونے جنگ عجم کا

سواران عجم نے اپنے لشکر کی بہار آراستہ کی بڑی گھوڑون پر طلا اور نقرئی زین رکھے اور بالکھرین زربفتی
ڈالین اور لباس باتزئین اور اقمشہ رنگین اور خود و زرہ اور چلتے ارغوانی اور سپکے مرصع اور تیغین یمانی

حمائل کین اور تیر اندازان تیز اور سوار پیادے جو اور تیز رفتار ہاتھیون کے گرد اگرد مستعد کیے غالب بن عبداللہ اور عاصم بن عمرؓ لشکر اسلام سے سبقت کر کے میدان جنگ مین آئے ہرمزان کہ حاکم دیار عجم اور صاحب طبل و علم تھا غالب کے مقابل ہوا اور آپس مین نوک چوک نیزہ بازی کی ہوئی غالب نے ایک نیزہ اسکی کمر پر مارا اور اسکا پیوند توڑا دوسرا سوار عجم کا عاصم سے مقابل ہوا وہ شیر غران کی ہیبت سے بیجنگ بھاگ کر لشکر مین داخل ہوا اسوقت حاکم آذربائیجان کا کہ جسکے لباس و سلاح کی قیمت سے محاسب وہم عاجز تھا بادپا پر سوار ہو کر کمال غرور اور استکبار سے میدان مین آیا منذر بن حسان کو اسکے ہذیان سے غیرت دین کی غضب مین لائی قلب لشکر سے مانند برق کے نکلا اور نیزہ نے سردار کے بھال اسکی مانند زبان یار تھی ہاتھ مین لیکر ایک حملے سے اوسکے پہلو مین مارا اور بدن کو لیکر گھوڑے کے تن سے بھی گذار افرواسپ کی وہ پشت سے آیا بخاک قیام چہرہ خون آلودہ زرہ چاک چاک تو منذر نے فی الفور گھوڑے سے اتر کر خنجر تشنہ کو اسکے حلق سے سیراب کیا اور بدن ناپاک سے سر لیکر نیزہ کی بار سے لٹکا کہتے ہین کہ اسکے پٹکے کی قیمت پچاس ہزار درم اور باقی سامان کی دس ہزار تھی کفار عجم نے جو اپنے سردار کو خاک و خون مین دیکھا ایکبارگی لشکر اسلام پر حملہ کر کے متفرق کیا حضرت سعدؓ نے طلیحہ بن خویلد اسدی کو مع فوج مدد کو بھیجا اور اُنکے تفرقہ کو جمع کیا ایک عجمی سردار طلیحہ کا مقابل ہوا طائر روح اسکا ایک ہی نیزے سے دو اسپہ جہنم داخل ہوا اور نون نے طلیحہ کے حکم سے اصحاب الفیل پر تیر مارے ہاتھی بھاگے سوار پیادے ہو گئے سعد بن قیس کندی نے دیکھا کہ دلاوری اسد نے مانند شیر کے فیل سوار عجم کا کارزار کیا آتش دلاوری کے جوش سے اپنے جوانون کو مستعد بہ پیکار کیا اُنھون نے بھی اپنے مقابل والون سے مقابلہ کیا جمعیت اہل عجم کی متفرق ہوئی جالینوس نے یہ حال دیکھ کر مع لشکر و فیلون کے حملہ کیا مسلمان جو تحتی تکبیر کے منتظر تھے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے زبان لطافت بیان کو کلمۂ اللہ اکبر پر حرکت دی اہل اسلام نے کلمہ لا حول ولا قوۃ کی قوت سے حملہ کیا روے زمین خون سے غرق اور اسکی عکس سے فلک مین شفق ہوا عجم کے فیل سوار جسطرف توجہ اختیار کرتے تھے تو اہل اسلام کی گھوڑے فرار کرتی تھے عاصم کے حکم سے دلاوران نے تیر چلائے اور ہاتھیون نے برسنے کا ٹکڑا ہودج گرائی سوار زمین پر گرے کچھ بحال تباہ بھاگے کچھ مرے دوسرے دن جب آفتاب نے اپنا نیزہ چمکایا ہر ایک پہلوان مسلح ہو کر میدان مین آیا قعقاع بن عمروؓ کو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے ملک شام سے بحکم امیر المومنین عمرؓ سعدؓ کی مدد کو بھیجا تھا ڈیڑھ ہزار فوج سے نمودار ہوے اور یارون سے کہا کہ تم اپنی فوج کے کئی غول بناؤ اور ایسا آگے پیچھے چلو کہ جو اگلا غول سعد کے لشکر مین پہونچے تو پچھلا نمودار ہو قعقاع مسلح اور مکمل بہ کمال شوکت و ہیبت لشکر اسلام مین سے اور جوانون کو قتال کفار پر حریص کر کے لشکر عجم سے مبارز طلب کیا اور میدان جانستان مین بکمال اطمینان گھوڑے کو جولان دیا اور دہنے سے ذوالحاجب

سپہ سالار عجم میدان مین آیا ہر ایک نے اپنا کرتب اور شجاعت جان بازون کو دکھلایا آن کی آن مین ذوالحاجب کی روح کو بے مانع و حاجب جہنم کے گوشے مین بٹھایا لشکر عجم سے دو سردار تہور شعار دو چار ہوے حضرت حارث قعقاع کے مددگار ہوے اُنکی دست برد سے دونون کافر فی النار ہوے اور لشکر کسریٰ نے ان دو سرداروں کے قتل سے کسر عظیم پائی اور اہل اسلام کے دل مین عجم کے ہاتھی بھگانے کی تدبیر معقول ہاتھ آئی پرانی جوتیان اور کہنہ کمل اور ٹاٹ اسکے اونٹون پر ڈالے اور بڑیان باندھین کہ فیل کے جسم سے اونٹ کا طول و عرض زیادہ نظر آیا اور جوانان تیرانداز و نیزہ باز کو اونپر سوار کیا اور سواران جانباز کو گرد ان شتران فیل نما کے حصار کیا جس طرف یہ لوگ اُس شکل غریب سے حملہ کرتے تھے جو کام کہ پہلے عجم کے ہاتھیون نے عرب کے گھوڑون سے کیا وہ کام شتران عرب نے اہل فارس کے فرس کو دکھایا قعقاع نے تیس حملون مین تیس کافر مارے مسلمانون نے تیر جانستانی اُنکے سینون سے گذارے دوپہر تک یہی حال رہا تیغ یمانی نے شرر افشانی کی اور لرزہ گو یال سے دشمنون کے سر دن نے تن پر گرانی کی

نقل ہے کہ ابو محجن ثقفی کو حضرت سعدؓ نے اونکو بعلت شرب خمر کے کوشک مین قید کیا تھا تماشا جنگ کا دیکھتے تھے اور محرومی ثواب جہاد سے افسوس کرتے تھے آخر الامر محافظان قید سے یہ عہد کیا کہ اگر مین لڑائی سے زندہ آیا تو پھر بدستور قید مین رہونگا اور حضرت سعدؓ کی بی بی سے زرہ اور ہتھیار اور گھوڑا اونکا شمشیر مانگا اور چپکے سے کوشک سے نکلکر میدان مین آیا اور ایسی کارزار کی کہ دشمن اور دوست نے اُسکی تحسین و آفرین مین زبان کھولی حضرت سعدؓ کی نظر کوشک کے سطح سے ایک جوان ابلق سوار پر پڑی اور اُسکی تیزدستی و چالاکی پر فرمایا کہ گھوڑا اسی جولان کا میرے ابلق کے مانند دکھلائی دیتا ہے اور سوار کی وضع مانند ابو محجن کی سواری کے ہے ابو محجن تو میرے پاس مقید ہے اور ابلق طویلہ مین ہے کوئی کہتا تھا کہ یہ خضر ہے کسیکو یہ گمان تھا کہ یہ فرشتہ آسمانی ہے ہماری مدد کو آیا ہے جب آدھی رات ہوئی اور ابواب جنگ مسدود ہوے ابو محجن موجب اپنے عہد کے کوشک مین آیا اور اپنا پانون قید مین ڈالکر صبح تک آرام فرمایا صبح کے وقت حضرت سعدؓ کو ابو محجن کے حال کی خبر ہوئی بنفس نفیس خود اُسکے پاس گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھکو جزاے خیر دے اور کوئی چشم بد تیرے دست و بازو کو نہ پہونچے کل پھر دشمنون کو معرکہ مین داد جوانمردی کی دے اور فتح کے دروازے دوستون کے منہ پر کھول اور بہت عذر کیا اور قید سے خلاصی دیکر وہ گھوڑا اور ہتھیار اُسکو انعام کیا ابو محجن نے میخواری سے توبہ کی رات کو قعقاع بن عمرو نے اپنی فوج کو لشکر سے جدا کیا اور دس ٹولیان بنائین اور فرمایا کہ کل تم بدستور سابق آگے پیچھے لشکر سے ملو اگر اس عرصے مین ہاشم تمھاری مدد کو پہونچین تو فہو المراد و الا تمھاری اس وضع کے پہونچنے سے غازیون کو ہمت قوی ہو جاویگی قعقاع کی تدبیر سے سواے اُسکے رفیقون کے اور کوئی خبردار نتھا جس وقت کہ دونون طرف سے صفین

مقابل ہوئین تو فوج اول قعقاع کی میدان کے کنارے سے نمود ہوئی مسلمانون کو گمان ہوا کہ ہاشم ہماری مدد کو
پہونچے قوت اور شوکت آنکی زیادہ ہوئی اور گمان مضبوطی سے میدان مین جولانی کرنے لگے ابھی پچھلی فوج واصل
نہین ہوئی تھی کہ ہاشم بھی مدد کو آن پہونچے اور قعقاع کی تدبیر کو پسند کرکے اونھون نے بھی اپنی فوج کی ٹولیان
بنائین ہاشم نے لشکر کے قریب پہونچتے ہی تکبیر کی اہل اسلام نے بڑے سرور سے غلغلۂ تکبیر کا فلک تک پہونچایا
ہاشم نے میمنۂ عجم پر حملہ کرکے آنکی صفون کو متفرق کیا اور موضع عتیق تک کافرون کا پیچھا کیا وہان سے پھر لشکر
اسلام مین توقف کیا مشرکون نے شب گذشتہ مین صبح تک ہاتھیون کے پالان اور سامان درست کرکے
فیل سفید کو قعقاع کے مقابل اور فیل اجرب کو حمال بن مالک کے مقابل مع فوج کیا حضرت سعدؓ نے اعدا اور
احبا کی لشکرون کو ملاحظہ کرکے فرمایا کہ وہ دونون خوجین فیل سفید اور اجرب کی لشکر کو برہم کرتی ہین اہتمام اور کوشش
کرکے اون دونون فیلون کی شر کو دفع کرو قعقاع ایک تیر دوشاخہ درست کرکے متوجہ فیل ابیض کا ہوا
اور حمال بن مالک نے اسیطرح سے فیل اجرب کا قصد کیا حقتعالی نے دونون کے تیرون کو دونون
ہاتھیون کے ہر چشم پر برابر پہونچایا فیل ابیض کی آنکھون سے سیاہ پانی نکلا اور سر ہلا کر اپنے سوارون کو
زمین پر ٹپکا قعقاع نے فیل ابیض کی سونڈ کو قطع کیا اور حمال نے اجرب سے بھی دست برد کی فیل ابیض کافرونکی
صفین چیرتا ہوا بھاگا اور باقی فیلون نے اسکی متابعت کی ایسے بھاگے کہ مدائن تک دم نہ لیا مسلمان فیلون کے
شر سے محفوظ ہوئے اور اتنک جہاد مین رہے اور بعد نماز عشا کے پھر دونون طرف سے شمع اور مشعلین روشن
ہوئین اور جنگ مین مصروف ہوئے حقتعالی نے اپنے لطف قدیم سے اہل اسلام کے دلون مین صبر القا
کیا وہ رات ایسی کٹی کہ کوئی رات ویسی نہ کٹی ہوگی اور عرب اور عجم کو ایسا امر درپیش آیا کہ ماتقدم اسکے کبھی آیا ہوگا
سعد محراب مین تضرع و زاری مشغول ہوئے صبح صادق ہوتے آثار قبولیت کے ظاہر ہوئے اور یہ
ندا کی کہ اے اہل اسلام تھوڑی دیر سے رنج اوٹھاتے ہو ایک ساعت اور بھی صبر کرو النصر مع الصبر
لازم و ملزوم ہین حضرت سعدؓ کا کلام سنتے ہی ان سعادتمندون کو جوش و خروش آیا اور ایکبار کی کفار پر حملہ کیا رستم کا آفتاب
سعادت و اقبال سے میل کرکے زوال مین پہونچایا اتفاقاً اس روز رستم اپنا تخت نہر عتیق کے کنارے
رکھکر سائبان کے تلے بیٹھا تھا باد دبور اوسوقت ایسی چلی کہ اسی میدان سے خاک ذلت اونکے
سرون پر ڈالی اہل اسلام کے نیزے اور شمشیر کی ضرب سے کفار عجم کا مرغ روح دار البوار کو اوڑ گیا اور رستم
کے خیمے کی طنابین زمین سے اوکھڑ گئین وہ دھوپ مین رہ گیا اور آفتاب کی حرارت سے خزانی کے
اونٹ کے بوجھے تلے پناہ لے گیا قعقاع کئی پہلوانون کو ہمراہ لے گیا اور اپنے تئین اوس بدبخت کے
تخت تک پہونچایا اور ہلال صاحب اقبال نے اونٹ کے بوجھے کی رسی کو جسکے تلے رستم بیٹھا تھا کاٹا وہ بوجھ

ایکبارگی رستم کی پیٹھ پر گرا اور اسکے صدمے سے پانی مین اپنے تئین ڈالا بلال کو اسوقت معلوم ہوا کہ رستم ہی پانون اسکا پکڑ کر پانی سے کھینچا اور سر کو تن سے جدا کر کے نیزے پر چڑھا دیا اور اس تاجدار عجم کے سر کو تاجدار سولی کیا سپاہ عجم کو جو قتل ہونا رستم کا محقق ہوا پانو قرار کا جگہ سے ہل گیا اور طریقہ فرار کا ناچار ہیا اور اہل اہل اسلام نے کفار کے لشکر کا پیچھا کیا جالینوس ایک فوج کثیر سے بھاگا جاتا تھا ایک امیر لشکر اسلام سے تین سو سوار لیکر دوڑا اور اوسکو قتل کیا اور سب سامان سے لیا حضرت سعدؓ نے رستم کا تن ناپاک دیکھ کر سجدہ شکر کیا اور رستم کا سب سامان بلال کو عنایت کیا روایت ہے کہ ٹوپی اسکا ستر ہزار دینار کا اور تاج سو ہزار دینار کا تھا اور وہان سے مال وافر اور خزانہ بیشمار اور تیغین یمانی اور کمانے دمشقی اور نیزے خطی غنیمت مسلمانون کی ہوئی اور دولت اہل اسلام کی بڑھی اور شوکت کفار گھٹی بعد اوسکے سعدؓ نے ایک مکتوب مفصل کیفیت جنگ اور مدد پہونچنے اور ظفر پانے اور قتل رستم کا امیر المومنین کے حضور مین لکھ کر شتر سوار تیز رفتار کو روانہ کیا مال غنیمت اتنا جمع ہوا کہ محاسبان سریع الحساب بعضے مال کے حساب سے عاجز تھے کہتے ہین کہ رستم کے ساتھ اس لشکر مین چھہ کرور درہم و دینار تھے سعد نے سب مال کا خمس نکالکر مدینے کو بھیجا اور باقی غازیون پر تقسیم کیا کہتے ہین کہ ساٹھ ہزار مرد تھے ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار درہم یا دینار حصے مین ملے شتر سوار جب مدینے مین پہونچا اور وہ خبر فرحت اثر سرور انجمن اصحاب یعنے عمر بن الخطاب کے سمع مبارک مین پہونچی شکر خدا بجا لائے نہایت خوش ہوے اہل مدینہ نے تہنیت اور مبارکبادیان دین سعدؓ نے پھر ایلچی دوسرا مع خمس و نقود واحوال اور مع خزانے قلعہ قادسیہ کے بھیجا مہاجرین اور انصار محظوظ ہوے اور سعد کو تحسین اور آفرین لکھی اور فرمایا جبتک حضور سے حکم جدید نہ پہونچے تبتک لشکر کو قادسیہ مین آرام دو واللہ خیر الناصرین یہ ایک معرکہ صد ہا معرکون کا نمونہ ہے اسوا سطے احوال شہادت امیر المومنین رضی اللہ عنہ پر اکتفا کرتا ہون

بیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا

روایت ہے کہ جب امیر المومنینؓ حج سے تشریف لائے ایک روز مدینے کی بازار مین حضرت زبیر تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام کہ جس سیہ روز کا نام فیروز اور کنیت ابو لولو تھی آیا اور کہا یا امیر المومنین مغیرہ بن شعبہ نے میرے ذمے ہر روزہ دو درم ٹھہرائے ہین اور مین اسکے ادا کرنے سے عاجز ہون اگر آپکے فرمانے سے کچھ تخفیف کرے تو بہتر ہے حضرت عمر نے پوچھا تو کیا پیشہ جانتا ہے کہا نجاری اور حدادی اور نقاشی جانتا ہون حضرت امیرؓ نے فرمایا اتنے پیشہ والون سے دو درم لینا نہایت انصاف ہے فیروز کے تئین وہ بات نہایت سنگین معلوم ہوئی اور بغض امیر المومنین کا اسنے سینہ پر کینہ مین بطرف حضرت عمرؓ سے تھا

مین نے سنا ہی کہ تو ایسی پن چکی بناتا ہی کہ ہوا پر چلتی ہی اگر تو بناویگا تو اہل مدینہ کو بہت فائدہ ہوگا فیروز نے کہا کہ
مین آپ کی واسطے ایسی پن چکی بناونگا کہ جبتک آسمان کی چکی گردش مین رہیگی مشرق اور مغرب تک اوسکا
ذکر باقی رہیگا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس غلام نے میرے تئین قتل کی تہدید دی القصہ فیروز نے اس بات کو
دل مین رکھا اور ایک خنجر دو دھارا کہ جسکا دستہ درمیان مین تھا زہر آب دیکر تیار کیا اور منتظر فرصت کا رہا ایک روز
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز فجر مین کھڑے ہوے اور صفون کو برابر کرنیکا ارشاد کیا اور تکبیر تحریمہ کہکر
نماز مین مشغول ہوے ابو لولو نے صف اول سے پانو بڑھا کر تین ضرب کہ ایک اونمین سے زیر ناف تھی ماری
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تو غش آگیا اور اصحابون نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کر کے جلد نماز پڑھی اور انکو گھر
پہونچایا اور ابو لولو نے اٹھارہ آدمی زخمی کیے ایک جوان عراقی نے اپنا طاقیہ لیکے پھینکا اوسکی گردن مین
ڈالکر زمین پر گرایا ابو لولو نے جب دیکھا کہ بری طرح سے مارا جاؤنگا اوس خنجر کو اپنے حلق پر رکھ کر کھینچ دیا اور
جہنم رسید ہوا حضرت عمرؓ نے اصحاب کبار کو جمع کر کے فرمایا کہ اگر موت شتابی کرے تو ان چھ آدمیون مین
جسپر سبکا اتفاق ہو خلیفہ کیجیو عثمان و علی و سعد و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم سب نے
اتفاق و مشورت سے حضرت عثمان کو خلیفہ کیا جب روح خلیفہ پاک کی عالم افلاک پر گئی بعد تجہیز و تکفین جنازہ کو
مسجد مین لائے اور صہیب نے نماز پڑھائی حضرت عائشہؓ کی اجازت سے رسول اللہ صلعم اور ابو بکر صدیقؓ کے پہلو مین
دفن کیا زہے سعادت و زہے قسمت ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

ذکر جامع القرآن امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا

اسم مبارک عثمان اور کنیت ابو عمر اور حضرت عثمانؓ اعیان قریش سے تھے اور تمام قبیلے سے خوش عیش اور
محبوب القلوب اور کرم و بخشش مین معروف اور بخل سے دور اور سابق الاسلام صاحب الہجرتین مصلی الی القبلتین
اور صاحب حلم و علم و حیا تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انکی تعظیم فرماتے تھے اور انکی خلافت مین بہت سے
ملک اور شہر اہل اسلام کے تصرف مین آئے ہمدان ۔ آذربایجان ۔ افریقہ ۔ اسکندریہ ۔ گازرون
مازندران نیشاپور ۔ طوس ۔ ہرات ۔ بلخ قسطنطنیہ وغیرہ
نقل ہے کہ حضرت عثمان کے عہد مین بسبب کثرت فتحون کی اسقدر مال وافر ہوا کہ ایک لونڈی اُسکی ہموزن
زر سے بکتی تھی اور ایک گھوڑے کی قیمت لاکھ درم اور ایک رخت خرما کی قیمت ہزار درم کو پہونچتی تھی اور
ذی النورین اسواسطے کہتے ہین کہ رقیہ اور کلثوم دونون صاحبزادیان کہ ثمرہ نور نبوت تھین انکے نکاح مین تھین
کہتے ہین کہ کسی زمانے مین کسی شخص کے تئین یہ سعادت یعنی نکاح دو بیٹیون پیغمبر کی حاصل نہین ہوئی

اور اکثر رات کے وقت مقام ابراہیم مین تمام رات قرآن نوافل مین پڑھتے کبھی ایک رات مین تمام قرآن ختم کرتے صائم الدہر قائم اللیل تھے سخاوت اور نفقہ فی سبیل اللہ اس درجے پہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت اور مغفرت گناہون اولین و آخرین کا مژدہ دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے جنگ تبوک کا عزم کیا تیس ہزار لشکر ابرار اصحاب کا مستعد ہوا اور لشکر پر خرچ کی تنگی تھی اسیواسطے اس لشکر کو جیش عسرت کہتے ہین حضرت عثمان رضی نے اس لشکر کی امداد مین چھ سو پچاس اونٹ نصف غلے کے بھرے اور نصف خالی اونٹون کی سواری کی اور کئی ہزار دینار حضور مین گذران دیے حضرت کمال خوشنودی سے ٹہلتے تھے اور کہتے تھے الٰہی عثمان کے اگلے اور پچھلے اور پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دے

روایت ہی کہ جب مہاجرین مدینے مین آئے تو پانی شیرین بہت دور تھا اور شور پانی سے صحابہ کو بڑی تکلیف تھی ایک یہودی کا میٹھا کنوان جسکا نام بیر رومہ مدینے مین تھا حضرت نے فرمایا جو کوئی بیر رومہ کو واسطے رضاے خدا کے سبیل کریگا تو مین ضامن ہون کہ کل بہشت برین مین چشمہ آب معین اسکے سبب ہوگا حضرت عثمان رضی نے اس کنوین کو یہودی سے قیمت گران دیکر خریدا اوسیوقت حضور سید کائنات مین جاکر اسکو سبیل کیا اور عسرت جیش مہاجرین کو تسہیل کیا اور مدینے کی مسجد جب حضرت کے وقت مین تنگ ہوئی اسیطرح ایک شخص سے گھر کے عوض مین مضاعف قیمت دیتے تھے جب قبول نکیا تو حضرت عثمان نے اس گھر کو بیس ہزار دیکر مسجد نبوی مین داخل کیا اور حضرت عثمان کے زمانے مین جب لوگ تنگی سے بہت گھبرائے تو پختہ حویلیان جوار مسجد کی اپنے مال سے خاطر خواہ مالکون کو قیمت دیکر مسجد مین داخل کین اور کمال تکلف سے تعمیر مسجد کی

نقل ہے کہ حذیفہ ابن الیمان رضی نے حضرت سے عرض کی کہ ایک جماعت اصحاب کی قرآن مین اختلاف فاحش کرتی ہے یہانتک کہ نوبت بتکفیر ایک دوسرے کی پہونچی اس امت کے تئین قرآن مین اختلاف پڑنے سے اگر بعینہا انہین لوگ مانند یہود و نصاریٰ کے اختلاف قرآن مین بھی ہوجائیگا حضرت عثمان نے صحابہ اعیان کو مشورہ کرکے زید بن ثابت اور سعد بن العاص و عبدالرحمن بن عوف کو امر کیا کہ موافق لغت قریش کے جمع کرو اختلاف نکال ڈالو اسطرح سے جب مرتب ہوا تو اونکی نقلین اور مقابلہ کرکے ایک ایک نقل ملک مین بھیجدی تفصیل حوادث اور فتوحون کی مدت خلافت حضرت عثمان رضی کے دفتر عظیم چاہتی ہے اسواسطے شہادت کے احوال پر اکتفا کرتا ہون

بیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا

سعید ابن مسیب سے پوچھا کہ لوگون نے حضرت عثمان رضی کو کسواسطے قتل کیا اور اصحابون نے کسواسطے اونکی

مدد نہ کی جواب دیا کہ عثمانؓ مظلوم شہید ہوئے اور اصحاب مدد کرنے مین معذور رہے اسواسطے کہ جب حضرت عثمانؓ سریر خلافت پر بیٹھے چھ سات برس تک بہت خوب گذران کی اور کسی نے اونپر حرف نہ رکھا بعد اوسکے عمالونکو معزول کیا اور اپنے چچا کے بیٹون اور اقربا کو ملک کی حکومت دینا شروع کی یہ بات لوگون کو بہت شاق گذری اور عبد اللہ بن سرح کے تئین والی مصر کیا اوسنے ظلم کا طریق جاری کیا اسواسطے اہل مصر کی ایک جماعت نے مدینے مین آنکر اسکی شکایت کی حضرت نے ایک خط مشتمل تاکید اور تہدید کا عبد اللہ بن سرح کو لکھا کہ جماعت دادطلب کو راضی کر اور ظلم سے دست بردار ہو ابن سرح نے پروانے پر عمل نکیا بلکہ بعضے فریادیون کو جو مدینے گئے تھے مارا اور قید کیا اس سبب سے سات سو آدمی مصر کے مدینے مین آئے اور ظلم ابن سرح کے اعیان اصحاب سے بیان کیے مصریون کی التماس کرنے سے حضرت مرتضی علیؓ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اور کہا مدعا ان لوگون کا معزولی عبد اللہ بن سرح کی ہی اگر اسکو حکومت مصر سے معزول کرو اور مظلومونکی داد دو توقع ہی کہ اس فتنے کی تسکین ہوگی حضرت عثمانؓ نے کہا تم ایک شخص کو تجویز کردو مین اسکو مصر کی حکومت پر بھیجکر عبد اللہ کو معزول کرون سبھون نے کہا محمد بن ابی بکر از روی نسب و حسب کے لائق اس کام کے ہی اسواسطے فرمان مصر کی حکومت کا محمد بن ابی بکر کے نام لکھکر ایک جماعت مہاجرین و انصار کی اونکے ساتھ بھیجی جو معاملہ مصریون اور عبد اللہ بن سرح کا دریافت کرکے بموجب عدل کے فیصل کرین جب یہ لوگ تین منزل پہونچے ایک غلام سیاہ اونٹ پر سوار سراسیمہ پریشان ایسا جلد ہانکے جاتا تھا گویا کسیکا طالب ہی یا کسی سے ہارب ہی یعنی بھاگا جاتا ہی کبھی کہتا تھا مین مروان کا غلام ہون اور کبھی بولتا تھا کہ مین عثمان کا غلام ہون حاکم مصر کے پاس جاتا ہون جب اسکی تلاش کی تو ایک خط سربمہر نکلا جسکا مضمون یون تھا یعنے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے عبد اللہ بن سرح کو معلوم ہو کہ محمد بن ابی بکر مع ایک طائفے کے آتے ہین اونکے قتل کرواسطے کوئی حیلہ نکالیو اور فرمان جو دکھادین اسکو مت مانیو محمد بن ابی بکر نے خاص و عام کے روبرو نامے کو پڑھا سب لوگ مضطر و بیقرار ہوے اور سب مدینے کو پھر آئے اور اصحاب صغار و کبار کو نامہ دکھلایا سب لوگ نہایت مغموم و متعجب ہوے حضرت علی و طلحہؓ و زبیر نامے کو لیکر حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اور پوچھا کہ یہ غلام اور اونٹ تمھارا ہی فرمایا میرا ہی پھر پوچھا کہ یہ خط تمنے لکھا ہی حضرت عثمانؓ نے کہا قسم وحدہ لاشریک کی مینے نہ لکھا اور نہ حکم لکھنے کا دیا ہی نہ کچھ اسکی خبر رکھتا ہون حضرت علیؓ نے آپکی قسم کو تصدیق کیا مگر لوگون نے کہا کہ مروان کا یہ کام ہی اور مروان حضرت عثمانؓ کے گھر مین تھا حضرت عثمانؓ نے کہا مجرد اس گمان کے مین مروان کو نہین دیتا تم فوراً اوسکو قتل کروگے شاید یہ خط کسی نے دشمنی سے لکھا ہو اور میری بے اطلاع مہر کرلی ہو اصحابون نے پھر اس مقدمے مین دخل نہین دیا اور مروان کو سونپنے کے انکار سے دلون مین شک پڑ گئے جب اہل فتنہ کو یہ کیفیت معلوم ہوئی اونھون نے اپنی اپنی

قوم سے مدد چاہی اور بعضے لوگ مدینے کے بھی مددگار ہوے حضرت عثمانؓ کے گھر کو گھیر لیا مسجد نبوی تک
واسطے جماعت کی نہین چھوڑتے تھے اور پانی آنا بند کیا کہ تنگ ہو کر خلافت سے دست بردار ہون حضرت
علیؓ نے یہ حال سنکر امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو ایک جماعت کے ساتھ بھیجا کہ حضرت عثمانؓ کے دروازے پر کھڑے
ہوکر لوگون کو گھر مین جانے سے منع کرین اور تین مشکین میٹھے پانی کی بھیجین اوباش اہل فتنہ نے تیر برسائے اور مشکین
دل عشاق سوراخ سوراخ ہوئین حضرت امام حسنؓ زخمی ہوے القصہ اہل بغی نے کسیکا کہا نہ مانا اور ہجوم کر کے پیچھے
سے گھر کی دیوار پر چڑھ آئے حضرت عثمانؓ نے جو یہ ازدحام دیکھا قرآن اپنی گود مین رکھا اور قرأت مین مشغول
ہوے لیکن ان لوگون مین سے ایک ضرب حضرت عثمانؓ کے سر پر لگی اور قطرے خون کے آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰه
پر پڑے اور دوسرے ظالم نے اونھین شہید کیا نائلہ نے جو آپکی بی بی تھین اپنے ہاتھ کو آپکی جان کا سپر کیا
اونگلیان انکی کٹ گئین اور محمد بن ابی بکر بھی ان قاتلون کے ساتھ موجود تھے
روایت ہے کہ نائلہ نے بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے کوٹھے پر چڑھ کر فریاد کی کہ اے مسلمانو امیر المومنین
عثمانؓ شہید ہوے حضرت مرتضی علیؓ اور طلحہ اور زبیر باہر دوڑے اور حضرت حسینؓ کو عتاب کیا کہ تم دروازے پر
موجود تھے اور عثمانؓ شہید ہون حضرت علیؓ نہایت مغموم ہو کر مکان پر آئے اہل بلوہ نے حضرت عثمانؓ کا گھر لوٹا اور
مال و اسباب لے گئے نائلہ اور حضرت عثمانؓ کی بیٹی مع پیراہن اور کٹی ہوئی اونگلیون کے معاویہ بن ابوسفیان کے پاس شام مین گئین

ذکر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی خلافت کا

اسم مبارک آپکا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کنیت آپ کی ابو الحسن اور القاب آپکے یعسوب المسلمین و حیدر کرار و
اسد اللہ و ابو تراب لڑکون مین سب سے پہلے حضرت ولایت مآب نے جناب رسالت مآب کی رسالت کا اقرار
کیا حضرت رسول اللہ صلعم نے اونکی شان مین فرمایا تو میرا بھائی اور رفیق ہے دنیا و آخرت مین اور حضرت امیر المومنین کرم اللہ
وجہہ کو فخر ہے تین چیزون کا اور آپ فخریہ فرماتے تھے کہ کسیکا خسر ہے مانند میرے اور کسیکی بی بی ہے فاطمہؓ جیسی اور کسیکے
فرزند ہین حسنینؓ جیسے اور فتح ہونا قلعۂ خیبر کا ناصر حقیقی نے آپ ہی پر موقوف رکھا تھا حضرت رسول اللہ صلعم نے
فرمایا کہ نظر کرنا حضرت علیؓ کے منھ پر عبادت ہے اور فرمایا کہ حضرت صلعم نے کہ میرا نام اور علی کا نام دونون مشتق ہین
خدا کے نام سے اللہ کا نام محمود ہے اس سے مشتق ہے محمد اللہ کا نام اعلی ہے اس سے مشتق ہے علی شجاعت اور سخاوت
آپکی فزون از تقریر ہے اور مجاہدات اور مناقب بیرون از تحریر ایک حکایت بطور نمونہ کے لکھی جاتی ہے اس سے آپکی
احتیاط اور للّٰہیت اور شجاعت کو قیاس کر لینا چاہیے کہتے ہین کہ کسی جنگ و غزا مین اوس شیر میدان وغا کے
مقابل ایک یہودی قوی ہیکل طویل القامت خود بسر و تیغ درکف و زرہ دربر ہوا بعد چند طعن و ضرب کے

اسد اللہ الغالب نے اس گبر کو مغلوب کیا اور اُسکے سینہ پر کینہ پر چڑھ کر ذوالفقار اُسکے حلق پر رکھ کر چاہا کہ اُسے
مار کر دارالبوار پہونچاوین بیہودنا بہبود نے حضرت کے روے مبارک پر تھوک دیا معًا اس گستاخی سے حضرت
اسکے سینے سے اُتر پڑے اُوسنے کہا کہ یا علی رض آجتک مجھے کسی نے ایسی ذلت نہین دی اور تمنے مجھے
اپنے قابو مین لاکر جو چھوڑ دیا اسکی کیا وجہ ہے حضرت نے فرمایا مین شیر الٰہی ہون نہ شیر نفس اور تابع مولیٰ ہون
نہ فرمانبردار نفس و ہوا تیرے تھوکنے سے پہلے فقط تیرے کفر کے سبب مین تجھے مار ڈالتا جب تو نے
مجھپر تھوکا تو میرے نفس نے کہا کہ اس گبر نے بڑی بے ادبی کی جلد اسکو مار ہی ڈال اسواسطے مین نے
تجھے چھوڑ دیا اور للہیت مین نفسانیت کو نہ ملایا سبحان اللہ اس سے بڑھ کر آپکے اوصاف و مناصب و اخلاق
و مناقب کتب سیر و خبر مین مذکور ہین جب حادثہ حضرت عثمان رض کا واقعہ ہوا حضرت علی اپنے مکان مین بیٹھے
اور لوگون کی آمد و رفت موقوف کی مصر کے رئیس حضور مین گئے اور بیعت چاہی کہ مخلوق کو خلیفہ سے
چارہ نہین ہے اور تم مقتدا ہو حضرت علی رض نے فرمایا کہ یہ کام اوپر اصحاب حل و عقد کے موقوف ہے بعد اسکے جمہور
اصحاب جو مدینے مین تھے حضرت مرتضیٰ علی رض کے دروازے پر آئے اور درخواست بیعت کی حضرت علی رض نے
مسجد نبوی مین آنکر خطبہ پڑھا کہ اے لوگو تم راضی ہو میری خلافت سے سب خاص و عام راضی ہوے اور بیعت کی
لیکن حضرت علی رض کی خلافت مین بسبب قتل ہونے حضرت عثمان رض اور باغی ہونے معاویہ بن ابی سفیان سے بڑا
اختلاف ہوگیا اور فتنہ عظیم برپا ہوا طلحہ رض اور زبیر لوگ مکہ کو گئے وہان جاکر حضرت عائشہ کو جو حج کو گئی تھین کہا
کہ خلیفہ رسول اللہ ناحق مظلوم شہید ہوگئے اور علی رض کے لشکر مین قاتل موجود ہین وہ قصاص نہین کرتے شام کیطرف
حضرت معاویہ رض نے لشکر کشی کی اور طالب قصاص کے ہوے اسواسطے حضرت مرتضیٰ علی رض کی خلافت مین
کوئی نیا ملک نہین فتح ہوا بلکہ تا دم حیات آپس مین قتل و قتال رہا یہانتک کہ خارجیون نے حضرت مرتضیٰ علی رض کو
بھی شہید کیا اکثر علما نے لکھا ہے کہ اصحابون مین جو نزاع و جنگ واقع ہوی ہین اُسکا ذکر عوام سے کرنا موجب
لغزش اعتقاد ہے اسواسطے کہ اول حضرت علی اور طلحہ رض اور زبیر رض اور حضرت عائشہ رض کے جنگ عظیم ہوئی کہ زیادہ
دس ہزار مرد سے حضرت عائشہ کے اونٹ کے گرد و پیش مارے گئے حضرت مرتضیٰ علی رض نے بعد فتح کے حضرت
عائشہ رض کو بکمال احترام مدینے کو روانہ کیا بعد اُسکے امیر معاویہ رض کو ہر چند سمجھایا اور کہا کہ عثمان رض کے قصاص کی
طالب اُنکی بیٹی ہین اونکو یہان روانہ کردو وہ اپنے باپ کے قاتلون کو ثابت کرینگی بلوے کے خون کا بغیر
اثبات قصاص کس سے لیا جاوے غرض کوئی حجت و دلیل حضرت علی رض کی قبول نکی نوبت بجنگ پہونچی مدت تک
لڑائی رہی قریب ایک لاکھ آدمی کے طرفین سے قتل ہوے آخر طرفین کے لوگون نے ناچار ہوکر پنچایت کی
ابوموسیٰ اشعری تو حکم یعنی پنچ ہوے حضرت علی رض کی طرف سے عمرو بن العاص معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سے اور اسکے

فیصلے مین بھی اختلاف واقع ہوا اور کئی ہزار آدمی لشکر سے حضرت علی کے خارج ہوئے اور اونکو بد کہنے لگے
اونکو خوارج کہتے ہین جب حضرت مرتضی علی کی فہمایش خیال مین نہ لائے اُن سبکو قتل کیا لشکر حضرت مرتضی علی کا
رات دن کی لڑائیون اور ہزارون کے مرنے اور زخمی ہونے سے عاجز آرہا تھا صلاح یہ ٹھہری کہ کوفہ نزدیک
ہے وہان جاکے معالجہ مجروحون کا اور درستی سامان کی کرکے پھر معاویہ سے لڑینگے ہرچند کہ حضرت مرتضیٰ علیؓ ان
لوگون کو ترغیب جنگ معاویہ کی دیتے تھے قبول نہین کرتے تھے حضرت علی ہمیشہ ملول اور غمگین رہتے تھے
اسی عرصے مین خوارج نے حضرت مرتضیٰ علیؓ کو کوفے کی مسجد مین شب یکشنبہ اونیسوین رمضان سنہ ہجری مین
شہید کیا اور ولادت آپکی مکہ معظمہ مین عام فیل سے تیسوین برس ہوا اب غور کرنیکا مقام ہے کہ ایک طرف تو حضرت
عائشہؓ محبوبہ رسول اللہ صلعم دوسری طرف حضرت علیؓ ولایت پناہ اور دوسرے معرکہ مین ایک طرف معاویہؓ عمرو
بن العاص اور بعضے اصحاب رسولؐ دوسری جانب حضرت علی شوہر بتول پس اگر یہ معاملے بتفصیل لکھنے مین آوین
تو البتہ بعضے لوگون کے دل مین سستی اعتقاد کی صحابہ یا ازواج مطہرات کی طرف سے ہوجاوے اور یہ سب احوال
اگر بتفصیل لکھا جاوے تو ایک کتاب علیحدہ ہووے اللہ تعالی ہم سب لوگون کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب
کبار کے طریق پر مستقیم کرے اور اصحاب کی بغض سے محفوظ رکھے اور اونکی محبت عنایت کرے آمین آمین ثم آمین

ذکر امیر المومنین امام حسن مجتبےٰ سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام کا

کنیت آپکی ابو محمد اور لقب مجتبےٰ اور سید اور سبط اکبر ہے اور نقش آپکی خاتم کا اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہ تھا اسماء الرجال نے مشکوۃ
شریف مین جامع الاصول سے لکھا ہے کہ اصح روایت یہ ہے پندرھوین تاریخ رمضان شریف کی تیسرے برس ہجری مین
پیدا ہوے اور تحریر الشہادتین مین لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ولادت آپکی پندرھوین شعبان سنہ ۳ ہجری مین ہوئی اور
پیغمبر خدا نے آپکا نام حسنؓ رکھا پھر جب دوسرے صاحبزادے پیدا ہوئے اونکا نام حسینؓ رکھا
روایت ہے کہ جبرئیل امین یہ دونون نام حریر پر لکھے ہوے حقتعالی کی طرف سے پیغمبر خدا کی خدمت مین ہدیہ
لائے تھے کہ حسنؓ اور حسینؓ بہشت کے نامون سے ہین پہلے پہل انھین صاحبزادون کے یہ نام رکھے گئے
الغرض امام حسنؓ پیدا ہوے رسول اللہ صلعم نے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور
عقیقہ کیا اور امام حسنؓ سر سے سینے تک پیغمبر خدا سے نہایت مشابہ تھے اور آپکے فضائل مین بہت حدیثین
آئی ہین ترمذی مین ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا امام حسنؓ کو کاندھے پر سوار کیے کھڑے تھے
کسی نے کہا اچھی سواری پر سوار ہے حضرت نے فرمایا اور اچھا سوار ہے اور ابن سعد محدث نے عبد اللہ بن زبیر سے
روایت کی ہے کہ امام حسنؓ تمام اہل بیت مین پیغمبر خدا سے اشبہ تھے اور سب سے محبوب تر اور مین نے دیکھا کہ

یہ آئی اور حضرت سجدے میں تھے یہ آپکی گردن یا پیٹھ پر سوار ہوئے پھر آپنے نہ اُتارا یہانتک کہ خود اوترے
اور دیکھا کہ حضرت رکوع میں ہوئے اور اونکے لیے دونوں پیروں کے بیچ میں فرجہ کر دیتے کہ یہ اُس راہ سے
اودھر سے اودھر نکلجاتے تھے اور بخاری اور مسلم میں براء بن عازب سے روایت ہی کہ امام حسن رسول خدا
کے کاندھے پر سوار تھے اور حضرت فرماتے تھے الٰہی میں اسے دوست رکھتا ہون تو اسے دوست رکھ اور
ایک روایت میں ہی کہ دوست رکھ اسے اور دوست رکھ اوسے جو اسے دوست رکھے اور بخاری میں ابوبکرہ
ثقفی سے روایت کی میں نے پیغمبر خدا کو منبر پہ دیکھا اور امام حسنؓ آپکے پہلو میں تھے اور حضرت کبھی لوگون کو دیکھتے اور
کبھی حضرت امام حسنؓ کو اور فرماتے تھے کہ بیٹا میرا سید ہی اللہ سے امید ہی کہ اسکے سبب سے مسلمانوں کے بڑے
دو گروہوں میں صلح کروا دے اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی کہ پیغمبر خدا علیہ السلام نماز
جماعت پڑھاتے اور سجدے میں ہوتے اور امام حسن صغیر السن تھے آکر کبھی آپکی پیٹھ پر اور کبھی گردن پر سوار ہوتے
حضرت انھیں نرم طرح سے اوٹھا دیے رہتے جب نماز سے فارغ ہوتے لوگ کہتے یا رسول آپ انکے ساتھ
جو کرتے ہیں کسیکے ساتھ نہیں کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے یہ میرا ریحان ہی اور امید ہی کہ صلح کروادے
اللہ تعالی اسکے سبب سے مسلمانوں کے دو گروہ میں اور حاکم نے زبیر بن ارقم سے روایت کی ہی کہ امام حسنؓ
کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے تھے اسنے میں ایک شخص قبیلہ ازدشنوءہ سے کھڑا ہو گیا اور کہا گواہی دیتا ہون کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ انھیں اپنے کولے پر سوار کیے ہوئے تھے اور فرماتے تھے جو
مجھے دوست رکھے وہ اسے دوست رکھے اور جو حاضر ہیں غائبوں کو یہ بات پہونچا دیں اسطرح سے بہت
حدیثیں آئی ہیں اور امام حسنؓ دوازدہ امام میں دوسرے امام ہیں اور جناب امیر المومنین علی مرتضی کے پہلے خلیفہ ہیں
اور فقر اور طریقت میں بہت نکتے اور اشارے آپ سے منقول ہیں چنانچہ فرمایا محفوظ رکھو اپنے باطن کو کہ حقتعالے
خطرات دل کو دیکھتا ہی اور کسی نے ذکر کیا کہ حضرت ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ میرے نزدیک فقیری تونگری سے
محبوب تر ہی اور بیماری تندرستی سے خوب تر امام نے فرمایا کہ حقتعالی ابوذر پر رحم کرے میں تو یہ کہتا ہون
کہ جو شخص سپرد کرے اپنے حق میں اللہ کے بہتر اختیار پر توکل کریگا وہ شخص سوا اُس حالت کے جو اللہ نے اسکی لیے
مقرر کی ہی اور کچھ تمنا نکریگا اور جناب حسنؓ نہایت کریم اور رحیم اور متواضع اور زاہد اور عابد اور سخی اور حلیم
اور بردبار اور کمال باوقار تھے زہد کا یہ حال تھا کہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں آپ سے روایت کی ہی فرمایا
کہ میں شرماتا ہون اپنے رب سے کہ اُسکے سامنے جاؤں اور پیادہ پا اُسکے گھر تک نہ گیا ہون پھر پیادہ پا بیس حج
کیے اور حاکم نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہی کہ امام حسنؓ نے پچیس حج پا پیادہ کیے اور گھوڑے
آپکے آگے کوتل چلتے تھے اور خیرات کا یہ حال تھا کہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں نقل کیا ہی کہ جناب امام حسنؓ نے

دو بار سارا مال اپنا اللہ کی راہ مین لٹا دیا اور تین بار آدھا مال لٹا دیا یہانتک کہ ایک ایک نعل اور موزہ دیا اور
ایک ایک رکھا صواعق مین لکھا ہی کہ ایک شخص اللہ تعالے سے دس ہزار درم مانگتا تھا حضرت امام حسن رض نے
سُنا دس ہزار درم اُسکے پاس بھیجدیے اور صواعق مین لکھا ہی کہ ایک شخص آپکے پاس آیا اور اپنی تکلیف بعد
تونگری کے بیان کی آپ نے فرمایا تیرا سوال حق ہی اور میرے نزدیک تجھے بہت دینا چاہیے اور میرا ہاتھ
تیرے لائق دینے سے عاجز ہی اور اللہ کی راہ مین بہت دینا بھی تھوڑا ہی اور میرے ملک مین اتنا نہین ہی کہ تیری
شکر کو وفا کرے لیکن اگر تو قبول کرے تو کچھ تجھے میسر ہی اور اہتمام زائد کی تکلیف نہ دی تو مین خدمت کرون اُسنے
عرض کی اے نواسے رسول اللہ کے مین تھوڑا ہی قبول کرونگا اور تمھاری عطا کا شکر کرونگا اور تمھین معذور
رکھونگا پھر آپ نے اپنے وکیل کو بلایا اور جمع خرچ خانگی کا حساب کیا اور فرمایا جو مال بچ رہا ہی لا وہ پچاس ہزار درم
سے آیا پھر فرمایا تیرے پاس پانچ سو دینار بھی تھے وہ بھی لے آ وکیل وہ بھی لا آیا پھر آپنے وہ پانچسو دینار اور
پچاس ہزار درم سب اُس شخص کو عطا کیے اور فصل الخطاب مین لکھا ہی کہ ایک دن جناب امام حسن رض کھانا کھاتے
تھے ایک شخص آیا اور کہا دس ہزار درم مجھ پر قرض ہین آپ ادا کر دیجیے حضرت نے دس ہزار درم اوسے
عنایت فرمائے اور یہ نہ کہا کہ کھانا کھا لے جب وہ چلا گیا لوگون نے عرض کی کہ آپ نے دس ہزار درم بخشنے
اور کھانے کی تواضع نفرمائی امام نے فرمایا کہ قسم ہی مجھکو خدا کی جسنے میرے جد کو سچا دین دیکر خلق مین بھیجا کہ
مجھے آجتک معلوم نتھا کہ کھانے کے وقت اس کلام کے بھی کہنے کی حاجت ہی کہ آؤ اور کھاؤ اور ایکدن
اپنے دروازے پر تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آیا اور آپکی اور جناب امیر کی خدمت مین کلمات بے ادبانہ
کہنے لگا امام نے فرمایا شاید تو بھوکا ہی اُسنے جواب نہ دیا اور اسیطرح گستاخی مین مشغول رہا تب آپ نے
غلام کو اشارا کیا کہ ایک توڑہ دس درمون کا لاکر اوسے دے غلام نے توڑہ لاکر اُسے دیا اور امام نے فرمایا
کہ اے اعرابی معذور رکھ اسوقت یہی موجود تھا اعرابی نے جو یہ کرم دیکھا فدا ہوا اور کہا گواہی دیتا ہون کہ آپ
رسول خدا کے بیٹے ہین اور مینے تمھاری مروت اور بردباری آزمانے کو یہ حرکت کی تھی اور صواعق مین
لکھا ہی کہ جناب امام حسن رض کا سالیانہ ایکسال امیر معاویہ کے پاس سے نہ آیا اور آپکو خرچ کی تکلیف ہوئی
جناب امام حسن فرماتے ہین کہ مینے دوات و قلم منگوایا کہ بطور یاد دہی لکھ بھیجون پھر رک رہا آخر مین پیغمبر خدا صلعم کو
خواب مین دیکھا پوچھا کہ حسن تیرا کیا حال ہی مینے عرض کی کہ بخیر ہون اور سالانہ نہ آنے کی شکایت کی فرمایا
تو لکھا چاہتا ہی ایسے کو کہ تیری طرح وہ بھی مخلوق ہی مینے عرض کی کہ ہان پھر کیا کرون فرمایا یہ دعا پڑھا کر
اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَكَ وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَیْرَكَ اَللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ
عَنْهُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَیْهِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ

مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِهٖ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

امام حسن فرماتے ہین کہ واللہ ایک ہفتے نہین گذرے تھے یہ دعا پڑھی ہوگی کہ معاویہ نے میرے پاس ایک ہزار پانچ سو درم بھیج دیے مین نے اللہ کا شکر کیا کہ وہ اپنے یاد رکھنے والے کو نہین بھولتا ہی اور اپنے دعا کرنے والے کو نا امید نہین کرتا پھر پیغمبر خدا کو خواب مین دیکھا فرمایا حسنؓ کیا حال ہی مین نے عرض کی بخیر ہون اور یہ حال فرمایا ایسا ہی ہی جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے التجا نکرے اور حلم آپکا اس مرتبے مین تھا کہ بزار نے روایت کی ہی کہ امام حسنؓ جب خلیفہ روے زمین ہوے ایک دن نماز پڑھتے تھے کہ ایک شخص آپ پر چڑھ بیٹھا اور خنجر چبھو دیا پھر آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا ای عراق والو اللہ سے ڈرو ہمارے حق مین ہم امیر تمہارے ہین اور مہمان تمہارے اور ہم اہل بیت مین ہین کہ اللہ تعالی نے اونکے حق مین فرمایا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا آپ یہ فرماتے تھے اور مسجد مین کوئی باقی نتھا کہ روتا نتھا ایک روز مروان نے کہ مدینے کا حاکم تھا آپ سے درشتی کی آپ خاموش رہے پھر آپ نے ناک چھنکی دہنا ہاتھ لگاکر تب امام حسنؓ نے فرمایا افسوس تجھپر کیا نہین جانتا کہ سیدھا ہاتھ منھ دھونے کے لیے ہی اور اُلٹا ہاتھ غلاظت دفع کرنے کو اُف ہی تجھ پر پھر مروان ساکت ہوگیا اور ابن عساکر نے جویریہ بن اسماء سے روایت کی ہی کہ جب امام حسنؓ کا انتقال ہوا مروان آپکے جنازے پر رونے لگا امام حسینؓ نے فرمایا کہ اب تو انپر روتا ہی اور زندگی مین کیا کیا کڑوے گھونٹ نہین پلاتا تھا تب اوسنے پہاڑ کی طرف اشارہ کر کی کہا کہ مین وہ باتین ایسے کے ساتھ کرتا تھا جو اس پہاڑ سے حلم زیادہ تھا اور جناب امام حسنؓ سے کرامت جلیلہ اور خرق عادات علیہ ظاہر ہوے ہین چنانچہ شواہد النبوۃ مین لکھا ہی کہ ایکبار جناب امام حسنؓ اور ایک بیٹے حضرت زبیر کے ہمسفر تھے اثناے راہ مین کسی باغ مین پہونچے ایک خرمے کے درخت کے نیچے آپکا فرش لگا اور دوسرے کے تلے حضرت زبیرؓ کا بستر بچھا زبیر نے کہا کاش اس پیڑ مین خرمے لگے ہوتے کہ ہم سب کھاتے امامؓ نے پوچھا کہ تم خرمے کھایا چاہتے ہو زبیر نے کہا ہان امام حسنؓ نے ہاتھ اُٹھایا اور ہونٹھون مین کچھ پڑھا اوسیوقت درخت ہرا ہوگیا اور پتے نکلے اور رطب پیلے شتربان نے کہا یہ سحر ہی امام نے فرمایا یہ سحر نہین ہی بلکہ پیغمبر خدا کے فرزند کی دعا مستجاب ہوئی پھر اُس پیڑ پر چڑھ کر خرمے توڑے اور سبنے کھائے اور امام حسنؓ عورتون کو بہت طلاق دیتے تھے اور اونھین کو چھوڑ دیتے تھے جو آپکو بہت چاہتی تھین صواعق مین لکھا ہی کہ آپنے نوے عورتون سے نکاح کیا ہی ابن سعد محدث نے جناب امیر سے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا ای اہل کوفہ امام حسنؓ سے اپنی لڑکیون کا نکاح نہ کرو کہ یہ بڑے طلاق دینے والے ہین اُسیوقت قبیلہ ہمدان کے ایک شخص نے کہا واللہ ہم اپنی لڑکیان اونھین کو دیا کرینگے پھر یہ جسے پسند کیا کرینگے رکھینگے اور جسے ناپسند کرینگے اُسے طلاق دینگے امام حسنؓ نے یہ کلام سُنا فرمایا کہ اگر مین جنت کے دروازے پر ہونگا اسکے قبیلے کو پہلے بہشت مین لیجاونگا بعضون نے لکھا ہی کہ از بسکہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام طفولیت مین جناب امام حسنؓ کی ناف پر بہت بوسے دیے تھے عورتین
اس امید سے کہ بدن اونکا موضع مساس خیر البشر سے مس ہوا ور اوسکی برکت سے آتش دوزخ سے نجات پاوین
جناب امام حسنؓ کی نکاح کی طرف بہت راغب تھین اور آپکو بھی یہی منظور تھا کہ اسی بہانے بہتون کی نجات ہو اور جب شب
یکشنبہ اوکیسوین تاریخ رمضان شریف کی سنہ چالیس ہجری مین جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت ہوئی امیر المومنین
امام حسن کوفے مین مسند خلافت پر بیٹھے اور چالیس ہزار آدمی سے زیادہ نے آپکی بیعت کی اور چھ مہینے تک اسلام
کے خلیفہ رہے اور خلافت راشدہ پیغمبر خدا کی جناب سید البشر کے بعد مطابق حدیث صحیح کے تیس برس تک تھی
اسمین سے بعد جناب امیر کے چھ مہینے باقی رہے تھے سو وہ چھ مہینے آپکے عہد دولت مین ختم ہوئے پھر معاویہ بن
ابی سفیان نے جناب حیدر کرار کی شہادت کی خبر سنکر ساٹھ ہزار سپاہ جمع کرکے عراق کی طرف کوچ کیا امیر المومنین
امام حسنؓ نے چالیس ہزار کی جمعیت سے نہضت فرمائی صواعق مین لکھا ہے کہ جب دونون فوجین سامنے ہوئین امیر المومنین
امام حسنؓ نے دیکھا کہ اونمین سے ایک لشکر غالب نہوگا جبتک دوسرے کے اکثر لوگ مارے نجائینگے تب آپ نے
معاویہ بن ابوسفیان کو ملک اور سلطنت سپرد کرنیکا پیغام دیا ان شرطون پر کہ بعد معاویہ کے پھر آپ ہی خلیفہ ہوونگے
اور اہل مدینہ اور حجاز اور عراق سے آپکے والد ماجد کے معاملون کیطرح کا مواخذہ نہو اور جو آپ پر قرضہ ہو
ادا ہو جائے پھر بعد رد و بدل کے امیر معاویہ نے سفید کاغذ بھیجدیا اور کہا اسمین لکھ دیجیے جو چاہیے کہ مین قبول
کرونگا یہ تو تواریخ مین لکھا ہے اور صحیح بخاری مین خواجہ حسن بصری سے روایت ہے کہ امام حسنؓ نے پہاڑ سی فوجین لیکر معاویہ کا
سامنا کیا تب عمرو بن عاص نے کہا مین فوجین دیکھتا ہون کہ نملین گی جبتک اپنے برابر والون کو قتل نکرینگے معاویہ نے
کہا اور وہ واللہ اون دونون مین بہتر تھا اے عمرو اگر مارا انھون نے اونھین اور اونھین نے انھین پھر کون مسلمانون
کے کام آویگا کون اونکی عورتون کا متکفل ہوگا کون اونکی مال و زمین کی خبر لیگا پھر دو شخص بنی عبد الشمس بن
عبد مناف سے ایک عبد الرحمن بن ثمرہ دوسرے عبد اللہ بن عامر کو مقرر کیا اور کہا کہ تم دونون امام حسن علیہ السلام کی
خدمت مین جاؤ اور اونسے عرض کرو اور کہو کہ صلح کی رغبت دو پھر دونون حضرت کی خدمت شریف مین آئے اور باتین
کین اور مصالحہ کی رغبت دلوائی تب امام حسن نے فرمایا کہ ہم بنی عبد المطلب منتفع ہوئے اس مال سے اور وہ گروہ
اپنے لہو مین ڈوبے ہوئے ہین اونھون نے کہا کہ معاویہ یہ پیشکش کرینگے اور مصالحہ پر راضی ہین امام نے فرمایا کون
ان باتونکا متکفل ہوگا وہ دونون ذمہ دار ہوئے پھر جو جو آپ نے سوال کیے اونھون نے کہا ہم اسکے
ذمہ دار ہین پھر امام نے مصالحہ کیا اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے معاویہ بن ابی سفیان صلح کے طالب ہوے
بعد اسکے امام نے بھی لکھا ہوگا الغرض جب مصالحہ ٹھہرا امام حسن نے سواے عہد و مواثیق زبانی کے یہ صلحنامہ
لکھدیا کہ صواعق سے بعینہ ترجمہ کیا گیا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یہ وہ ہے جسپر صلح کی حسن بن علی نے معاویہ بن

ابی سفیان سے صلح کی اسپر کہ سپرد کردین اوسے مسلمانون کی ولایت ان شرطون پر کہ وہ انمین موافق کتاب اللہ
اور سنت پیغمبر صلعم اور سیرت خلفاے راشدین مہدیین کے عمل کرے اور معاویہ کو نہین پہونچتا ہی کہ اپنے بعد کسیکو ولیعہد
کرے بلکہ خلافت بعد اوسکے مسلمانون کے مشورے پر ہی اور لوگ اللہ کی زمین کہین ہون شام مین خواہ
عراق خواہ حجاز خواہ یمن خواہ جہان کہین ہون سب امن وامان سے رہین اور اصحاب علیؓ اور گروہ اونکا کہین ہون
اپنے جان ومال وزن وبچے سے امان مین رہین ان شرطون مین معاویہؓ پر اللہ کا عہد اور میثاق ہی اور حسنؓ بن علیؓ
اور بھائی اونکے حسینؓ اور کسی اہلبیت رسولؐ کے حق مین شر نچاہی اور کسیکو اونمین سے کہین ہو تکلیف نہ دے
گواہ کرتا ہون اسپر فلانے فلانے کو اور کافی ہی اللہ کی گواہی الغرض بعد اسکے جناب امام حسنؓ نے ملک وسلطنت
امیر معاویہؓ کو سپرد کیا اور بیعت کی اور پیغمبر خدا کا معجزہ ظاہر ہوا کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ یہ بیٹا میرا امید ہی عنقریب صلح
کروائیگا اللہ تعالی اسکے سبب سے مسلمانون کے دو بڑے گروہ مین یہ مصالحہ سنہ اکتالیس ہجری ربیع الاول کے مہینے مین واقع
ہوا اور بعضون نے لکھا ہی کہ پندرھوین جمادی الاول کی تھی اور اس سال کا نام عام جماعت ہوا اور امام حسنؓ نے فرمایا
کہ یہ صلح مین نے بزدلی سے نہین کی بلکہ مسلمانون کا خون بچایا اور فرمایا کہ عرب کی کھوپریان میرے ہاتھو مین ہین جس سے مین صلح
کرون صلح کرین اور جس سے مین لڑون وہ لڑین ہو مین نے اس سلطنت کو اللہ کے واسطے اور مسلمانون کے خون بچانے
کے لیے چھوڑ دیا بعد اوسکے آپ مدینے مین آگئے اور آخر عمر تک وہین رہے

بیان شہادت شریف امام عالی مقام علیہ التحیۃ والسلام کا

اور شہادت آپکی اسطرح ہوئی کہ آپکی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی کو یزید نے بہکایا اور کہا کہ اگر تو امام حسنؓ کو
زہر دیے تو مین تجھ سے نکاح کرونگا اوسنے آپکو زہر دیا چالیس دن بیمار رہے اسہال کبدی ہوگیا کلیجہ اور آنتین ٹکڑے ہوکر
دستون مین نکلتی تھین پھر انتقال فرمایا تب جعدہ نے یزید سے چاہا کہ عہد وفا کرے اوسنے کہا کہ مین امام حسنؓ
کے پاس تیرے رہنے کا روادار نتھا اپنے پاس کب روادار ہونگا پس دین اور دنیا اوسکی دونون برباد ہوئین عمرؓ بن
اسحاق سے روایت ہی کہ مین امام حسنؓ کی خدمت مین گیا فرمایا کہ میرے کلیجے کے ٹکڑے کٹکر دستون مین آئے اور مجھے
کئی بار زہر دیا پر ایسا تیز کبھی نہین دیا پھر مین آپکی خدمت مین گیا آپکا دم ٹوٹتا تھا اور جناب امام حسینؓ سرھانے
بیٹھے تھے اور پوچھتے تھے کسنے آپکو زہر دیا فرمایا اگر وہ ہی جسپر میرا گمان ہی تو اللہ بڑا منتقم ہی ورنہ مین نہین چاہتا کہ
میرے لیے کوئی بیگناہ مارا جاوے واللہ تمکو نہ بتاؤنگا کسنے دیا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہم اہلبیت نبوت مین
بدلا کرنا ہمارا طریقہ نہین ہی اور وفات کے وقت آپنے جناب امام حسینؓ کو وصیت کی اور فرمایا کہ واللہ مین نہین
دیکھتا ہون کہ اللہ تعالی ہم مین نبوت اور خلافت جمع کرے سو فریب کھانا سفہاے کوفہ سے کہ تمھین ویران اور

خروج کروائین اور دشمنون مین پھنسائین پھر پچتاؤ گے اور بچاؤ کا وقت نرہیگا اور فرمایا کہ مینے حضرت عائشہ رض سے
زمین مانگی تھی کہ رسول اللہ صلعم کے پاس دفن ہون اونھون نے قبول کیا تم میری وفات کے بعد اونسے مانگیو اور
میرے گمان مین ہی کہ لوگ روکینگے پھر اگر روکین اونسے ردّ و بدل نکرنا اور بقیع غرقد مین دفن کر دینا کہ مجھے
وہان والون کی اقتدا ہی اور عمران بن عبد اللہ بن طلحہ رض سے روایت ہی کہ جناب امام حسن رض نے خواب مین دیکھا کہ گویا آپکی
دونون آنکھون کے مابین مین سورہ قل ہو اللہ احد لکھی ہی گھر والے خوش ہوے سعید بن مسیب نے سُنا اور کہا کہ اگر یہ
خواب سچا ہی تو آپکی اجل مین بہت کم باقی رہا ہی اور ویسا ہی ہوا کہ کئی دن کے بعد آپنے انتقال کیا اور وفات شریف
آپکی بقول مشہور صفر کی اٹھائیسوین تاریخ یا ربیع الاول کی پانچوین تاریخ سنہ پچاس ہجری مین واقع ہوئی لیکن
واقدی کے نزدیک تحقیق یون ہی کہ وفات آپکی سنہ اُنچاس ہجری مین ہوئی اور شیخ ابن حجر عسقلانی نے تقریب مین
اسکو اختیار کیا ہی اور تحریر شہادتین مین لکھا ہی کہ قول ارجح یہی ہی پس بقول مشہور سن مبارک آپکا چھیالیس برس
پانچ مہینے چند روز کا تھا مطابق روایت مختار شہادتین کے سینتالیس برس چھ مہینے کچھ دن اوپر ہوا اور جب وفات
ہوئی امام حسین رض اور محمد بن حنفیہ اور عباس بن علی نے آپکو غسل دیا اور سعید بن العاص حاکم مدینہ نے آپکے جنازے پر
نماز پڑھی اور جناب امام حسین رض نے موافق وصیت کے ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے مقبرہ نبوی مین مدفن کو یہ
جگہ مانگی اونھون نے اجازت دی اور فرمایا نعم حُبًّا وَکَرَامَةً یہ خبر مروان کو پہونچی اوسنے کہا یہ جھوٹھ ہی کبھی ہان
دفن ہونے پاوینگے حضرت عثمان کو وہان دفن ہونے دیا اور حسن بن علی رض کو دفن کیا چاہتے ہین یہ خبر جناب
امام حسین نے سُنی آپ مع ہمراہیون کے مسلح ہوے اور مروان نے بھی ہتھیار سنبھالے ابو ہریرہ رض نے یہ حال سُنا کہا واللہ
یہ سخت ظلم ہی امام حسن رض تو بیٹے رسول اللہ کے ہین سو بیٹا باپ کے پاس دفن ہونے پاوے پھر حضرت امام حسین رض کی خدمت مین
گئے اور فرمایا اور کہا آپکے بھائی یہ بھی تو فرما گئے ہین کہ اگر لڑائی جھگڑے کا کھٹکا ہو تو مجھے مسلمانون کے
مقبرے مین دفن کرنا پھر آپکے جنازے کو بقیع مین لائے اور آپکو دادی فاطمہ بنت اسد علیہا الرحمۃ کی قبر کے
قریب دفن کیا اور حضرت عباس بن عبد المطلب کی قبر بھی وہین ہی

ذکر اولاد امام کرام علیہ السلام کا

حافظ آبرو کی تاریخ مین لکھا ہی کہ جناب امیر المومنین امام حسن رض کی پندرہ بیٹے تھے حسن مثنیٰ۔ زید۔ عمر۔ حسین
عبد اللہ۔ عبد الرحمن۔ عبید اللہ۔ اسمعیل۔ محمد۔ یعقوب۔ جعفر۔ طلحہ۔ حمزہ۔ ابوبکر۔ قاسم۔ اور پانچ
بیٹیان تھین۔ ام الحسن۔ زینب۔ ام عبد اللہ۔ ام سلمہ۔ فاطمہ۔ اور حسن مثنیٰ اور زید ابن حسن سے
اولاد باقی رہی اور کسی صاحبزادے کی اولاد باقی نہین اور اسماء الرجال مشکواۃ مین لکھا ہی کہ حسن مثنیٰ کے پانچ

بیٹون سے اولاد باقی رہی عبد اللہ محض کہ سو برس کے ہوے اور حسن مثلث اور ابراہیم یہ تینون فاطمہ رض بنت حسین رض بن علی رض سے پیدا ہوے چوتھے جعفر پانچوین داؤد یہ دونون ام ولد سے پیدا ہوے تھے اور زید بن حسن کی اولاد فقط ایک بیٹے سے باقی رہی اونکا نام حسن بن زید بن حسن تھا

ذکر شریف جناب سید الشہدا امام حسین رض شہید کربلا علیہ وعلی آبائہ الصلوٰۃ والسلام کا

کنیت آپکی ابو عبد اللہ اور لقب شہید اور سید الشہدا اور سبط اصغر ہی اور نقش آپکے خاتم کا اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ تھا آپ تیسری خواہ پانچوین تاریخ شعبان کی سنہ چار ہجری مین پیدا ہوے اور پیغمبر خدا نے آپکا نام حسین رکھا اور عقیقہ کیا روایت ہی کہ آپکو ام الفضل بنت حارث حضرت عباس رض بن عبد المطلب کی بی بی نے دودھ پلایا ہی اسی سبب سے عبد اللہ بن عباس رض اور فضل بن عباس رض آپکے دودھ شریکی بھائی ہوتے ہین جناب امام حسین رض ناف سے قدم تک جناب رسالت مآب سے کمال اشبہ تھے اور پیغمبر خدا نے آپکے جناب امام حسن کے فضائل مین بہت حدیثین فرمائین چنانچہ ترمذی نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ حسن اور حسین بہشت کے جوانون کے سردار ہین اور ترمذی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہ دونون میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین الٰہی مین انھین دوست رکھتا ہون تو بھی انھین دوست رکھ اور اوسے جو انھین دوست رکھے اور ترمذی مین انس بن مالک سے روایت ہی کہ حضرت سے پوچھا کہ تمام اہلبیت مین آپکو کس سے محبت زیادہ ہی فرمایا حسن اور حسین رض سے اور آپ حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرماتے تھے کہ میرے دونون بیٹون کو لے آ پھر آپ دونون کو سونگھتے اور سینے سے چمٹا لیتے اور جناب امام حسین کے حق مین بھی حدیثین آئی ہین چنانچہ ترمذی مین یعلی بن مرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا حسین مجھ سے ہی اور مین حسین سے دوست رکھے اللہ اوسے جو حسین کو دوست رکھے حسین سبط ہی اسباط سے اور صحیح بخاری مین روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رض سے ایک عراقی نے پوچھا کہ حالت احرام مین مکھی مارنا درست ہی اونھون نے کہا اہل عراق مجھسے مکھی مارنے کو پوچھتے ہین حالانکہ رسول اللہ کے نواسے کو شہید کیا اور پیغمبر خدا صلعم فرماتے تھے کہ حسن اور حسین میرے دنیا کے ریحان ہین اور مشکوۃ مین ام الفضل بنت حارث سی روایت ہی کہ وہ پیغمبر خدا کی خدمت مین گیئن اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آجکی رات مین نے برا خواب دیکھا فرمایا کیا دیکھا ہی کہا مین نے دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک کا مین نے کاٹکر اپنی گود مین رکھ لیا حضرت نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا انشاء اللہ تعالیٰ فاطمہ رض کا بیٹا ہوگا وہ تیری گود مین رہیگا جب حضرت امام پیدا ہوے وہ میری گود مین رہنے لگے پھر ایک روز مین حضرت کی خدمت مین انھین لیگئی اور گود مین دیدیا حضرت کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے مین نے پوچھا

کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون یہ آپکو کیا ہوا فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور خبر دی کہ میری امت کے اس بیٹے کو
قتل کریگی تب مینے پوچھا یہ ہوگا اونھون نے کہا کہ ہان پھر میرے پاس لال مٹی لائے یعنے کربلا کی نشانی اور
شواہد النبوۃ مین لکھا ہی کہ ایک روز پیغمبر خدا کے داہنے زانو پر حضرت امام حسینؓ اور بائین زانو پر حضرت ابراہیم
آپکے صاحبزادے بیٹھے تھے حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ حق تعالی دونون کو آپکے پاس نہ رکھیگا دونو مین سے
ایک کو اختیار کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اگر حسین نہوگا میرا اور علیؓ فاطمہؓ کا دل رنج پائیگا اور اگر ابراہیم نہوگا
تو میری ہی جان پر رنج گذریگا مینے اپنا رنج اختیار کیا پھر تین دن کے بعد حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا پھر جب
حضرت امام حسین پیغمبر خدا کی خدمت مین آتے آپ بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے اَهْلًا وَّمَرْحَبًا بِمَا فَدَيْتُهُ بِابْنِي
یعنی مرحبا ایسے کو کہ فدا کیا مینے اوسپر بیٹا اپنا اور کشف المحجوب مین لکھا ہی کہ ایک دن حضرت عمرؓ پیغمبر خدا کی
خدمت مین گئے دیکھا کہ جناب امام حسین آپکی پیٹھ پر سوار ہین اور حضرت ایک ڈوری دہن مبارک مین لیے ہین اور
کہ سرا اوسکا باگ کی طرح جناب امام حسینؓ کے ہاتھ مین ہی جناب امام حسینؓ ہانکتے ہین اور آپ زانو کے بل چلتے ہین
اور حضرت عمر نے عرض کی کیا اچھی سواری ہی حضرت نے فرمایا اور کیا خوب سوار ہی اور جناب امام حسینؓ بہت
خوبصورت اور نہایت باجمال تھے چہرۂ مبارک ایسا روشن تھا کہ اگر اندھیرے مین بیٹھے ہوتے تو پیشانی اور
چہرے کی چمک سے صاف معلوم ہوجاتے تھے اور آپ تیسرے امام ہین دوازدہ امام مین سے اور جناب
امیر المومنین علی بن ابیطالب کے دوسرے خلیفہ ہین اور لطائف حقائق اور معارف آپسے منقول ہین ایک شخص نے
آپسے سوال کیا کہ بندگی کیا ہی آپ نے فرمایا کہ بندہ وہی ہی کہ اپنے اختیار کو چھوڑدے کشف المحجوب مین
لکھا ہی کہ ایک دن ایک شخص جناب امام حسینؓ کی خدمت مین آیا اور عرض کی کہ بہت درماندہ اور محتاج ہون
اور عیال و اطفال رکھتا ہون آپ نے اوسے ٹھہرایا اتنے مین پانچ توڑے دینارون کے معاویہؓ بن ابی سفیان
نے بھیجے امام نے پانچون توڑے اس فقیر کو عنایت کیے اور عذر کیا کہ تجھے انتظار مین بہت تکلیف ہوئی اور
فصل الخطاب مین لکھا ہی کہ ایک دن آپ مہمانون کے ساتھ کھانا کھانے کو بیٹھے تھے خادمہ آش گرما گرم کاسے مین
بھرا ہوا مجلس مین لائی اتفاقاً اوسکا پانو کانپا اور کاسہ آپکے سر مبارک پر گر کر ٹوٹ گیا امام نے تادیب کی
نظر سے اوسکی طرف دیکھا اوسنے کہا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ امام نے فرمایا مینے غصہ روکا اوسنے کہا وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ
آپ نے فرمایا مینے معاف کیا اوسنے کہا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ آپنے فرمایا تجھے مینے اللہ تعالی کی راہ مین آزاد کیا

یزید کا جناب امام حسینؓ سے بیعت طلب کرنا اور امام کا مکہ معظمہ کو سدھارنا اور حضرت مسلم بن عقیل کو کوفے کی طرف بھیجنا اور اونکا شہید ہونا

بیان اوسکا بطریق اجمال یہ ہی کہ سنہ ساٹھ ہجری مین آٹھ دن رجب کی باقی تھے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے
انتقال کیا اور یزید بن معاویہ تمام ممالک اسلام پر مسلط ہوا اور ولید بن عتبہ کو کہ مدینے کا حاکم تھا لکھا کہ بیعت تیری
امام حسین وغیرہ عمائد مدینے سے لی ولید نے آپکو طلب کیا جناب امام حسین تیس جوان مسلح ہمراہ لیکر تشریف لیگئے
اوسنے حکم سنایا امام نے فرمایا کل مسجد مین جب معاویہ بن ابی سفیان کی وفات اور یزید کی سلطنت کی خبر لوگونکو
سناؤگے اوسوقت جو مصلحت ہوگی عمل مین آئیگی ولید چپ رہا مروان نے کہا ابھی انھین روکنا مناسب ہی پھر
قابو نہ ملیگا امام نے افروختہ ہوکر فرمایا جو میری طرف قصد کریگا زمین کو خون سے تر کردونگا اور اوٹھے چلے آئے
اور شب روضۂ منورہ حضرت خیر البشر مین بسر کی حضرت کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ
عنقریب تم لب تشنہ شہید ہوگے اور بہشت مین بڑے درجے ہین کہ بدون شہادت کے اونھین پا نہین سکتے امام بیدار
ہوے اور سامان سفر تیار کیا اور چوتھی تاریخ شعبان کی مع اہل وعیال اور خدام اور موالی کے مکہ معظمہ کو کوچ کیا
وہان پہونچکر بقیہ شعبان اور تمام رمضان اور شوال اور ذیقعدہ امن وامان سے رہے اور کوفہ کے لوگ معاویہ بن
ابی سفیان کے زمانے سے ہمیشہ آپکو طلب خلافت اور خروج کی تحریص کیا کرتے تھے لیکن آپ انکی قول اور فعل پر
اعتماد نکرتے تھے جب اونھون نے یزید کی سلطنت اور آپ سے بیعت طلب کرنا اور آپکا انکار کرنا اور مکے مین تشریف
لانا سنا متواتر عرائض آپکی طلب مین لکھے اور قیس بن عمرو اور محمد بن عمیر وغیرہ رئیسان کوفہ نے انواع واقسام کے
عہد و پیمان اطاعت اور جانفشانی کے اپنے عرائض مین مندرج کیے امام نے احتیاطاً اول مسلم بن عقیل بن
ابیطالب کو مع کچھ لوگون کے کوفہ کی طرف روانہ کیا روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ حضرت مسلم مدینہ منورہ کی راہ سے چلے
اور حرم نبوی مین پہونچکر مسجد شریف مین دوگانہ ادا کرکے دو راہبر بنی قیس بن غیلان سے ساتھ لیکر دورہ کی راہ چھوڑ کر
شباشب آگے بڑھے راہبر اندھیری رات مین راہ بھٹکے دنکو تمازت آفتاب اور نایابی آب سے کمال تکلیف اٹھائی
آخر اون راہبرون نے ایک راہ بتائی کہ ادھر سے چلے جاؤ اور دونون کہ جان بلب رسیدہ تھے ہلاک ہوے حضرت
مسلم نے وہ مصائب جناب امام کی خدمت مین لکھے اور یہ بھی لکھا کہ آثار سے یہ سفر نامبارک معلوم ہوتا ہی اگر ارشاد ہو
پلٹ آؤن کسی اور کو اس کام پر مامور فرمائیے امام نے لکھ بھیجا کہ ایسے خیالات علامت جبن اور بزدلی
کے ہین [illegible] اور جس کام پر مامور ہو انجام دو مسلم مطابق حکم کے کوفے کو روانہ ہوے وہان پہونچکر
مختار بن ابی عبیدہ کے گھر مین اترے خلقت جمع ہوئی حضرت مسلم نے جناب امام کا نامہ سنایا بارہ ہزار مرد سے
زیادہ [illegible] حضرت مسلم کے ہاتھ پر کی یہ خبر نعمان بن بشیر صحابی کو کہ حاکم کوفہ تھے پہونچی
[illegible] لوگون کو [illegible] اور کچھ تعرض نکیا پھر مسلم بن [illegible] حضرمی اور عمارہ
بن ولید [illegible] سرجون رومی کی صلاح سے کہ اسکا وزیر تھا نعمان بن بشیر کو

معزول اور عبید اللہ بن زیاد کو کہ بصرہ کا حاکم تھا کوفہ پر معمور کیا ابن زیاد بصرہ سے کوفہ مین آیا اور آن دنون جناب
امام حسینؑ کی آمد آمد کی خبر کوفہ مین مشتہر تھی اسلیئے بھیس بدلا سیاہ عمامہ باندھا اور چادر اوڑھی اور بصرہ کی راہ کترا کر
حجاز کی راہ سے رات کو کوفہ مین داخل ہوا اور دھوکا دیکر اپنے تئین جناب امام حسین ظاہر کیا اہل کوفہ سمجھے کہ امام علیہ السلام
تشریف لائے استقبال کو نکلے اندھیری رات مین امام کے دھوکے سے سلام کیا اور کہا مرحبا یا ابن رسول اللہ
قدمت خیر مقدم یعنی خوب آئے آپ ای فرزند پیغمبر خدا کے آپکا آنا مبارک ہو ابن زیاد کیا وچپکا رہا یہانتک
کہ حاکم نشین مکان داخل ہوگیا اوسوقت سبکو رخصت کردیا اور صبح اکابر کوفہ کو جمع کر کر اپنی حکومت کا فرمان سُنایا
اور سبکو بیعت دھمکایا اور یزید کی مخالفت سے ڈرایا اور حیلہ اور فریب سے مسلم کی جماعت کو توڑ دیا مسلم مضطر ہو کے
اور ہانی بن عروہ کے گھر مین چھپ رہے ابن زیاد نے محمد ابن اشعث کو کچھ لوگ لیکر بھیجا ہانی کو پکڑ لائے پھر ہانی اور تمام
رئیسان کوفہ کو اپنے پاس قید کیا یہ خبر حضرت مسلم کو پہونچی اونھون نے بلوہ کیا قریب چالیس ہزار آدمی کے جمع ہوے
اور مکان حاکم نشین کو گھیر لیا تب ابن زیاد نے رئیسان کوفہ کو کہ کثیر بن شہاب اور محمد بن اشعث اور ربعی اور شمر ذی الجوشن
وغیرہ تھے حکم دیا کہ انکو فہمایش کر کے ٹال دو اونھون نے سمجھا کر سبکو تتر بتر کر دیا شام تک پانچ سو آدمی رہ گئے جب اندھیرا
ہوا وہ بھی چلدیے اور حضرت مسلم اکیلے رہ گئے جب حضرت مسلم نے اُس گروہ کوفی لا یوفی کی بیوفائی اور جو فروشی گندم نمائی کا
یہ انجام دیکھا ناچار وہ بھی چل کھڑے ہوے راہ مین ایک عورت کے گھر پہونچے اُس سے پانی مانگا اُسنے بلایا اور
گھر مین چھپا رکھا اتفاقا اوس عورت کا بیٹا محمد بن اشعث کا چیلہ تھا اُسنے اپنے آقا کو یہ خبر پہونچائی اوسنے ابن زیاد کو
سُنائی ابن زیاد نے عمرو بن حریث کوتوال شہر اور محمد بن اشعث کو مع تین سو سپاہی کے بھیجا اونھون نے آکر وہ
گھر گھیر لیا تب حضرت مسلم تلوار لیکر باہر نکلے اور خوب ہتھیار کیا اور بہت لوگون کو فی النار کیا آخر زخمی ہو کر گرے
دشمنون نے گرفتار کیا اور ایک روایت مین ہی کہ بعد زخمی ہونے کے محمد بن اشعث نے امان دی پھر ابن زیاد
کے پاس لیگئے جب حضرت مسلم یہ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین پڑھتے ہوے ابن زیاد کے مکان مین
جاتے تھے اور اگر سجدہ نہ کیا تو پہلے سے حاکم کے اشارے پر لگے تھے آپکو شہید کیا یہ حادثہ تیسری تاریخ ذیحجہ کی
سنہ ساٹھ ہجری مین واقع ہوا پھر ابن زیاد نے ہانی کو سولی دیا اور دونون کے سر یزید کے پاس بھیجدیے اور حضرت
مسلم کے ہمراہ محمد اور ابراہیم دونون صاحبزادے اونکے کوفے مین آئے تھے اون معصومون پر یہ آفت گذری
کہ روضۃ الشہدا وغیرہ مین لکھا ہے کہ جب حضرت مسلم شہید ہوے قاضی شریح نے کہ کوفہ کے قاضی تھے اُن دونون
معصومون کو کہ سات آٹھ برس کا سن وسال اُنکا تھا زاد راہ دیکر مدینے کی طرف روانہ کیا قضائے الٰہی سحر راہ
بھٹک گئے اور کوتوال کے ہاتھ لگ گئے اوسنے اونھین قید کیا داروغہ محبس نے رحم کھا کر دوسری شب اونھین قید خانے سے
نکال کر قادسیہ کی راہ پر پہونچا دیا تقدیر سے اُس رات کو بھی راہ بھٹک گئے جب دن ہوا ایک درخت کے

کول مین بیٹھ رہے اتفاقاً ایک لونڈی نے انھیں دیکھا اپنے گھر لیگئی بی بی اسکی دیکھ کر خوش ہوئی اور لونڈی کو
آزاد کیا رات کو خاوند اوسکا کہ نام اسکا حارث بن عروہ تھا گھر مین آیا اور کہنے لگا کہ ابن زیاد نے حکم دیا ہی کہ جو مسلم کے
لڑکون کو پکڑ لاوے اوسے انعام دونگا اسیلیے مین آج تمام دن انکی تلاش مین سرگردان رہا اور گھوڑا ماندہ ہوگیا
عورت نے اسکے خوف سے لڑکون کو چھپا رکھا اور نہ بتایا پھر اوسنے کھانا کھایا اور سو رہا حسب تقدیر شب کو
لڑکون نے خواب دیکھا اور اوٹھے اور حارث جاگ پڑا اور اونھین دیکھا اور پہچانا اور مضبوط باندھا اور دروازے مین
قفل لگایا صبح دونون کو گھوڑے پر بٹھا کر لیچلا اسکی بی بی رونے لگی پیچھے دوڑی اور بیٹا اور غلام اسکا بھی کہ اس
بی بی کی تائید کرنے لگے اس شقی نے بیٹے اور غلام کو قتل کیا اور دونون معصومون کا سر کاٹکر توبڑے مین رکھ لیا او
ابن زیاد کے پاس لیگیا اوسنے کہا انھین کیون قتل کیا کہا لوگون کے خوف سے ابن زیاد نے کہا کیون زندہ
نہ لایا اور مجھے خبر کی وہ جواب مین عاجز رہا پھر ابن زیاد نے اسے بھی قتل کیا

تشریف لیجانا جناب سید الشہدا کا مع اہل بیت طہارت کے کوفہ کی طرف اور شہادت پانا میدان کربلا مین

جب حضرت مسلم نے کوفہ مین آنکر خلائق سے اطاعت امام عالیمقام کی بیعت لی اور روز بروز رجوعات خلق زیادہ
ہونے لگی تب یہ حال مفصل جناب امام کی خدمت مین لکھا اور آپ کے تشریف لانے کی استدعا کی امام ذوالاحترام نے
بعد دریافت حقیقت حال کے کوفہ کی طرف عزیمت مصمم کی اور عزیزون اور رفیقون کو سامان سفر کی تیاری
کے لیے فراخور حال نقد و جنس عطا فرمایا اور مخدرات حجاب عصمت کے واسطے محمل آراستہ کیے جب سارا سامان
درست ہوا اور چلنے کی تیاری ہوئی یہ خبر شہر مین پھیلی عبد اللہ بن عباس نے سنا آئے اور منع کیا اور کوفیون کے
مکر اور فریب اور بدعہدیان اور آپکے والد ماجد کو شہید کرنا اور جناب امام حسنؑ سے دغا کرنا سب مفصل بیان کیا آپنے
پذیرا نکیا اہل و عیال کے لیجانے کو روکا آپ نے وہ بھی نمانا تب ابن عباس نے رو کر کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ آپ اپنی
عورتون مین شہید ہونگے جیسے حضرت عثمانؓ شہید ہوے آپ نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ کو خواب مین
دیکھا حضرت نے مجھے ایک حکم کیا ہی مین آپکے حکم کو بجا لاؤن اور رضا اونکی اللہ کی رضا ہی وہ اپنے ملک مین
تصرف کرتا ہی جو چاہتا ہی اور اسیطرح عبد اللہ بن زبیرؓ نے منع کیا آپ نے فرمایا کہ مین نے پیغمبر خدا صلعم سے سنا ہی
کہ ایک مینڈھے کے سبب سے مکہ مین خونریزی ہوگی مین وہ مینڈھا نہونگا اسیطرح ابو سعید خدری اور
ابو واقد لیثی اور جابر انصاری وغیرہ نے سمجھایا لیکن آپ نے عزیمت پر اصرار فرمایا محمد بن حنفیہ نے کہ آپکے علاتی
بھائی تھے یہ حال سنا اتنا روے کہ منہ دھونیکا طشت بھر گیا اور تمام مکہ کے لوگون کو رنج اور غم ہوا پھر آپ نے

آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی کہ یوم ترویہ کہلاتا ہی خواہ تیسری تاریخ کہ حضرت مسلم کی شہادت کا دن تھا مع اہل وعیال اور
عزیزون اور رفیقون کے کہ انمین ستر سوار تھے اور باقی پیادے تھے کوفے کی طرف کوچ کیا اور ایک روایت مین ہے
کہ آپکے اہل بیت اور اصحاب اور موالی سے بیاسی مرد آپ کے ہمراہ تھے اور جسوقت آپنے کوچ کیا عمرو بن سعد نے کہ مکہ کا
حاکم تھا سپاہی بھیجے کہ آپکو پھیر لاوین امام عالی مقام نے پھر جانے سے انکار کیا قریب تھا کہ فساد ہو تاکہ فتنہ سے ڈرا اور لوگونکو
بلوا لیا آپنے آگے کوچ کیا جب موضع بطن رملہ مین پہونچے ایک نامہ اپنی روانگی کے مضمون کا اہل کوفہ کے
نام لکھکر روانہ کیا قاصد قادسیہ مین سے گیا وہان سے حصین بن نمیر نے اوسے کوفہ مین پہونچایا ابن زیاد نے اوسے
قتل کیا اور شعبی سے روایت ہی حضرت عبداللہ بن عمر مدینے مین آئے تھے تو مین سُنا کہ جناب امام حسین علیہ السلام نے عراق
کی طرف کوچ کیا تب ابن عمر وہان سے چلے اور موضع ربذہ سے دو منزل اودھر امام سے جا ملے اور سمجھایا کہ حق تعالی نے
اپنے پیغمبر کو دنیا اور آخرت مین مختار کیا تھا آپنے آخرت اختیار کی اور دنیا نہ چاہی اور آپ حضرت صلعم کے جگر پارہ ہین
واللہ تم مین سے کسیکو کبھی دنیا نملیگی اور اللہ نے اُسے تمسے باز نہین رکھا مگر تمھاری بہتری کے لیے مناسب ہی کہ آپ
پھر چلین جناب امام نے انکار کیا تب ابن عمرؓ گلے لگ کر ملے اور کہا کہ تمھین اللہ جلشانہ کے سپرد کرتا ہون کہ شہید
ہونیوالے اور تحقیق یہ ہی کہ پہلے حضرت عبداللہ بن عمرؓ آپکی خدمت مین پہونچے بعد اُسکے آپ منزل بمنزل کوچ کرتے ہوے
بطن رملہ مین تشریف لائے اور عبداللہ بن یقطین کے ہاتھ کہ آپکے دودھ شریکی بھائی تھے کوفیون کو نامہ بھیجا
اور اس عرصے مین ابن زیاد نے آپکی آمد کی خبر سُنکر حصین بن نمیر کو مع فوج کے روانہ کیا تھا اوسنے قادسیہ کے گرد و پیش کی
راہین روکی تھین اس سے حضرت عبداللہ بن یقطین پکڑے گئے آخر ابن زیاد نے شہید کیا الغرض جب آپ بطن رملہ سے
آگے بڑھے زہیر بن قیس بجلی کہ حج سے پھرے تھے آپ کو ملے اور اہل وعیال کو چھوڑ کر ہمراہ ہوے جب منزل ثعلبیہ
مین پہونچے بکر اسدی کوفہ سے آتا تھا اوسنے عبیداللہ بن زیاد کا کوفہ مین آنا اور کوفیون کا اُس سے ملجانا اور حضرت مسلم
بن عقیل اور ہانی کا شہادت پانا مفصل عرض کیا تب لوگون نے مراجعت کی صلاح دی آپ نے چاہا کہ پلٹ چلین حضرت
مسلم کے بھائیون نے کہا کہ واللہ ہم جبتک بدلا نہ لین گے یا مارے نجائینگے نہ پلٹینگے امام نے فرمایا تمھارے بعد زندگی
بے لطف ہی پھر جو لوگ طمع دنیا سے ہمراہ ہوے تھے متفرق ہوگئے اور رفیق اور عزیز باقی رہگئے اور آپنے
آگے کوچ کیا پھر فرزدق شاعر آپکو ملا اور کوفیون کی بیوفائی اور حضرت مسلم کی شہادت مفصل عرض کی آپ چشم پر آب
ہوے اور فرمایا ؎ فَاِنْ تَکُنِ الدُّنْیَا تُعَدُّ نَفِیْسَۃً ٭ فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰہِ اَعْلٰی وَاَنْبَلُ ٭ وَاِنْ تَکُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ
اُنْشِئَتْ ٭ فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّیْفِ فِی اللّٰہِ اَفْضَلُ پھر آگے بڑھے جب زبالہ مین پہونچے عبداللہ بن یقطین کی شہادت کی
خبر سُنی بہت افسوس کیا اور آگے بڑھے جب دو منزل کوفہ سے رہی حر بن یزید ریاحی ہزار سوار کی جمعیت سے حسب الحکم
ابن زیاد کے آ پہونچے اور عرض کی کہ ابن زیاد نے مجھے حکم دیا ہی کہ آپکو اوسکے پاس لیچلون و واللہ مین مجبور ہون

امام نے فرمایا کہ مین نے اہل کوفہ کے اصرار سے ادھر کا قصد کیا اور تم بھی اہل کوفہ ہو اگر تم اپنے عہد پر قائم رہو تو مین
تمھارے شہر مین چلونگا نہین تو پلٹ جاؤنگا پھر اہل کوفہ کے خطوط دکھلائے حر نے قسم کھائی کہ مجھے اسکی خبر نہین
اور کہا کہ اب مین آپکو چھوڑ نہین سکتا جبتک ابن زیاد کے پاس نہ لیجاؤن پھر آپنے چاہا کہ کسی گانون کے قریب
پانی کے متصل اوترین حر نے نمانا ناچار امام عالیمقام راہ سے ہٹکر دوسری تاریخ محرم کی سنہ ۶۱ ہجری مین میدان بے آب و
گیاہ مین اوترے اور لوگون سے اسکا نام پوچھا عرض کی کہ کربلا کہتے ہین فرمایا یہ کرب و بلا کا مقام ہے ترجمہ طبری مین
لکھا ہے کہ حضرت امام حسینؑ کربلا مین پہونچے حر نے بطریق خیر خواہی عرض کی کہ فوجین متواتر چلی آتی ہین آپ
شبا شب کسی سمت کوچ کر جایئے حضرت نے شبکو کوچ کیا اور تمام شب قطع مسافت کی اور تقدیر سے صبح کو
دیکھا کہ وہی میدان کربلا ہے اور بعضی روایت مین ہے کہ سات دن برابر یون ہی اتفاق ہوا آخر یہ نوبت پہونچی
کہ اونٹون کو مارتے تھے وہ جگہ سے نہ ہلتے تھے اور جہان میخ گاڑتے تھے یا لکڑی توڑتے تھے وہان سے
خون نکلتا تھا تب آپ نے فرمایا معلوم ہوا کہ یہی مقتل ہمارا ہے الغرض جب آپ نے کربلا مین نزول فرمایا ابن زیاد کا
خط بیعت یزید کی طلب مین آپکی خدمت مین آیا آپ نے پڑھ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ میرے پاس اسکا جواب
نہین ہے ابن زیاد دیکھکر غیظ مین آیا اور فوج جمع کی اور عمرو بن سعد کو حکومت رے یعنی ولایت خراسان کی امارت اسی کے
اور اس مہم کا سردار کیا ابن سعد نے جناب امام کے مقابلے سے انکار کیا اوسنے کہا یا فوج لیکر جا یا حکومت
رے سے باز آ اور اپنے گھر بیٹھ رہ اوسنے باغواے شیطانی دنیا کو اختیار کیا اور فوج لیکر کربلا مین آیا پھر آپکی
خدمت مین کہلا بھیجا کہ آپ کیون تشریف لائے ہین آپنے فرمایا کوفیون کی طلب سے آیا تھا جب انکی بیوفائی معلوم
ہوئی چاہا کہ پلٹ جاؤن حر نے روک رکھا ہے تو اگر قرابت کا پاس کرے اور مزاحمت سے باز رکھے تو وطن کو
چلا جاؤن ابن سعد نے ابن زیاد کو اسکی اطلاع دی اوسنے سوا بیعت یزید کے نہ مانا اور شمر ذی الجوشن اور شیث
بن ربعی وغیرہ اشقیا کو فوجین لیکر بھیجا اور پانی بند کرنے اور ہر طرح کی اذیت دینے کا حکم دیا اور برابر فوج پر فوج
بھیجتا جاتا تھا یہانتک کہ بائیس ہزار سوار و پیادے جمع ہوے اور دریاے فرات کے کنارے اوترے
اور آپکے لوگون کو پانی پینے سے مانع ہوے اور اکثر اونمین وہی لوگ تھے جنہون نے عرائض لکھکر اور عہد و پیمان
کرکے آپکو مکہ سے بلوایا تھا اور حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی روایت ہے کہ جب امام عالیمقام نے دیکھا
یہ لوگ بیوفائی پر مصر ہین اور اب لڑائی سے چارہ نہین تب آپ نے خیمہ گاہ کے گرد کھائی کھودوائی اور ایک راہ
رکھی اور اوس کھائی مین آگ جلادی تھی تا کوئی شقی وہانتک نہ جا سکے الغرض جب ساتوین تاریخ سے کوفیان
بے ایمان نے آپکے قافلے کو آب فرات سے روکا حضرت کے لشکر مین تلاطم پڑا اور العطش کا غل مچا آپنے حضرت عباس کو
تیس سوار اور بیس پیادے کی جمعیت سے بھیجا وہ اشقیا سے جنگ کرکے غالب کر مشکین بھر لائے آٹھوین تاریخ

پھر پانی نہ رہا آپ نے ایک جگہ کو کھدوایا تھوڑی دور پر چشمہ نکلا سب سیراب ہوئے پھر خشک ہو گیا روایت ہے کہ
جب پیاس سے لبوں پر دم آ گئے یزید ہمدانی حضرت کی اجازت سے ابن سعد کے پاس گئے اور کہا واسطے اس
مسلمانی پر کہ کتے اور سور فرات کا پانی پیں اور تو اہل بیت رسول کو اس سے مانع آئی ابن سعد نے کہا سچ ہے
پر حکومت رے کی مجھ سے چھوڑی نہیں جاتی روایت ہے کہ جب پیاس سے کسیکو طاقت بات کرنے کی نہ رہی جناب امام حسین علیہ السلام
کچھ لوگ لیکر پانی لانے کو بھیجا یزید والوں نے پانی لینے نہ دیا اور حضرت عباس کو زخمی اور ہمراہیوں کو شہید کیا
روایت ہے کہ آخر امام مظلوم نے ابن سعد کو لکھ بھیجا کہ تین کام میں ایک کر یا مجھے چھوڑ دے کہ وطن کو پھر جاؤں یا
کسی سرحد پر چلا جانے دو یا یزید کے پاس بھیج دے ابن سعد نے یہ حال ابن زیاد کو لکھ بھیجا اس بانی فساد نے ابن سعد کو
دھمکا کر لکھ بھیجا کہ اگر امام حسین یزید کی بیعت کریں تو بہتر نہیں تو بیدرنگ قتل کر کے مجھکو لکھ لڑائی کو بھیجا ہے صلح کرنے کو
اور جو تو اس میں سستی کی تو اپنی جگہ دوسرے کو بھیجنا جب ابن سعد نے اس نامہ کو دیکھتے ہی لشکر تیار کیا اور امام
عالی مقام کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ میں نے ہر چند چاہا کہ آپ یزید کی بیعت کر لیں اور میں آپ کے خون میں مبتلا نہوں
پر تقدیر تھا اب سرانجام لڑائی کا کیجئے آپ نے اس روز ٹالا اور دوسرے روز پر حوالہ کیا روایت ہے کہ شب عاشور
امام عالی مقام نے خواب میں دیکھا کہ کتوں نے آپ پر حملہ کیا اور ایک ان میں کہ سپید داغ رکھتا تھا زیادہ تر آپ سے
بھڑا اسکی تعبیر امام نے یہ فرمائی کہ قاتل میرا سپید داغ رکھتا ہوگا اور ترجمہ طبری میں لکھا ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا
جناب رسالتمآب فرشتوں کی جماعت کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دشمن تیرے مارنے کے درپے ہیں
قیامت میں میری شفاعت سے محروم رہینگے اور عنقریب تو شہید ہو گا بہشت تیرے لیے سجی جاتی ہے ماں باپ تیرے
منتظر ہیں پھر دست مبارک آپ کے سینے پر پھیرا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّ اَجْرًا یعنی الٰہی حسین کو صبر دے
اور اجر عطا کر صبح کو کہ دسویں تاریخ محرم کی تھی ابن سعد نے فوج تیار کی اور میدان میں آیا امام عرش
مقام نرغہ شیاطین لیام سے آگاہ ہوے اور مسلح ہو کر باہر تشریف لائے اور شجاعان بنی ہاشم اور اصحاب و موالی
آپکے کمال شجاعت اور جلادت سے ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہوے اور حضرت عباس اس گروہ فلک شکوہ کے
پیش پیش علم لیکر چلے جب خیمہ گاہ سے باہر نکلے آپ پہلے اتمام حجت کے واسطے اونٹ پر سوار ہو کر میدان معرکہ میں
تشریف لائے اور اپنی حقیت کے دلائل اور بے جرمی اور مظلومی کا حال اور ظالموں کا مآل اور عہد شکنیونکا وبال کمال
فصاحت و بلاغت سے بیان فرمایا لیکن کسی نے سوا سرکشی اور جفا کاری کے جواب باصواب نپایا ناچار گھوڑے پر
سوار ہوے اور مقابلے کا ارادہ کیا وابستگان رکاب کرامت انتساب نے عرض کی کہ جبتک ہم لوگ زندہ ہیں
آپکو مقابلہ کرنے نہ دینگے پھر آپکے اصحاب وفا شعار ایک ایک نکلا اور دشمنوں سے مقابل ہو کر صدہا کو واصل جہنم کیا
آخر خود بھی بسبیل شہادت سیراب ہوے جب قریب پچاس جانباز و فادار کے شہید ہو چکے تب جناب سید

سید الشہدا نے بہ آواز بلند ندا فرمائی کہ ہے کوئی فریاد پہونچنے والا ہماری فریاد کو اللہ کے واسطے ہے کوئی بچانے والا
کہ بچاوے حرم رسول اللہ کو یہ آواز سنکر حر بن یزید ریاحی گھوڑا بڑھا کر حاضر ہوے اور عرض کی کہ اے فرزند رسول اللہ
مینے پہلے آپ پر فوج کشی تھی اب مین بھی آپ کے گروہ مین آ پہونچا ارشاد کیجیے کہ آپ پر فدا ہون اور قیامت مین کیے
جد نامدار کی شفاعت پاؤن پھر حر اور اونکا بھائی اور بیٹا اور غلام آزاد چارون نے فوج اعدا پر حملہ کیا اور
بہت دشمنون کو تلوار کے گھاٹ اوتارا آخر کار روضۂ شہادت نے چارون کا بیڑا پار کیا پھر باقی اصحاب جان نثار و رشید ان نامدار
اہلبیت اطہار ایک ایک رونق بخش میدان کارزار ہوے اور تیغ زنی اور دشمن کشی مین مجربت دکھلا کر ہزار
ہزار دن اعدا طعمۂ شمشیر آبدار ہوے اور صد ہا صید اجل گرفتہ تیر و نیزہ سے شکار کیے آخر یکے بعد دیگرے جام شہادت سے
سیراب اور چشمۂ کوثر و تسنیم سے کامیاب ہوے چنانچہ کتب مصائب و تواریخ مین اکثر ان کا حال اور ان کا حسب و قتال
مفصل مذکور ہے اس مختصر مین مختصر اونکے اسامی کے ذکر پر اکتفا کی روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ بہتر آدمی آنحضرت کے متعلقون سے
معرکۂ کربلا مین شہید ہوے ظاہر متعلقون سے یہی لوگ مراد ہین کہ انھون سے باستثنا کا نام مذکور ہوتا ہے

ذکر اسامی اصحاب شہادت مآب جناب سید الشہدا خاتم آل عبا علیہ و علی آبائہ و ذریتہ واصحابہ التحیۃ والثنا کا کہ معرکۂ کربلا مین راہ خدا پر فدا ہوے

مسلم بن عوسجہ اسدی۔ سعید بن عبد اللہ حنفی۔ بشیر بن عمر حضرمی۔ بریر بن حضیر ہمدانی۔ نعیم بن عجلان انصاری۔
زہیر بن قیس بجلی۔ حبیب بن مظاہر اسدی۔ عبد اللہ ابن عمر کلبی۔ ہلال بن نافع بجلی۔ انس بن کاہل اسدی۔
قیس بن مسہر صیداوی۔ عبد اللہ اور عبد الرحمن دو بیٹے عروہ بن حراق غفاری کے۔ جون غلام آزاد ابوذر غفاری کا۔
شبیب ابن عبد اللہ نہشلی۔ قاسط اور کردوس دو بیٹے زہیر تغلبی کے۔ کنانہ بن عتیق۔ ضرغامہ بن مالک۔ جوین بن مالک۔
عمر بن ضبیعہ ضبعی۔ زید بن ثبیت قیسی۔ عبد اللہ اور عبید اللہ دو بیٹے یزید بن ثبیط قیسی کے۔ عامر بن مسلم۔ قعنب
بن عمر نمری۔ سالم غلام آزاد عامر بن مسلم کا۔ سیف بن مالک۔ زہیر بن بشیر خثعمی۔ زید بن معقل جعفی۔ حجاج بن مسروق
جعفی۔ مسعود بن حجاج اور اونکا بیٹا۔ مجمع بن عبد اللہ عائذی۔ عمار بن حسان بن شریح طائی۔ حباب بن حارث سلمانی
اسدی۔ جندب بن حجر خولانی۔ عمر ابن خالد صیداوی۔ سعید غلام آزاد اونکا۔ یزید بن زیاد بن مظاہر کندی۔ طاہر غلام
آزاد عمرو بن الحمق خزاعی کا۔ جبلہ بن علی شیبانی۔ سالم کلبی غلام آزاد بنی حزینہ کا۔ اسلم بن کثیر بن اعرج ازدی۔ زہیر بن
سلیم ازدی۔ قاسم بن حبیب ازدی۔ عمرو بن جندب حضرمی۔ ابو ثمامہ عمر بن عبد اللہ صائدی۔ حنظلہ بن اسعد شبامی۔
عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کدر ارحبی۔ عمار بن ابی سلامہ۔ عابس بن حبیب شاکری۔ شوذب غلام آزاد شاکر کا۔
شبیب بن حارث بن سریع۔ مالک بن سریع۔ حر بن یزید ریاحی اور اونکا بھائی اور اونکا بیٹا اور غلام آزاد اور

سلیمان اور قارب اور منجح تھے وہ غلام آزاد جناب سید الشہدا علیہ السلام کے

ذکر اسامی شہدائے عالی تبار اہلبیت اطہار کا کہ میدان کربلا میں شہید تیغ جفا ہوئے

اس معرکے مین عترت رسول مقبول سے حضرت عباس اور حضرت عثمان اور حضرت محمد اور حضرت عبد اللہ اور حضرت جعفر اور حضرت عبید اللہ جناب امیر المومنین کے صاحبزادے اور حضرت قاسم اور حضرت عبد اللہ اور حضرت عمر اور حضرت ابوبکر جناب امام حسن کے جگر پارے اور حضرت علی اکبر اور حضرت عبد اللہ اور حضرت علی اصغر جناب امام حسین کے لخت جگر اور حضرت محمد اور حضرت عون عبد اللہ بن جعفر طیار کے فرزند اور حضرت عبد اللہ اور حضرت جعفر اور حضرت عبد الرحمن عقیل بن ابیطالب کے بیٹے اور حضرت عبد اللہ حضرت مسلم بن عقیل کے لڑکے اور حضرت محمد بن ابی سعد بن حضرت عقیل تشنہ زبان تشنہ دہان کشتہ تیغ و تیر و سنان ہو کر گلشن فردوس کو سدھارے اور صواعق مین لکھا ہے کہ حضرت سید الشہدا کے بھائی اور بھتیجے اور بیٹے اور حضرت جعفر طیار اور حضرت عقیل کی اولاد سب اوسی تا دار معرکۂ کربلا مین شہید ہوے اور بعضے اکیس کہتے ہین

تتمۂ ذکر پر شور و شین شہادت جناب امیر المومنین امام حسین سلام اللہ علیہ و علی آبائہ کا

القصہ جب سارے اصحاب و موالی اور تمام شجاعان اہل بیت عظام کہ ہر ایک رستم میدان قتال اور صاعقۂ آسمان جلال تھے اس میدان قیامت نشان مین ہزارہا اعدا اور بے انتہا اشقیا کو فی النار کر کے تشنہ لبان العطش گویان کشتہ ہو کر بماء الحیات شہادت سے زندۂ جاوید ہوے تب یکہ و تنہا بیکس و بے یار و مددگار جناب سید الشہدا بنفس نفیس معرکۂ قتال مین تشریف لائے اور شمشیر آبدار میان سے لیکر یہ رجز پڑھا انا بن علی

خَیْرٌ مِّنْ آلِ هَاشِمٍ ٭ کَفَانِی بِهٰذَا مَفْخَرٌ حِیْنَ اَفْخَرُ ٭ وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَکْرَمُ مَنْ مَّشٰی ٭ وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یُزْهَرُ ٭ وَفَاطِمَةُ اُمِّیْ سُلَالَةُ اَحْمَدَ ٭ وَعَمِّیْ یُدْعٰی ذَا الْجَنَاحَیْنِ جَعْفَرُ ٭ وَفِیْنَا کِتَابُ اللّٰهِ اُنْزِلَ صَادِقًا ٭ وَفِیْنَا الْهُدٰی وَالْوَحْیُ وَالْخَیْرُ یُذْکَرُ

یہ کہہ کر صف اعدا پر حملہ فرمایا اور جو مقابل ہوا اوسے جہنم کو پہونچایا جس پر وار کیا ایک ہی ہاتھ مین فی النار کیا اور جدھر نگاہ کی صف کی صف اولٹی اتنے مین شمر ذی الجوشن شقی ایک ٹکڑی فوج کی لیکر آگے حرم محترم کے درمیان حائل ہوا جناب امامت مآب نے للکار کر فرمایا اے گروہ شیطان مین تم سے لڑتا ہون عورتین تو نہین لڑتین پھر حرم سے

تو غرض کرنا تمھارا ایجاہی شمر نے لوگون سے کہا کہ عورتون کی طرف نجاؤ انھین پر حملہ کرو پھر وہ شیاطین امام مظلوم
کی طرف جھکے اور چارون طرف سے تیرون کی بوچھار اور نیزون کی مار شروع کی اور تمام جسم مبارک زخمون سے
چور ہوا آخر وہ شیر بیشۂ کبریائی گھوڑے سے جدا ہوئے پھر نصر بن خرشہ نے سر کاٹنے کا ارادہ کیا مگر ہیبت سے ہاتھ کانپا تب خولی
بن یزید اترا اور سر انور کو جسم اطہر سے جدا کیا اور ایک روایت مین یون تفصیل ہو کہ ایک لعین کا تیر حضرت کے تالو
سے پار ہو گیا تب آپ گھوڑے سے زمین پر گر پڑے اور شمر نے چہرۂ مبارک پر تلوار لگائی جس سے روح مقدس
گلشن فردوس کو سدھاری پھر سنان بن انس نخعی نے نیزہ مارا اور خولی بن یزید سر جدا یون فرکاٹنے کو اترا اسکے ہاتھ
رعب سے کانپنے لگے تب بھائی اسکا شبل بن یزید اترا اور اس ملعون نے سر نور آگین تن نازنین سے جدا کیا اور
خولی کو دیا تحریر الشہادتین مین لکھا ہو اگرچہ حضرت امام حسین رض کے قتل مین بہت ملعون شریک تھے لیکن یہ واقعہ
مبارک شمر کی تلوار اور سنان بن انس کے نیزہ لگنے کے ساتھ واقع ہوا اسی جہت سے یہ دونون قاتل مشہور ہین
پھر وہ شیاطین حرم شریف مین گھسے اور بارہ صاحبزادے کہ اہلبیت نبوت سے ہمراہ تھے اور مخدرات حجاب عصمت کو
اسیر کیا اور شمر اور ابن سعد کے حکم سے سوا دس نے لاش سراپا کرامت پر گھوڑے دوڑائے اور سر ہائے گستہ
مع سرہائے شہدائے نامدار و مظلومان اہلبیت اطہار کہ مطابق ایک روایت کے اکثر تھے بشیر بن مالک اور خولی
بن یزید کے ہمراہ ابن زیاد کے پاس بھیجے روایت ہو کہ جب کوفہ مین پہونچے خلقت وہان دیکھکر رونے پیٹنے لگی
جناب امام سجاد علیہ السلام نے یہ آواز سنکر فرمایا کہ یہ لوگ ہمارے لیے نوحہ کرتے ہین پھر وہ کون تھے جنھون نے
ہمین قتل کیا کہتے ہین کہ ابن سعد نے کربلا مین ایک دن مقام کر کے اپنی طرف کے کشتون کو دفن کیا اور شہیدون کی
لاشین تین دن تک ویسی پڑی رہین تیسرے دن فرات کے کنارے ایک گانون ہی غاضریہ نام وہان کے لوگون نے
کہ قبیلہ بنی اسد سے تھے جمع ہو کر جناب امام حسین ع کو ایک قبر مین دفن کیا اور بنی ہاشم کو پائین آپ کے اکٹھا اور باقی
گنج شہیدان کو اکٹھا دفن کیا مگر حضرت عباس رض کہ غاضریہ کی راہ پر جہان شہادت پائی تھی وہین دفن ہوئے اور ابن زیاد بد نہاد
شقاوت بنیاد نے اون سرون کو کوفہ مین تشہیر کر کے مع اسیران اہلبیت طہارت شمر ذی الجوشن شقی کے ہمراہ
دمشق مین یزید کے پاس بھیجا سر الشہادتین مین لکھا ہو کہ یزید نے اسیران اہلبیت اور سر مبارک جناب امام حسین کو
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ہمراہ مدینۂ طیبہ کو روانہ کیا اور تحریر الشہادتین مین مذکور ہو کہ سر مبارک کے
دفن مین اختلاف ہو قرطبی نے لکھا ہو کہ صحیح تر یہ ہو کہ یزید نے سر اطہر کو مدینے مین بھیجا اور تجہیز و تکفین کر کے
البقیع مین حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پہلو مین دفن کیا اور خلاصۃ الوفا مین لکھا ہو کہ جناب امام حسن کے پہلو مین مدفون
ہو اور بعضے روایت مین ہو کہ یزید کے خزانہ مین سر تھا آخر سلیمان بن عبد الملک نے اپنے عہد مین خوشبو لگا کر اور
کفن دیکر نماز جنازہ پڑھ کر مسلمانون کے مقبرے مین دفن کیا الا کسی صاحب یقین سے ثابت ہوا کہ کربلا مین کہ جسد مبارک کے

پاس دفن ہوا اور واقعہ ہائلہ شہادت کا روز جمعہ عاشورہ کے دن یعنے دسوین تاریخ محرم کی سنہ اکسٹھ ہجری مین وقوع ہوا
اور سن مبارک امام انام کا بروایت سر الشہادتین چھپن برس پانچ مہینے پانچ دن کا تھا اور صواعق وغیرہ مین مصرح ہی کہ جب
امام عالی مقام کی شہادت ہوئی آسمان سے خون برسا اور دیوارین رنگین ہوگئین جیسے کسم سے رنگین ہون ولایت
سیاہ ہوگیا اور سورج مین گہن ہوا اور دن کو تارے جھلملانے لگے اور جو پتھر اٹھایا اوسکے نیچے تازہ خون پایا اور
یہ حال ہوا کہ لوگون نے جانا کہ قیامت آئی اور چھ مہینے تک افق عالم مین شفق کی سرخی رہی اور ایک اونٹنی لشکر اعدا مین
ذبح ہوئی اوسکے منھ سے آگ نکلتی تھی اور جب پکنے لگے خون کا لوتھڑا ہوگیا اور سوا اسکے بہت آثار غضب الٰہی کے ظاہر ہوے
اور جنات مرثیے پڑھتے تھے اونمین سے ایک یہ تھا مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِيْنَهٗ ۔ فَلَهٗ بَرِيْقٌ فِي الْخُدُوْدِ ۔ اَبَوَاهُ فِيْ عَلْيَا
قُرَيْشٍ ۔ وَجَدُّهٗ خَيْرُ الْجُدُوْدِ ۔ بعضے جنات یہ مرثیہ پڑھتے تھے اَيَا عَيْنُ فَانْهَلِيْ بِجُهْدٍ ۔ وَمَنْ يَّبْكِيْ عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِيْ
عَلٰى رَهْطٍ تَقُوْدُهُمُ الْمَنَايَا ۔ اِلٰى مُتَجَبِّرٍ فِيْ مُلْكِ عَبْدٍ ۔ اور بعضے جن یہ پڑھتے تھے اَسْقِيْ حُسَيْنًا هَيْدًا وَكَانَ حُسَيْنًا جَبَلًا
اور اس واقعہ ہائلہ کی خبر اول ہی جناب خیر البشر کو وحی الٰہی سے دریافت ہوگئی تھی اور آپنے بالاجمال بارہا ارشاد فرمایا تھا
چنانچہ ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھسے کہا کہ میرا بیٹا حسینؓ مارا جائیگا طف کی زمین
مین یعنے کربلا مین اور وہانکی مٹی میرے پاس لائے کہ یہ خوابگاہ اوسکی ہوگی اور انسؓ سے روایت ہی کہ مینہ کا فرشتہ حضرت
ام سلمہؓ کے گھر مین پیغمبر خدا کی زیارت کو آیا اتنے مین جناب امام حسین آئے اور حضرت کی گود مین کودنے لگے اور آپ انکے بوسے
لینے لگے تب اس فرشتے نے کہا آپ انکو پیار کرتے مین آپنے فرمایا ہان اوسنے عرض کی کہ آپکی امت انکو شہید کریگی اور
لال یا اوسی طرح کی مٹی لا کر دکھائی کہ یہ اونکا مدفن ہوگا ام سلمہؓ نے اوسے باندھ رکھا اور کوئی کہتا ہی کہ ہم اوسے کربلا کہتے ہین اور
ام سلمہؓ کی روایت مین ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا تھا کہ جب یہ مٹی خون ہوجائے تو جانیو کہ میرا بیٹا مارا گیا پھر مین نے اوسے شیشے مین
رکھ چھوڑی اور یہ روایت طرق کثیرہ سے متحد المعنی آئی ہی اور یحیی حضرمی سے روایت ہی کہ مین جناب امیر المومنین
علی مرتضی کے ہمراہ سفر صفین مین تھا جب نینوی کے مقابل پہونچے فرمایا ٹھہر اے ابا عبد اللہ فرات کے کنارے مین نے عرض کی
یہ کیا ارشاد ہوا فرمایا پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ جبرئیل نے مجھسے کہا کہ حسینؓ شہید ہوگا فرات کے کنارے اور دکھائی مجھکو
پھر وہانکی مٹی اور اصبغ بن نباتہ سے روایت ہی کہ ہم جناب امیر المومنین علی مرتضی کے ساتھ موضع قبر جناب امام حسین پر پہونچے
آپنے فرمایا کہ یہ شہیدون کے اونٹ بندھنے اور اونکے کجاوے رکھنے اور خون بہنے کا مقام ہوگا ایک گروہ آل محمدؐ کا
مارے جائینگے اس مقام مین رو دیگا اونپر آسمان و زمین اور محمد بن عمر بن حسن رضی اللہ عنہم سے روایت ہی کہ مین جناب امام حسینؓ کے

ساتھ کربلا کی دو نہروں پر تھا کہ آپ نے شمر ذی الجوشن کو دیکھا فرمایا کہ اللہ و پیغمبر آپ کے سچے ہیں پیغمبر خدا نے فرمایا تھا
کہ میں دیکھتا ہوں ابلق کتے کو منہ ڈالتا ہے میرے اہلبیت کے خون میں یہ کلام اس جہت سے فرمایا کہ شمر کے بدن میں
سفید داغ تھے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن دوپہر کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں
دیکھا بال بکھرے غبار آلودہ اور ہاتھ میں ایک شیشہ خون سے بھرا میں نے پوچھا یہ کیا ہے فرمایا حسینؑ اور انکے صحابیوں کا
لہو ہے آج تک میں اسے اٹھاتا رہا ہوں ابن عباس کہتے ہیں میں نے وہ وقت یاد رکھا پھر معلوم ہوا کہ اسی روز جناب
امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تھے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے پیغمبر خدا کو وحی بھیجی کہ میں نے یحییٰ بن
زکریا علیہم السلام کے خون کے عوض میں ستر ہزار کو مارا اور تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار ماروں گا اور
سہال بن عمرو سے روایت ہے کہ میں دمشق میں تھا جب سر مبارک جناب امام حسینؑ کا لایا ایک شخص سورہ کہف پڑھتا تھا
جب اس آیت پر پہنچا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا اللہ تعالیٰ نے سر مطہر کو گویا
کر دیا زبان فصیح فرمایا کہ اصحاب کہف کے قصے سے بھی عجب تر میرا قتل کرنا اور لے پھرنا ہے اور منقول ہے کہ جب حضرت امام حسین
شہید ہوئے اور سر کو انکے لوگ شام کو لے چلے پہلی منزل میں بیٹھ کر نبیذ پینے لگے اتنے میں غیب سے ایک لوہے کا قلم
ظاہر ہوا اور خون سے یہ شعر لکھا اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ یعنی آیا امید رکھتے ہیں
وہ لوگ جنہوں نے امام حسینؓ کو قتل کیا شفاعت انکے نانا کی روز قیامت کو اور شواہد النبوۃ میں لکھا ہے صحیح اور ثابت ہے
کہ جناب امام حسینؓ کے قاتلین سے کوئی نہیں بچا کہ موت سے پہلے گرفتار بلا نہیں ہوا اور صواعق میں زہری سے
کہ جو شخص قتل ناحق میں شریک تھے گرفتار عذاب ہوے یا قتل ہوے یا اندھے ہو گئے یا منہ کالا ہو گیا یا حکومت و سلطنت انکی تھوڑے دنوں میں چھن گئی

ذکر اولاد کرام امام عالی مقام علیہ التحیۃ والسلام کا

اکثر علماے اخیار لکھتے ہیں کہ جناب امام حسینؓ کی چھ اولادیں تھیں چار بیٹے اور دو بیٹیاں اور خواجہ محمد پارسا نے اپنی
تحقیقات میں اسکو اختیار کیا ہے اور ثابت ہوا ہے کہ آپکے صاحبزادوں میں تین کا نام علی تھا پہلے صاحبزادے سب سے بڑے جناب
امام زین العابدین علی بن الحسینؓ تھے کہ انکو بعضے علی اوسط اور بعضے علی اکبر اور اکثر علی اصغر لکھتے ہیں والدہ انکی شہربانو
بنت یزدجرد بن شہریار بادشاہ ایران کی بیٹی تھیں اسماء الرجال مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ ولادت آپکی بقول اصح سنہ اڑتالیس ہجری میں
واقع ہوئی اس سے آپکا نام علی اصغر ہوا اور وفات آپکی بقول اصح سنہ چورانوے ہجری میں واقع ہوئی اور معرکہ کربلا میں
بیماری کے سبب جہاد سے معذور رہے اور تمام اہلبیت کے ساتھ اسیر ہوے روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ شمر لعین نے چاہا تھا کہ آپکو
بھی شہید کرے لیکن ابن سعد کی منت اور ملامت اور حمید بن مسلم کی فہمایش سے باز رہا آپ جناب امام حسینؓ کے خلیفہ اور حامل
اسرار اور آئمہ اہلبیت سے جو تھے امام تھے اور نسل جناب امام حسینؓ کی فقط آپ ہی کی اولاد سے باقی رہی دوسرے حضرت

علی اکبر کہ بعضے انھیں علی اوسط جانتے ہین وہ ہمشکل جناب سید المرسلین تھے اٹھارہ برس کا سن تھا کہ معرکہ کربلا مین
کمال شجاعت سے جہاد فرمایا اور بہت اشقیا کو تہ تیغ کیا آخر شہید ہوے والدہ انکی لیلی دختر ابی مرہ قبیلہ ثقیف سے تھین
تیسرے حضرت عبد اللہ کہ علی اصغر مشہور ہین شیر خوار تھے والدہ انکی رباب بنت امرء القیس بن علی قبیلہ سعد سے
تھین وہ معرکہ کربلا مین پیاس سے تڑپتے تھے جناب سید الشہدا باہر لاے اور اشقیا کو انکا حال دکھایا کہ شاید
رحم کرین اور پانی دین ایک لعین نے تیر مارا گلے کے پار ہو گیا آب پیکان حلق مین پہونچتے ہی زلال موت نوش کیا
چوتھے حضرت جعفر کہ انکی مان قبیلہ قضاعہ سے تھین چار برس کا سن تھا کہ جناب امام حسینؑ کی حیات مین وفات پائی اور
صاحبزادیون مین انکی بڑی صاحبزادی کا نام فاطمہ تھا والدہ انکی ام اسحاق طلحہ بن عبید اللہ تیمی کی بیٹی تھین کہ عشرہ مبشرہ مین
ہین جناب امام نے انکی شادی حضرت حسن مثنی جناب امام حسن کے صاحبزادے سے کی تھی چنانچہ امام حسن کی اولاد کے ذکر مین
مذکور ہوا اور چھوٹی صاحبزادی کا نام حضرت سکینہ تھا رباب کی بیٹی اور حضرت عبد اللہ شہید کی حقیقی بہن تھین جناب امام
انسے اور انکی والدہ سے بہت محبت رکھتے تھے انکا مصعب بن زبیر سے بیاہ ہوا نہایت جمیلہ فصیحہ بلیغہ تھین جب مصعب کو
کوفیون نے شہید کیا حضرت سکینہ کوفہ کو گئین اہل کوفہ استقبال کو نکلے انھون نے فرمایا برا ہو تمھارا اے کوفہ والو تمنے
مجھے بچپن مین یتیم کیا اور جوانی مین بیوہ کر دیا تاریخ ابن خلکان مین لکھا ہے کہ وفات انکی مدینہ مین پنجشنبہ کے دن پانچوین
تاریخ ربیع الاول کی سنہ ایکسو سترہ ہجری مین ہوئی اور اسماء الرجال مشکوۃ مین ذخائر العقبی سے لکھا ہے کہ امام حسین کی
اولاد تھی چھ بیٹے اور تین بیٹیان اور منازل اثنا عشریہ مین تفصیل ان چھ بیٹون کی مذکور ہے حضرت علی اکبر اور حضرت علی اوسط
مشہور بہ جناب امام زین العابدین اور حضرت علی اصغر اور حضرت عبد اللہ اور حضرت جعفر اور حضرت محمد اور تاریخ معالم سے نقل کیا ہے
کہ بعضون نے محمدؐ کے عوض عمر ذکر کیا ہے اور اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ علی اصغر وہی صاحبزادے تھے اور عبد اللہ شہید معرکہ کربلا
اور ہی تھے اور عمر بن حسین کا ذکر اخبار الاحزان وغیرہ مین سید شریف مرتضی سے یون نقل کیا ہے کہ انکا سن تقریبا گیارہ برس
کا تھا جب دمشق مین گئے ایک روز یزید نے انسے کہا کہ میرے بیٹے خالد سے کہ تمھارا ہمسن ہے کشتی لڑوگے انھون نے
فرمایا کہ کشتی نہ لڑونگا لیکن ایک چھری مجھے دے اور ایک اسے پھر دیکھ کیسا لڑتا ہون یزید پلید نے یہ سنکر یہ مصرع پڑھا
شِنْشِنَۃٌ اَعْرِفُہَا مِنْ اَخْزَمٍ * ہَلْ تَلِدُ الْحَیَّۃُ اِلَّا الْحَیَّۃَ یعنی خصلت اور جبلت کو پہچانتا ہون اخزم کی نہین
پیدا ہوتا ہے سانپ سے مگر سانپ اور بقول ثانی یہ تیسری صاحبزادی جناب امام کی رقیہ تھین اور چھوٹی فاطمہ صغرا کہتی ہین بعضون نے
لکھا ہے کہ رقیہ نے شام مین اپنے بزرگوار کو خواب مین دیکھا اسی شب کے بعد انکو وفات ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ذکر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا

امام ابو حنیفہ عابد اور زاہد اور عارف اور خائف تھے ریاضت و مجاہدہ و خلوت و مشاہدہ انکا خارج از بیان ہے
احوال عبادت کا تو یہ ہے کہ حماد بن ابی سلیمان کہتے ہین کہ تمام رات عبادت مین صرف کرتے تھے روایت ہے کہ ایک شب

جاسکتے تھے ایک وزرا دمین تشریف لیے جاتے تھے آپکو کسی نے کہا کہ یہ شخص تمام رات عبادت کرتا ہی لیکن اسکو ہمیشہ
تمام رات عبادت کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین اللہ تعالی سے شرماتا ہون کہ لوگ میری وہ توصیف کرین
جو مجھ مین نہو اور طول زہد کا یہ تھا کہ روایت ہی ربیع ابن عاصم سے کہ بلایا مجھکو یزید بن عمر بن ہبیرہ نے پس مین ابو حنیفہ کو لیگیا
پس یزید بن ہبیرہ اونکو بیت المال سونپنے لگا ابو حنیفہ نے انکار کیا اوسنے بیس چابک مارے پس نظر کرو کہ کس طرح ولایت سے بھاگے
اور عذاب کا تحمل ہوئے چند اصحاب رسالت مآب صلعم کو آپنے دیکھا چنانچہ انس بن مالک جابر بن عبد اللہ بن اوفی و واثلہ بن اسقع
سے نقل ہی کہ عبد اللہ بن مبارک کے روبرو کسی نے ابو حنیفہ کو برائی سے یاد کیا ابن مبارک نے کہا کہ تم ذکر کرتے ہو ایسے شخص کا کہ تمام
دنیا اوسکے طرف متوجہ اور وہ دنیا سے بھاگتا ہی امام ابو حنیفہ رض جب روضہ مقدس مطہر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم
کے حاضر ہوئے السلام علیک یا سید المرسلین کہا جواب [illegible] وعلیک السلام یا امام المسلمین [illegible] شجاع سے
روایت ہی کہ امیر المؤمنین ابو جعفر عباسی نے دس ہزار درہم ابو حنیفہ کے پاس بھیجے انکو لیکر اپنے گھر مین [illegible]
رکھ چھوڑے جب مین مرجاؤن تو یہ روپیے پھیر بھیجدو [illegible] جو ابو حنیفہ کے پاس [illegible]
روایت ہی کہ اونکو خلیفہ نے ولایت قضا کے واسطے بلایا فرمایا کہ مین لائق قضا کے نہین [illegible] کہا واسطے
کہا کہ یہ بات میری اگر سچی ہی تو مین قضا کی صلاحیت نہین رکھتا اور اگر سچ نہین تو جھوٹا بھی قاضی ہونے کے لائق نہین
شریک نخعی سے روایت ہی کہ ابو حنیفہ رض کم بات اور بہت [illegible]

ذکر حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا

اونکی عبادت کا حال یہ تھا کہ رات کو تین حصے کیے ایک ثلث مین علم کی تکرار رہتی تھی اور ایک ثلث مین نماز
پڑھتے تھے اور ایک ثلث مین آرام کرتے تھے ربیع سے روایت ہی کہ حضرت امام شافعی رض رمضان مین ساٹھ قرآن
ختم کرتے تھے سب نماز مین پڑھتے تھے حسین کرابیسی سے روایت ہی کہ مین کئی رات امام شافعی رض کے ساتھ رہا بقدر ثلث شب کے
نماز پڑھتے تھے پچاس آیتین کبھی سو آیتین پڑھتے تھے جب پڑھتے تھے آیات رحمت تو سوال کرتے تھے اللہ تعالی سے رحمت کا واسطے اپنے
اور سب مسلمانون کے اور جب گذرتے تھے آیات عذاب پر تو نجات چاہتے تھے واسطے اپنے اور جمیع مومنین کے گویا رجا اور خوف
اونکی ذات شریف مین جمع تھا اور فرمایا ہی امام شافعی نے کہ دس برس کی عمر سے مینے سیر ہوکر نہین کھایا اسواسطے کہ
سیری بدن کو ثقیل کرتا ہی دل کو سخت اور سمجھ بوجھ کو زائل کرتا ہی اور نیند کو بڑھاتا اور عبادت سے باز رکھتا ہی پس غور کیا چاہیے
سیری کے نقصون کی حکمت بیان کرنے اور کوشش عبادت مین کہ جسکے واسطے سیری کو چھوڑا اور سر بندگی کا تقلیل طعام
ہی اور فرمایا امام شافعی رض نے کہ نہین قسم کھائی مینے کبھی نہ سچی نہ جھوٹی پس نظر کرنا چاہیے طرف حرمت اور توقیر کرنے اونکے
نام خدا کی کہ یہ دلیل ہی اوپر کمال اونکے جلال الہی پر کسی نے سوال کیا حضرت امام شافعی رض سے ایک مسئلہ کا
پس سکوت کیا اس شخص نے پوچھا کسواسطے جواب نہین فرماتے کہا مین سوچتا ہون کہ فضیلت میری سکوت مین ہے

یا جواب مین اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کس درجہ پر محافظت زبان کی کرتے تھے اور کلام اور سکوت انکا نتھا مگر واسطے حاصل
کرنے فضیلت اور ثواب کے امام شافعی سے روایت ہی کہ ایک حکیم نے دوسرے حکیم کو لکھا کہ جب تجھکو علم ملا تو مت آلودہ کر
اس علم کو گناہون کی ظلمت سے نہین تو باقی رہیگا پل صراط کی تاریکی مین حیرت سے اور اہل علم اپنی علم کی نور سے گذر جاینگے عشرت
سے فرمایا ہی امام شافعیؒ نے جو کوئی دعوے حب دنیا اور حب خالق کا ایک دل مین رکھے وہ جھوٹا ہی حمیدہ سے روایت ہی
کہ امام نے بعضی والیان ملک کے ساتھ یمن کی طرف یمین برکت حرکت کی تھی وہانسے دس ہزار درم لیکر مکہ مین تشریف لائی تھے
اور مکے سے باہر خیمہ استادہ کیا شام تک وہ سب درہم دیکر مجبور و حاجت و افلاس کے قلوب کا مرہم کیا ایکبار حمام مین تشریف
لیگئے حمامی کو مال کثیر اور تشریف دیکر ایک روز بر سر سواری آپکے ہاتھ سے چابک زمین پر گر پڑا ایک شخص نے فوراً اٹھا کر
آپکو دیا اسکو پچاس دینار کا انعام کیا سخاوت انکی بیان سے باہر ہی یہ سخاوت انکی زہد پر دلیل ظاہر ہی اسواسطے کہ محب
دنیا امساک کرتا ہی اور زاہد پاکباز دنیا کی تفرقہ سے اپنے دلکو پاک کرتا ہی دنیا جسکی نظرون مین حقیر ہی وہی فی الحقیقۃ زاہد
کہیہ ہے اور شدت خوف خدا اس درجہ پر تھی کہ سفیان ابن عیینہ نے ایک روز حدیث خوف کی پڑھی حضرت امام شافعی کو غش آیا
لوگون نے سفیان سے عرض کی کہ اس حدیث نے محمد ابن ادریس کی جان قبض کی فرمایا اگر یہ مرگیا تو افضل زمانہ [illegible]
محمدؒ سے روایت ہی کہ مین بغداد مین نہر کے کنارے وضو کرتا تھا اور امام شافعیؒ عراق سے آئے اور فرمایا کہ اے غلام نیک کر
وضو اپنا نیکی کریگا اللہ ساتھ تیرے دنیا و عقبی مین مین جلد وضو کرکے آپکے پیچھے گیا آپ میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا آیا تجھے
حاجت ہے مین نے عرض کی سکھاؤ مجھکو وہ علم جو اللہ نے تجھکو سکھایا ہی فرمایا جان تو جو کوئی سچ بولیگا نجات پاویگا جو اپنے دین
ڈریگا وہ ہلاکت سے سلامت رہیگا اور جسمین تین خصلتین ہونگی اسکا دین کامل ہوگا ایک جو دوسرے کو امر نیک کرے اور آپ بھی عمل کرے
دوسرے جو کار بد سے نہی کرے اور آپ بھی باز رہے تیسرے جو حدود اللہ کی حفاظت کرے یعنی جو اللہ نے حدین شرع مین باندھی ہین انسے تجاوز نکرے
اور جو دنیا مین زاہد اور عاقبت کا راغب اور اللہ سے سچا ہو تو وہ نجات پاویگا کسی نے امام شافعی سے پوچھا کہ ریا کیا ہی فرمایا کہ
ریا ایک فتنہ ہی کہ ہوای نفسانی نے علما کے دلون اور آنکھون پر گرہ باندھی ہی اور نفس کی بدلیے اسکا خیال کرتے ہین اسواسطے
اپنے اعمال کا ابطال کرتے ہین امام شافعی نے فرمایا ہی جو شخص اپنے تئین نگاہ نرکھے اسکو علم نفع نہ دیگا اور جو کوئی علم مین اللہ کی
اطاعت کریگا اوسپر اسرار الہی کھلینگے اور امام غزالی نے یہ سب احوال لکھکر فرمایا کہ خلوص نیت امام شافعی کی اور بے ریائی
اونکی اسدرجہ تھی فرماتے تھے مین دوست رکھتا ہون کہ لوگ میرے علم سے منتفع ہون اور میری طرف وہ علم منسوب نہوئیں
غور کیا چاہیے کہ آفت علم اور طلب شہرت اور اسم سے اسدرجہ نفرت تھی کہ سواے وجہ اللہ کے دوسری طرف
التفات نتھا اور اسی قسم کی وہ روایت ہی کہ امام شافی نے فرمایا نہین کی مینے تکرار علم اور مناظرہ کسی سے مگر چاہتا تھا
مین یہ بات کہ اس سے خطا نہو اور توفیق راست اسکو خدای تعالے دیوے اور چاہتا تھا کہ حق ظاہر ہو خواہ میری زبان سے
خواہ طرف ثانی کی زبان سے اور جو شخص کہ بروقت مناظرہ کے سخن حق مجھسے قبول کرتا تھا تو اوسکی ہیبت سے

میرے دل مین آتی تھی اور مین اُسکا معتقد ہوتا تھا اور جو کوئی مکابرہ کرتا تھا یعنے واسطے حق چھپانے کے جھگڑا اوٹھاتا تھا وہ میری نظرون مین حقیر ہو جاتا تھا اور امام احمد حنبل سے روایت ہی کہ مین چالیس برس سے نماز کے بعد امام شافعی کے حق مین دعا مانگتا ہون ایک روز اونکے بیٹے نے کہا کہ ای بابا امام شافعی کون ہی جسکے واسطے تو ہمیشہ دعا مانگتا ہی امام احمدؒ نے فرمایا ای بیٹے تھا شافعی آفتاب دنیا کا اور عافیت خلق کی اور نہین ہی دنیا مین کوئی شخص کہ دوات قلم واسطے علم کے چھو لیگا مگر امام شافعی کی منت اُسکی گردن پر ہوگی امام احمد حنبل مین لاکھ احادیث کے حافظ تھے باوجود اس فضائل کے پھر امام شافعی کے شاگرد ہوے یہ تھوڑا سا احوال لکھا گیا مناقب اونکے حد سے خارج ہین

ذکر حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا

علم کی تعظیم مین نہایت مبالغہ کرتے تھے اور جب حدیث پڑھانے کو بیٹھتے تھے تو وضو کرکے خوشبو لگا کر کمال وقار اور ہیبت سے بیٹھتے تھے اور فرماتے تھے کہ مین دوست رکھتا ہون کہ رسول اللہ صلعم کی حدیث کی تعظیم کرون اور فرماتے تھے کہ علم ایک نور ہی کہ رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالی جہان چاہتا ہی اور انصاف اونکا مسائل مین ایسا تھا کہ امام شافعی سے روایت ہی کہ مین امام مالک کے پاس حاضر تھا کہ کسی نے اٹھائیس مسئلے پوچھے بتیس مسئلون مین فرمایا لا ادری یعنی مین نہین جانتا اور جس شخص کی تائید نہین ہوتی اُسکا نفس کب قبول کرتا ہی جو اقرار کرے مین نہین جانتا اسواسطے فرمایا ہی امام شافعی نے کہ جس وقت ذکر کیا جاوے علما کا پس امام مالک نجم ہین اور نہین ہی کسیکا احسان مجھپر زیادہ امام مالک سے اور زہد اُنکا بھی اس درجہ تھا امیر المومنین مہدی نے اونسے پوچھا کہ تمھارا گھر ہی فرمایا کہ نہین ہی لیکن سنئے ربیع بن ابی عبد الرحمن سے سنا ہی کہ فرماتے تھے نسبت آدمی کے گھر اوسکا ہی ہارون رشید نے پوچھا کہ تمھارا گھر اپنا ہی فرمایا نہین پس تین ہزار دینار دیے اور فرمایا کہ اونسے گھر خریدو امام مالک نے وہ دینار خرچ نہ کیے ویسے ہی رکھ لیے جب ہارون رشید نے ارادہ مدینے سے چلنے کا کیا تب امام مالک سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ چلو مین لوگون کو تمھارے موطا پر عمل کراونگا جیسا حضرت عثمانؓ نے اپنے صحیح کیے قرآن پر لوگون کو عمل کروایا اور دوسری موقوف کیے کہا کہ موطا پر عمل کروانے کی تو کوئی سبیل نہین ہی اسواسطے کہ اصحاب رسول اللہ صلعم کے ملکون مین متفرق ہوے ہین اور حدیثین پہونچائی ہین اور اہل شہر کے پاس علم ہی اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ مدینہ بہتر ہی واسطے لوگون کے اگر جانین اور مدینہ آدمی کی خبث کو ایسا نکالتا ہی جیسے بھٹی مین لوہے کا میل اوترتا ہی اور وہ جو آپکے دینار ہین سو حاضر ہین اگر مزاج چاہی تو لیجائیے یا چھوڑ جائیے یعنے تو مدینے کی مفارقت کی تکلیف دیتا ہی بسبب اِس مال کے اور مین مدینۃ الرسول کو کسی چیز پر اختیار نکرونگا روایت ہی کہ جب اونکا علم دنیا مین منتشر ہوا تو ہر طرف سے مال کثیر لوگ بھیجتے تھے اور امام مالک سب چیزون کو

وجوہ خیر مین تصرف کرتی تھے اور امام مالک فرماتی تھے کہ ہونا مال کا زہد نہین ہی زہد فراغت کرنا قلب کا ہی محبت مال سے اسواسطے کہ حضرت سلیمان باوجود اس سلطنت ہفت اقلیم کے زاہد تھے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سی نقل ہی کہ مینے دروازے پر امام مالک کی خراسان کی بچھیرے اور مصر کی خچر دیکھے کہ اونسے بہتر کہین نہ دیکھے تھے مینے امام مالک سے کہا کہ کیا خوب ہین یہ امام مالک نے کہا کہ یہ سب میری طرف سی تجھکو ہدیہ ہین مینے کہا کہ اپنی سواری کی واسطے ایک رکھلو فرمایا کہ مین شرماتا ہون خدا سے کہ پائمال کرون مین داب سے اس خاک کو کہ قدم مبارک رسول اللہ صلعم کا اسپر پڑا ہو نقل ہی کہ ایک روز ہارون رشید نے کہا کہ تم ہماری یہان آیا کرو کہ ہماری لڑکے تمسے موطا پڑھین امام مالک نے فرمایا کہ اعز اللہ الامیر یہ علم تمہارے گھر سے نکلا ہی پس اگر تم عزت دوگی تو عزیز ہوگا اور اگر تم ذلت دوگے تو ذلیل ہوگا اور علم آپ کسی کے پاس نہین جاتا علم کے پاس سب آتے ہین ہارون رشید نے کہا سچ کہتے ہو اور بیٹون سے کہا کہ تم بھی مسجد مین لوگون کے ساتھ جاکر سنا کرو

ذکر حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت کا

تذکرۃ الاولیا مین مذکور ہی کہ بشر حافی رح کہتے ہین کہ احمد حنبل مین ایسی خصلت ہی کہ مجھ مین نہین کہ وجہ الحلال آپ کھاتا ہی اور عیال کو بھی کھلاتا ہی سری سقطی رح سے مروی ہی کہ معتزلہ نے حاکم کو فتنہ کو ورغلان کر امام احمد حنبل کو پکڑوا منگایا تا اونسے قرآن کو مخلوق کہلاوین امام موصوف کی ہاتھ پانو باندھکر ہزار تازیانے مارے کہ قرآن شریف کو مخلوق فرماوین آپنے فرمایا قرآن مخلوق نہین ہی مین کیسے مخلوق کہون اس حالت مین ازاربند آپکا کھل گیا ہاتھ تو بندھے ہوئے تھے مگر غیب سے ایک ہاتھ پیدا ہوا اور ازاربند باندھ دیا جب یہ حال کرامت مآل دیکھا آپکو چھوڑ دیا کہتے ہین کہ اسی صدمہ سے وفات پائی نقل ہی کہ حضرت امام حنبل کسی شہر مین وضو کرتی تھے دوسرا شخص اوس سے اوپر وضو کرتا تھا اوس شخص نے جی مین کہا شاید امام کو یہان میری وضو کرنے سے کراہت آوے اسلیے اوٹھا حضرت کی زبردست بیٹھکر وضو کیا جب وہ مرگیا کسی نے خواب مین اوسے دیکھکر پوچھا کہ اللہ تعالے نے تجھ سے کیسا سلوک کیا اوسنے کہا ای یار کوئی سبب میری نجات کا نتھا مگر یہی کہ اوس روز احمد حنبل رح کی حرمت رفع کراہت کے باعث زبردست بیٹھکر وضو کیا تھا وہی سبب رستگاری کا ہوا کہتے ہین کہ آپ بغداد مین رہتے تھے مگر روٹی بغداد کی کبھی نہ کھائی اسواسطے کہ بغداد کو امیر المومنین عمر رض نے غازیون کے واسطے وقف کیا تھا موصل سے روٹی منگواکر کھاتے بیٹا اونکا صالح نام کا اصفہان مین قاضی تھا زہد و صلاح آراستہ و بتقوی و فلاح پیراستہ صائم الدہر قائم اللیل تھا ایک دن سامنے روٹی رکھی ہوئی دیکھکر امام احمد حنبل رح نے فرمایا کہ آج روز کی ایسی روٹی کیون کیا سبب ہی کہ اسکی وضع بدلی ہی خادم نے کہا کہ آج کا خمیر آپکے فرزند صالح کے گھر سے آیا تھا فرمایا وہ قاضی تھا اوسکے یہان کا خمیر مین نہ کھاؤنگا اس روٹی کو

دروازے پر رکھو سائل جو آوے اُس سے کہدو کہ آٹا احمد کے گھر کا اور خمیر صالح کے گھر کا ہے اگر چاہو تو لو کہتے ہین کہ چار
دن تک وہ روٹی دھری رہی کسی محتاج نے نہ لی آخر الامر وہ روٹی دریا مین ڈالدی امام صاحب نے پوچھا کہ وہ روٹی کیا
ہوئی عرض کی کہ دریا مین ڈالدی حضرت امام نے جب سے مچھلی اُس دریا کی نہ کھائی

منقول ہے کہ آپ سے جو کوئی مسئلہ معاملات کا پوچھتا تھا جواب دیتے تھے اور اگر مسئلہ حقائق کا پوچھتا بشر حافی کو
حوالہ دیتے کسی نے پوچھا کہ رضا کے کیا معنی جواب دیا کہ اپنے سب کام خدا کو سونپنا پھر پوچھا محبت کے کیا معنے
فرمایا کہ بشر حافی سے پوچھ پھر پوچھا کہ زہد کسے کہتے ہین فرمایا زہد کی تین قسم ہین ایک تو حرام کا ترک کرنا اور
یہ زہد عوام ہے دوسرا زیادتی حلال کی ترک کرنا اور یہ زہد خاص ہے تیسرا اس چیز کا ترک کرنا جو خدا کو بھلا دیوے
اور یہ زہد عارفان ہے جب امام احمد حنبل رح قریب وفات کے پہونچے اُسی زخم سے کہ ذکر ہوا تب کچھ ہاتھ سے
اشارہ کرکے فرماتے تھے ابھی نہین ابھی نہین فرزند نے پوچھا کہ اسوقت آپ یہ کیا فرماتے ہین کہا کہ میرے
سامنے شیطان کھڑا ہے اور ہاتھ ملکے افسوس کنان کہتا ہے کہ اے احمد تو اپنا ایمان میرے ہاتھ سے لیگیا
تو مین اُسے جواب دیتا ہون کہ ابھی نہین ابھی نہین ابھی تو چند انفاس باقی ہین اے فرزند ابھی فریب شیطان اور
سلب ایمان سے نڈر نہین ہون کہتے ہین کہ جب آپنے انتقال فرمایا اونکے جنازے پر ہزارہا پرندے آکر گرنے لگے
اور بیتابیان دکھانے لگے یہ حالت دیکھ کر چالیس ہزار گبر و ترسا و یہود مسلمان ہوے اور زنارین توڑ ڈالین
اور پکار پکار کر بولے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ محمد بن خزیمہ نے احمد حنبل کو بعد وفات کے خواب مین دیکھا پوچھا
یا امام اللہ تعالیٰ سے تمھارا معاملہ کیسا بنا فرمایا کہ اللہ تعالے نے اپنے افضال عمیم و الطاف قدیم سے مجھے
بخش دیا اور تاج کرامت کا میرے سر پر رکھا اور فرمایا کہ یہ اوسکا بدلہ ہے جو تو نے میرے کلام کو مخلوق نہ کہا امام
احمد حنبل کے مذہب کے لوگ کم تھے لیکن اونکے ورع اور زہد کے احوال مشہور ہین اور کیمیاے سعادت
اور احیاء العلوم اونکی خوبی اور کمال سے بھری ہے اللہ تعالے مسلمانون کو ان لوگون کی پیروی کی
توفیق دیوے آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

بتوفیق خداوند عالم و کرم حضرت شافع امم و عطاف آل کریم و الطاف اصحاب فخیم و عنایت اولیاء عظم و اشفاق علماء کرم صحیفہ لطیفہ مکاشفہ
شریفہ یعنی روضۃ الاصفیا معروف بہ قصص الانبیا بار سوم باہتمام راجی رحمت ربہ القوی ابو الحسنات قطب الدین محمد حنفی قادری
در مطبع نامی واقع لکھنؤ ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۲ ہجری نبوی مطابق ماہ [illegible] سنہ ۱۸۹۵ع خرقہ انطباع در بر و دستار اتمام بر سر رسید

اشتہارات

اعلان
اس مطبع مین ہر ایک قسم کی کتابین عربی
فارسی - اردو - ناگری - موجود ہین بخدمت الطالب شائقین
علوم و تاجران کتب مطبع سے ارسال کیجاتی ہین -
جن صاحب کو کوئی کتاب طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد
انفصال قیمت طبع کر دیا جاوے گی - اگر کوئی کتاب مفید عام
کسی صاحب نے تالیف فرمائی یا کسی کتاب عربی - فارسی
انگریزی کا ترجمہ اردو مین کیا ہو وہ بلا معاوضہ مطبع طبع
کر دے گا - فہرست کتب و دیگر اشتہار بلا قیمت - ۲/ کا ٹکٹ
بھیجنے سے پیڈ والا ہیر نگ ارسال ہو گی -
العبد
ابو الحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ
مالک مطبع نامی کٹرہ ابو تراب خان
ماہ دسمبر ۱۸۹۵ء